تقریظ ہذا چکیدۂ کلک جواہر سلک تلمیذ ادب انگیز مصنف مدظلہ یعنی برخوردار شجرۂ صحبت سحاب علم و یقین میاں شہاب الدین مہدوی سلمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

اللہ اللہ کیا موجب فرحت و سرور ہے۔ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کا ظہور ہے۔ سبحان اللہ کارخانۂ خدائی میں بہت اچھے اچھے ازمنے گزرے پر ایسا خوش وقت
بابرکت زمانہ نہ آیا کہ جسمیں حقیقت انسان کامل اصل قطب الاقطاب اصل محبوب بالولود حضرت میران سید محمد مہدی موعود وسائر فرد فرید نے
بالاخانۂ وجود عنصری پر جلوہ فرمایا یہہ امام ہمام مرجع مقصود و مرام ہے کہ جسکی آرزو میں بڑے بڑے بزرگ رہے پر یہہ دولت کسیکے ہاتھہ نہ لگی مگر ہم بندگان ضعیف البنیان پر
اس صاحب کا احسان بے پایان ہے جو ایسے مقدس قرن معلی زمن میں کتمان نابودی سے میدان وجود کی راہ دکھایا اور اس امام علیہ السلام کے تابع تام بنایا
کر جنے والمولالی ولمن اتبعنی کا مژدہ سنایا تو ایسے منعم حقیقی کے شکر و سپاس کی عہدہ برائی کس منہہ سے ادا ہو کہ جبتک ہر دولت سے نعمت پر نعمت
عنایت پر عنایت مسلسل متواتر ہے مثلاً اس گروہ قلیل میں ایسے ایسے علما جلیل القدر اجل الاشہر پیدا ہوئے کہ جنکے سیوف اقلام ہدایت ارقام
نے بڑے بڑے مجاہدین سرکش و مخالفین حاسد کو رام کیا جسکو چاہا تمام کیا کوئی وقت کسی مخالف مہدی کا سوال نہ آیا جو علماے مہدویہ کے داب مناظرے
خفت و ذلت نہ اٹھایا خصوصاً فی زمانہ اس دور اخیر میں بھی یہہ فتنہ و شر پر نے ایسا سر اٹھایا کہ اپنے بڑے بڑوں کے کان کترایا کیونکہ انہوں نے تو ہمارے
امام علیہ السلام کی سیادت و ولایت کے قایل اور آپکی مہدویت کے رد و قدح کے مائل تھے مگر اس متعصب لا علم نے جو اسکے آخر میں آیا ایسے امور مسلمہ قدما کو
رد کرکے انکے علم و فراست کی صاف دامنی پر جہل و نادانی کا دہبا لگایا اما یفہموا ای لا یحیق المکر السیٔ الا باہلہ جسکا مکر اسیکے پیش آیا کہ انہیں کے ہم مذہب
ہر انصاف پسند کو یہہ دستور نہ بہایا سو ہر ایک نے بدل انعام ایسے ایسے کڑے فقرے کہہ سنایا کہ رجا کو یاس ہوئی انکے ہوا خواہوں کو یاس ہوئی
ع توان بحلق فرو بردن استخوان درشت ٭ ولی شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف ٭ چنانچہ مولوی عباس صاحب ہندوستانی سلمہ نے
عجب نام کیا کہ روبرو مصنف کے ہدیہ مہدویہ کا کام تمام کیا قطع نظر اس مار و ملامت خفت و ندامت کے علماے مہدویہ کا شور و غلبہ توجہ لگانا
ہی گفتگوی شیرانہ ہے کہ رد بعد رد جواب بعد جواب رسالہ پس رسالہ کتاب پس کتاب ایسے عمدہ عمدہ طرز و آئین سے زیب و زینت طبع پاتے
ہیں گویا کہ ان مصنفین پر تمکین نے ہدیہ مہدویہ کے حرفاً حرفاً دہجیان اڑاتے ہیں خصوصاً تصنیف ہذا جو استاذ الاساتذۂ زمانہ فرد فرید یگانہ واقف
حقایق فروع و اصول کاشف حقایق احادیث و نقول خلاصۂ خاندان مصطفی نقاوۂ دودمان مرتضی از دنیا و مافیہا مجرد و استادی
و مولائی حضرت میان شاہ محمد صاحب اعلی اللہ درجتہ علی الحاضر و الغایب کے دریاے علوم فیض لزوم کے رشحات متبرکہ سے ہے سبحان اللہ
کیا کتاب لاجواب ہے کہ سبل السوی ختم الہدی جسکا لقب ہے کیوں نہو کہ مصنف صاحب مدظلہ نے خاتم حقیقی کی حقیقت کے بیان اور
ثبوت ذات و خصوصیت خاتمیت کے نشان سے خبردار کرکے کتاب کو اسم با مسمی کر دیا حق تو یہہ ہے کہ صفت دریا ناظر کو سبو میں بھر دیا

[illegible] کیا التزام عمدۃ الرام ہی کہ جیسے ہر مقام مین تناسب و تماثل مباحثہ اس کتاب کا التزام ہی ہر سخن کی آیات قرآن ہر بات پر احادیث سہل سہل زبان اچھا جیسے مثل و کنایات عمدہ عمدہ نقل و حکایات بندش عبارت سلیس و درست مضامین و مطالب جیسے ایسے کہ ہر ایک کے فہم آئین کوئی انکے سمجھنے مین دقت ذرا سا نہین غرض ہر فن کے خوبیون سے بھری ہی لہذا ہر اہل انصاف کی محک امتحان پر کھری ہی واقعی اسکی خوبی مضامین و استواری دلایل دیکھنے پر منحصر ہی وہ بہین جو منصف مزاج کے پیش نظر ہی چاہئے کہ امعان نظر سے دیکھین اور خوب سوچ سمجھ کر زبان کھولین منصفانہ سخن بولین سر مو طرفداری کا خیال نہ کرین حمیت برادری کو انصاف کی پایمال کرین تا حدیث شریف رحم اللہ من انصف کے مصداق نہبن الذین [illegible] قالوا سمعنا وہم لا یسمعون ۔

قطعہ تاریخ ختم کتاب مستطاب از نتایج افکار گہر بار مرغوب طبایع شیخ و شاب میان سید شہاب الدین الملقب بہ شہاب

حضرت استاد عالی مرتبت ظل خدا	جب کئے اتمام یہہ سبل السوی ختم الہدی	بے سر انکار بولا موجد تاریخ سن	رد ہدیہ خاص کی بجا سبل السوی حق عطا ۱۲۸۹

ومنہ قطعہ تاریخ طبع ختم الہدی در مطبع فردوسی دوس فضا

بلبل ختم الہدی چون زینت فردوس شد	نرگس اہل نظر وا شد پی شوق لقا	پس مورخ ہم بہ ہرکس عرض دارد یا اخی	از سر انصاف بین ختم الہدی حق نما ۱۲۹۱

التماس

علمای موافقین سے جو تالیف رد ہدیہ مہدویہ کا خیال رکھتے ہین یہہ ہی کہ اس رسالے کو دلیل و حجت پسند فرماوین تو بے مضایقہ اپنی کتابون مین دوسرا لباس دیکر داخل کر لین اگر اسمین خطاء لفظی سمجھین اغماض کرین کہ یہہ خادم الفقرا اپنی ملکی زبان لکھا ہی اگر خطاے معنوی دیکھین اپنی تصنیفات مین اسکا تدارک اسطرح پر کرین کہ معترض کی زبان بند ہو اور معتقد کو نہایت پسند ہو اور علماے منکرین کو لازم ہی ابتداء سے انتہا تک اس کتاب مین بدیدۂ انصاف نظر کرین نہ بعض بعض مقام بچشم اعتساف دیکھ کر جھوٹا حرف دہرین واللہ یہدی من یشاء الی دار السلام اور یہہ منظور ہے کہ میں نے عند الطبع فقط اپنی کتاب کی صحت پر ہی حتی الامکان سعی کیا اور ہدیہ مہدویہ کی صحت کو بسبب ہم مذہبی مولف کتاب مردودہ ارکان مطبع پر سونپ دیا اور ختم الہدی بعد حسن اختتام سر انجام طلیس طبع سے مزین ہونے تساہل کا باعث یہہ ہوا کہ جنکی مدد سے اسکی بنا ہوئی یعنی طبع کے ایام مین اس جہان فانی سے مکان جاودانی کو انتقال فرمائے اللہم اجعل مثواہ اعلی علیین اور چند مبلغ جو اتمام کے لئے مرحمت تھے آپکے ورثہ سے طلب کرنیکا اتفاق نہوا جب نکی بی بی حسین بی بی کہ بذل و سخا مین اپنے شوہر کے ہم پہلو ہین آئی عدت سے فراغت پاتی ہی بمجرد استماع اس حقیقت کے اپنے دیور سید میان صاحب کو کہ شجاعت و شہامت وجود و عطا مین بھی حقیقتا مرحوم مغفور سے برادری رکھتے ہین کہی کہ جو مبلغ مرحمت ہوئی بلا تامل دیدالین تو حضرت ممدوح کہ ایسے امور مین ہمیشہ قصد پیش دستی رکھتے ہین تین سو پچاس ۳۵۰ روپیہ جو اور ضرور تھے دلوائے اور اتفاق انصرام طبع ہوا

رباعی از مولف کتاب در تاریخ اختتام

شکر جناب کبریا چون از طفیل مصطفی	ہم مہدی و آل عبا از ابتدا تا انتہی	ختم آمدہ رد در جا پس بہر تاریخش ہا	از غیب آمد این ندا ختم الہدی سبل السوی ۱۲۸۹

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸		ابیل	تاویل
		تولہ	یک تولہ
۱۴	۱	ورالله	اوراللہ
〃	۱۸	سم	سمعہ
۱۶	۵	فی الدنیا	فی الدنیا
۱۹	۱۰	برائی	برائی
۲۰	۱	القاسین	القاعدین
۲۵	۱۱	خلاصا	خلاصتا
〃	۱۷	ماقال	مازال
۲۸	۱۴	ہوالظہر	ہوبظہر
۳۱	۱۲	حقیقت ذات مصطفیٰ	حقیقت ذات مصطفےٰ ہے
〃	۱۳	منظہرست	مظہرست
۳۶	۴	اس	اپنے
〃	۲۰	اعوذ	واعوذ
〃	۱۷	یہ کتاب	اس کتاب
۳۷	۱۲	انا	وانا
۳۹	۸	بیان ہی بیان جبوت اور تحریف	ہی ور تحریف کا
۴۵	۲۲	ہوا صحاب	ہوا صحاب
۴۶	۱۹	بدیہ البطلان	بدیہی البطلان
۵۱	۳	علیہا	علیہم
۶۰	۲	عود جنابک	عود جمیع سو جناب کی تھا چنانچہ
〃	۵	جائکہ	جائیکہ
۶۱	۳	یہ روایات مسلمہ	یہی روایات مذکورہ مسلمہ
۶۳	۱۲	اور کہنا عین الخ	اور کہنا انکا عین
۶۵	۱۰	المتنظر عاشہم	المنتظر منہم
۶۷	۱۱	[illegible]	بیوا
〃	۶	ثنا	ثناء

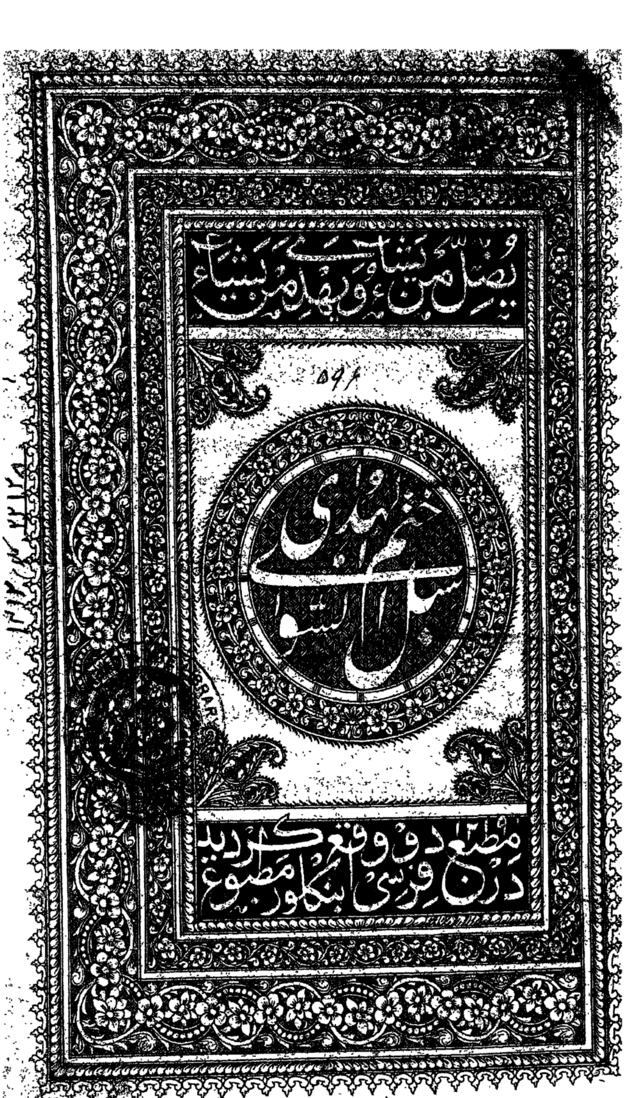
صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۲۳	ایسا	ویسا ہی
۷۱	۴	تعالی تعالی	تعالی
۷۵	۱۸	پنجفضایل	نوادر الولایت
۷۹	۱۴	عین تقابت	عین القضات
۸۰	۲	ہوئی	ہوا
۸۱	۲۲	سمجھنے	سمجھے
۸۳	۱۵	آدنی	ادنی
۸۴	۱۵	ہوتے	ہوتے
۸۵	۱۴	استبرون	اتصبرون
۸۵	۱۹	فقیر	فقیری
۸۶	۱۲	بیہ شکل	بد شکل
〃	۰	ستری	ستر ہی
۸۹	۶	پرنسبت	بہ نسبت
〃	۱۳	مختار	مختال
〃	۱۹	ہی ہی الاونی	ہی الاونی
۹۰	۱	لاتے پہ	لاتے پر بھی
〃	۲۰	نسی	لیسی
۹۳	۲	نماید	نماند
〃	۱۵	یاد	باد
〃	۲۰	صحابہ	صحابہ را
۹۴	۱	نہ حمت	زحمت
۹۷	۱	سال	سأل
〃	۱۰	کے لئے	تابعوں کے لئے
〃	۲۲	لوک	یہہ لوک
۹۹	۹	آپ نے	آپ کے
〃	۲۰	بیٹنے	بیٹتے
۱۰۳	۶	کسی	کس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۳	۱۶	بس	پس
〃	۱۹	محمدیہ ہے	محمدیہ ہے
۱۰۳	۹	نکلے	نہ نکلے
〃	۱۶	البذر	البدر
۱۰۴	۹	ظاہر	دستی
۱۰۶	۱۳	صحبت	صحت
۱۰۷	۱۴	الحالیة	الحالة
۱۱۱	۳	اسفار	اسفار
〃	۱۲	آنا	انا
〃	۱۵	کنے	کہنے
۱۱۳	۱	چاہیے	معلوم ہے
۱۱۴	۱۹	بالکفر	بی الکفر
۱۱۵	۱۹	مناقض	مناقض
۱۱۶	۲۲	ہوگئی	ہوگی
۱۱۷	۳	عذف	حذف
۱۱۷	۴	سامل	شامل
〃	〃	قام	تمام
〃	۱۱	ضع	صنع
〃	〃	ایان	ایمان
〃	۱۶	براتہ	بذاتہ
〃	۱۷	حکم بی	حکم بینی
۱۱۸	۴	فصوص ششر	فصوص کی فص شیشیہ
〃	۹	ولایة	ولایة
۱۲۰	۵	انبیا بعث	انبیا کا بعث
۱۲۲	۶	آپ جوکہ	آپ کو
۱۲۳	۱۵	بریدن داست	بریدنست
۱۲۴	۵	الاعمی	اعمی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۴	۱۷	حس سے	حس بصر سے
۱۲۵	۴	افسان	انسان میں
۱۲۶	۴	بیبجی	پہنچی
۱۲۷	۷	نظر آیا	نظر آتا
〃	۱۷	ندیکہیونگا	ندیکہونگا
۱۲۸	۲۱	ایسا عیسیٰ	ایسا ہی عیسیٰ
۱۲۹	۱۶	مانند چمکتے نورون کو	جیسا چمکتے نور
۱۳۰	۵	روحانیوں	روحانی
۱۳۳	۱۸	غیر محال	تمیز محال
۱۳۴	۵	جانب	اجانب
۱۳۷	۷	ہوگا	ہوگی
۱۴۲	۹	دل	دال
۱۴۳	۱۵	آمنا	آجتا
۱۴۴	۱۴	لینے	پس
۱۴۹	۱۹	کے	گئے
۱۵۰	۹	دیکھنے	دیکھئے
۱۵۳	۱	ادرک	ادراک
۱۶۰	۹	اسکیے	اسکے
۱۶۴	۵	یقین	تعیین
۱۷۰	۴	تمعا	تھا
۱۷۱	۳	کامل پر	پیر کامل
〃	۱۹	گرادانے	گردانے
۱۷۷	۱۱	فضیلت کو	فضیلت کا
۱۸۱	۱۹	وسایل	رسایل
۱۸۲	۱۱	ہدایت رایم	ہدایت ورایم
۱۸۸	۱۱	ذات	ذرة
۱۸۹	۲	تپرو سیکھے	تپرو سیکھے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۲۸	۵	الان	الاان	۲۵۰	۱۱	اسوفت	اسوقت	۲۶۹	۳	حمویہ	حموی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	دعائی	〃	۱۰	احوال	حال	۲۵۳	۲	فبششتہ	فبشستہ	۲۷۰	۵	بنویت	بنوت
۱۹۲	۵	جمجمہ	جمجم	۲۲۹	۱۸	ببرکتہ	ببرکۃ	〃	〃	نبششتہ	بششتہ	〃	۱۸	ماس	اس
۱۹۳	۲	ہوچلی	ہوچکی	۲۳۰	۱۱	تابغی	تابعی	〃	۹	انہوکہا	انہوں نے کہا	۲۷۱	۴	ہوسکے	ہونے
〃	۱۹	غلامی	غلام	۲۳۱	۵	ان ایات	ان آیات	۲۵۴	۷	سننے	سنے	〃	۱۷	ولایتو	ولایت
۱۹۷	۵	رضیت	رضت	۲۳۷	۸	لیو اللہ و	لیو اللہ یا محمد	۲۵۸	۳	لا	ل	〃	۱۹	ٹہرا	ٹہری
۲۰۰	۱۰	متزود	مترود	۲۳۸	۸	نج	بجج	〃	۴	بغل	یفعل	۲۷۳	۱۷	خورج	خروج
۲۰۳	۱۶	آیت	پیدا آیت	۲۴۳	۱۲	چاہئے	چاہے	۲۵۹	۴	فبہاتحامین	فتوحات کے	۲۸۰	۱۰	مسلی	علی
۲۰۸	۱۸	کشم	کشتم	۲۴۵	۲	مختلفہ میں ہے	مختلف ہے	〃	۱۲	پاہتاہی	چاہتاہی	۲۸۳	۳	بحقیقۃ	بحقیقتہ
۲۱۰	۳	ہونا	ہوتا	۲۴۷	۸	سلف نے	سلف سے	۲۶۰	۱۶	اعراضات	اعتراضات	〃	۱۰	عصری	عنصری
۲۱۱	۶	باب ابج	باب الحج	۲۴۹	۱	الکی لات	الکلات	۲۶۱	۲	مزل	منزل	۲۸۵	۲	باس	باین
۲۱۲	۱۳	ہنونیکا	ہونیکا	〃	۱۶	کو رسول اللہ	کو رسول اللہ کے	۲۶۴	۱۰	کیینے	کنے	〃	۱۹	حصہ	حظ
۲۱۹	۵	صحابہ	صحابی	〃	۱۷	فرمائے	فرمایا	۲۶۸	۶	بظبور	بظہور	۲۹۰	۱۵	قولہ	قولہ علیہ السلام
۲۲۵	۶	الحارث	الحارس	〃	۲۰	کا ہے	کا بھی	〃	۱۱	ٗ	صلبی	۲۹۱	۵	ہوتے	ہونے
۲۲۷	۵	رایۃ	رایۃ	۲۵۰	۷	مابینیدکان	بابینیدکان	〃	۱۶	کس	کما	۳۰۱	۶	سرخسی	شرعی

تمت ۹۱ ۱۲ سنہ


یضل من یشاء و یهدی من یشاء

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولی الذین آمنوا و هو لب الوجود ... خاتم الانبیاء و له المقام المحمود
و علی باطنه و خاتم ولایته هو المهدی الموعود و علی آلهما و اصحابهما ... من اتباعهم
فلیہ بئس الورد المورود اما بعد خادم الفقرا الراجی الی رحمة المنان سید محمد المعروف به شاه ... میان
جناب سید السالکین زبدة الواصلین میان سید احمد عرف مبارک سید میان صاحب و غلام جناب قدوة العارفین ہادی الکاملین عالم
ربانی واقف اسرار یزدانی میان سید محمود عرف مبارک سید و میان صاحب قدس اللہ اسرارہما و جعل مثواہما اعلی علیین خانہ زاد
پیر و مرشد زمان قطب المدار دوران جناب میان سید شہاب الدین عرف مبارک صاحب میان صاحب مد اللہ ظلالہ
علی رؤس المعتقدین کہتا ہی کہ حضرت میان سید علی المعروف بہ عالم میان صاحب میان صاحب زاد اللہ برکاتہ قبل چند
روز کے بعض رسالے ثبوت مہدویت سید الاولین و الآخرین جناب سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری خاتم الاولیا مہدی موعود
محمد مصطفی صلی اللہ علیہما و تسلیما کثیرا مین اور کچھ ردقتا و اسے منکرین بھی کرکے چھپوا کر علماء منکرین مہدی سے درخواست
انصاف کے لئے بہ ہر شہر و دیار و بہ ہر کوچہ و بازار دوا دوی و جہد و سعی کرتے پھرتے پھرتے حیدرآباد مین بھی اسی
خیال محال سے شدہ شدہ قاضی البلد تک پہنچنے سے اونہون نے آپکا حال پریشان و خیال بے سر و سامان دیکھکر ابو رجا محمد المعروف
بہ زمان خان ابن یوسف زاء رام پوری حال وارد حیدرآباد مذکور مولف ہدیہ مہدویہ کے حوالہ اسکے حل و کشف کا جتایا لیکن اون ناکارہ
مردودہ نے بہ حیلہ و فریب و دغا طلب کتب مذہبیہ کرنے سے حضرت ممدوح کو ازبس ستایا و سید... فریب کو اوسکے نذر کا
کتب مطلوبہ و غیر مطلوبہ حوالے کر دیا چنانچہ ابو رجا نے اپنی کتاب کے باب دوم مین لکھا ہی وہ نیرنگ اس سخن سے یعنی طلب کتب سے امیدوار
تصدیق کے ہو کر اسقدر خوش ہوئے کہ کتب مطلوبہ و غیر مطلوبہ بھی جس جا سے ہم پہنچی لا کر حاضر کر دین الخ یواقیت کے
فصل ثالث مین علی بن وفا رحمہ کے حوالے سے لکھا ہی سو اوس کا خلاصہ یہہ ہی کہ کتب اہل طریقت کو اوسکے منکرین کے حوالے
کرنا کیسا ہی جیسا کسینے قرآن کو اوسکے منکرین کے حوالے کیا اور وہ اوسکی مسخری کرین پس وہ جہنم انگار مین بہ سے
اور یہہ سخن حق ہی اتنی بہر او سنے بے لحاظ اصطلاحات و دقایق و حقایق معارف کے وہ کتاب بار رد و وہ تیار کرکے بہ
وسیلہ طبع تشہیر کیا سو خبر اس خادم الفقرا کو حضرت میر جی میان صاحب کن بنگری کی جانب سے کہ سخاوت مین عدیم

الشل اور ضعف [illegible] ہی بار در حضرت ممدوح نے فرمایا کہ اگر تو انکے رد لکھنے کی ہمت کرے تو

احسن ہی میں لے جوونگا کہ انکا اسباب چاہیے تو آپ نے فرمایا کہ وہ میرے پاس ہی پھر دی وقت حب ضرورت اس

ہیچمدان نے نسبت [illegible] اولی العلم والشان سے کہ ایک رسالہ مردودہ اور چند کتب [illegible] مثل بغدادی وغیرہ

منگوائے اتنے میں ہمارا حیدر آباد جانے ہی کا [illegible] تحریر جواب رسالہ مردودہ مذکورہ مجھے دیا اور کتب [illegible]

[illegible] صاحب ممدوح [illegible] مدد کے لئے [illegible] سوا آپ نے ایک ہزار روپیہ سکہ انگریزی حیدر آباد

کو روانہ کر کے مجھے فرمایا کہ تو بھی حیدر آباد کو جا کر حسب الاتفاق تفکر کتب و تحریر جواب میں مشغول رہنا بہتر ہی تو حسب

اسی امر [illegible] آیا اور جو محنت و تکلیف کہ اس میں ہو موجب ازدیاد خیرات بلکہ سبب نجات ہی [illegible] قلیل

میں حیدر آباد کو تو پہنچا مگر بعوارضے من اسباب الخیرات وقع فی البلیات کے تا قیام بلدہ مذکورہ بہ ہزار پریشانی و نفس و شیطان

کی کشاکشی کی حیرانی میں رہکر عند الفرصت مدتی مطالعہ و تحریر بھی رہا آخر الامر شیطان بدکردار و گردش زمانہ ناہنجار نے تا

اتمام رسالہ [illegible] شہر [illegible] کو اس کتاب [illegible] کے ختم اتمام

سے فراغت پایا اسکا نام **ختم الہدی بسبل السوی** رکھا کہ اسکی تاریخ بھی اسی سے نکلتی ہی امید ہی کہ بطفیل

کتاب اللہ کہ جسکی شان ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ہی یہ کتاب بھی موجب ہدایت

عالمین ہووے آمین ثم آمین یا ہادی المضلین چونکہ بعد اتمام اس کے بعض مواقع دقیقہ کی تحقیق جناب پیر و مرشد سے کیا تھا پھر

اسکی توفیق [illegible] کے لئے [illegible] سالک فنا فی ذات الباری میں حاضر ہو کر بعد صحت جناب

[illegible] صاحب ممدوح سے [illegible] جناب اور [illegible] کے [illegible]

ہوئے کہ ہم کو بھی اس حسنات جاریہ میں داخل رکھیں کہ آپ تو ایسے کئی نقد ثواب کے خزانے جمع کئے ہو پھر حسب درخواست

سبھوں کے [illegible] بھی لیکن آپ نے اوسکا حسن اتمام سرانجام کر دیا کہ تخمیناً اس کے بھی ہزار روپیہ ہوئے **مقدمہ**

امور ضرورۃ البیان میں یہ مشتمل ہی چند سبیل پر **سبیل اول** کل امت محمدیہ سے التماس ہی کہ اگر کوئی جناب سید الانبیا

یا اہل بیت و اصحاب علیہم الصلوۃ والسلام کی شان میں الفاظ شنیعہ اور القاب قبیحہ سے خطاب کرے تو مومنین کو اوسکے

[illegible] سے پیش آنا لازم ہی [illegible] انصاف پسند رہے **سبیل دوم** جس وقت اس رسالے کے مطالعہ کا

اتفاق ہو [illegible] ہدایۃ المسلمین [illegible] الدین [illegible] بھی دیکھتے جاویں تا معلوم ہو کہ [illegible] مجتہد [illegible] کی پیروی

ہی **سبیل سوم** اگر اس رسالے میں بسبب ضرورت محل مولف رسالہ مردودہ یا [illegible] کے اخوان و معتقدین کے حق میں

سخت و سست الفاظ ہوں تو [illegible] مولوی [illegible] کے کلام پر بھی نظر کریں کہ اوس میں کس کو استعداد [illegible] استعمال ہی اور [illegible]

طبعی کو کام فرماوین کہ یہہ کیفیت امر حق کے حصول سے باز رکھتی ہی اور تعصب و تعسف مذہبی سے یکسو ہو کر تامل کرین تا فرق حق
و باطل و صدق و کذب ظاہر ہو **سبیل چہارم** معلوم رہے کہ اس رسالے مین جہان ابو رجا محمد زمان خان لکھا فرود ہو مسود سے
اور جہان کہ اوسکے سواد کی ابتدا ہو کلمہ رجا پر اور اس خادم الفقرا کی عبارت کا بلفظ ہدایت پر اکتفا کیا جاویگا کیونکہ عقیدہ
چہارم مین اونہون نے لکھا ہی مسود اوراق نے ہر چند بجادہ احتیاط الخ اور رجا و ہدایت لکھنے کا سبب ظاہر ہی کہ وہ اونکی کنیت
ہی اور یہہ اس کتاب کی اصل حقیقت **سبیل پنجم** مسود کے چند کذب و مفتریات کا بیان ہی کہ مشتی نمونہ خرواری ہو پہلا جھوٹ
کل قوم مہدویہ کے طرف شر و شورش کی نسبت کرنا۔ جاننا چاہئے کہ اگر شر و شورش سے مراد علی العموم اظہار مذہب ہی تو تمام جہان
سوائے شیعہ کے اسمین مبتلا ہی اگر مذہب باطلہ کا اظہار مراد ہو تو بھی وہی صورت درپیش ہی کیونکہ ہر فرقہ اپنے مخالف کے
بطلان کا خیال رکھتا ہی اگر مراد دشنام سے ہی تو مسود کو چاہئے کہ پہلے اپنے مقتدایونکو اس خطاب سے مخاطب کرے
کہ ابتدا اس امر کا انہین سے ہوا کہ ناحق ہمارے بزرگون کو گالیان دینے کے قطع نظر گمرہان اور شہر بدر سے نکالدینے قتل کے
فتوے دے دئے کہ کی جاے مانع صلوۃ و تسبیح ہو کر قتل کئے چنانچہ اسکا ذکر مسود خود اپنی کتاب کے باب دوم وغیرہ جابون مین
کیا اور آج یہہ طریقہ پر آپ بھی قایم ہی کہ اپنی کتاب کی ابتدا سے انتہی تک کیا کیا طرح کے گالیان دیا اور لوگون کے لئے
اغوا و فساد کی طرح ڈالا ہی پس اس صورت مین ہمارے بزرگون اور ہمکو انبیا اور اون کے توابع کی پیروی ثابت ہی مسود
اور اوسکے مقتدایون اور برادرون کو منکرین انبیا اور اولیا کی جیسا یواقیت کے فصل ثانی مین لکھا ہی سواد اسکا
خلاصہ یہہ ہی کہ جلال الدین سیوطی نے کتاب التحدث بالنعمہ وغیرہ مین لکھا ہی سب سے سخت تر بلا زدگان انبیا ہین اور عیسیٰ
وحی اوتری کہ ہر نبی اپنے ملک مین بیحرمت ہوا ہی اور لکھا ہی ہر وقت مین جو بزرگ یعنے صاحب دعوت الی اللہ ہوا تو لوگ
دشمن کیسی خلعت یعنی منفردان دنیا طلب بنے چنانچہ آدم کو ابلیس اور نوح کو حام اور داؤد کو جالوت سلیمان کو صخرہ عیسیٰ کی پہلی
حیات مین بخت نصر ہوا اور آگے دجال ہوگا اور ابراہیم کو نمرود اور موسیٰ کو فرعون اور محمد مصطفی کو ابوجہل اور صحابہ رہ
و تابعین وغیرہ کے لئے بھی ویسا ہی چنانچہ عبداللہ بن زبیر کو ریاکار اور منافق معتزر کرکے عین نماز مین آپکے سر پر ایسا گرم پانی
ڈالے کہ آپکی پوست نکل گئی اور وہ اس سے بیخبر تھے اور ابن عباس کو نافع بن الازرق نے بہت ایذا دیا اور کہا کہ یہہ تفسیر بالرای
کرتا ہی اور سعد بن ابی وقاص کو اہل کوفہ نے بہت رنج پہنچایا اور عمر رضہ سے عرض کئے کہ اس کو نماز پڑھنا نہین آتا ہی ائمہ
اربعہ کو بھی لوگون نے ایذا دیا چنانچہ امام مالک رح پندرہ برس ایسا چھپے رہے کہ نماز جمعہ بلکہ جماعت پنجگانہ کو بھی حاضر نہو سکے
اور امام احمد حنبل کو بھی مار مارے گئے اور قید مین ڈالے اور بخاری کو بخارے سے اخراج کئے اور بہت سے اولیاء اللہ کو
ایذا دئے خصوص بایزید بسطامی رح کو سات بار علما نے بسطام سے اخراج کروایا اور ذو النون مصری کو غل و زنجیر کرکے

زندقیت کا اطلاق کرتے بغداد کو لے گئے اور سمنون المحب پر ایک عورت کی جانب تہمت زنا کروائی اور سہل بن عبد اللہ پر
اور جنید پر علماء ظاہر نے تکفیر کا فتوی کیا اور ایسے بہت اولیاء اللہ کا نام لکھا ہی کہ اونکو اخراج و قید و قتل و تکفیر کئے انتہی
دوسرا جھوٹ لکھا ہی کہ کسی جا اونکو اور اونکے پیشواؤن کو القاب قبیحہ اور الفاظ شنیعہ سے یاد کیا نہ گیا الخ باوجودیکہ
دعوے کے قریب اوپر کل قوم مہدویہ طرف نسبت شر و شورش کی کیا کہ معنی اوسکا بدکاری اور فتنہ اندازی ہی پس یہ جزو
لفظ تمامی جہان کے گالیون کو جامع ہین اور بعد دعوی مذکور کے نخوت وکبر کا خطاب کیا کہ یہہ بھی برے گالیون سے ہی اور عقیدہ
اول مین جناب ختم الاولیا کے بہ نسبت لکھا ہی کہ زمرہ اہل سنت سے ہونا مشکل ہی یہہ گالی کیا کم ہی اور باب سیوم دلیل نہم
مین جناب امام کے بہ نسبت لفظ دجال کا اطلاق کیا اور دلیل سیزدہم مین لکھا ہی **سو** تجھے کیا کام ہی مولی علی سے کہ تو
اپنے شیخ سیدو کو مانے کو یہہ نسبت جناب امام طرف کیا ہی اور اکیس بار بدخلقی سے خطاب کیا خصوص اپنی بدخلقی دہم مین
آدھے تیز آدھے بٹیر لکھا ہی بلکہ ساری کتاب بہ غور و انصاف ملاحظہ کیا جاوے تو ایک دفتر دشنام اور مسخری کا ہجوم دیا
ہی گویا کہ بھاندون کا سا کلام ہی **تیسرا جھوٹ** لکھا ہی کسی عالم سنی نے کچھ اونکو لکھا الخ ای منعو ذ زیراے خدا مسعود کی جھوٹ
اور مردم فریبی پر نظر کرو کہ یہان کسکو استقدام و استعلا ہی بلکہ مسعود آپ اپنے بزرگون کی طرف سے ابتدا کا قائل
ہی اب مسعود کے مقتدایون نے جو ہمارے امام اور قوم ذوالکرام کو گالیان دئے سو لکھے جاتے ہین مصنف شہب محرقہ

لکھا ہی قد لبس ابلیس علی جماعۃ فترکوا الصراط المستقیم وہو سنۃ محمد و کل من اخذ جادۃ من تلک الجواد المنتہیۃ الی النار و تبعہ علیہا

فرق من عوام السفہاء و الاحلام فضلوا و اضلوا خلاصہ اسکا یہہ ہی ایک جماعت کو ابلیس نے فریب دیا کہ سنت محمدیہ کو چھوڑ
ایسی راہ لئے کہ وہ دوزخ کو جاتی ہی اور اوس ابلیس کو اوس راہ پر یک فرقۂ عوام بیوقوف نے تبعیت کیا سو آپ گمراہ ہوے
اور لوگون کو گمراہ کئے انتہی پس اس کلام مین صاف پیروی منکرین جناب ختم رسالت کی ہی مگر فرق اتنا کہ انہون نے
رسول اللہ کو شیطان کا تابع بنایا اور اس نے جناب ختم الاولیا کو نبی اس لفظ سے نسبت کیا چنانچہ صاحب عزیزیہ نے
والضحی کی ابتدا مین لکھا ہی اور انہون نے جناب ختم الانبیا کے مومنین کو کہا انؤمن کما امن السفہاء اور کہا ہولاء لضالون

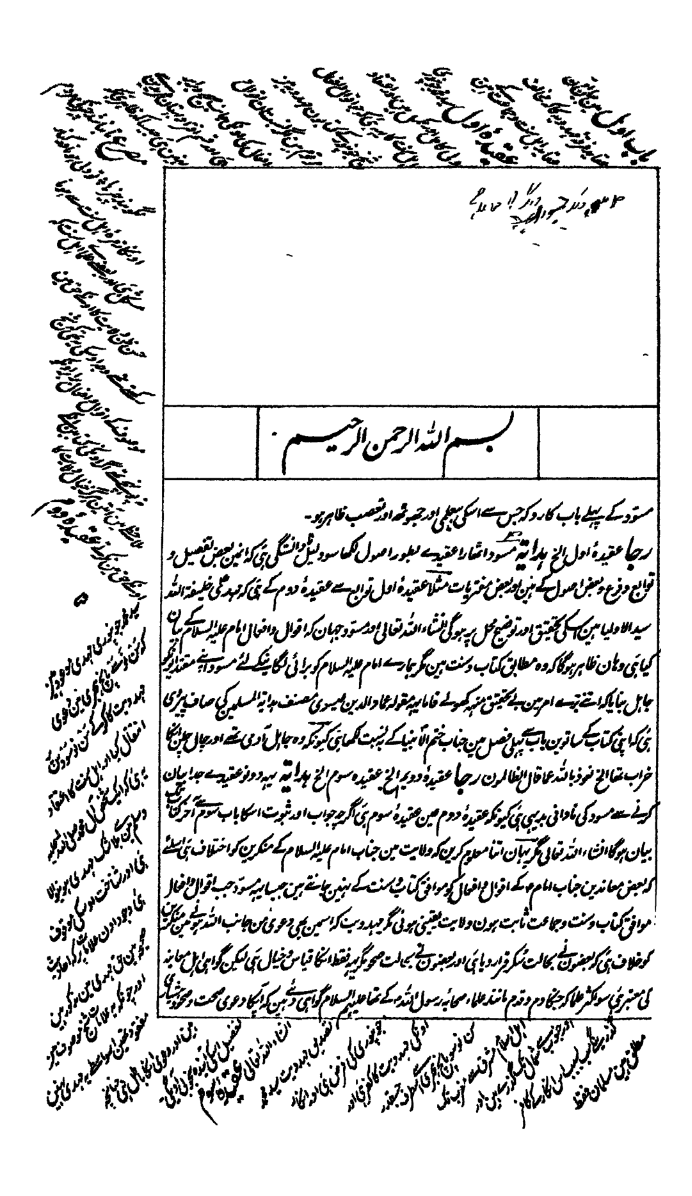
تو اسنے لکھا ہی عوام السفہاء و الاحلام الخ اور ایک جالوسی نے لکھا ہی ہکذا خبث الشیطان ما یوسوس من ان یعید الخبیث
اسکا خلاصہ بھی ویسا ہی ہی ایسے سخت و بیجا کہ پھر آگے اسکے کوئی بری بات نہین جناب امام مین کرنے سے صاحب
کنز الدلایل قدس سرہ اوسکے جانب خطاب شقی و ناپاک سے کئے ایسا ہی شیخ علی نے بھی جناب امام الاولین و الآخرین اور

اوس جناب کے مومنین مصدقین کے لئے لکھا ہی فما وجدت تمثیلا لہولاء الطایفۃ الا کتمثیل شخص اخذ نبعۃ و ربط فی رجلہا

خیطا لطیفا و امسک فی یدہ و جاء الی رجل و قال من یشتری منی الفیل قال الرجل فما قیمتہ قال کذا و کذا فقال الرجل ہات

نشتری فضح وقال ہذا فتعجب الرجل من جمعہ وقال کیف تقول لہذا فیلا قال اما تری لہ خرطوما فمثال ہذہ الطایفۃ مثل

ہذا الرجل بحجر دکلھم انہ مین اولاد رسول اللہ واسمہ محمد یعتقدون انہ ہو المہدی اعاذنا اللہ من جہلہم اسکا خلاصہ یہہ ہی
کہ کسینے ایک مچھر کے پاؤنین ڈوری لگا کے مٹھی مین داب کر کسی سے کہا کہ ہاتی خریدوگے اوسنے کہا کہان تو بتایا
اور کہا کہ دیکھو اسکو بہی سونڈ ہی پس مجرد اولاد رسول اللہ اور محمد نام ہونے کے مہدی اعتقاد کرنا ایسا ہی ہی کہ اللہ تعالی
انکی جہالت سے پناہ دیوے انتہی اسی لئے صاحب سراج الابصار شیخ مردود کو خاصتا ایسے ہی سخنات لکھے ہین اب
بدیدۂ انصاف نظر کرین کہ بنا فساد کا کسکے جانب ہی اور کون کسکو تربکر کا لیان دیا مثلا کوئی جناب ختم الانبیاء اور
اصحاب مین علیہم الصلوۃ افضلہا والتحیات اکملہا ایسے سخنات کہے اگر اسکو کچہہ بولین تو تبرا واکس کے جانب ہوا بلکہ
کسی کے باپ کو کسی نے بد کہا اور وہ اوسکو تو بیان کسکو غلبہ ہوا **سبیل ششم** اس رسالے کی بنا مہدی ہونے سے
تفہیم بالتعمیم کے نظر کرتے مین نے حتی الامکان طریق مناظرہ کلامیہ سے اجتناب کیا بلکہ جہان ہندی کتاب سے دلیل لی
فارسی سے اور جہان فارسی سے لی عربی سے نہ لیا مگر عند الضرورت **سبیل ہفتم** کم علم والون کو بعضے عالم دہوکا دیتے
ہین کہ مہدی کا ذکر قرآن سے ثابت ہی نہ حدیث متواتر سے اس لئے آپ پر ایمان لانا فرض نہین اور منکر آپکا کافر نہین یہہ
سخن یا بسبب عدم دیانت ہی یا بہ سبب اسکی تحقیق مین کوشش نکرنے کے خود بیخبر ہین کیونکہ مہدی کی شان مین کم و بیش
تین سو حدیث بہ طرق متعددہ وارد ہین من حیث المجموع یہی ثابت ہی کہ اولاد فاطمہ سے ایک شخص امت کی ہدایت
کے لئے مہدی ہونیوالا ہی اور خبر متواتر کی تعریف یہہ ہی کہ کسی امر کی روایت رسول سے ایسی ایک جماعت کرے
کہ احتمال کذب باقی نرہے پس یہہ خبر بہی راویونکی کثرت کے سبب سچی ہونے مین کسی نوع کا شک و تردد باقی نرہا اور
انکار مہدی موعود کا انکار متواتر ہے کفر ہی اور تصدیق فرض ہوئی وگرنہ منکرین رسول اللہ بہی یہی بول سکتے ہین بلکہ وہان
بیان مہدی موعود واضح واہین ہی اور اکثر علماء منکرین جو مہدی کے قایل ہین کہتے ہین رسول اللہ سے تاریخ صریح مہدی کے انکی
وارد ہونے سے مہدویہ جو دسوین صدی مقرر کرتے ہین غلط ہی تو اوس کا جواب یہہ ہی کہ مہدی آخر کسی ایک تاریخ مین
آنا ہی تو ہمکو عدم ورود تقریر بہی مضر نہونیکے قطع نظر دسوین صدی کے تقرر کا بیان باب سیوم دلیل نہم وہ دوازدہم مین بخوبی
ہوگا پس جنکو ورود تاریخ مین شک ہو دسوین کی مہدی کا انکار کرنا محض جہالت ہی وگرنہ اگلے زمانے کی تاریخ کی سند کسیکو ہو تو
احادیث صحیحہ سے بتادے اور باوجود صحت تاریخ کے اخلاق جناب امامؑ اور اس جناب کے توابع کے مانند اخلاق انبیاء و
اون کے توابع کے ہین اور معجزات و کرامات کا بیان اس واسطے ہوا کہ جو اخلاق پر ایمان نہ لایا معجزے کو
سحر خیال کیا یہہ بحث ابتداء دلیل ہفدہم مین انشاء اللہ تعالی بخوبی بیان ہوگا۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسودہ کے پہلے باب کا رد کہ جس سے اسکی بےعلمی اور جہوٹہ اور تعصب ظاہر ہو۔

رجا عقیدۂ اول الخ ہدایتہ مسودہ اشارہ عقیدے بطور اصول لکہا سو دلیل دوانستگی ہی کہ انمین بعض تفصیل و توابع و فروع و بعض اصول کے ہین اور بعض مخترعات مثلاً عقیدۂ اول توابع سے عقیدۂ دوم کے ہی کہ مہدیگی خلیفۃ اللہ سید الاولیا ہین اسکی تحقیق اور توضیح محل پر ہوگی انشاء اللہ تعالی اور مسودہ جہان کہ اقوال و افعال امام علیہ السلام کے بیان کیا ہی وہان ظاہر ہوگا کہ وہ مطابق کتاب و سنت ہین مگر ہمارے امام علیہ السلام کو برائی لگانیکے لئے مسودہ اپنے معتقد انکو جاہل بنایا کہ اتنے بڑے امر مین بے تحقیق منہ کہولے تھا یہ مقولہ عماد الدین میسوری مصنف ہدایۃ المسلمین کی صاف پڑی ہی کہ اپنی کتاب کے ساتوین باب کے پہلی فصل مین جناب ختم الانبیاء کے بہ نسبت لکہا ہی کیونکہ وہ جاہل آدمی تھے اور جاہل چلن انکا خراب تھا الخ نعوذ باللہ عما قال الظالمون رجا عقیدۂ دوم الخ عقیدہ سوم الخ ہدایتہ یہ دونو عقیدے جدا بیان کرنے سے مسودہ کی نادانی بدیہی ہی کیونکہ عقیدۂ دوم مین عقیدۂ سوم ہی اگرچہ جواب اور ثبوت اسکا باب سوم آخر کتاب کے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی مگر یہان اتنا معلوم کرین کہ ولایت مین جناب امام علیہ السلام کے منکرین کو اختلاف ہی اسلئے کہ بعض معاندین جناب امام ع کے اقوال و افعال کو موافق کتاب و سنت کے نہین جانتے ہین جیسا یہ مسودہ جب اقوال و افعال موافق کتاب و سنت و جماعت ثابت ہون ولایت یقینی ہوئی مگر مہدویت کہ اسمین بہی دعوی من جانب اللہ ہونے مین منکرین کو خلاف ہی کہ بعضون نے بحالت سکر قرار دیا ہی اور بعضون نے بحالت صحو مگر یہ فقط انکا قیاس و خیال ہی لیکن گواہی اہل معاینہ کی معتبر ہی سو اکثر علما کہ جنکا دم و قدم مانند علماء صحابہ رسول اللہ ص کے تہا علیہم السلام گواہی دیتے ہین کہ آپکا دعوی صحت و صحو و ہشیاری

مین تھا کہ اسپر اخلاق اس جناب کے مانند اخلاق خاتم الانبیا کے تھے اور آج کچھ کم چارسو برس کا زمانہ ہوتا ہی اخلاق و

اعمال مین اس قوم متبرکہ کے فقرا اکثر اولیاء اللہ سے شباہت رکھتے ہین کہ پیروی باطن رسول اللہ صلعم کی اور احادیث آثار

کی موافقت اسکے محل پر بیان ہوگی انشاء اللہ تعالی اور مہدی کے منکر کا کفر خود مسعود کے قول سے ثابت ہی کہ لکھا ہی تصدیق

ہمارے امام عم کی حرام اور انکار انکا واجب ہی بسبب لزوم تکذیب مہدی حقیقی کے پس معلوم ہوا کہ تصدیق مہدی حقیقی کی

فرض ہونا چاہئے اور انکار اسکا کفر کیونکہ حرام وہ شی ہی کہ نہی اسکی قطعی ہو تو ضد اسکا کہ امر ہی موجب فرض مامور بہ ہوا یعنے

مہدی غیر حقیقی کی تصدیق جب حرام ٹھہری تصدیق مہدی حقیقی فرض ہوگئی پس منکر فرض بالاتفاق کافر ہی اور جمعیت

اگر کثرت پر ہو تو آج تیرہ سو برس مین اسلام بسبب توالد و تناسل وغیرہ بڑھتے بڑھتے کفار سے برابر تو کجا بلکہ نصف النصف یا ربع

الربع تک بھی نہین پہنچا ہی چہ جائیکہ زیادہ ہو اسی لئے اللہ تعالی فرماتا ہی ولیزیدن کثیرا منہم ما انزل من ربک طغیانا و

کفرا والقینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ اور فرمایا جل جلالہ قل یا اہل الکتاب ہل تنقمون منا الا ان امنا باللہ

وما انزل الینا وما انزل من قبل وان اکثرکم فاسقون اور حدیث صحیح مین آیا ہی عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ

بدء الاسلام غریبا وسیعود کما بدء فطوبی للغرباء رواہ مسلم فرماے رسول صلعم نے بنا ہوا اسلام غربت کی طور پر قریب ہی کہ ویسا ہی

ہوجائیگا پس بہتری ہی غریبون کے لئے پس آیت اور حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ آخری زمانہ مین مسلمان کم رہینگے یعنے لب اللباب

امت محمدیہ تھوڑے مسلمان رہینگے اور تاریخ خروج مہدی عم کی صحت باب سوم دلیل پنجم اور دوازدہم وغیرہ مین ہوگی

انشاء اللہ تعالی **نکتہ** کفر منکر مہدی کا عدیم الایمان ہی نہ عدیم الاسلام اور اس امر کی توضیح مسعود کی بدخلقی پانزدہم مین

ہوگی انشاء اللہ تعالی اور جب اثبات ایمان کا مہدیون کے واسطے صحیح ہی کتاب و سنت کی پیروی بھی انہین کے واسطے ثابت ہی پس

یہی خاص اہل سنت ہین نہ انکا مخالف جیسا عبدالوہاب شعرانی نے یواقیت کے ابتدا مین لکھا ہی کہ سفیان ثوری اور امام

بیہقی یون فرماتے تھے اہل سنت وجماعت وہی ہی جو حق پر ہی اگر ایک بھی ہو ایسا ہی سواد اعظم بھی **رجا** عقیدۂ چہارم

و پنجم و ششم الخ **ہدایۃ** چہارم و پنجم توابع و تفصیل سے عقیدۂ ششم کے ہین باب پنجم و ششم اور ہشتم مین اسکے دلایل بیان ہونگے

انشاء اللہ تعالی **رجا** عقیدۂ ہفتم الخ **ہدایۃ** مسعود یہہ افترا ہم پر بڑی چوری سے کیا ہی یعنے ہمارا اعتقاد یہہ ہی اگر

کوئی حدیث مخالف کتاب اللہ یا احوال و اقوال امام عم ہو تو اس حدیث کے راوی کی خطا ہی کہ مہدی عم کے شان مین رسول اللہ

لا یخطی فرماے ہین اور سب اصحاب وغیرہ راویہ انکو خطا ہی ایسا ہی تفسیر بھی اور یہی اعتقاد اہل سنت وجماعت کا ہی نہ یہہ کہ

حدیث و تفسیر غلط ہی نعوذ باللہ من شرور المفترین الکاذبین اور اسکا بیان مفصل باب سوم دلیل ہفدہم کے ثبوت کی ابتدا

مین ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** عقیدۂ ہشتم الخ **ہدایت** مسعود عقیدۂ شانزدہم اور باب ہشتم کے مطلب دوم مین

لکھا ہی کہ ہمارے امام ع فرماتے ہین مجھے اللہ تعالی کا حکم ہوتا ہی کہ بول مین بندہ اللہ تعالی کا ہون اور تابع محمد رسول
کا ہون اور آپنی بدخلقی عیبت وکیم مین لکھا ہی کہ ہمارے امام کا دعوی رسول کی تبعیت نامہ کا تھا پس اس سے صاف ظاہر ہوا
کہ ہم پر یہہ افترا ہی اور انہون نے جو کیا اور کہا دوسرون پر فرض ہوگئی جو لکھا ہی اس سے غرض خلاف قرآن وحدیث ہی
تو یہہ بھی کذب وافترا ہی اگر موافق کتاب وسنت ہو تو سنت جماعت فرگیا بلکہ سب اہل اسلام کا یہی اعتقاد ہی اسکی تحقیق مع
جواب مفصل مطلب دوم مذکور مین جہان سید میرانجی رح کے رسالے کی مسودہ نے نقل کیا ہی لکھی جائیگی انشاء اللہ تعالی۔
رجا عقیدہ نہم الخ ہدایت جن امور کو مسود نے اپنی عقیدے مین مخالف نقل وعقل مقرر کیا ہی محل پر بیان ہونگے
انشاء اللہ تعالی بالفعل نمونہ اسکا لکھا جاتا ہی اسی پر باقی کو بھی قیاس کر لیوین یعنے فرمان سے بندگیمیان سید خوندمیر
کے ظاہر ہی کہ یہہ امر فرضیہ فقط عقاید کی دریافت کے لئے ہی نہ کہ فی الواقع ایسا ہی ہوا یا این جواب تمہی نہ سمجھا کہ جہا جو ین نے
کہا ہمارے دیکھنے کا کیا اعتبار ہی کیونکہ مومنین کو واجب ہی کہ خلیفہ اللہ سے جو امر بہ سند صحیح پہنچے اسپر ایمان لاوین اور
تابع اپنے نفس وہوا کے نہووین بلکہ یہہ اعتراض مسود کا ہم پر نہین رسول اور اصحاب رض پر ہی کہ رسول اللہ صلعم سے روایت
کرتے ہین کہ بہتر کو جوہر فرمایے ہین عن ابن عمر رض قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول ان الرکن والمقام یاقوتتان من یاقوت الجنۃ
طمس اللہ نورہما ولو لم یطمس نورہما لاضاء بین المشرق والمغرب اس مشکوۃ فی باب دخول مکہ اور یواقیت کے مبحث مین ہی فان قیل ورد فی الحجر ان کتاب العہد والمیثاق مستودع فی الحجر الاسود وان للحجر عینین وفما ولسانا وہذا غیر معقول
فی العقل فالجواب ان کل ما عسر علینا تصورہ بعقولنا یکفینا فیہ الایمان والاستسلام ونرد معناہ الی اللہ تعالی انتہی خلاصہ
اسکا یہہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی حجر اسود کو آنکھین ہین منہہ ہی زبان ہی اور کتاب عہد ومیثاق اُسمین ہی مگر یہہ بات عقل
مین آتی نہین ایسے باتونکو اللہ تعالی پر سونپنا اور ایمان لانا پس معلوم ہوا کہ رسول کے فرمان کا بھی مسود منکر ہی ورنہ
رکن ومقام کا پتھر یا صاف نظر آتا ہی اور حجر اسود کہ ایک چھوٹا پتھر ہی اسمین وہ کتاب عہد کیسا رہ سکتی ہی اور اُسکو
آنکھہ کہان ہین مگر جو کہ دیکھے اسپر گواہی بھی دیتے ہین چنانچہ اسکے نیچے یواقیت مین لکھا ہی شیخ اکبر رض نے کہا ہی کہ مین دیکھا ہون
مسود کو نہ عقاید اسلامیہ سے خبر ہی نہ احادیث رسول پر نظر ایسے لوگون کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی کلما جاءہم رسول بما
لاتہوی انفسہم فریقا کذبوا وفریقا یقتلون وحسبوا ان لاتکون فتنۃ اور رسول بدر مین مٹی پھینکنے کو اللہ تعالی طرف نسبت
کرنا اور معراج وبہشت ودوزخ کا حال بیان کرنا بھی ایسا ہی ہی کہ جسکے لئے سب عقلاے منکرین امر محال قرار دیتے ہین
چنانچہ اسمت عیسوی دین حق کے تحقیق کے ۱۷ وین صفحے پر لکھا ہی کہ بعضے سورۃ اور بعضے باتونکو محمد صاحب نے اپنے
ذہن سے نکالا ہی چنانچہ سورہ تطفیف مین بہت سی باتین بہشت اور دوزخ کی بابت مین لکھین ہم ۳۰ وین صفحے پر لکھا ہی

غرض اگر قرآن و حدیث کی باتیں سچ ہوں تو خدا کا مل نہیں الخ پس مراد عقل صحیح سے عقل مومنین ہو تو ثبوت
ہمارے مقصد کا ہی کہ اصحاب رسول سے لیکر آجتک اہل صدق بھر وسے ایسے باتونکے ایمان لانے اور مشہور اس بشارت
سے ہوئے قولہ تعالی ہدی للمتقین الذین یومنون بالغیب اگر مطلق اہل معقول سے مراد ہو تو منکرین کا احوال تو سن لے خاما
عجب تر ماجرا یہہ ہی کہ مسعود نے تاویل کو مطلقا حرام مقرر کر دیا کہ جسکو دلیل قطعی ضرور ہوتی ہی ہمارے امام علیہ السلام کے اصحاب
مہاجرین کا قول مانند سلف صالحین کے ہی یواقیت کے ۸ اوین مبحث مین لکھا ہی فمذہب السلف التسلیم و مذہب الخلف التاویل
اور صدیق ولایت بندگیمیان سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے رسالے کی عبارت صاف دلالت کرتی ہی کہ وہ انہین احکام کے لئے
خاصة ہی کہ اس رسالے مین مذکور ہین رسالے کی عبارت یہہ ہی ای طالبان حق کہ مہدئی را گرویدہ اید معلوم باد این احکام
کہ مذکور ست از اول تا آخر وقت رحلت آنذات مادام کہ این بندہ در صحبت وی بود در ہیچ حکم ازان احکام تفاوت نیافتم
و برانجملہ اعتقاد و ایمان داریم ہر کہ در بیان وی چیزی تاویلی و یا تحویلی کند مخالف بیان آنذات باشد تمت اور بندگیمیان
سید قاسم جو مجتہد مشر بین قدس اللہ سرہ میزان العقاید مین فرماتے ہین چنانچہ در قرآن محکمات و متشابہات است در نقل نیز
ہست ہر آئینہ وقتیکہ در کلام اللہ محکمات و متشابہات باشد در نقل مہدی چرا نباشد اور اسکے بعد یہہ احکام محکمات سے ہین
کر کے انہین احکام مبینہ بندگیمیان سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کو لکھے ہین اور رسالہ دلیل العدل والفضل مین معہ تاویل چند
نقول کے جو اسمین بعض نقل مورد اعتراض مسعود بھی ہین لا کر فرماتے ہین کہ ازینجا تحقیق شد کہ در مثل چنین نقول شرح
تفسیر واجب است اس واجب سے غرض وجوب مصطلحہ شرعیہ نہین پس اب انصاف کی جاسے ہی باوجود بندگیمیان کہ ہمارے
دین کا مدار آپ ہی کے فرمان پر ہی فرماتے ہین اسی احکام کے بیان مین جو تاویل یا تحویل کرے مخالف اس ذات کے
بیان کا ہی اور بندگیمیان سید قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ محکم اور متشابہات نقلو نمین بھی ہین اور مسعود کہتا ہی مطلق
کلام امام علیہ السلام مین ہمارے بیان تاویل حرام ہی عذب اللہ للمفترین عذابا شدیدا رجاء عقیدہ دہم الخ ہدایت اگر
مسعود کو اسلام کا معنی اور اسکی حقیقت معلوم ہوتی درجہ اسلام کمتر ہی درجہ نبوت و رسالت سے الخ لبشمول عامہ
نہ لکھتا کیونکہ لغت مین معنی اسلام کا گردن نہادن اور اصطلاح شرع مین گرویدن بحکم خدا جل جلالہ۔ سوال وہی ہی
اسکی تفصیل باب سوم دلیل پانزدہم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی مگر جن آیات مین کہ اسلام انبیاء مذکور ہی اوسکی مراد
سب مفسرین توحید اور اخلاص بیان کئے ہین الخاص اگر مرتبہ اسلام مطلقا نبوت اور رسالت سے کم ہوتا انبیاء
مرسل کیون دعا مانگتے کہ یا اللہ ہمکو مسلمان مار اور اپنی اولاد کو کیون وصی کرتے اور اللہ تعالی اکثر جا قرآن مین
کیون اسکا ذکر کرتا اور باوجود اللہ تعالی ہمارے رسول کے شرف و مراتب کے کیون حکم کرتا کہ بول ای محمد مین البتہ

پہلا مسلمان ہوں وہ آیات یہہ ہین قولہ تعالی ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک الآیۃ ترجمہ
ای پروردگار ہمارے بنا ہمکو مسلمان تیرے لئے اور ذریت سے ہمارے قولہ مسلمان تیرے لئے یہہ دعا ابراہیمؑ اور
اسمعیلؑ بعد اتمام بنائے کعبہ مانگے ہین قولہ تعالی ووصی بہا ابراہیم بنیہ ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن
الا وانتم مسلمون ترجمہ وصیت کیا ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کو اور یعقوبؑ نے بھی ای لڑکو سچ ہی کہ اللہ تعالی پاک
کیا تمھارے لئے دین کو پس مت مرو تم ہرگز مگر کہ رہو تم مسلمان قولہ تعالی قل انی امرت ان اعبد اللہ مخلصا لہ الدین وامرت
ان اکون اول المسلمین ترجمہ بول ای محمدؐ حکم کیا گیا ہون مین تحقیق کہ عبادت کرون مین اللہ تعالی کی ایسے حال مین کہ مخلص
رہون اسکی بندگی مین اور حکم کیا گیا ہون مین واسطے اسبات کے لئے کہ رہون مین پہلا مسلمان جب روز میثاق مین پہلے مسلمان
حضرتؐ ہین جو پیرو حضرت کے ہین اُن سے زیادہ آپکا اسلام ہوا شاید مسود باب ہشتم کے مطلب دوم کی دلیل پنجم مین جو
حدیث من سن سنۃ کے تحت مین لکھا ہی اسوقت یہہ بات اسکو یاد نہ آئی بلکہ اسکے سب دلایل بھی جو وہان لکھا ہی
بسبب فراموشی کے ہین وگرنہ یہہ دو نو امر آپسمین ضد ہین عجب تر یہہ ہی کہ فرقہ اسلامیہ مین کوئی اسبات کا منکر
نہین کہ مرتبہ ہمارے رسولؐ کا سب انبیا مین زیادہ تر ہی مگر شک ہی کہ بعضے علما ہو یا بیہ کو اسمین خلاف ہی مسود نے
صاف لکھدیا کہ اہل سنت کا اعتقاد یہہ ہی بلکہ سنت جماعت کا اعتقاد یہہ ہی کہ عالم مین کوئی موجود کسی امر مین ہم رتبہ
ہمارے رسولؐ کا نہین شاید عقیدہ ششم مین مسود جو تقریر لکھا ہی بھول گیا یہان جناب رسالتمآبؐ کو سب انبیا کے
برابر بنادیا یا وہان فقط ہمارے الزام کے لئے لکھا ہی اور یہان اپنا خاص اعتقاد بیان کیا بلکہ اہل سنت کے نزدیک
یون کہنا عین تنقیص شان جناب رسالتمآبؐ ہی اور جو آنحضرتؐ کو سب انبیا کے برابر کہا زمرۂ اہل سنت سے خارج ہی کہ
ہیٔ فرماتے ہین کنت نبیا وآدم بین الماء والطین پس نبوت آپکی ذاتی ہی بخلاف دوسرے انبیا کے فاما حیرت ہی کہ مسود دوسرے
کتب معتبرہ عقاید کے قطع نظر کہا عقاید جامی بھی نہ دیکھا ہو اطفال مکتب نشین بھی اُسکے اعتقاد سے سمجھ لینگے کہ یہہ مخالف
سنت جماعت ہی کیونکہ جامی رح فرماتے ہین نظم وز ہمہ افضل احمد عربیست کو کز حق سوی ما رسول و نبیست کو خاتم
الانبیا و الرسل است ز دیگران ہمچون جز و او چون کل است تو پس ہمارا بھی یہی اعتقاد ہی لاکن اس تقریر سے یہہ ثابت
نہوگا کہ مہدیؑ بھی رتبے مین رسولؐ سے کم ہوجاوے اسکی تصریح ابواب اخیرہ مین علی الخصوص باب ہشتم مین بخوبی ہوگی
انشاء اللہ تعالی وہو النصیر اب ہم صوفیہ کا معنی بیان کرتے ہین انکے نزدیک اسلام ایک نور ہی کہ اسپر یہہ آیت دلیل
ہی قولہ تعالی فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ الآیہ ترجمہ پس جسکا کشادہ کیا اللہ نے سینہ اسلام
کے لئے وہ ایک نور پر ہی اپنے رب کے اور اللہ تعالی فرماتا ہی قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین ترجمہ سچ ہی کہ آیا تمکو

اللہ سے نور اور کتاب روشن یعنے محمدؐ کی ذات کو اللہ تعالی نور فرمایا اور تفسیر حسینی مین اس آیت کے نیچے لکھا ہی در

نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص مذکور ست کہ اصل منشا و معاد جملہ خلایق حضرت حقیقت الحقایق است وآن حقیقت

محمدی و نور احدیست کہ صورت حضرت واحدی احدیست جامع جملہ کمالات الہی وکیانی و واضع میزان ہمہ مراتب اعتدالات

ملکی وحیوانی وانسانی آنحضرت است و عالم بمالیمان صور و اجزای تفصیل او و آدم و آدمیان مسخر برای تکمیل او والیہ الاشارۃ

بقولہ انا سید ولد آدم وبقولہ آدم ومن دونہ تحت لوائی نظم آنچہ اول شد پدید از جیب غیب کہ بود نور جان اوبی ہیچ

ریب کو بعد از آن آن نور مطلق زد علم گشت عرش وکرسی ولوح وقلم کہ یک علم از نور پاکش عالم است کو یک علم ذریت است

وآدم ست کو نور او چون اصل موجودات بود کو ذات او چون معطی ہر ذات بود کو واجب آمد دعوت ہر دو جہانش کو

دعوت ذرات پیدا و نہانش کو اور عین القضات ہمدانی تمہید مین فرماتے ہین انبیارا دیدم کہ برمن عرض کردند بامتان

ایشان ہر پیغامبری دو نور داشت وامت اویک نور اما محمدؐ را دیدم از سر تا پا ہمہ نور بود واتبعوا النور الذی انزل معہ امتان

اورا دیدم کہ دو نور داشتند اور یواقیت کے بتیسوین مبحث مین لکھا ہی فان قلت قد ورد فی الحدیث اول ما خلق اللہ

نوری وفی روایۃ اول ما خلق اللہ العقل فما الجمع بینہما فالجواب ان معناہما واحد لان حقیقۃ محمدؐ تارۃ یعبر عنہا بالعقل

وتارۃ بالنور ترجمہ پس اگر کہے تو سچ ہی کہ حدیث مین آیا پہلے جو چیز کہ اللہ تعالی پیدا کیا میرا نور ہی اور ایک روایت مین

ہی پہلے جو چیز کہ پیدا کیا اللہ تعالی عقل ہی پس کس طور پر ہی جمع ان دونوں مین جواب یہہ ہی کہ معنی ان دونون کا

ایک ہی اسلئے کہ حقیقت محمدؐ کی کبھی تعبیر کئے جاتی ہی اس سے عقل کرکے اور کبھی نور کرکے معلوم ہووے کہ نزدیک

اہل ظاہر کے توحید اور اخلاص رسولؐ کے لئے سب سے برتر ہونے سے آپکا اسلام کہ معنی اسکا وہی ہی سب سے زیادہ

ہی اور اہل باطن کے نزدیک بسبب کمالیت نوریت ذاتیہ کے رسولؐ پورے مسلمان ہین اور دوسرے انبیا بقدر

انکے نور کے مسلمانی رکھتے ہین جب مہدیؑ کہ خاتم الاولیا ہی بسبب باطن خاتم الانبیاؐ ہونے کے پورا مسلمان ہونا

لازم ہی وگرنہ ظاہر وباطن مین مخالفت لازم آتی ہی پس ہمارے امام ؑکے فرمان کا یہی معنا ہی کہ اصل اعتقاد اہل

سنت وجماعت ہی اور مسود کے لائے ہوے ہر دو حدیث اسبات پر دلالت کرتے ہین کہ رسولؐ فرماے ہین تم انبیا

کو اپنے طرف سے کم زیادہ مت کہو نہ یہہ کہ مجھے کسی نبیؑ پر فضیلت نہ دینا پس مسود کو نہ تفسیر فہمی کا سلیقہ ہی نہ حدیث

کی سند بلکہ بین خلیفۃ اللہ کے ساتھ مقابلے کو موجود ہین اور قولہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم الآیہ جو انبیا کی برابری مین

دلیل لایا ہی سراسر خلاف عقل ونقل ہی بلکہ یہہ آیت ہمارے رسولؐ کی افضلیت کی دلیل ہی چنانچہ حسینی مین

لکھا ہی صاحب کشاف آوردہ کہ ظاہر است کہ آن بعض پیغمبر ماست کہ مفضل ست بر انبیاؑ بفضایل بیکران وخصایص

اہل ایمان چنانچہ از مسطاوی آیات و احادیث مفہوم و معلوم میگردد **مثنوی** ہمہ انبیا در پناہ تواند یا مقیم

در بارگاہ تواند ہا تو چہر منیری ہمہ اختر اند کہ تو سلطان ملکی ہمہ چاکر اند کا اور اندازہ اسلام کا جو نقل مین مذکور ہی

اس حدیث کے مانند ہی فرماے رسول رایت الناس فی المنام یعرضون منہم من قمیصہ الی کعبہ ومنہم من قمیصہ الی

انصاف ساقیہ فجا عمر بن الخطاب و یجر قمیصہ فقالوا یا رسول اللہ ما اولت ذلک قال الایمان یہہ حدیث یواقیت کے

بائیسوین مبحث مین ہی اس سے معلوم ہوا کہ مسود کا کہنا خلاف اہل سنت ہی نہ فرمان ہمارے امام کا رجا

عقیدۂ یا ندہم الخ **ہدایت** افسوس ہی اس مسود کو عجب ظلمت گھیری ہی کہ کبھی نور ہدایت کی پرتو بھی اسکو نصیب

نہین ہوتی سعدی سچ فرماتے ہین **قطعہ** گر نہ بیند بروز شپر چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ راست خواہی ہزار

چشم چنان ٭ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ ٭ کہین نور حقیقی چھپ سکتا ہی گو کہ اندھون کو نظر نہ آوے حقیقت یہہ ہی

کہ مسود منکر شرف ذات رسول اللہ ہی کہ عقیدۂ وہم مین اسکا اعتقاد بد صاف ظاہر ہوا اور یہہ خادم الفقرا اسنے

نور محمدی سے کل عالم کی پیدایش کے ثبوت پر دلایل قاطع بیان کر چکا پھر اب علماے ظواہر سے بھی دلیل بیان کئے

جاتی ہی خزانۃ الروایت کی ابتداء کتاب الصلوۃ مین بعد ایک بیان طویل کے یہہ لکھا ہی قال موسی یا رب فمن ای

شئ خلقت روح محمد قال یا موسی من نوری قال یا رب فمن ای شئ خلقت روحی و روح الانبیاء قال اللہ عز و جل

خلقت روحک و روح الانبیاء من روح محمد اور وسیلۃ الصادقین مین خواجہ شیخ سعد الدین حموی رحمہ اللہ جابر بن عبد اللہ

انصاری سے بھی یون ہی روایت کئے ہین پس خاتم الاولیا جو باطن خاتم الانبیا اور عین نور ذات رسول اللہ ہی

پیدایش سب ارواح کی اُسیکے روح سے ہونا شیخ محی الدین ابن عربی کے قول سے جو فصوص کے فص شیثیہ مین لکھے ہین

ثابت ہی قولہ وہذا العلم کان علم شیث و روحہ ہو الممد لکل من یتکلم فی مثل ہذا من الارواح ما عدا روح الخاتم فانہ

لا یاتیہ المادۃ الا من اللہ لا من روح من الارواح بل من روحہ یکون المادۃ لجمیع الارواح چونکہ شیخ یہان مطلق خاتم

لکھنے سے مراد یہہ ہی کہ ہر دو خاتم ہین ایک دوسرے کے ہین ورنہ اسی فص مین اوپر لکھتے ہین فخاتم الرسل من ولایتہ

نسبتہ مع خاتم الولایت نسبتہ الانبیاء والرسل معہ اسکا بیان باب ہشتم مطلب دوم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اس سے

صاف فضیلت خاتم الولایت کی ظاہر ہوتی ہی مگر غرض شیخ رضہ کی تساوی فی الخاتمیت ہی اور پر اسکی تصریح بھی کر چکے

ہین یہان فقط خاتم کر کے بیان کئے اگر تخصیص خاتم الانبیا کی مراد ہوتی باوجود اوپر دونون خاتم کو بیان کرنیکے خاتم

الانبیا کیون نہ لکھتے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ سب انبیا کو خاتمین کے نور سے فیضان ہی کہ یہہ اعتقاد اہل سنت کا

ہی تصحیح بھی ایسا ہی یواقیت کے بیسوین مبحث مین ہی فی الحدیث الصحیح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما و فی یدہ

كتابان مطويان وهو قابض بيده على كتاب فسالة اصحابه ماهذا الكتابان فقال ان فى كتاب الذى فى يده اليمنى

اسماء اهل الجنة واسماء اباءهم وعشايرهم من اول ماخلقهم الله الى يوم القيمة والذى فى يده الاخر فيه اسماء اهل النار واسماء

اباءهم وقبائلهم وعشايرهم من اول ما خلق الله الى يوم القيمة خلاصه اسكا يهه ہی کہ ایک روز اصحاب نے رسول کے ہاتھ مین

لپیٹے دو کاغذ دیکھکر عرض کئے کہ یہہ کیا ہی تو فرمائے سیدہے ہاتھہ کے کاغذ مین بہشتیون اور اُنکے قرابت دارون کے

نام ہین ابتداے پیدایش سے قیامت تک اور دوسرے ہاتھہ مین ویساہی اہل دوزخ کے انتہی اور اُسکے بعد شیخ اکبر

سے نقل کیا ہی کہ آپ نے اُسکو حجر اسود مین دیکھا ہی اور کہا کہ اگر کوئی ان کتابون مین کے نام لکھنا چاہے زمین پر

نہ رہینگے اور اس حدیث کو امام محمد غزالی رح کیمیا کے چوتھے رکن سے تیسری اصل مین روایت کئے ہین پس معلوم ہوا

کہ یہہ تصحیح رسول کے وقت مین بھی ہو چکی ہی مگر وہان نزول کتاب تھا یہان اظہار بیان وحساب ہی کیونکہ وہان

ابتداے احکام ہی اور یہان اُسکا اتمام اسیلئے رسول فرماے کہ مہدی سے دین کمال کو پہنچیگا اور مقبولیت ومردودیت

سے مراد گذشتگون کی نہین بلکہ موجودین وآیندگون کی ہی مگر مفتری کو منہہ مین لگام بھی دین منہہ زوری نہ چھوڑیگا

ای منصف بغور دیکھو کہ مسود خود عقیدہ مخالف اہل سنت بیان کر رہا ہی نہ ہم رجبا عقیدہ دوازدہم الخ ہدایت

مسود کو ابھی معنے سے اعتقاد کے خبر نہین کیونکہ عقیدہ ایسے امر منسوبہ شرعیہ کو کہتے ہین کہ فقط یقین کے ساتھہ متعلق

ہو اور جو امور منسوبہ شرعیہ مباشرت عمل یا اُسکے ترک سے متعلق ہون اُسکو فرعیات وعملیات کہتے ہین ایساہی سب

کتب اصول وغیرہ مین ہی اور رویت عمل ہی نہ عقیدہ چنانچہ عبارت عقیدہ شریفہ کی جو حضرت بندگیمیان سید خوندمیر

سید الشہداؑ لکھے ہین یہہ ہی ونیز حکم کردہ است از ہریکی بر مردوزن طلب دیدار خدا فرض است تاآنکہ بچشم سریا بچشم دل

یا در خواب نبیند مومن نباشد مگر طالب صادق یہہ حکم اس مانند ہی کہ رسول فرماتے ہین جو کہ عمدا نماز چھوڑا

کافر ہوا اور فرماے ریاکار مشرک ہی جیسا کہ شداد بن اوس رض نے روایت کیا ہی فرماتے ڈرتا ہون مین اپنی امت پر

شرک اور چھپی شہوت کو تب مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت کیا آپ کے بعد شرک کریگی فرماتے وہ

آفتاب ومہتاب پتھر بت کی پرستش نکرینگے مگر ریا کرینگے اپنے عمل وشہوت مین اور فرماے ریا شرک ہی پس اگر کوئی

یہودی یا نصرانی کہے وای برحال مہدویان کہ کوئی مسلمان نظر نہین آتا اُن کے مہدی صاحب کے نزدیک بھی سب محمدی کافر

یا مشرک ہین اگر وہ ہمارے دین مین آجاتے تو بہتر تھا کہ یہان فقط ایمان بس ہی عمل کرین یا نکرین ریا کرین یا نکرین

افسوس ہی کہ از ینجا رانده واز انجا مانده اسکا جواب تم سے جو ملے وہی جواب ہماری طرف سے تم کو بھی ہی اسکی تفصیل اور

توضیح مسود ہی بد خلقی شما نزد ہم مین بھی آویگا انشاء اللہ تعالی اور سر کے آنکھہ سے خدا تعالی کا دیدار دیکھنے مین عموما اکثر

اکابرین مشایخ قایل ہین یواقیت کے بائیسوین مبحث مین ہی وامّا مارایتہ فی کتب الصوفیۃ فمن افصحہم عبارۃ فیہ الشیخ
محی الدین رضہ فقال فی الباب الرابع والستین من الفتوحات اعلم انہ لاینبغی لمسلم ان یتوقف فی رویۃ اللّٰہ تعالی فی المنام
لانہ لاشی فی الاکوان اوسع من عالم الخیال وذلک انہ یحکم بحقیقتہ علی کل شئ وعلی مالیس بشئ یصور لک العدم المحض
والمحال والواجب فضلا عن الممکن ویجعل الوجود عدمًا والعدم وجودًا ویریک العلم لبنًا والاسلام قبّا والثبات فی الدین
قیدا وقال دلیلنا فیما قلنا قولہ تعالی فاینما تولوا فثم وجہ اللّٰہ ووجہ الشئ حقیقتہ وعینہ فقد صور الخیال من یستحیل علیہ
بالدلیل العقلی الصورۃ والتصویر فعلم ان کلما جاز وقوعہ فی المنام والدار الاخرۃ جاز وقوعہ وتجلیہ لمن شاء
فی الیقظۃ والحیاۃ الدنیا انتہی وقال ایضا فی علوم الباب التاسع والستین وثلثمایۃ لایصح لانسان قط ان
یعبر عن حقیقۃ ما طریقۃ الذوق من غیر تکییف کرویۃ اللّٰہ عزوجل ابدا وان اطال فی ذلک ثم قال واذا صح ان العقل
یدرک الحق تعالی جاز ان یدرکہ بالبصر من غیر احاطۃ لانہ لافضل لمحدث علی محدث من حیث الحدوث وانما الفضل
من حیث الصفات الجمیلۃ ومن قال ان الحق تعالی یدرک عقلا ولایدرک بصرا فمتلاعب لاعلم لہ بحکم العقل ولا
بحکم البصر ولا بالحقایق علی ماہی علیہ وذلک کالمعتزلۃ فان ہذہ رتبتہم خلاصہ اس تمام عبارت کا یہہ ہی مصنف
یواقیت نے کہا کہ سب کتب صوفیہ مین جو مین نے دیدار سر کے آنکھون سے اور خواب مین ہونے مین دیکھا ہون
فصیح تر عبارت شیخ محی الدین رضہ کی دیکھا کہ انہون نے لکھا ہی ہر شئ جو اسکا دیکھنا نیند مین اور آخرت مین جواز
ہی ہوشیاری مین اور دنیا مین بھی جواز ہی کہ خواب مین کبھی اُلٹا بھی نظر آتا ہی اور جسنے کہا عقل سے اللّٰہ تعالی
پایا جاتا ہی حس بصر سے یعنے سر کے آنکھون سے نہین نظر آتا ہی پس وہ بازی گر ہی اسکو پہچانت نہین کہ کے عقل
حکم کرتی ہی اور صاف نظر آتا ہی کہ اُسکو علم حقایق سے پہچانت نہین کہ وہ حقیقت کیسی ہی اور وہ مانند معتزلہ
کے ہی پس سچ ہی کہ یہی انکا مرتبہ اگر کوئی کہے کہ رسولؐ فرماتے ہین ہرگز نہ دیکھیگا کوئی اپنے رب کو مرتے تک تو
اسکا جواب یواقیت کے اسی مبحث مین شیخ اکبر سے یہہ لکھا ہی قال ایضا فی الباب الثامن والتسعین ومایۃ اذا اراد
اللّٰہ عزوجل ان یری عبدا من عبیدہ نفسہ تعالی فلابد من فناء العبد عن شہود نفسہ عند التجلی وتجرد الروح وحینئذ
یری ربہ کما تراہ الملایکۃ ثم اذا اراد الحق تعالی ان ینعم عبدہ ویلذذہ برویتہ ومشاہدتہ فلابد من ارسال الحجاب
فیقع التلذذ للمشاہد یعنے جب اللّٰہ تعالی کسی بندیکو اپنی ذات کے دکھانے کا ارادہ کرتا ہی پس ضرور ہی بندیکو
اپنی ذات کے دیکھنے سے فنا کہ تجلی کے وقت روح مجرد ہجاوے اور ایسے وقت اپنے رب کو دیکھتا ہی جیساکہ
دیکھتے ہین اسکو فرشتے اس دیکھنے کے بعد جب اللّٰہ تعالی اپنی نعمت دیدار کا لذت بندے کو دکھانا چاہے تو

پرده جمع نور کا ہی یعنی حضرت دیکھنے والے کو نور کا ہی - اگر کوئی کہے کہ حدیث میں آیا ہی خلق میں نور اللہ
تعالی میں ستر ہزار پردے ہیں اگر اٹھاوے وہ سب تو جل جاوے بس شیخ رضہ سے یواقیت کے اسی مبحث
میں یہہ جواب لکھا ہی کما قال الشیخ فی الباب الثامن والسبعین وماتیہ ان صورت نظر الحق تعالی الی العالم انہ ینظر
الیہ بعین الرحمۃ لا بعین العظمۃ کما یلیق بجلالہ تعالی لہذا ثبت العالم معہ تعالی عند الرویۃ ولو انہ تعالی نظر الی العالم بعین
العظمۃ کما یلیق بجلالہ تعالی لاحترق العالم کلہ بسبحات وجہہ کما مر آنفا فی الحدیث قال وہذہ الرحمۃ ہی عین الحجاب
الذی بین العالم وبین السبحات المحرقۃ فہی کالعماء الذی اخبر الشارع ع ان الحق تعالی کان فیہ قبل ان یخلق الخلق
واکثر من ذلک لا یقال خلاصہ اسکا یہہ ہی اللہ تعالی عالم کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہی کہ یہی رحمت مراد
پردے سے ہے یعنے ستر ہزار طرح سے رحمت کرتا ہی اگر اپنی جلالیت کی نظر سے دیکھے یقین ہی کہ جل جاوے یہی مراد
حدیث کی ہی اور یواقیت کے اسی مبحث میں لکھا ہی فان قیل فہل تکون الرویۃ للمومنین بباصر العین کما فی الدنیا ام
تکون بجمیع اجسامہم فالجواب کما قالہ الشیخ تقی الدین ابی المنصور ان رویۃ المومنین لربہم فی الآخرۃ تکون بجمیع اجسادہم
وذلک لکمال النعیم الابدی فلا تتقید رویتہم لہ تعالی بباصر العین بل کلہم ابصار خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اگر کوئی پوچھے
مومن جیسا دنیا میں اللہ تعالی کو آنکھوں کی بینائی سے دیکھتے ہیں آخرت میں بھی ایسا ہی دیکھینگے یا سراپا آنکھہ
ہو جائینگے تو شیخ تقی الدین کا جواب لکھا ہی کہ کہا سراپا آنکھہ ہو جائینگے کیونکہ یہہ کمال نعمت ہی اور لکھا ہی فان قلت
فکیف ثبت موسی ع لسمع کلام اللہ تعالی ولم یثبت لرویتہ فالجواب کما قال الشیخ رض فی الباب الخمسین واربع مایۃ انہ
انما ثبت لسماع کلام اللہ تعالی لان الحق تعالی کان سمعہ عند النجوی یعنی مویدا ومقویا لسمع موسی ع لانہ محبوب للہ
تعالی بلاشک وقد اخبر الحق تعالی انہ اذا احب عبدا کان سمعہ وبصرہ الحدیث لکن قد یجمع اللہ تعالی لمن شاء فی ہذا
المقام الصفات کلہا وقد یعطیہ بعض الصفات علی التدریج شیئا بعد شیء فلذلک صعق موسی ع عند التجلی اذ لم یکن الحق
تعالی بصرہ ذلک فلو انہ تعالی ایدہ بالقوۃ فی بصرہ کما ایدہ بہا فی سمعہ لثبت للرویۃ کما ثبت لسماع الکلام اذ لا طاقۃ
للمحدث علی رویۃ الحق تعالی الا بتایید الہی انتہی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اگر کہا جاوے کہ موسی ع کلام الہی سننے اور
ثابت رہے اور دیدار دیکھہ کر کیوں بیہوش ہوئے تو شیخ رضہ یہہ جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ میں
بندے کو جب دوست بناتا ہوں اسکی سماعت اور بصارت ہو جاتا ہوں لاکن صفات کبھی ایک کے بعد ایک
حاصل ہوتے ہیں اور کبھی سب ایک وقت حاصل ہوتے ہیں اسوقت موسی ع کو صفت بصارت حاصل نتھی
اسلئے ثابت نرہے کیونکہ بجز تایید الہی کے حادث کو طاقت اللہ تعالی کے دیکھنے کی نہیں انتہی یواقیت میں ہی اگر

کہا جاوے کسی نبی نے سوال رویت کا نہین کیا مگر موسیٰؑ نے بسبب زیادتی شوق کے اور ہمارے محمدؐ کو سبب زیادتی

شوق تھا تو شیخ کا یہہ جواب ہی جو تین سو اکتیس وین باب مین فرمایا فلما سلک مقام الادب لقوۃ تمکنہ حفظ اللہ

تعالی علیہ المقام حتی دعاہ تعالی الی رویتہ بلسان جبرئیلؑ وارسل لہ براقا یرکب علیہ تشریفا لہ علی موسی فعلم ان موسی

ما منع من الرویۃ الا لکونہ سالہا عن غیر وحی الہی ومقام الانبیاء یقتضی المواخذۃ بالذرات فلذلک کان الجواب لہ

لن ترانی من سوالہ الرویۃ ثم انہ تعالی استدرک استدراکا لطیفا لما علم ان التادیب بلغ حدہ فی موسی من حیث

سوالہ الرویۃ بغیر امر من اللہ تعالی قال لہ تعالی ولکن انظر الی الجبل فاحالہ علی الجبل فی استقرارہ عند التجلی حیث کان

الجبل من جملۃ الممکنات فلما تجلی سبحانہ تعالی للجبل وہو محدث تدکدک الجبل لتجلیہ علم کل عارف ان الجبل راہ ربہ وان الرویۃ

ہی التی اوجبت لہ التدکدک ومن قال بعض المحققین اذا جاز ان یکون الجبل راہ ربہ فما المانع لموسیؑ ان یری ربہ فی

حال تدکدک الجبل ویکون وقوع النفی علی الاستقبال والآیۃ محتملۃ فکان الصعق لموسیؑ قائم مقام التدکدک للجبل ثم

لما وقع التجلی للجبل واندک علم موسیؑ انہ وقع فیما لم یکن ینبغی لہ سوالہ وان الحامل لہ علی ذلک کثرت الشوق فقال تبت

الیک وانا اول المومنین یعنی بوقوع ہذا التجاوز خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہمارے رسولؐ نہایت ادب سے سوال نہین کیے

اگرچہ قرب آپکا موسیٰؑ سے زیادہ تھا اسلئے اللہ تعالی جبرئیلؑ کے ہمراہ براق بھیجکر بلایا اور دیدار دیا موسیؑ بغیر وحی

سوال کرنے سے انکو جب اپنے حد تک مواخذہ پہنچ گیا کہ بحکم انہون نے دیدار کا سوال کیا تھا تب اللہ تعالی بطریق حوالہ

فرمایا کہ پہاڑ طرف نظر کر۔ اور بعض محققون نے کہا ہی کہ پہاڑ کو دیدار ہوا موسیٰؑ کو کیا ممانعت ہوئی کیونکہ نفی زمانہ استقبال

مین واقع ہی بیہوش ہونا موسیٰؑ کا پہاڑ کے رگڑتے جانے اور نرم ہونیکی جگہہ پر ہی اور علم موسیٰؑ کا جو نرم ہوگیا یعنے

انکی بیہوشی کو یہی سبب تھا کہ اسوقت انکو طلب دیدار کا حکم نہوا تھا پس موسیٰؑ بسبب واقع ہونے اس امر جواز

کے کہنے کہ مین اسپر اول ایمان لانیوالا ہون اور علی خواص سے اسکے نیچے لکھا ہی فما سال موسیٰؑ الا ما یجوز لہ السوال

فیہ ذوقا ونقلا لا عقلا لان ذلک من محالات العقول یعنی موسیٰؑ دیدار کا سوال دنیا مین بچشم سر ذوق اور نقل سے

یعنے خدا کے حکم سے جواز ہونے کے سبب کئے ہین کیونکہ یہہ از روے عقل محال نظر آتا ہی اور یہہ بھی علی بن وفا سے

لکھا ہی کہ کہتا ہی من اعجب الامور قولہ تعالی لموسیؑ لن ترانی ای مع قوتک کونک ترانی علی الدوام ولا تشہد بان

الذی تراہ ہو انا انتہی اسکا خلاصہ یہہ کہ موسیٰؑ کو لن ترانی کا حکم یون ہوا کہ اللہ تعالی فرمایا مین جیسا ہون ویسا

نہ دیکھیگا تو مگر اپنی قوت کے موافق ہمیشہ دیکھیگا اور لکھا ہی فان قلت ما ہی وجہ جامع بین قول من اثبت رویۃ

الباری وبین قول من نفیہا فالجواب نعم کما قالہ الشیخ فی الباب الثامن والخمسین وخمس مایۃ ولفظہ ان الجلی مع بین

من اثبت رویۃ اللہ عز وجل ومنہم من انکرہا ونفاہا ان من اثبت ہا انہا علی قدر وسع العبد ومن نفاہا اراد ان
حجاب العظمۃ مانع من رویۃ حقیقۃ الذات وکل من لا یحیط الشیٔ کانہ ما راٰہ مع انہ راٰہ انتہی خلاصہ اسکا یہہ ہی اگر کوئی
کہے کہ بعضون نے دیدار دنیا مین دیکھنا منع کیا ہی بعضون نے ثابت کیا تو شیخ رضہ فرماتے ہین دیدار دنیا مین دیکھنا
ثابت کئے ہین سو بقدر قدرت بندہ ہی اور جو نفی کئے ہین انکا ارادہ یہ ہی جیسی حقیقت ذات باری کی ہی ویسا جب
نظر نہ آوے تو دیکھنا نہ دیکھنے کی جاے پر ہی اور لکھا ہی فان قلت فہل یتفاوتون فی الآخرۃ کما تفاوتوا فی الدنیا
فالجواب نعم فان تفاوتہم فی الآخرۃ فرع عن تفاوتہم فی الدنیا وقد قال الشیخ فی الباب الحادی والثلاثین وثلث مأۃ
اعلم ان رویۃ المومنین لربہم فی الآخرۃ تابعۃ لاعتقادہم الذی کانوا علیہ فی دار الدنیا فیجنی کل احد ثمرۃ ما یعتقدہ فرویتہم
علی قدر علمہم باللہ تعالی وعلی قدر ما فہموہ ممن قلدوہ من العلماء وکما انہم متفاضلون فی النعیم واللذات فمنہم من حظہ من
النظر الی ربہ لذۃ عقلیۃ ومنہم من حظہ من ذلک لذۃ نفسیۃ ومنہم من حظہ من ذلک لذۃ حسیۃ خلاصہ اسکا یہہ کہ جیسا دنیا
مین مومنونکو دیدار الٰہی دیکھنے مین اعتقاد متفاوت ہی ویسا ہی آخرت مین تفاوت ہی کہ شیخ کہے ہین بعضے
فقط عقل کی سمجھ سرکا دیدار کا لذت دیکھینگے اور بعضے ذاتی لذت اور بعضے بطور حس کے یعنے آنکھون کی دید سے پس
اوپر کی تقریر سے ثابت ہوا کہ اخص المومنین اہل سنت جو اولیاء اللہ ہین سب اللہ تعالی کا دیدار دنیا مین سر کے
آنکھون سے دیکھنے کے قایل ہین اور مسود اعمی کا قول اتفاق اہل سنت کا باطل اور غلط محض ہی مذہب من کذب
اور حقیقت مہدویون کی قیامت کے روز موافق قولہ تعالی والذین صبروا ابتغاء وجہ ربہم الآیۃ کے اور قولہ تعالی ان
الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا الآیہ کے ہوگی اور مسود کے ساتھی و توابع موافق قولہ تعالی ربنا ارنا الذین
اضلانا من الجن والانس نجعلہما تحت اقدامنا لیکونا من الاسفلین کے مسود کی تلاش کرینگے **رجا** عقیدہ سیزدہم **الخ**
ہدایت مسود اسکو بھی عقیدہ بسبب نا دانستگی مقرر کیا وگرنہ ذکر بھی فرض عملی ہی بہرکیف بعضون کے
نزدیک یہہ حکم موقت ہی کہ امام عم اپنے حضوری مومنونکو خاصۃً فرماے ہین چنانچہ اصحاب رضہ کو رسول بھی عمل مین
ایسا ہی تشدد فرماتے تھے من مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول
انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک ثم یاتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہی کہ کہے فرماے رسول صلعم یہ ہی کہ تم ایسے زمانے مین ہو جو چھوڑا تم سے حکم کے دسوین حصے کو ہلاک ہوا پیچھے آیگا
ایک زمانہ جو عمل کرے ان سے حکم کے دسوین حصے کو تو چھوٹا روایت کیا اسکو ترمذی نے - اسی لئے بندگیمیان
سید محمود خاتم مرشد اپنے وقت مین فرماے ہین کہ تمکو سلطان اللیل سلطان النہر کی حفاظت کرنا بس ہی اور بعضونکے

نزدیک یہہ حکم تہدیدی ہی اور ایسے شرک ونفاق کے حکم آیات وحدیث مین بہت وارد ہین اُس شرک ونفاق سے

نفاق متعارف شرعیہ مقصود نہین چنانچہ قولہ تعالی ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون ترجمہ اور جو کہ فرمانبردار

نہون اسکے جو اتارا اللہ تعالی پس وہ گروہ کافر ہین اور فرمایا جل جلالہ افمن کان مومنا کمن کان فاسقا ترجمہ کیا پس

وہ مومن مانند اُسکے جو گناہ گار ہی - اور رسولؐ فرماتے من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر ترجمہ جو کہ چھوڑا نماز کو عمدا

پس سچ ہی کہ کافر ہوا - اور فرماتے رسولؐ لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مومن ترجمہ نہین زنا کرتا ہی زانی جبکہ

وہ زنا کرتا ہی اور وہ مومن رہے اور رسولؐ فرماتے ہین عن عمر بن الخطاب رض عن النبی صلعم قال انما اخاف علی ہذہ

الامۃ کل منافق یتکلم بالحکمۃ ویعمل بالجور روی البیہقی فی شعب الایمان پس مسود اعتقاد اہل سنت کا یہہ ہی الخ جو لکھا

غلط ہی کہ مسود کو حقیقت واقسام سے کفر وشرک ونفاق کے خبر نہین ہی ورنہ خود رسولؐ مشرک ومنافق اور کافر

فرما رہے ہین جیسا عقیدۂ دوازدہم مین بھی گذرا کہ وہ بھی اسی کے مانند ہی اور بعضون کے نزدیک یہہ شرک ونفاق

وکفر مرائی وخفی ہی شاہ شرف الدین یحیی منیری مکتوب نہم مین فرماتے ہین بدانکہ شرک نزدیک این طایفہ بر دو نوع

است اسکے نیچے اسکی تفصیل بیان کئے ہین اندیشہ طوالت سے اتنے پر ہی اقتصار ہوا اور اسکا بیان مسود کی بدفہمی

دہم وشانزدہم مین بھی بوضوح ہوگا انشاء اللہ تعالی اور ہمارے یہان آج حفاظت سلطان اللیل وسلطان

النہر جاری ہی بلکہ اکثر فقیرون کو ذکر دوام حاصل ہی اور بعض عوام مومنین کو بھی لاکن ضرور ہی کہ ذکر کو اخفی

لازم رکھے کہ ذکر خفی سے بعجلت تمام وصول مقام ہی پس ثابت ہوا کہ نزدیک خدا کے لم یزل تعالی شانہ

اور محمد نبی اور محمد مہدی علیہما السلام کے مہدوی مسلمان باایمان ہین اور مخالفین انکے تابع نفس وشیطان

رجا عقیدۂ چہاردہم الخ **ہدایت** اللہم احفظنا عن لسان الجہلت معلوم ہووے ترک شغل وارادۂ دنیا

وما فیہا داخل عملیات ہی نہ اعتقادیات جیسا مسود کے عقیدۂ دوازدہم کی ثبوت مین معلوم ہوا اگر کوئی کہے کہ ترک

دنیا کے دخل دوزخ کا اعتقاد تمہارے یہان فرض ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ جیسا حرام کو حلال جاننے والے

کے لئے اعتقاد دخل دوزخ فرض ہی ویسا ہی یہہ بھی ہی رسولؐ فرماتے ہین کہ دنیا اہل آخرت پر حرام ہی اور

آخرت اہل دنیا پر حرام الحدیث اور مشکات کے باب الامر بالمعروف مین مسلم سے روایت ہی کہ ایکروز رسولؐ

گذرتے ہوئے بکرے پر گذرے اور فرمائے کیا تم مین کوئی دوست رکھتا ہی کہ اُسے ایکدرہم کو خریدے تو

صحابون نے عرض کئے ہم اُسے کسی صورت دوست نہین رکھینگے فرمائے قسم اللہ تعالی کی ہی کہ دنیا اللہ تعالی

کے پاس تمہارے لئے اس سے کمتر ہی اور کیمیاء سعادت کے رکن سوم کی اصل نہم مین امام محمد غزالی رح فرماتے

ہین گفت یعنے رسول گروہی بیایند روز قیامت کہ کردار ہای ایشان چون کوہ ہای تہامہ بود ہمہ را بدوزخ فرستند
گفتند یا رسول اللہ ایشان اہل نماز باشند گفت نماز کنند و روزہ دارند و شب نیز بخواب باشند لیکن چون از دنیا چیزی
پیدا آید دران جہند اور اسکے بعد فرماتے ہین گفت دل ہیچ گونہ بیاد دنیا مشغول مدارید از ذکر دنیا ہی کرتا بدوستی
وطلب آن چہ رسد اسی لئے مولانا روم فرماتے ہیں بیت اہل دنیا کافران مطلق اند روز و شب در بق بق و در
بق بق اند انتہی اور مسعود کی بدخلقی دہم و شانزدہم مین اسکا بیان مفصل ہوگا انشاء اللہ تعالی کیونکہ مسعود ترک
دنیا پر جو یہان اعتراض کیا ہی اسکو اپنی بدخلقی شانزدہم مین تفصیلا لکھا ہی اور بدخلقی دہم کا حوالہ یہان بتایا
مثل ہی دروغ گو را حافظہ نباشد اور مسعود کا یہہ قول کہ اپنی طرف سے تمام کتاب مین انکی تکفیر الخ کذب صریح
ہی کہ ابتدا سے کتاب سے انتہا تک اسکی تکفیر و تضلیل کی ہی دلیل فضیح ہی ہر منصف اسی سے اسکا جھوٹ سمجھ سکتا
ہی اگر یکبارہ مقام ہون بیان کیا جاتا علی الخصوص اسی بحث مین نظر کرین کہ ہمارے امام ع کے مصدقین کو کہ موافق فرمان
امام ع کے جو مین بیان کلام اللہ و حدیث رسول اللہ ہی مشغول و مرید دنیا نہین ہین کفر و شرک و نفاق سے منسوب
کر دیا مگر ضرورت کے موافق کسب حلال کرنا اور اسباب دنیا رکھنا دلیل شغل و ارادہ دنیا نہین کیونکہ مرید و مشغول دنیا
وہ ہی کہ دین پر دنیا کو فضیلت دے یہہ تو دینداری کے لئے اپنا جان و دنیا بہت بہتر سمجھتے ہین چہ جائکہ مال
و اسباب وغیرہ اور مسعود کا یہہ مقولہ بخلاف اہل سنت کے الخ سراسر خلاف آیات و احادیث صحیحہ کے ہی اللہ تعالی
فرماتا ہی فما اوتیتم من شئ فمتاع الحیوۃ الدنیا و ما عند اللہ خیر و ابقی اور فرماتا ہی انما اموالکم و اولادکم فتنۃ اور فرمایا ہی
تمہارے مال فتنہ ہین
من کان یرید الدنیا نوتہ منہا و ما لہ فی الآخرۃ من نصیب اور کیمیائے سعادت کے تیسرے رکن کی چھٹی اصل مین ہی
جو دنیا کا ارادہ کرتا ہی ... اور آخرت مین حصہ
عبد الرحمن بن عوف کے انتقال کے بعد بعض اصحاب کہنے لگے کہ انکی مالداری پر ہمکو ان کے خاتمے کا ڈر ہی کعب الاحبار نے
کہا کہ سبحان اللہ تعالی کیا کہتے ہو اسنے مال حلال کمایا اور نیک کامون مین صرف کیا اور جو چھوڑا وہ مال بھی حلال ہی
اسکے حسن خاتمے مین کیا شک ابو ذر رض یہہ سنتے ہی اونٹ کی ہڈی لئے کعب کو مارنے دوڑے اور کعب بھاگ کر
عثمان رض کی پناہ لئے ابو ذر رض کہنے لگے رسول سے سنا ہون مالدار سب کے آخر جنت مین جائینگے مگر وہ جو اپنے دادین
سیدہے طرف سے مال کو پھینک دیوے اور فرمائے اگر مجھے کوہ احد برابر سونا دیوین الیسا صرف کرون کہ میرے پیچھے
دو قیراط باقی نرہے جب رسول الیسا فرماوین تو یون کہا سو جھوٹا ہی پھر دوسرا کوئی صحابیون سے عنہ اسکا جواب ندیا
انتہی ملخصا عبد الرحمن رض کہ عشرہ مبشرہ مین داخل ہین انکے مال رجب نقصان ہو چہ جائیکہ دوسرا اور رسول فرمائے کہ ایک
شخص مال حلال سے کمایا اور نیک کام مین صرف کیا اسکو بھی بہشت مین جانے نہ دینگے کہینگے کہ شاید کہ طہارت مین تقصیر

کیا ہو یا رکوع یا سجود یا کسی شرط مین اور جب وہ سب برابر کیا ہو کہینگے کہ گہوڑے پوشاک وغیرہ پر نخوت کیا ہو یا
کسی یتیم و ترووسی کا حق ادا نہ کیا ہو پہر حقدار اسکو پکڑینگے اور حساب حقدارون کا اور مال کے شکر کا شروع ہوگا
انتہی خلاصتًا اور قولہ تعالی خذ منہم الآیۃ کا معنی یہہ ہی لیے مالون سے اُن کے صدقہ کہ پاک کرے اگر وہ صدقہ اور
رحمت کر اُن پر سچ ہی کہ اُنکو تیری رحمت موجب آرام ہی اس آیۃ سے مال کی پاکی کہان ثابت ہی بلکہ صاحب مال
کی پاکی ہی کہ اسکے سبب حاصل ہوئی اسی لئے حکم ہوا کہ رحمت کرنا موجب آرام ہو دگرنہ مال کے سبب کی ایذا موجود ہی۔
ان سب آیات و احادیث سے مال کا بُرا ہونا ثابت ہی گو کہ حلال بھی ہو اور تکالیف شرعیہ مسلمانون کے لئے ہین نہ
کفار کے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور فرماتا ہی ولیبلی المومنین بلاء حسنا اسی لئے رسولؐ
فرمائے ہین کہ تمہارے پر مین فقیری کو نہین ڈرتا ہون مگر اس سے ڈرتا ہون کہ تم پر دنیا کو بہتین جیسا تم سے اگلو
پر اور ہلاک ہو تم جیسا تم سے اگلے ہوئے اس سب تقریر سے معلوم ہوا کہ جسقدر دنیا کا مال زیادہ ہوگا اتنی عاقبت
کی کمی اور برائی ہی اور دوری اللہ تعالی سے اسی لئے رسولؐ عبدالرحمن بن عوف رضہ سے فرمائے کہ تو میرے سب
اصحابون کے پانسو برس بعد جنت مین بمشکل جائیگا بلکہ حدیث صحیح مین آیا ہی سلیمانؑ بطفیل اس دولت دنیوی کے
سب انبیا سے پانسو برس بعد جنت مین داخل ہونگے با این فرمان ہمارے امامؑ کا یہہ ہی کہ مرید و شاغل دنیا
یعنی دنیا کی دوستی رکہنے والا ایسا کہ اسکو دین پر غلبہ دیوے کافر ہی اور حب دنیا کفر کہ یہہ بات آیات و احادیث
سے ثابت ہی اور مسعود کہتا ہی کہ مال پاک اور حلال ہی این کجا و آن کجا جسکو کسی نے کلام کا معنی معلوم نہو پہر کیا خاک
اعتراض کرے اور بیان دنیا اور حکم متاع دنیا و اہل دنیا بدلایل کتاب و سنت دلیل یازدہم اور مسعود کی بدخلقی
دہم مین لکہا جائیگا انشاء اللہ تعالی رجا عقیدۂ پانزدہم الخ ہدایت ترک وطن اور اختیار صحبت عمل ہی
یا عقیدہ ہر عاقل سمجھ سکتا ہی اور ہم نے عقیدے اور عمل کا معنی عقیدۂ دوازدہم کے جواب مین لکہ چکے پس جسکو عمل اور
عقیدے کا فرق معلوم نہو دقایق علم و حقایق سلوک کیا خاک سمجہیگا کہ مہدیؑ کا کام فقط بیان معارف اور حقایق علم
سلوک ہی اگر کہے اعتقاد اسکی فرضیت کا تو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ فرع اور جز اس اصل اور کلیہ کا ہی کہ ہر امر قطعی
الثبوت کو فرض جاننا نہ یہہ کہ اسکی ہر فرع کے ساتہہ یک عقیدہ ماننا مگر تارک ہجرت کا اثبات نفاق اس آیہ سے
یون ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مومنا
تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا فعند اللہ مغانم کثیرۃ کذلک کنتم من قبل فمن اللہ علیکم فتبینوا ان اللہ کان بما تعملون
خبیرا لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم فضل اللہ المجاہدین باموالہم

۱۹
در بیان کہ تعلق بولایت محمدی
دارد و بواسطہ مہدی ظاہر شود
اور رسالہ فرایض مہدیہ ان ہی
مین لکہا ہی کہ فرض پانزدہم
خصوصیت بعث مہدی برای
ظاہر کردن و بیان نمودن احکام
ولایت محمدی و اتفق ابنی
اور سوائے اسکے تمام کتب قوم
سے بہی ثابت ہوتا ہی کہ ان جانب
اللہ بجعل لطف الہی شیخ خوبنود
واسطے ہدایت خلق کے جاکرتا ہو

والفسہم علی القاعدین درجۃ وکلا وعد اللہ الحسنی وفضل اللہ المجاہدین علی القاعدین اجرا عظیما درجت منہ ومغفرۃ و

رحمۃ وکان اللہ غفورا رحیما ان الذین توفہم الملائکۃ ظالمی انفسہم قالوا فیما کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا

الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا فاولئک ماوٰہم جہنم وساءت مصیرا اسکے نیچے بیضاوی اور مدارک مین لکھتے

ہین المجاہدون الاولون من جاہد الکفار والآخرون من جاہد نفسہ وعلیہ قولہ رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر

جب جہاد دو مقرر ہوئے ہجرت بھی دو ثابت ہوئے کہ مدارک مین لکھے ہین وفی الآیۃ دلیل علی وجوب الہجرۃ

من موضع لا یتمکن الرجل فیہ من اقامۃ دینہ وعن النبی من فر بدینہ من ارض الی ارض وان کان شبرا من الارض

استوجب لہ الجنۃ وکان رفیق ابیہ ابراہیم ونبیہ محمد یعنے جنکو کفار کے ساتھ مجاہدہ ہی دار حرب سے دار اسلام

کی طرف ہجرت واجب ہی اور جنکو نفس کے ساتھ مجاہدہ ہی جہان کہ اپنے دین کے خلل کی صورت نظر آوے

وہان سے ہجرت کرکے جس زمین پر کہ اپنے کو امن ہو اور اپنا دین بچے جانا واجب ہی کہ جسکے سبب سے دخول جنت

یون واجب ہی کہ ابراہیمؑ اور محمدؐ کا رفیق ہوتا ہی پس اللہ تعالی جس ہجرت کا ذکر کیا اور رسولؐ اسکے عامل کیلئے

جنت مین اپنا اور ابراہیمؑ کا رفیق فرمائے اور اکابر مفسرین اسکے وجوب پر اس آیت کو دلیل گردانے رہبانیت

ہوجاوے اور ایک شخص واہی کا کلام جو ان سب کا مخالف ہی عقیدہ سنیہ ہونا سراسر غلط ہی اور رسولؐ کو

ہمیشہ مراتب ادنی سے درجات اعلی طرف انتقال تھا نہ اعلی سے ادنی طرف پس جو ہجرت کہ جہاد اکبر سے متعلق ہی

بطریق اولے فرض ہوئی بلکہ رسولؐ فرمائے ہین گناہونکو چھوڑا سو مہاجر ہی اور خالصا للہ اللہ تعالی کی اطاعت

کے لئے نفس سے جہاد کیا سو مجاہد ہی پس سب مہدوی عورت مرد امیر فقیر بوڑہا جوان مہاجر و مجاہد مرتے ہین اور بہشت

مین ابراہیمؑ اور محمدؐ کی خدمت مین رہتے ہین کہ یہی حامی سنت و جماعت ہین افسوس ہی مسود کو کہ نہ حدیث سے خبر ہی

نہ تفسیر ہی سے اثر کیونکہ رہبانیت وہ ہی کہ حلال کو ترک کرے چنانچہ ایک وقت رسولؐ احوال قیامت بیان کرنے سے

چند اصحاب کرام ابن صدیق مرتضی ابن مسعود مقداد ابوذر سلمان رضی اللہ عنہم اجمعین بھی تھے اتفاق کئے کہ آج سے

گوشت اور چکنا اور اچھا لباس اور عورتون کی صحبت اور سونا چھوڑ کر ہر رات خدا کی عبادت اور ہر دن روزے مین

رہین اور خلوت اختیار کرین رسولؐ یہہ سنکر فرمائے یہہ سب کام مین کرتا ہون تمکو میری اتباع ضرور ہی اور تمہارا

تقرر رہبانیت ہی چنانچہ اسوقت یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا

ان اللہ لا یحب المعتدین وکلوا مما رزقکم اللہ الآیۃ نہ یہہ کہ اللہ تعالی فرمایا اور رسولؐ اسکے عامل کو جنت کی بشارت

دیے ۔ رہبانیت ہی اور تعب کی فرضیت اس آیت سے ثابت ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا

۴۰

اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ترجمہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ تعالی سے اور رہو ہمراہی مین
صادقون کی پس اللہ تعالی مومنونکو حکم کرتا ہی اور امر عبادت مین مکلف کے لئے فایدہ وجوب کا دیتا ہی
مسلم الثبوت مین حکم کے باب مین ہی وہو عندنا خطاب اللہ المتعلق بفعل المکلف اقتضاء او تخریا ترجمہ وہ ہمارے
نزدیک اللہ تعالی کا خطاب ہی جو متعلق ہو فعل مکلف کو طلب یا منع کرکے اور صحبت ایسی عبادت ہی کہ جسکے
لئے اللہ تعالی فرماتا ہی قل یا عباد الذین امنوا اتقوا اللہ ربکم للذین احسنوا فی ہذہ الدنیا حسنۃ وارض اللہ واسعۃ
انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ترجمہ بولو اے محمدؐ اے بندو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ تعالی کو کہ تمہارا
پروردگار ہی انکو جو نیکیان کئے اس دنیا مین بھلائی ہی اور زمین اللہ کی کھلی ہی اور نہ وفا ہوگا مگر صابرونکو
انکا بدلہ بیحساب اسکے نیچے مدارک مین لکھے ہین قیل لہم فان ارض اللہ واسعۃ وبلادہ کثیرۃ فتحولوا الی بلاد
اخری واقتدوا بالانبیاء والصالحین فی مہاجرتہم الی غیر بلادہم لیزدادوا احسانا الی احسانہم وطاعۃ الی طاعتہم
ترجمہ کہا گیا انکو یعنے مومنون کو وسیع ہی کہ اللہ تعالی کی زمین کشادہ ہی اور ملک بہت ہین پھر دوسرے
ملک طرف اور اقتدا کرو انبیا اور صالحون کو اُن کی مہاجرت مین جو اُن کے ملکون کے سوائے ہو تا کہ زیادہ
ترہون نیکیان تمہاری نیکیون پر اور بندگی تمہاری بندگیون پر ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہین کہ فرمائے
لا یہتدی الیہ حساب الحساب یعنے رستہ نہین اسکی طرف گنتی کو اور حسینی مین معالم سے نقل کیا ہی انکا اجر ایسا
بیحساب ہی کہ قیامت مین دیکھنے والے آرزو کرینگے اگر اس صحبت مین ہمارا گوشت قینچیون سے کترے جاتا بہتر تھا
فاما عجوبہ یہہ ہی کہ امام اپنی صحبت سے باز رہنے والون کو حکم نفاق کئے ہین اور مسود اسکو عام مقرر کرلیا پھر اس کج
فہمی پر قرآن کی معنی مین دم مار رہا ہی اور ہمارے یہان احتیاجا یہہ دستور ہی جو شخص تارک دنیا نہین مرتے
وقت بہوشیاری تمام ترک دنیا کہ سب عبادتون کا ہی کرکے اپنے مکان سے مسجد کو ہجرت کرتا ہی تا دم حیات
اپنے مرشد کی صحبت مین رہتا ہی لاکن مسود انکو اپنے پر قیاس کیا المرء یقیس علی نفسہ رجا عقیدۂ شانزدہم الخ
ہدایت نعوذ باللہ من شر الکاذبین والمفترین عقیدۂ شریفہ کی عربی عبارت کو مسود جو وحی فرض کیا ہی اسی
ظاہر ہی کہ ہمارے امامؑ فرمائے ہین مین بندہ اللہ تعالی کا اور تابع محمدؐ کا ہون اور عبارت مذکورہ کے ما بعد متصل
المقصود بندہ سید خوندمیر الخ جو عقیدہ شریفہ مین ہی اسمین چوری کرکے جس عبارت سے خلاصۂ کلام حاصل تھا
اثرا کر عند اللہ ماخوذ گردد تنک لکھا ہی وہ عبارت متروکہ مسود یہہ ہی واو ذات خویش را بامر خدا مہدویت
اظہار کرد و بر ثبوت مہدویت حجت از خدا و کلام خدا و بموافقت رسولؐ بیاورد اور اسکے بعد اسی عقیدے مین

جو اِس امر پر دلیل لایا ہی اس سے یہہ بات بالکل مستقیم نہین ہوتی چنانچہ توجیہ انکی اوپر گذری اور بہی لکہی جاتی ہی یعنے فرض وہی چند حکم ہین جو عقیدہ شریفہ سے ثابت ہین نہ یہہ کہ منہہ سے جو نکلا فرض ہوا فرض ایسے امر محکم کو کہتے ہین جو دلیل قطعی سے ثابت ہو کہ اُسمین تاویل بالاتفاق ممنوع ہی اس مسود کو اتنی بہی سمجہ نصیب نہوئی کہ صدیق ولایت بندگیمیان سید خوندمیر نے عقیدہ شریفہ مین کیا فرمائے اور سید میرانجی اپنے رسالۂ فرائض مین اسکی تحقیق کس طور بیان کئے ہین مسود کے لکہی ہوئی عبارت اول مین ہی ہر کرا زین احکام الخ اور عبارت ثانی مین ہی معلوم باد کہ این احکام کہ مذکور ہست از اول تا آخر الخ اور سید میرانجی نے بہی لکہے ہین حاصل احکام محکمات مہدی کہ در عقیدۂ بندگیمیان سید خوندمیر مذکور اند الخ اسی سے ظاہر ہی جو احکام انکے سوائے ہین محکم نہین ہین کہ جن مین تاویل درست ہی اور وہ فرض بہی نہین اُسمین جتنے قسم احادیث کے ہین سب موجود ہین اور عبارت عربی عقیدۂ شریفہ کہ مسود کی وحی فرضیہ ہی اسمین علمت من اللّٰہ سے صاف تعلیم من عند اللّٰہ بلا واسطہ ثابت ہی نہ تنزیل اسی لئے سید میرانجی اپنے رسالے کے فرض چہارم اور سیزدہم مین اسکی توضیح کئے ہین کہ جسکو مسود نے اسی عقیدے کے مقدمۂ دوم مین لکہا ہی اور یہہ تعلیم مانند تعلیم آدم ؑ اور خضر ؑ وغیرہما کے ہی کہ اللّٰہ تعالی اُنکے لئے فرمایا قولہ تعالی علم آدم الاسماء کلہا الآیۃ قولہ تعالی علمناہ من لدنا علما الآیۃ قولہ تعالی خلق الانسان وعلمہ البیان الآیۃ بلکہ ہر قطب وقت کو تعلیم ہوا کرتی ہی یواقیت کے ۴۵ وین مبحث مین لکہا ہی قال الشیخ فی باب الحادی والخمسین وثلثمایۃ من شان القطب الوقوف دایما خلف الحجاب الذی بینہ وبین اللّٰہ تعالی فلا یرتفع حجابہ حتی یموت فاذا مات لقی اللّٰہ تعالی فہو کالحاجب الذی یعقد او امر الملک اسلئے بعض اولیاء اللّٰہ بہی ایسی تعلیم کا دعوی کئے ہین یواقیت کی تیسری فصل مین ہی خواجہ بایزید بسطامی رح نے فرمایا ہم اپنا علم حی لا یموت سے لئے ہین اور علمائے ظاہر میت سے میت اور مہدی ؑ کا خلیفۃ اللّٰہ اور مبعوث من اللّٰہ ہدایت خلق کے لئے ہونا احادیث صحیحہ کثیرہ سے ایسا ثابت ہی کہ متواتر المعنے کہا جاوے چنانچہ بعض اُن احادیث سے باب سوم مین موجود ہین ثبوت معصومیت تو گذر چکی اسی لئے اولیاء کبار سابق ولاحق مہدی ؑ کو نبی متبع قرار دئے ہین جیسا اوپر گذرا اور بہی لکہا جاتا ہی کہ ہمارے محمد ﷺ فقط خاتم نبوت تشریعی ہین کہ اللّٰہ تعالی فرمایا ماکان محمد ابا احد الآیہ اور معنی اسکا مہر کرنا ہی یعنے جناب ختمیت انتساب کے وجود پرجود سے دروازہ نبوت تشریعی کا ایسا بند ہوا کہ پہر کوئی نبی صاحب نبوت سابقہ مانند عیسی ؑ کے بہی یہہ طاقت نہین رکہتا ہی کہ ایجاد شرع تازہ کا دعوی کرلے چہ جائیکہ دوسرا نبی صاحب شرع تازہ پیدا ہو نہ یہہ کہ فیض نبوت ایسا منقطع اور مرفوع ہوگیا کہ اُس صفت سے کوئی موصوف ہوسکے اِسپر خود مسود جواب تسویہ

مین وجہ تخصیص لا نبی بعدی کے بیان مین المشرب الوردی سے ملا علی قاری کی تحقیق کا خلاصہ ۲۸۹ صفحے مین یہہ لکھا ہی اور حدیث لا وحی بعدی کی باطل و بے اصل ہی ہان لا نبی بعدی صحیح ہی لاکن معنی اسکا علما کے نزدیک یہہ ہین کہ کوئی نبی صاحب شرع کہ شرع محمدی کو منسوخ کرے بعد حضرت کے حادث نہوگا اور اُسی باب مذکور کے اُسی بحث مسطور مین لکھا ہی کہ شیخ رہ نے کہا ہی نبوت البشریہ دو قسم پر ہی ایک قسم وہ کہ اسکے موصوف کو بیواسطہ ملک اخبار و تجلیات الٰہی وارد ہوتے ہین دوسری قسم یہہ کہ بواسطہ ملک اُسکو شرایع پہنچتے ہین الخ اِس سے ثابت ہوا کہ مقسوم نبوت باصطلاح شرعیہ ہی اُسی کے یہہ دو قسم ہین نہ یہہ نبوت کسی کی اصطلاحی ہی کہ اصل معنی اسکا کچھ اور ہو فاسود اسکی تعریف مین جو شیخ اکبر رہ کا حوالہ بتایا طرح طرح کی تحریفات کرکے مختصا لکھ دیا مگر خلاصہ وہی کہ اُس سے مدعا متکلم کا فوت نہوا اور تحریف وہ ہی کہ غرض متکلم فوت ہوجاوے یہان نمونے کے طور پہ لکھا جاتا ہی کہ شیخ اکبر رہ موصوف بقسم اول کی تعریف یون لکھے ہین کہ اُسکو اللہ تعالی کی طرف سے کتاب و سنت کی معنیان اور حکم مشروع کی سچائی اور بعض اُس حکم کا فساد کہ بصحت تمام علماء ظاہر کو اُسکی نقل پہنچی ہو یقینی معلوم ہووے یعنے علماء ظاہری کی صحت اگر اُسکے خلاف ہو باطل ہی انتہی خلاصنا اِس مطلب کو مسود صاف اڑا دیا اسی کو تحریف کہتے ہین اور ہمارا مقصود یہی ہی کہ ہمارے امام مہدی موعود خاتم الولی نبی ہین پر مطلع مبین قرآن و حدیث ہین حسب تعلیم الٰہی اور تحقیق خاتم النبی نہ مشرع اور آپ نے جو بیان فرمائے احکام ولایت محمدیہ ہین نہ شرع منزل جدیدہ کیونکہ نبوت مذکورہ کا دروازہ بند نہین ہوا ہی یواقیت کے ۳۵ وین مبحث مین لکھا ہی قال الشیخ فی الجواب الخامس والعشرین من الباب الثالث والسبعین اعلم ان النبوة لم ترتفع مطلقا بعد محمد وانما ارتفع نبوة التشریع فقط فقوله لا نبی بعدی ولا رسول بعدی ای ما ثم من یشرع شریعة خاصة فهو مثل قوله اذا هلک کسری فلا کسری بعده فاذا هلک قیصر فلا قیصر بعده ولم یکن کسری وقیصر الا ملک الروم والفرس وما زال الملک فی الروم ولکن ارتفع هذا الاسم فقط مع وجود الملک فیهم ویسمی ملکهم باسم آخر غیر ذلک وقد کان شیخ عبد القادر الجیلی یقول اوتی الانبیاء اسم النبوة واوتینا اللقب اور ۳۴ وین مبحث مین لکھا ہی فان مطلق النبوة لم ترتفع وانما ارتفع نبوة التشریع فقط کما یؤید حدیث من حفظ القرآن فقط ادرجت النبوة بین جنبیه فقد قامت بهذه النبوة بلا شک وقوله فلا نبی بعدی ولا رسول المراد به لا مشرع بعدی اور حدیث العالم نبی لا الخ اسی پر دلیل ہی یا این نبوت اور ولایت خاتمین ذاتیات سے ہی نہ عوارض سے کہ وجود عنصری کو متعلق ہو اسکی تحقیق باب ہشتم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی اور اختلاف علمائے ربانی اور علمائے رسوم کو انہیں ان مسایل مین جو زبان شارع سے صاف بیان نہوئے قدیمی ہی بلکہ ہر فرقے مین کیا صوفیہ کیا متکلمین وغیرہ وگرنہ اتنا خلاف کس لئے

عن الهوی ان هو الا وحی یوحی واخذ علم علم الاولین والآخرین فکلامهم مع افادته بالمفهوم الاول ما هو ظاهر لاهل
اللسان وعلماء الظاهر یتضمن حکماً واسراراً یعلمها المحققون فللحدیث ظهر وبطن کالقرآن کما نبهه علی ذلک حجة الاسلام
امام اور حجت الاسلام جواہر القرآن کے دسوین اصل مین لکھے ہین فان تفهم معانی کذلک فلیس لک نصیب من القرآن
الا فی قشوره کما لیس للبهیمة نصیب من البر الا فی قشره والتبن والقرآن غذاء الخلق کلهم علی اختلاف اصنافهم ولکن
اغتذاءهم به علی قدر درجاتهم وفی کل غذاء مخ ونخالة وتبن وحرص الحمار علی التبن اشد منه علی الخبز المتخذ من اللب و
انت شدید الحرص علی ان لا تفارق درجة البهیمة ولا ترقی الی رتبة الانسانیة بل الملکیة فدونک والانشراح فی
ریاض القرآن ففیه متاع لکم ولانعامکم اور صاحب المحاکمة النصیحة فقیه علی جهایمی شیخ محی الدین ابن عربی کی تفسیر پر
طعن کرنیوالے تحسین لکھے ہین وما له بصیرة فی هذا الباب صورة حمار ویصرخ صراخ الثکلی ویقول انه یحرف القرآن
وهو یغیر ظاهره علی حاله ویستخرج بطریق الاشارة اسراره التی تنفد البحار اور اسکے نیچے یہہ حدیث لکھے ہین ان للقرآن
ظهراً وبطناً وحداً ومطلعاً اور علامہ قیصری قصیدۂ تائیہ فارضیہ کی شرح کے مقدمے مین مقصد ثانی کے فصل اول
مین فرماتے ہین لما کان للکتاب ظهراً وبطناً وحداً ومطلعاً کما قال ع ان للقرآن ظهراً وبطناً ومطلعاً وقال ع
ان للقرآن بطناً ولبطنه بطناً الی سبعة ابطن وفی روایة الی سبعین بطناً فظهره ما یفهم من الفاظه لسبق الذهن
الیه وبطنه المفهومات اللازمة للمفهوم الاول وحده ما الیه تنتهی غایة ادراک الفهوم والعقول ومطلعه ما یدرک منه علی سبیل
الکشف والشهود من الاسرار الالهیة والاشارة الربانیة والمفهوم الاول الذی هو الظهر للعوام والخواص والمفهومات
اللازمة له للخواص لا مدخل للعوام فیه والحد للکاملین منهم والمطلع لخلاصة اخص الخواص کابرار الاولیاء وکذلک التقسیم فی
الاحادیث القدسیة والکلمات النبویة فان الکل من العوام والخواص واخص الخواص فیها ایماءات رحمانیة واشارات
الالهیة کان للشریعة ظاهراً وباطناً انتهی اور جلال الدین سیوطی اتقان مین اس حدیث کی اقسام پر شرح کیے اور تفسیر بطن
تاویلات القرآن کاشف المعانی کشف الحقائق جواہر التفسیر وغیرہ مین بھی ایسا ہی بیان ہی اور شاہ محی الدین صاحب
قادری ویلوری اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمہ ہشتم اور فایدہ بیست ودوم مین بھی انکا بیان مفصل لکھے
ہین مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہین نظم چون کتاب الله بیامد ہم بران * این چنین طعنه زدند آن کافران * که اساطیر
است وافسانه نژند * نیست تعمیقی وتحقیقی بلند * ظاهرست و هر کسی پی میبرد * کو بیان که گم شود دروی خرد * اور فرماتے
ہین نظم حرف قرآن را مدان که ظاهرست * زیر ظاهر باطنی بس قاهرست * زیر آن باطن بود بطن دگر * همچنین تا هفت
بطن ای نامور * زیر بطن ثانیش بطن سوم * که درو گردد خردها جمله گم * بطن چارم از نبی خود کس ندید * جز خدای

بے نظیر و بے مثل ہی تو نہ قرآن ای پس ظاہر مبین ہو دیوادم رانہ بینیدجز کہ طین تو آب او ہے کے عبارات عربیہ سے بلکہ قرآن کو ستر بطن ہونا حدیث سے ثابت ہی اور جو لوگ کہ ظاہری معنی پہ اختصار کرتے ہین مانند جانورون کے ہین کہ انکو نباتات سے گھانس اور حبوب سے بھوسہ نصیب ہی اور اناج کو غذا کرنا حصہ انسانون کا ہی پس اب قیاس کرین کہ مسعود ظاہر بین امام حجت الاسلام اور فقیہ علی مہایمی اور علامہ قیصری اور مولانا روم رح کے نزدیک کس طبقے مین داخل ہی اور مسعود کے لائے ہوئے آیات مین معنی مبین کا فصیح ہی جیسا صراح مین ہی و فی الحدیث ان من البیان لسحرا یقال فلان ابین من فلان ای افصح منہ یہ معنے آیات قرآنی کو بہت مناسبت رکھتا ہی اگر واضح اور کھلے کا معنی لین تو اصل بنائے مذہب اسلامیہ مین تزلزل واقع ہوتا ہی کیونکہ فقط سنت جماعت کے مفسرون اور مجتہدون اور محدثون کو معانی کتاب و سنت مین بے نہایت اختلافات ہین اور اختلاف العلما رحمۃ پر سب کا قرار داد ہی با این چند احکام آجتک مبہم ہین جیسا ساعت جمعہ صلوۃ وسطی وغیرہ پس حق خدمت تبلیغ یہی ہی کہ جسکا حق اسکو پہنچا وے جیسا اوپر زبدۃ الحقایق سے معلوم ہوا اسی سلئے ہمارے رسول کا نام رسول امین ہی کہ جسکی امانت اسکو پہنچائے حین الحیات اور آج پہنچاتے ہین چنانچہ بہت اولیاء اللہ سے ظاہر ہوا کہ قرآن و حدیث کی صحت اللہ تعالی اور روح رسول اللہ سے معلوم کرتے ہین اور معنے سیکھتے ہین - رجا عقیدہ ہفدہم الخ -

ہدایت آدمی جب عاجز ہوتا ہی جو چاہتا ہی کہتا ہی علی الخصوص جسکے دلمین تعصب و عناد جا گیر ہو سیدہی بات نہین سمجھتا ہی ایسا ہی مسعود نسبب تعصب و عناد کے اپنی کتاب کو ایک دفتر بہتان بنایا چنانچہ اوپر چند امور ایسے ہی گذرے کہ یہہ بھی انہان قبیل ہی ہمارا اعتقاد یہہ ہی کوئی فرد عالم مین اللہ تعالی جلشانہ کے نہ صفات ذاتی مین شریک ہی نہ افعالی مین لیس کمثلہ شئ اور اللہ تعالی کا علم اسکی ذات کے سریکا قدیم اور بے زوال اور بے انتہا ہی اور علم کل مخلوقات کا کیا نبی کیا ولی کیا رسول کیا مہدی علیہم السلام مانند ذات انکے حادث اور زوال پذیر اور منتہی ہی الغرض مسعود فہم کلام امام مین نہایت مقصر ہی جب یہہ کلام مخلوق حادث کو نہ سمجھے کلام خالق قدیم کو کیا خاک سمجھیگا مراد ان آیات سے کہ اسمین اللہ تعالی کی غیب دانی کا بیان ہی عاقبت کا رجاننا ہی ورنہ یہہ لازم ہوگا کہ اللہ تعالی اپنے سے چھپی چیز ونکو بھی جان لیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک یون سمجھنا کفر ہی اگر کہے ہم سے چھپی چیز ونکو جانتا ہی تو اسمین انبیا بھی ہین کہ اکثر غیب کی خبران بیان کئے ہین بلکہ اکثر اولیا بھی خصوص ہمارے نبی ؐ فرماتے ہین ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ اس حدیث کو ابن حجر مکی طبرانی سے روایت کیا ہی اور سید محی الدین قادری ویلوری نے اپنی کتاب فصل الخطاب

کے فایدۂ بیت منظم مین ذکر کئے ہین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ فرمائے رسولؐ جان لیا ہون مین علم اولین و
آخرین کو یعنی مین و علماے ما تکلم تعلم کی تفسیر مین اور ابن حجر مکی شرح ہمزیہ مین اسکی تحقیق کئے ہین اور اسی شرح ہمزیہ
مین اِس حدیث کے نیچے ابن حجر نے لکھا ہی فلا ینافی ذلک اطلاع اللہ تعالی لبعض خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من
الخمس التی قال فیہن رسولؐ فی خمس لا یعلمہن الا اللہ لانہا جزئیات معدودات لا غیر وانکار المعتزلۃ لذلک مکابرۃ اور
علامۂ قیصری شرح فصوص کے مقدمے سے نوین فصل مین لکھے ہین الحقیقۃ الانسانیۃ مشتملۃ علی الجہتین الالہیۃ والعبودیۃ
لا تصح لہا ذلک اصالۃ بل تبعیۃ وہی الخلافۃ فلہا الاحیاء والاماتۃ واللطف والقہر والرضاء والسخط وجمیع الصفات لتتصرف
فی العالم وفی نفسہا وبشریتہا ایضا لانہا منہ وبکاہ علیہ السلام وضجرہ وضیق صدرہ لا ینافی ماذکر فانہ لبعض حقیقاتہ
ولا یعزب عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبتہ وان کان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث البشریۃ
انتہی ترجمہ حقیقت انسانی عبودیت اور الہیت کو شامل رہنے سے بطور طبیعت اور خلافت کے جلانا مارنا مہربانی
اور قہر اور رضا و غضب کرنا تمامی صفات سے عالم اور اپنے مین تصرف کرتی ہی کیونکہ آپ بھی عالم مین ہی اور
رونا اور تنگدل ہونا رسولؐ کا اسکو منافی نہین کہ یہہ بھی آپکی حقیقت کا بعض ہی اور آپ پر زمین و آسمان مین یک
ذرہ برابر چھپا نہین ہی اگرچہ فرمائے تمہارے دنیا کے کام تم خوب جانتے ہو یہہ آپکی بشریت کا سبب تھا انتہی خلاصۃ
اتنا ہی لکھنا مسعود کے لئے جواب باصواب تھا مگر یہہ امر لایق کشف ہونے سے اپنے اخوان مومنین کے لئے تھوڑا
اور لکھنا ضرور ہوا یعنے جو بلندی پر جاتا ہی اسکو پستی کے اجزا بہت چھوٹے نظر آتے ہین اسلئے صوفی جب مقام فنا
فی اللہ کو پہنچتا ہی بنسبت اتساع ذات باری عز اسمہ کے عرش سے فرش تک اُسکی نظر مین ذرے سے بھی کمتر نظر آتا ہی
یواقیت کے ۳۴ وین مبحث مین لکھا ہی واما کان تعالی لا یحویہ مکان لان المکان المعقول ہو من سقف العرش الی تخوم
الارضین وذلک کالذرۃ بالنسبۃ لما فوق العرش ولما تحت التخوم اور اسکے بعد لکھا ہی واما العارفون من الانبیاء و
کمل اتباعہم فیرون ہذہ العرش بالنسبۃ لاتساع الوجود کالذرۃ الطائرۃ فی الہواء لیس لہا سقف ترتکز علیہ ولا ارض
تنزل علیہا فسبحان اللہ من لا یعرف قدرہ خلاصہ ان دونون عبارتون سے یہہ ہی انبیا اور اُنکے توابع کو
بسبب سیر ما فوق العرش اور فنا فی ذات الباری کے عرش سے تحت الثری تک ایک ذریکے سرکا نظر آتا ہی۔
اسی لئے خواجہ محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ اس قصیدے مین جو اسکے مطلع کا مصرعہ اول یہہ ہے
سقانی الحب کاسات الوصال فرماتے ہین شعر نظرت الی بلاد اللہ جمعا ٭ کخردلۃ علی حکم اتصالی اِس تقریر سے ثابت
ہوا کہ مسعود عقیدۂ معتزلہ بیان کرکے ناحق سنت و جماعت کو بدنام کیا رجا عقیدۂ ہجدہم الخ ہدایت

اللّٰهم نعوذ بک من شر الحاسدین المفترین یہہ بھی مسود کا افترا ہی کیونکہ یہہ کاتب الحروف کم وبیش دو سال سے جواہر نامی
کی تلاش کرکے ہدست کیا تو وہ کسی معتبری کی تراشی تھی مگر بندگمیان سید قاسم رحمۃ اللہ جو اپنی تصانیف مین فرمائے ہین اسکے
خلاف پر ہی کہین اس جناب کے تصانیف مین مذکور ہنین کہ خداے پاک تنزہ ذاتہ وتقدس صفاتہ کی ذات وصفات
کے سوائے بھی کوئی چیز غیر مخلوق ہی بلکہ اپنے کتب کے متعدد جگہون مین یون فرمائے ہین میزان العقاید مین فرماتے
ہین پس مقصود پر سود ازین مرقوم آنست کہ قدر یکصد و یازدہ سال بوصال حضرت امام رسیدہ پیروی دین قائمین امام
واتباع صحابہ کرام رضہ در عقاید و مرام بعضے مردمان زمانہ ترک دادہ رسم وعادت پدران خویش پیش گرفتہ ہمون
راہ راست می پندارند وجمعی بر زعم غایت محبت خود مہدی ع را بعینہ خدا میگویند و بر پیغمبر بعبارتیکہ نباید و نشاید
افزونی میجویند الخ اور تسویۃ الخاتمین مین فرماتے ہین حضرت میران ع زیر آیت وسبحان اللہ وما انا من المشرکین
فرمودند خدای پاکست و ماہر دو از مشرکان نیم اور اسکے بعد فرماتے ہین ورق مقصد الاقصی در بیان حدیث نبویہ
اول ما خلق اللہ نوری و اول ما خلق اللہ روحی گفتہ جوہر اول کہ روح محمدیست دو وجہ دارد و آن وجہ کہ فیض از حق تعالی
میگیرد نامش ولایت است و آن وجہ کہ فیض بخلق میرساند نامش نبوت است و از سعد الدین حموی نقل کردہ جوہر اول را
کہ حقیقت ذات مصطفی اورا ہر دو طرف مظہر باید تا مظہر یکہ ختم نبوتش بدو شود و مظہر یکہ ختم ولایتش بر وشود
و این مظہر ست کہ اورا مہدی ع گویند و صاحب فرمان و صاحب زمان نامند و سلطان سلاطین اولیا و اصفیاست
و فیض ہمہ اولیا جزوی فیض اوست و ازینجا روشن شدہ کہ این ہر دو مقام یکذات اند الخ اور دلیل العدل و الفضل
مین فرماتے ہین عیسی ع را بواسطہ امور عجیب یہود و نصارا بخدائی گرفتند بظہور قدرت خدایتعالی کہ در عزیر یافتند
ہم اورا قادر داشتند اما تمیز نکردند کہ مقدور و مقید چگونہ ذات مطلق و قادر قدیم باشد و در باب عیسی ع نیز اگرچہ
در انجیل لفظ اب و ابن بجانب حق تعالی و عیسی ع آمدہ است ازان ہم مہر و پرورش حق تعالی بعیسی ع و مبداو مرجع او
بسوئی حق تعالی و النستن لایق بود نہ ایشان را فرزند او خواندن کہ اصلا اورا فرزند و مثل و جنس و شریک نیست
یعنے اول فکر کردندی کہ اورا این صفت روا نیست پس بران دلیلی کردندی زیرا کہ چون صفتی بذات او روا نباشد
بران صفت ہمچون گمراہان قولہ تعالی و انت قلت للناس اتخذونی و امی الٰہین الآیۃ اعتقاد نکردندی اور اسکے بعد
چند نقل اور حدیث اور آیات کہ آخر سب کے آیہ ید اللہ فوق ایدیہم ہی لکھہ کر فرماتے ہین اما درین کلمات حکم
باہر از الفاظ است نہ باظہار این زیرا کہ اتفاق اجماع برانست کہ حق تعالی از زمان و مکان و آمد و رفت و تشبیہ و
تقدیر و امثال آن منزہ است و مانند این احکام محکمات اند و عکس این متشابہات والذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ

پس ناچار حقیقتِ آن الفاظ چنین باید گفت کہ جملہ مخلوقات نتیجہ صفت اوست بدین جہت آنہمہ اضافات مضاف الیہ

می باشند لاٰیہ و اللہ خلقکم و ما تعملون و با احکام شرع میگویند کہ العبد و مالہ للمولی و در تمثیل مجاز نوکر و مملوک خود را

کہ بر کاری گماشتہ اند میگویند کہ دران محل او بجای من ہست و چیزیکہ بفرمودہ کسی میشود آن کار را میگویند کہ من کردہ ام

و وکیل را بجای موکل دارند ہمچنان خلیفہ شخصی را نیز باید شناخت بناء علیہ واجب شد کہ چنانچہ متشابہات را موافق

محکمات تعبیر نمایند ہرگاہ دلیل قوی را ہم موافق اجماع تاویل فرمایند و برعکس آن خلاف روا نیست بلکہ واسطہ خطا و

خلل ہمین ہست انتہی اس تحریر سے صاف ظاہر ہوچکا کہ حضرت بندگیمیان سید قاسمؒ فرماتے ہین سوائے ذات اور صفات

باری عز اسمہ کے کوئی چیز عالم مین غیر مخلوق اور قدیم نہین ہی اور اٰپکی طرف اس اعتقاد کی نسبت محض افترا ہی لاکن

ہمارے یہان بعضے ولایت مصطفیؐ کو غیر مخلوق جو کہتے ہین انکی مراد ولایت مطلقہ کی ہی کہ صفت ذات باری

عز اسمہ ہی یہہ اس مانند ہی کہ اللہ تعالی تورات کو کتاب موسی فرمایا اور یہان تخصیص کا فایدہ یہہ ہی کہ کل عالم کو

کہ جسمین ملائکہ اور انبیاء اولوالعزم بھی داخل ہین بغیر باطنیت مصطفیؐ کے فیضان ولایت مطلقہ بھی نہین اسلئے

اضافت اسکی جناب رسالتمآبؐ طرف کیٔ جاتی ہی فافہم جیسا کتاب موسی ورگرنہ تنزیل کتاب سب مومنین کے لئے

ہی یہہ اضافت مجازی ہی کہ اضافتِ تکریمی بھی کہتے ہین ورگرنہ یہہ بات صادق ہوگی کہ عالم مین چند چیز ایسے

بھی ہین کہ اپنے وجود کے لئے اللہ تعالی کے محتاج نہین ہین کیونکہ معنے غیر مخلوق و قدیم کے یہی ہین کہ اپنی ذات سے

اٰپ قایم رہنا اور خدائے قدیم کو بھی اس سے سبقت فی الوجود نہ ہونا نعوذ باللہ من شرور انفسنا

مسودہ کے تتمۃ الباب عقیدۂ تسویہ کا رد

رجا مگر ایک عقیدۂ دیگر کہ اس سے بھی بدتر ہی الخ ہدایت یہہ بات سراسر بہتان اور افترا ہی اب حدیث

اور شواہد کی عبارت وغیرہ لکھی جاتی ہی حدیث قال رسولؐ انی لاعرف اقواما ہم بمنزلتی فقال الاصحاب

کیف یکون یا رسولؐ انت خاتم النبیین و لا نبی بعدک فقالؐ لیسوا من الانبیاء و لا الشہداء و لکن یغبطہم الانبیاء

والشہداء بقربہم و مقعدہم من اللہ و ہم المتحابون فی اللہ کذا فی شرح السایرین و مفتاح الجنۃ فاعلم ایہا المصدق

اول مقام و منزلت ایشان علیہم الرضوان معلوم شود تا مقام امامؑ دانند و در خصایص قوم خصوصیت امامؑ قوم ہست چون

قوم ہمچنین باشد مطبوع شان ہمہ نوع باشد بطریق انصاف فہم باید کرد فظہر انہ افضل من الکل اور اس حدیث کو

عین القضات ہمدانی جو زبدۃ الحقایق کی تمہید اصل سوم مین لاکر لکھتے ہین گفت جماعتی از امت من مرا معلوم

کردند کہ منزلت ایشان نزد خدا تعالی ہمچون منزلت من باشد پیغمبران و شہیدان را غبطہ از روی مقام و

۳۲

منزلت ایشان باشد از بہر خدا با یکدیگر دوستی کنند ای دوست اگر منزلت و مقام مصطفیٰ توانی دانستن آنگاہ باشد کہ
منزلت این طایفہ دریابی انتہی یعنی کسی امیر کے مکان کے نزدیک کوئی غریب کا مکان ہو تو معرفت اسکی موقوف امیر کے مکان
کی معرفت پر ہوتی ہی انتہی اور ایسی ایک حدیث صاحب یواقیت ۴۸ وین مبحث مین لاکر لکھا ہی کہ اس سے مراد وہ لوگ
ہین کہ بسبب اپنے نبی کی ہدایت کے ایسے بلند مرتبے پر ہین کہ اُن کو اتباع کی حاجت نہین یعنے اللہ تعالی سے اسکے اور
نبی کے کلام کا معنی معلوم کر لیتے ہین اور قیامت مین بھی انکو فزع اکبر نہین اور شیخ اکبر نے بھی اس حدیث کو باب
مذکور مین ذکر کیا ہی تمام ہوا خلاصہ یواقیت کا اور ایسی ایک حدیث کا ترجمہ علی بن الحسین رشحات مین مولانا نظام
خاموش کے انفاس قدسیہ سے چودہوین رشحے مین لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ خدمت گار بادشاہی وزیر وغیرہ
ارکان سے زیادہ قربت رکھنے کے سبب موجب رشک ارکان و امرا ہوتے ہین کیونکہ وہ بادشاہ کی خدمت مین
ہمیشہ رہتے ہین اور اس حدیث کو شواہد ہین ایک حدیث عقیدۂ پانزدہم مین گذری کہ رسول مہاجر کو بہشت مین
اپنا اور ابراہیم کا رفیق فرماے اور مشکات کے باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ مین ہی کہ ترمذی نے انس
سے روایت کیا فرماے جو کہ میری سنت کو دوست رکھا پس تحقیق کہ دوست رکھا مجھے اور جو کہ مجھے دوست رکھا ہی
وہ جنت مین میرا ساتھی ہی اور امام محمد غزالی کیمیا کے رکن منجیات سے اصل چہارم مین روایت کرتے ہین کہ فرماتے
میری امت کے فقیرون کا مرتبہ انبیا اور شہدا امم سابقہ فقرا کے برابر ہی اور فرماے انکی مرتبے کو جنتی لوگ ایسا
دیکھنگے جیسا دنیا مین زمین پر سے ستارون کو دیکھتے ہین بلکہ فرماے فقرا ہمنشینان خدا ہین اور فرماے فقیری
میرا فخر ہی انتہی خلاصہ اسی لئے صاحب شواہد ابتدا یہہ لکھے ہین کہ واضح باد حضرت رسول اصحاب امام را اور بشر
بشارت منزلت خود مبشر ساختہ مشرف فرمودہ اند پھر اسکے بعد ایک حدیث کہ مورد اعتراض مسود نہین ہی لاکر
حدیث مذکور لکھے ہین اب انصاف شرط ہی کہ مفاد عبارت صاحب شواہد کیا ہی اور مسود اسمین کیسی چوری کیا ہی
دیکھین یعنے صاحب شواہد موافق احادیث کے لکھے ہین کہ رسول اللہ بشارت فرماے کہ وہ نہ انبیا ہین نہ شہدا
بلکہ اُن کے قرب کے سبب انبیا رشک کرینگے جیسا بادشاہی خدمتگار دوام قرب کے سبب وزیر کے ساتھ بھی حضور
بادشاہی مین رہنے سے موجب رشک ارکان دولت ہوتے ہین وہ بھی میرے ہمراہ رہینگے کہ جسکے باعث انبیا
اور شہدا کو رشک ہوگا نہ یہہ کہ نبی یا مرسل ہو جاوین پس اس سے برابری کہان ثابت ہی مثلاً رسول کو حق تعالے
فرمایا بول ای محمد مین تم سریکا بشر ہون اس سے یہہ ثابت نہین کہ رسول کو ہم سے برابری ہو جاوے بلکہ یہہ جواب تو
کفار کو تھا اور بعض وقت رسول بھی اپنے اصحاب کو ایسی بشارت فرماے ہین جیسا علی کرم اللہ وجہہ کو فرماے

صحت سے مذکور ہی اسکا جواب مسود جو دیوے ہمارے طرف سے بھی وہی خیال کرے انشاء اللہ تعالی باب

ہفتم مین اسکا بھی کشف شافی ہوگا اور ازواج مطہرات ہر خلیفۃ اللہ کے اسکے مومنین کے لئے امہات ہین اور

ایک نظر امام کی ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہونیکا خلاصہ بجز صحبت پیر کامل کے معلوم ہونیکا نہین مگر یہان اتنا

اشارہ کیا جاتا ہی کہ مسود اس رسالہ مردودہ کے باب پنجم مین اصحاب رسول کی فضیلت کے اسباب مین یہہ لکھتا ہی

مشایخ طریقت فرماتے ہین ایک نگاہ جمال مصطفوی پر پڑے وہ کام کرتی ہی کہ چلہان اور خلوتون سے وہ بات

حاصل نہین ہوتی اور خزانۃ الروایت کے باب الحج مین زاد المعاد سے نقل کیا ہی ابو بکر وراق جو اکابرین مشایخ

سے تھے فرماتے ہین مومن فقیر کے دلکی خوشی کرنا میرے نزدیک ہزار حج مقبول سے بہتر ہی اور حسینی مین وتراہم

ینظرون الیک وہم لا یبصرون کے نیچے لکھا ہی سلطان محمود غازی از شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سرہ پرسید کہ سر این

سخن چیست کہ سلطان العارفین قدس سرہ فرمود کہ ہر کہ بایزید را دید آتش دوزخ بروی حرام شد و حضرت رسالت

صلی اللہ علیہ وسلم این سخن نگفت و او را کفار یہود و منافقان می دیدند حضرت شیخ فرمودند کہ این دیدن را حمل بر

رویت ظاہر مکن معلوم است کہ حضرت پیغمبر را در زمان ایشان چندکس دیدہ باشند و در وقت بایزید نیز چندکس بکمال

او بینا شدہ باشند ع برای دیدن رویتو چشم دیگرم باید کہ این چشمی کہ من دارم جمالت را نمی شاید کہ

فاما جنکے دل اندھے ہین انکو اس بینائی اور صحبت سے کیا خبر جب اسکی نظر یہہ کام کرے خاتم الاولیا کی نظر کیا کچھ

کام کریگی اسی لئے رسول خیر القرون قرنی الخ فرمائے اور باقی کے واہیات کا جواب یہہ ہی علماء موسویہ بھی جناب

ختم الانبیا کے معراج کو کہتے ہین کہ موسیٰ پر فضیلت بتانے گھر مین سوتے ہوئے یہہ تماشہ بنا ہی تم جو اسکا جواب سمجھوگے

وہی ہمارے طرف سے قیاس کرین یریدون ان یطفئوا نور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ای انصاف پسندو

اپنے دل مین سوچو تو سمجھوگے کہ مسود کی غرض یہہ کتاب مردودہ کے بنانے سے فقط ہماری قوم کی بدنامی کی

ہی ورگرنہ مناظرہ مذہبیہ مین اعتراض ایسے اصول پر ہوا کرتا ہی کہ اہل مذہب کو اسمین اتفاق ہو نہ فروع پر یہان

تو سن لئے کہ فقط واہیات ہین اور آگے بھی ایسے بہت مزخرفات مسود کی تحریر مین دیکھینگے اللہم اہدنا الصراط

المستقیم الذی سلک علیہ اہل الحق اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم **مسود کے باب دوم کا جواب** ور در جا

منقول مطلع الولایت الخ **ہدایت** یہہ مقولہ بعینہ عماد الدین عیسوی مولف ہدایت المسلمین کی پیروی ہی

کہ اسنے بھی لکھا ہی باب ہفتم محمد صاحب کے رد مین فصل اول محمد صاحب کے احوال مین محمد صاحب کا احوال

جو کئی ایک تواریخین اور قرآن وحدیث کے کتابین دیکھنے سے دانا آدمی کو معلوم ہوتا ہی اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ملک

باب دوم

عرب مین شہر مکے کے اندر ایک مندر یعنے بتخانہ تھا کہ جسکا نام کعبہ ہی اگرچہ محدثین نے صد ہا قسم کی جھوٹی حدیثین پیدا کر کے اسکے نسبت بری بری شرافتین بیان کی ہین الخ پھر اسکے بعد جو جو بے ادبیان کہ جناب خاتم الانبیاءؑ کے واسطے اُس نے بنا کیا ہی مسود نے جناب خاتم الاولیا کے لئے ادا کیا ہی یہان تک کہ اُسنے اپنی کتاب کا نام ہدایۃ المسلمین رکھا ہی تو مسود ہدیہ مہدویہ معتبر کیا شاید ادبًا یا خوفًا لالناس یک الف کم کیا مگر حقیقت مین قصد بہتری کا ہی کہ دروغ گوئی اور بدزبانی مین اُس سے بھی سبقت لے گیا چنانچہ یہہ خادم الفقراء چند جھوٹھ مسود کے یہان تک لکھ چکا بھی ہی اور آگے اِس سے بر تر ی نظر آویگی انشاء اللہ تعالی رجا مگر کشف و کرامات کہ مہدویہ مبدم الخ

ہدایت مسود اس مقولے کی سند اپنے برے بھائی امت عیسوی کی کتاب سے جو نام اسکا دین حق کی تحقیق ہی لیا ہی اسنے اپنی کتاب کے چوتھے باب مین ۵۶ صفحے سے ۶۶ صفحے تک لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی قرآن بسبب اسمین پیشین گوئی ہونے اور اُسکی فصاحت بمثل نہ ہونے کے معجزہ نہین اور دوسرے معجزے مانند شق القمر وغیرہ کے یہہ کیسی معجزے ہین اور کسوقت قلم بند ہوے معلوم نہین مگر حدیث کے کتابون سے پایا جاتا ہی کہ محمد صاحب کے دو سو برس بعد ابن بخاری وغیرہ قرآن اور محمد صاحب کی سند کے لئے بنالئے ہین ورگرنہ محمد صاحب تو صاف کہتے ہین کہ مین معجزہ بنا نہین سکتا ہون جیسا قرآن مین ہی قل انما الآیات عند اللہ انما انا نذیر مبین اور ایسے بہت آیات لکھا ہی اور لکھا ہی کہ لوح محفوظ مین ہی کہ محمد صاحب معجزے نہ بتاوینگے حدیث مین ہی کہ بتاے انتہی اب مسود کے نزدیک خاتم الانبیا کے معجزون کے ثبوت کے لئے جواب جو کچھ موجود ہو ویسا ہی ہم سے بھی فرض کرلیوے الحاصل ہر خلیفۃ اللہ کے منکرین کا یہی پیشہ ہی پس ہمارے امامؑ کی حقیت پر یہی دلیل واضح ہی اور یہہ بھی دلیل ہی کہ سب مخالفین مسود سریکے متعصب سمیت ترک دنیا اور تجرد اور تاثیر بیان اور وعظ قرآن کے قایل ہین کہ سب اللہ تعالی کے خلیفے اور اُن کے توابع یہی حکم کئے ہین اور انکا احوال بھی ایسا ہی تھا یواقیت کے چوتھے فصل مین شیخ اکبر کی فتوحات کے ۴۰۸ وین باب کے حوالے سے لکھا ہی من اراد فہم المعنی الغامضہ من کلام اللہ تعالی وکلام رسولہ واولیاءہ فلیزہد فی الدنیا حتی یصیر ینقبض خاطرہ من دخولہا علیہ ویفرح لزوالہا من یدہ واما مع میلہ الی الدنیا فلا سبیل لہ فہم الغوامض ابدا ترجمہ جو ارادہ کیا باریک معنیون کو سمجھنے اللہ تعالی اور اسکے رسولؐ اور اولیا کے کلام سے پس چھوڑ دے دنیا کو یہان تک کہ دنیا کے آنے سے دل اسکا تنگ ہو اور دنیا کے جانے سے خوش ہو لاکن دنیا کی خواہش کے ساتھ اسکے باریکیون کو سمجھنے رستہ نہین انتہی لیکن علمائے دنیا پرست کو بسبب حجاب حب دنیا کے اس باریکیون کی سمجھ نصیب ہونے سے اسکو خلاف شرع

سمجھتے ہیں فی الحقیقت آپ اُس کے مخالف ہیں یواقیت کے فصل مذکور میں فتوحات کے ۲۰ وین باب کے حوالے سے

لکھا ہی اعلم ان موازین الاولیاء المکملین لا یخطی الشریعۃ ابدا فہم محفوظون عن مخالفۃ الشریعۃ وان کانت العامۃ تنسبہم

المخالفۃ فما ہی مخالفۃ فی نفس الامر وانما ہی مخالفۃ بالنظر الی موازین غیرہم ممن ہو دونہم فی الدرجۃ ثم ان ذلک لا یقدح

فی علم اہل اللہ تعالی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ کامل اولیاء اللہ کا علم کبھی مخالف شریعت نہین اگرچہ عام علما انکو خلاف

شریعت کی نسبت کرتے ہین سو انکی سمجھ کا قصور ہی اور فصل ثالث مین لکھا ہی اما علم الاسرار فہو علم الذی فوق طور العقل لکن

یتسارع صاحبہ الانکار یعنے علم اسرار عقل کے درجے سے ترکر ہونے سے علماء ظاہر اُس علم والے کا کلام سننے کے معا انکار

کرتے ہین انتہی ایسا ہی ہمارے امام کے لئے کہ امام الاولیا ہین علماء منکرین معترض ہین چنانچہ عقیدۂ شانزدہم مین شیخ اکبر

کے مقولے سے آثار مہدی موعود مین معلوم ہوا مگر اظہار حق اللہ تعالی منکرون اور مدعیون سے ہی کروا تاہی گو کہ حق پوشی

مین سعی بلیغ بھی کرین چنانچہ حدیث ابی سفیان سے ظاہر ہی کہ کہتے ہین ہرقل کے استفسار کے وقت جناب رسالتمآب

کے احوال کو بدلنے مین متساعی تھا لاکن بجز حق کے بول نہ سکا بیان بھی ایسا ہی ہی کہ مسود اگرچہ ہمارے امام اور قوم کو بدی

لگانے مین متساعی ہی لاکن بے ساختہ اللہ تعالی کہ ناصر دین حق ہی ترک و تجرد اور تاثیر بیان و وعظ قرآن امام اور آپکے

توابع کے لئے اسی سے ظاہر لکھوا یا کہ یہی پیشہ اور حال آپکے توابع کا تھا ایسے معترضون کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی

لما جاءہم رسول من عند اللہ مصدق لما معہم نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظہورہم کانہم لا یعلمون

پس اُنہوں نے کتاب کو پیچھے ڈالا گویا کہ اوسکے بیان و بیان کرنے والے کو نہین جانتے ہین اور فرمایا تعالی شانہ ان الذین

یکفرون بآیات اللہ ویقتلون النبیین والذین یامرون بالقسط من الناس فبشرہم بعذاب الیم اولئک الذین حبطت اعمالہم

اور جو لوگ کہ ترک و تجرد اور زہد و توکل اختیار کئے اُن کے لئے حق تعالی فرماتا ہی مخلصین لہ الدین اور معجزہ ہمارے امام کا

خصوصا مطابق وقت بیان معارف و حقایق تھا جیسے سعد الدین حموی فرماتے ہین لن یخرج المہدی حتی لیسمع من شرک

تعلیہ اسرار التوحید جیسا موسی کو جادو کے مقابلے مین اور عیسی کو طب کے مقابلے مین اور محمد کو فصاحت و بلاغت کے مقابلے

مین عطا ہوا اور منکرین حضوری اسکو سحر اور امداد شیطانی تصور کئے کہ جس سے غرض اُن کی بطلان کی تھی اور ما بعد کے

منکرین اسکو اپنے بزرگ قید قلم نکرنے سے ساخت و پرداخت مومنین سمجھے چنانچہ مسود بھی یونہی لکھا ہی اور یہہ بھی ہماری

حقیت پر اوثق ادلہ ہی کہ ہم لوگونکو ہر جا سے مخالفین بسبب ادائے نماز اور قرأت تسبیح کے قتل کرتے ہین الیسون کیلئے اللہ تعالی

فرماتا ہی ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہ اسمہ وسعی فی خرابہا اور یہہ بھی حقیت کی دلیل ہی کہ قبل دعوت سب لوگ

باتفاق امام کے معتقد ہوتے تھے اور بعد دعوت کمتر تصدیق کئے اور اکثر انکار ایسا ہی سب انبیا کا حال ہی خصوصا

ہمارے ہی کار رجا خلاف عقل اور عادت بشری الخ ہدایت مسود عجب کم عقل اور کوتاہ فہم آدمی ہی کہ احوال عیسیٰ اور خضر اور الیاس اور یونس اور عزیز اور اصحاب کہف کا کب موافق عقل ہی بلکہ ایسے بہت مقدسے قطعی الثبوۃ

ہین کہ جہان عقل منکرین حیران ہی یواقیت کے ۶۵ وین مبحث مین لکھا ہی قال الشیخ ابو طاہر وقد شاہدنا رجلا اسمہ خلیفۃ الخراط

کان مقیما بابہر من بلاد الشرق مکث ولا یطعم طعاما مندۃ ثلاث وعشرین سنۃ وکان یعبد اللہ لیلا ونہارا من غیر ضعف

اور عین القضاۃ ہمدانی قدس سرہ زبدۃ الحقایق کی تمہید اصل نہم مین لکھتے ہین شیخ ابو عمر علوان سیزدہ سال ہیچ طعام نخورد و آنکس را کہ طعام بہشت دہند قالب او را بدین طعام چہ حاجت باشد اگر خورند برای موافقت خلق خورند انتہی یہہ مسود

بے تحقیق جو چاہتا ہی اور اسکی عقل اُسکو مستحیل سمجھے کہہ دیتا ہی جیسا عادۃ کفار عرب کی تھی قولہ تعالیٰ لعنین بر کبیر او ببدی بر کثیر الیسون کے واسطے ہی اب یہان سے مسود کا کذب وغلط گویون کا بیان ہی پہلا جہوٹھہ اور تحریف رجا مطلع الولایت ہدایت مسود لکھا ہی احوال امامؑ اور اصحاب و توابع کا انہین کے کتب سے لکھا ہون فی الحقیقت اکثر مقامون مین مانند عماد الدین عیسوی کے ازبس مخالف بیان کیا بعض اس سے لکھے جاتے ہین مشتے نمونہ خرواری پہلی جہوٹھہ جناب امامؑ کے مان کے نام مین تبدیل کیا اس تحریف کا بیان باب سیوم کی دلیل دوم مین آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ دوسری جہوٹھہ جناب امامؑ کے لئے لکھا ہی کہ نکلتے وقت بولے کہ اگر مین حق پر تھا کیون اتباع نکی الخ اور یہہ سراسر ہمارے کتب کے خلاف ہی چنانچہ مسود کی اس عبارت کے اوپر لکھی ہوی تقریر سے ظاہر ہی بعد دعوے کے ایک مدت اس مقام مین اقامت فرمائے ہین حقیقت حال یہہ ہی جس وقت امامؑ کو اس دعوے کا حکم حق تعالیٰ کی جانب سے ہوا ایک حکم نامہ وہان کے بادشاہ کو اس مضمون کا روانہ فرمائے کہ مین سید محمد اللہ تعالیٰ کے فرمان سے مہدویت کا دعوی کرتا ہون ایسی حالت مین کہ عقل برجا اور سب طرح سے ہوشیاری ہی نہ سکر و سہو کی حالت مین اور سب صورتون سے صحت ہی اور کسی طرح کی حاجت نہین اور اس دعوے پر اتباع کلام اللہ اور پیروی رسول اللہؐ پر دو شاہد ہین پس ہر ایک کہ بادشاہ ہو یا امیر قاضی ہو یا وزیر تونگر ہو یا فقیر لازم ہی کہ تحقیق کرکے تصدیق کرین اگر بندے کو جہوٹا اور مفتری علی اللہ جانین قتل کرین وگرنہ ہم جہان جاوین خلق کو اپنے مدعا پر بلاوین ان دونون صورتون مین وبال تمہاری گردن پر ہوگا کہ دونون جہان کی سیہ روی تمہارے لئے ہی انتہی ملخصا اس فرمان کے روانہ کئے بعد چار مہینے اسی جگہہ آپ اقامت فرمائے لاکن حین اقامت تک بجز تصدیق کرنے ازلی مومنین کے نہ وہان کا بادشاہ متعرض ہوا نہ کوئی دوسرا اور سب یہی کہتے تھے کہ یہہ ولی کامل ہین ہمنے معاملہ مناسب نہین تیسری جہوٹھہ لکھا ہی کہ اب ہندوستان مین معدن مہدویہ کا وہی دیہات ہین فقط الخ اس جہوٹھہ کی تحقیق آج بھی ہوسکتی ہی کیونکہ یہ مانند دوسرے جہوٹون کے زمانہ گذشتہ سے متعلق

نہین آج ہندوستان کے اکثر بڑے بڑے شہرون اور قریون مین ہزارون بلکہ لاکھون آدمی مہدویہ آشکار رہتے
ہین مثلاً جینپور جوت پور ممبی سورت بھروچ بڑودہ ڈبوئی احمدآباد دہوکا چیتلا دلوانا بڑگاؤن کھمبایت
کھامبیل اورنگاباد دولت اباد بیجاپور پالنپور کہ وہان کا حاکم بھی مہدوی ہی چوتھی جھوٹ چنانچہ سرینگاپٹن مین الخ
یہہ بھی بعینہ عمادالدین کی پیروی ہی کہ اسنے بھی باب ششم کے فصل دوم مین لکھا ہی مثلاً تھوڑے دن گذرے
ہین کہ دہلی مین ایک سخت مصیبت آئی پہلے مانس نیک بندے دوراندیش یکسو ہوگئے شریر لوگ جہاد جہاد کر
کود پڑے اسلئے تمام شریر مارے گئے اور کچھ عرب کو بھاگ گئے الخ فاما عمادالدین کی جانب اس واقعہ کے بیان مین صداقت
ہی اور مسود کا بیان خلاف واقعہ ہی کہ وہان کسی کی تلوار نکلی نہ بندوق چلی چہ جائکہ توپ اڑین اور لوگ مارے جاوین
حقیقت حال یہہ ہی کہ مہدویہ مانند عادت مسلمانان دیندار کے نماز و تسبیح ادا کرنا چاہے اور اُن کے مخالف کفار انکو
عادت پر مانع صلوٰۃ و تسبیح ہوئے آخرالامر صورت جنگ کی نمود ہوئی حاکم نے مہدویہ کو کہلا بھیجا کہ تم کو یہان کھانا
پانی حرام ہی اور نماز پڑہنا منع ہی اسیوقت مومنین مہدویہ نے کہلا بھیجے نماز کو مانع ہونا کام کفار کا ہی وقت نماز
قریب ہی رات ہی ہم بعد نماز یہان سے ہجرت کرتے ہین حاکم اس بات سے خاموش رہا اور یہہ لوگ بعد نماز وہان سے
کوچ کر گئے اسمین کسی کو شک ہو تو تاریخ حیدری دیکھہ لیوے مسود یہہ ایک ہی واقع لکھا ہی ہماری قوم پر ایسے سیکڑے
واقعے ہوے ہین کہ جب یہہ نماز اور تسبیح طرف متوجہ ہوئے حسب القدرت ان کے مخالف انکو ایذا دئے اور قتل بھی
کئے۔ ای انصاف پسند و مقام نظر ہی کہ انبیاء اور اُن کے توابع کے پیرو کون ہین اور مشرکین و کفار کی عادت کس مین
ہی یہہ واقعہ بیان کرنا مسود کے لئے ایسا ہوا کہ کسی نے رسید کی جائے تمسک لکھہ دیا اللہ تعالی دشمنون کی طرف سے
حق کو ثابت کرواتا ہی پانچوین جھوٹ ایسے سردارخان غزے نسئی الخ اس امر کا کذب اگر حیدرآبادی پرانے لوگ جانتے
ہین کہ سردارخان مین ہردو فوج کے مقابلے کے وقت حسب العادت گھوڑے چلاے اور داد جوانمردی کی دینے نہ بھیر
پہ جاگرے ہر عقلمند سمجھ سکیگا کہ پندرہ بیس آدمی بھیر پرکس معنے کے بنگے کیونکہ بھیر پہ گرنا زبردست لیٹرونکا کام ہی نہ اس
بیعقلی سے مرنے مین سپاہیون کا نام ہی اور دولت کا بگڑنا مسود سر پکے فتوریون سے ہوتا ہی چنانچہ سرینگاپٹن کے
فتوریون نے مہدویہ کے سردار اپنے ساتھہ نہ ملنے سے حیلہ انگیزی کرکے اخراج کروائے چھٹی جھوٹ جب سب ریاستین
دکھن کی بگڑ گئین الخ افسوس ہی مسود کی جھوٹ لکھتے لکھتے تنگ آتا ہی حیدرآباد کی تاریخ دانون کو نیکو روشن ہی
کہ مہدویہ ابتداے حکومت آصفیہ سے عمدہ عمدہ خدمات پر معمور رہے ہین چنانچہ راجہ چندولعل کے کئی مدت آگے بڑے بڑے
امیر جیسا نواب دلدارخان بہادر نواب میران یار جنگ بہادر نواب رسول یاور جنگ بہادر نواب سلطان الملک بہادر

اور بہت سے جمعدار نامور بھی تھے بلکہ چند دلعل کے وقت ان انگلون کی عزت کسی نے نہین پایا اور حیدرآباد کے جنگ

مین جو سنہ ۱۲۳ مین واقع ہوا بہت سے امور جھوٹے لکھدیا یعنے جمعدار نسین خان بہ عبدالکریم نامی عالم سے مذہب کی تکرار

مین غالب آنے سے عالم مذکور اپنی جہالت باطنی کو کام فرماکر بدزبانی کیا خان موصوف نے بھی جواب ترکی بترکی

دینے سے اسکے معتقدون نے جمعدار کو مجروح کردیا جب یہ کیفیت عنایت خان جمعدار کو جو اپنے دس پندرہ ہمراہیوں کیساتھ

بازار کو گئے تھے پہنچی تو انہون اپنے ہمراہیون سے وہان آپہنچے اور اہل مسجد عرب پٹھان وغیرہ شمار پانسو آدمی

باہتھیار مسجد کا دروازہ بند کئے ہوئے موجود تھے تب رحمت خان نامی سپر کے چھپنے سے دروازہ توڑا اور عنایت خان

بعنایت ناصر المومنین بسم اللہ بولکر ستر میون پر چڑہنے لگا تو دائم خان قابو سے خان موصوف کی گردن پر الیسا وار

کیا اگر گردن ڈہلنے لگی پر اس جوانمرد نے سر اپنا ہاتھ سے تھا مکر اس مخالف کو ایک ہی ہاتھ مین واصل جہنم کیا اور

آپ اسی وار سے شہید ہوا پھر جب جوانمردون کے تلوارین بجنے لگے تب کئی نامرد پاؤن مین گر گر کر جان دئے او

کتنے اوپر سے کود ہاتھ پیر توٹ ہلاک ہوئے اور کتنے لوگ الیسا بھاگے کر اپنے مکانون تک دم نہ لئے آخر الامر فساد

عظیم حسب درخواست حاکم حلیم مہدویون نے رجوع بعفوی ہوئے مگر نیاز بہادر تو تی خان وہان سے متوالہ قاضی وحاکم

تا ال تحیہ توپ وجزال بابندوق ہاء بیشمار تخمیناً اسی ہزار آدمی عرب روہلے کابلی سندی ہندی وغیرہ پیادہ وسواران

بیچارے مہدویون کے مکانون پر تر سے طراق سے اوسطرف آئے کہ جہان مہدویہ تخمیناً ڈیڑھ سو اسم حاضر تھے مگر باوجود

قلت موافق آیہ کریمہ کم فیئتہ قلیلتہ غلبت فیئتہ کثیرۃ کے مہدویہ اپنے مخالفونکو مار کر توپ وجزال چھین لئے اور حیدرآباد

گریز کرکے شہر پناہ کی پناہ لیکر دروازے بند کرلئے۔ چنانچہ ان کے چھینے گئے توپ حال تک چنچل گوڑے مین تھے اب انصاف

کیجے کہ پہلے کون کسپر ظلم کیا اور جلا کر آیا اور مرد نامرد اپنے اپنے کام کا کیا بدلہ پایا مثل ہی کہ جھوٹ کہون تو تیرے

منہہ پر کہون۔ مہتاب خان جمعدار کہ بعد شہادت مذکور کے چالیس برس کو انتقال کئے مسود لکھا ہی اوسی وقت شہید

ہوئے مگر اوسوقت مہدوی تخمیناً چالیس آدمی شہید ہوئے اور اونکے مخالف تخمیناً پندرہ سو پس دروغ گورا حافظہ نباشد

اور مہدویہ کے اخراج کے لئے لکھا ہی انگریز کے خوف سے نکلے غور کا محل ہی یہ بیچارے تھوڑے آدمی اور مخالف انکے

ایک کو سو کے برابر ہوتے پر انگریز سے کمک لیا کیا معنے یہ تو مذہب کا مقدمہ تھا کہ مرنیکو اسمین شہادت جانتے ہوئے

کیون اپنے برادرون سے کمک چاہے اور مہدویہ انگریز تو کیا اگر آتش برسے مذہب کے لئے یک قدم نہین ہٹتے ہین

اونکو خوب معلوم ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی الذین امنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم اعظم درجۃ عند اللہ

واولئک ہم الفائزون یبشرہم ربہم برحمۃ منہ ورضوان وجنت لہم فیہا نعیم مقیم فاما حق یہ ہی کہ حاکم نے کہلا بھیجا کہ انکو

بیان کہنا نابینا نماز حرام ہی اس لئے موافق عادت انبیا اور اونکے توابع کے خصوص ہمارے نبی کے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا الیس حیدرآباد سے نکلے مہدی یہ آیہ کریمہ لا یخافون لومۃ لائم کے مبشر انکے روبرو دشمن تیغ
چلنے سے کم ہی اور اونکو جب اللہ تعالی کی رحمت و رضوان اور نعیم جنان کی بشارت ہی ایسے مرینگا کہان غم ہی بلکہ
ہمارے بیان دستور ہی کہ اپنے اقربا کی شہادت کی خبر پاتے ہین مبارکبادیان اور خوشیان مناتے ہین اور شیرنی
بٹواتے ہین بلکہ سیداباد کا جنگ کہ اب حال ہین ہوا ہی اور اسوقت کے ہزارون آدمی موجود ہین جانتے ہین کہ بیس پچیس
آدمی تنخواہ اپنی چہ پانچ چار برس سے نہ ملی تہی بہوکے نہ رہ سکے کہ مانگنے سے چند فسادیون نے انکے ہتھیار چہین کے عزت
ریزی کا قصد کرنے سے آبرو کے لئے اپنا جان دئے اور ایسی جوانمردی سے کئے کہ ان کے ہاتہ سے کم و بیش دو سو آدمی
مارے گئے اور باقی عرب روہلے پانچ چار ہزار آدمی ایسا بہاگ گئے دیوان کی سواری فقط کہارون کے حوالے رہی
بلکہ کئی عرب وغیرہ انکی شمشیر برق نظیر کی تاب نہ لاکر باوڑی مین گر گر مر گئے افسوس اس امر سے ہی کہ یہ واقعات بیان کرنے
مسعود کو شرم نہ آئی القصہ معلوم ہووے کہ موجب تحریر این امور کا یہہ ہی کہ مسعود ان امور کو بہت کذب و افترے کے ساتھ
بیان کیا لہذا ہمکو بہی حق بات ظاہر کر دینا لازم آیا اور ان امور مین مسعود جیسا کاذب و متعصب ہی ویسا ہی تحریف
دلایل وغیرہ مین جری ہی چنانچہ حدیث لا تمنوا لقاء العدو کے معنے مین تحریف کیا ہی ارشاد الساری فی شرح صحیح بخاری
کے باب کراہت التمنا لقاء العدو مین اس حدیث کے نیچے لکہا ہی ولا ینافی ذلک تمنی الشہادۃ یعنے یہہ حکم شہادت
کی تمنا کو مانع نہین مسعود جیسے نے اپنی جان کی خوف سے شاید تمنائے شہادت کو مکروہ جانتا ہی اور بندگیان
شیخ علائی رح کا قصہ خود اسکی تحریر سے معلوم ہوتا ہی کہ غلط لکہا ہی یعنے جناب شیخ موصوف رح بادشاہ کے روبرو
علمائے مخالفین سے بحث مین عاجز ہوتے باوجود اغوا ان علما سے نصوص الدین کے اسیوقت شیخ رضہ کو قتل کیون
نہ کرواتا اور شیخ رح مخالفات شرعیہ وعظ قرآن مین بیان کرتے تہے وہ سنکر بادشاہ متاثر کیونکر ہوتا بلکہ یہہ مسعود کا بیان
خلاف واقع ہی دلیل اسکی یہہ ہی کہ مذہب کے مناظرے کے وقت وعظ قرآن کیا معنی رکہتا ہی علما مناظرے مین عاجز
ہونے سے شیخ رح کو قتل نہین کیا اور علما سے کہا کہ مین خون ناحق کے لئے رخصت نہ دونگا۔ اب مسعود کے تعصب و
عناد کے دلایل کا بیان ہی ہر شخص جانتا ہی جب کسیکو کسی کے ساتہ دشمنی ہوے ہر چیز اپنے مخالف کا عیب نظر آتا ہی اور
اپنے مخالف کی بدنامی و نقصان کے درپی رہتا ہی یہان تک کہ بعضون نے اپنے مخالف کے قصد نقصان سے
اپنے جان تک بہی دریغ نہین کئے ہین جہ جاے کہ برا بولین پہلی دلیل مسعود کا ہمپر بہتان کرنا اور اکثر امور مین اسکا
جہوٹ بولنا ہی چنانچہ تہوڑا اوپر نمونے کے طور پر ذکر ہوا دوسری دلیل یہہ کہ کتاب مذہب کے مناظرے مین ہی چاہیے

کہ اسمین دلایلِ عقلیہ و نقلیہ ہمارے مذہب کے اصول شنیعہ کے بطلان پر بیان ہون نہ یہہ کہ خلق کو اغواے عداوت
ہمارے اِس قول پر منصف کے نزدیک مسود کی تمام کتاب دلیل ہی اگر کوئی بادی النظر سے دیکھو تو باب دوم فقط
اسی بیان مین ہی آخر کار مسود یہہ لکھا ہی جب اسلام ضعیف ہوا اور سلاطین اسلام مین طریقہ احتساب و اجراے احکام کا
مفقود ہوگیا جو عداوتِ مذہبی کہ اِس قوم کے ساتھ تھی حکام کے دلون مین باقی نرہی الخ پس یہہ صاف اغواے فساد
ہی نہ انصاف دینی کی داد۔ تیسری دلیل یہہ کہ حاکمونکو فقط ہمارے مذہب کے لئے فساد کا اغوا دیا وگرنہ اور مذاہب
بھی ہین کہ انکو مذکور نہ کیا اگر اسکو عداوت دینی تھی یون لکھتا احکام کے دل سے محبت دینی اور عداوت مذہبی کہ اہل ہوا
سے تھی جاتی رہی تاکہ شمولِ عامہ ہو چوتھی دلیل یہہ کہ لکھا ہی پھر بھی بمقتضاے شرارت کے کہ مقتضا اِس مذہب کا ہی الخ
جاے شکر ہی شرارت کو مقتضاے مذہب مقرر کرنا عین عداوت و محض شرارت ہی یعنے شرارت ایک صفت رذیلہ ہی کہ
صاف گالی ہی مقتضاے مذہب کیونکر ہو سکتی ہی با این مسود لکھتا ہی کہ انکو حکومت نہین غریب فقیر مفلوک ہین
اور انکو ہر جا سے بسبب اشاعت مذہب کے اپنے لوگ یعنے مسود کے مار مار نکال نکال کرتے رہے ای انصاف پسند و
پھر شرارت کا معنی کیا ہی معلوم ہوا اگر مذہب کو ظاہر کرنا ہی تو سب زمانہ شریر ہوا اگر اپنے مخالف سے عند الضرورت
جہاد کرنا ہی تب بھی کوئی فرد بشر اِس سے خالی نہین اگر گنہگاری ہی تو خود مسود اسمین مبتلا ہی کہ جھوٹ اور افترا
کہ گناہ عظیم ہی اس سے صادر ہی اور دوسرے گناہان کہ منشا انکا دنیاداری ہی جہان کہ دنیاداری زیادہ ہی وہان
گناہان بھی زیادہ ہین جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی انما اموالکم و اولادکم فتنۃ اور رسولؐ فرماتے ہین ڈرتا ہون مین کہ تم پر
دنیا کو بیشین جیسا تم سے اگلون پہ بیچے ہین اور ہلاک ہو تم اسکے سبب سے جیسا اگلے ہلاک ہوے یعنے گناہون کے سبب سے
اور فرماتے کہ حب دنیا سر سب گناہونکا ہی سودہ تو ہمارے مذہب مین مطابق کتاب و سنت کے کفر ہے

مسود کے باب سوم کا رد۔ رجا حقیقت حال یہہ ہی کہ قاعدہ مستمر الخ ہدایت

سلمنا ما قال المسود ہمارے امام مین سب علامت بطور ماہیت شرعیہ مرکبہ ممیزہ جمع ہے کہ اسکی تحقیق انشاء اللہ تعالی
قریب بیان ہوگی **رجا** عہد و یہ اِس طریق اثبات مسلم الثبوت کو ترک کرکے الخ **ہدایت** پہلے یہہ بات معلوم کرنی
کہ دعوی بے دلیل کذب محض ہی خلاصہ اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ حدیث کی صحت و سند خاص مجتہد کے لئے سزاوار
ہی نہ دوسرے کو اور ائمہ مجتہدین سے اِس امر مین کوئی سند مخصص پائی نہین جاتی اسی لئے اکابرین علماے متقدمین کو
اس امر مین توقف رہا بسبب اختلافات روایات اور عدم سند و تحقیق مجتہدین کے چنانچہ * امام سعد الدین
تفتازانی شرح مقاصد کے آخر ذکر مہدی مین لکھتے ہین فذہب العلماء الی انہ امام عادل من ولد فاطمۃ رضی اللہ عنہا یخلقہ اللہ

ستی شاء وینیتہ نصرۃ لدینہ ترجمہ علما اسبات کی طرف گئے کہ مہدی امام عادل اولاد سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہی پیدا کریگا
اسکو اللہ تعالی جب چاہے اور بھیجے اسکو ایسے حال مین کہ مددگار رہے دین کو اپنے انتہی اس تقریر سے معلوم ہوا
کہ فقط علما کا اتفاق اسپر ہوا کہ وہ اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہووے اور دین کی نصرت کے لئے قایم رہے اور امام
بیہقی بھی ایسا ہی لکھے ہین اور کہتے ہین کہ اسمین علما کو توقف ہی چنانچہ تحقیق اسکی قریب آویگی انشاء اللہ تعالی
اب معلوم کرین کہ سو دبے تحقیق لگا دیا کہ مہدویہ نے طریقہ اثبات مسلم الثبوت کو چھوڑ دیا ہم پوچھتے ہین وہ طریق
اثبات مسلم الثبوت کس کی نکالی ہی اگر اپنے معتقدایون یا بھائیون سے بتاوے کذب صریح و دلیل فضیح ہی اور
سند منکرین مہدی کی مانند سند منکرین خاتم الانبیا کے ہوئی اگر کسی مجتہد کی سند ہو تو کیون نہ لکھا کہ امر مہدی
مین طریقہ اثبات مسلم الثبوت فلان مجتہد نے یہہ مقرر کیا ہی کیونکہ حدیث مین اتباع مجتہد کی واجب ہی نہ روایت
محدث کی اگرچہ عمل مین بھی ہو جہ جاے کہ ایسے بڑے امر اعتقادی مین ہر شخص دم مارے چنانچہ محمد وجیہ الدین نے
نظام الاسلام مین کہ جسکی صحت پر ۱۲۵ عالم کہ انمین بڑے بڑے قاضی مفتی مدرس واعظ وغیرہ ہین اور ۳۰ طالب
العلم قریب التحصیل کہ اپنے اپنے دستخط کئے ہین اور غلام قادر صاحب عالم مدراسی بھی اسکی صحت کی اتباع کر کے
اور کچھ اپنی طرف سے دلایل زیادہ کیا ہی ۲۳ وین سوال کے جواب مین شاہ عبد العزیز دہلوی کی تحقیق اور چند
علما کے قرارداد کا حوالہ کر کے لکھتا ہی کہ چارون مجتہدون نے جو فرمایا ہی کہ جو کوئی ہمارے قول کو برخلاف حدیث
صحیح کے پاوے تو چاہیے کہ اس حدیث پر عمل کرے کہ فی الحقیقت ہمارا مذہب یہی ہی مگر کہنا انکا ان کے زمانے سے
علاقہ رکھتا ہی کیونکہ ان کے بعد اجتہاد جاتا رہا تقلید لازم ہوئی اسلئے کہ بعد ان کے جتنے علما گذرے باوجودیکہ انکو
مسایل کے نکالنے کی قوت اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی پہچانت اور فقیہون کے اختلافات کی شناسائی
حاصل تھی پھر بھی وے اجتہاد کی راہ نہ چلے اور لکھا ہی کہ اجتہاد ان کے سوا دوسرے کو حرام اور تقلید واجب
ہونے پر سبہون نے حکم کیا ہی اور ۲۴ وین سوال کے جواب مین لکھا ہی شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح سفر السعادت
کے ۱۸ وین صفحے مین لکھا ہی گفتہ است محقق حنفیہ شیخ کمال الدین ہمام کہ این ترتیب کہ محدثین در صحت احادیث
و تقدیم صحیح بخاری و مسلم قرار دادہ اند تحکم است و جایز نیست در وی تقلید زیرا کہ صحت نیست مگر از جہت اشتمال
روات بر شروطیکہ اعتبار کردہ اند انرا بخاری و مسلم و شک نیست اجتماع شرایط راوی از حکم کردن بخاری و مسلم
باآن جزم نمی توان کرد چہ جایز است کہ در واقع خلاف آن باشد زیرا چہ تحقیق اخراج کردہ است مسلم در کتاب خود
از بسیاری روات کہ سالم نیستند از جرح و ہمچنین در کتاب بخاری جماعت اند کہ تکلم کردہ شدہ است در ایشان

پس مدار کار در حق روات بر اجتہاد علما و صواب دید ایشان باشد بچنین در شروط صحت و ضعف انتہی اور ہر دو سوال
مذکور کی تحقیق پر مسلم الثبوت اشباہ والنظایر تحریر نہایۃ المراد ابن مناوی کی شرح جامع الصغیر تقریر احمدی فتوی علماء حرمین
شریفین کفایہ شرح ہدایہ تقریر شرح تحریر اور تیسیر شرح تحریر وغیرہ سے سندین لایا ہی پس ہمارے مخالف کو چاہئے کہ کسی امام
آثار مین سند بناوے وگرنہ حدیث کی اتباع کا نام نہ لیوے جانا چاہئے کہ ائمہ مجتہدین بسبب اختلافات کثیرہ کے اس امر کے
حل و کشف مین جب جرأت نہین کئے انکے توابع کے اتباع کہلانے کو بہ نسبت ان کے از بس مرتبہ تنزل مین ہین احادیث سے
سند و معارضہ کرنا مین جہالت ہی اور ہمکو اس امر کی تحقیق اور تصدیق کے لئے گئے دلیل قطعی ہین اول اخلاق کہ یہ امر مسلم
الفریقین ہی چنانچہ مسود بھی اسکی صحت مین ایک حدیث باب ہشتم سے مطلب دوم کے ۴۷۲ وین صفحے مین لکھا ہی اور شیخ اکبر
کے حوالے سے خاتم الولایت کے لئے ۳۰۰ وین صفحے پر لکھا ہی اور امام مہدی کا خاتم الاولیا ہونیکا ثبوت باب ہشتم مین آئیگا
انشاء اللہ تعالی دوسری دلیل حلئے کی مناسبت یعنے برابری شکل و شباہت کی سو وہ بھی مسود باب سوم ذیل ہشتم مین شیخ اکبر
کے حوالے سے ۸۹ وین صفحے پر اپنی تحریف دوم مقرر کرکے لکھا ہی اور کچھ ۴۷۲ وین صفحے پر بھی بیان کیا ہی تیسری دلیل
موافقت نام چوتھی دلیل موافقت باپ کے نام کی پانچوین دلیل اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونا چھٹی دلیل دعوی ساتوین
دلیل معجزات مانند سوکھی لکڑی تر و تازہ ہوکر ایک آن مین شاخ و برگ نکلنا اور جھاڑ پتھر وغیرہ گواہی دینا اور ابر کا ساتھ
ہمیشہ رہنا اور بول و غایط کبھو نظر نہ آنا اور کبھو بدن پہ مکھی نہ بیٹھنا اور جسم مبارک کو سایہ نہونا اور پشت مبارک پر مہر ولایت
رہنا اور مردہ زندہ ہونا اور سخت بیمار شفا پانا ایسے اور کئی کہ جنکو انتہا نہین اور حمل اور ولادت کے وقت بھی مانند آثار
رسول کے آثار ظاہر ہونا یعنے جناب امام کی والدہ کا خواب دیکھنا اور تولد کے ساتھ بتون کا گر پڑنا اگر کہین یہہ تراش
مریدین معتقدین کی ہی ہم کہتے ہین منکرین جناب رسالتماب بھی یہی بول رہے ہین چنانچہ ذکر اسکا باب دوم مین گذرا
بلکہ یہہ موافقت بھی دلیل حقیت ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین عن ابی سعید رض قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو دخلوا حجر ضب تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاری
قال فمن متفق علیہ ترجمہ ابی سعید سے مروی ہی کہ کہا انہونے فرماتے رسول اللہ البتہ اتباع کرینگے تم اپنے اگلے لوگونکی بالشت
سے بالشت ہاتھ سے ہاتھ یہانتک کہ اگر وہ گھس جاوین گھوڑ پھوڑ کی بل مین تو تم انکی اتباع کروگے پوچھے گئے رسول اللہ
کیا یہود و نصاری ہی تو آپ نے فرمایا پھر کون ہی کہ اس پر بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا ہی مشکات کے باب تغیر الناس مین
یہہ حدیث ہی آٹھوین دلیل یہہ ہی کہ اس جناب کی صحبت سے ایک دو روز جو مشرف ہوا اصحاب صفہ کا مانند ہوا اگرچہ
کیسا ہی فاسق و فاجر ہو اور اس امور کے گواہ اکثر علماے ربانی ہین کہ آپ دیکھکر ان امور کو تحقیق کرکے تصدیق کئے ہین

ہین اور گواہی ہر امر مین اہل معاینہ اور مشاہدہ کی معتبر ہی نہ اعتراض سامعین یا دور والون کا مثلاً کسی نے کسیکو قتل کیا تو
اسکے قریب کے لوگ جو دیکھے ہین انکی گواہی پر فتوی ہوگا گو کہ دور رہنے والے یا سامعین بکثرت اسکے عدم قتل پر گواہی
دیوین اگرچہ دیکھنے والے تھوڑے ہون ایسا ہی رویت قمر مین بھی اگر کہین کہ گواہی موافقین وہ تابعین کی شرع مین معتبر
نہین ہم کہتے ہین یہہ شبہ سب انبیا مین واقع ہی اسی لئے اکثر لوگ انبیاء کے منکر ہوئے خصوصاً ہمارے نبی کے لئے یہی معاملہ
در پیش ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لقد حق القول علی اکثرہم فہم لا یومنون **رجا** البتہ ان علامات متفقہ الخ **ہدایت**
جسقدر انتفا علامت مسلمۃ الفریقین کا علت ابطال ہو اثبات اسکا بھی اسی قدر سبب تحقیق ہونا واجب ہی مثلاً کسی
مخبر صادق نے کسی کے آنے کی خبر دیا ہو اور دو فریق اسکے آثار مین مختلف الاقوال ہین مگر چند علامات مین متفق ہین پس
ایک شخص آوے اور دعوی کرے کہ مین ہی مبشر مخبر صادق ہون اور آثار مسلمۃ الفریقین اسمین سب موجود ہین بلکہ بعض امور
مختلفہ بھی آپ انصاف سے کہین کہ وجہ انکار اقوی ہوگا یا اقبال **رجا** جو علامات ظنیہ ہین انکا انتفا الخ **ہدایت**
جس موافق ظنیات کا انتفا دلیل ابطال ہی اسی موافق اثبات اسکا بھی حجت تحقیق ہی جب بعض ظنیات کے ساتھ
دلایل قطعیہ مسلمۃ الفریقین بھی پائی جاوین اور بعض ظنیہ اسکے معارض و مقابل ہون وہ ظنیہ بالکل ساقط الاعتبار ہین بلکہ
احاد ظنی کے موافق جب واقعہ ظہور مین آوے اسکا حکم مانند متواتر کے قطعی ہو جاتا ہی **رجا** پس جبکہ بکثرت علامات
مہدویت الخ **ہدایت** ثبوت اس امر کا کہ احادیث سے کسی مسئلہ کا مقرر و مخصص کرنا سواے مجتہد کے دوسرے کو درست
نہین اگرچہ فرعی بھی ہو اوپر گذرا پس ایسے امر اعتقادی مین تمہارا تقریر سراسر مہمل و باطل ہی باین خود مسود اپنے دلایل کے
ظنی ہونیکا قایل ہی اور ظن مقابل مین یقین کے جب عمل مین ہی بے اعتبار ہی تو امر اعتقادی مین بیکار محض ہی مثلاً
اگر بفرض محال مطابق خیال منکرین کے کوئی دعوی کرے کہ مین مہدی موعود ہون جتنے احادیث کہ مہدی کی شان مین
وارد ہین سب اسکے موافق ہونگے یا بعض اگر کہین کہ سب موافق ہونا واجب ہی تو بطلان اسکا ظاہر ہی کہ احادیث باہم
از بس مخالف ہین چنانچہ مسود اسی عبارت مردودہ کے نیچے آپ ہی لکھا ہی اگر کہین کہ بعض احادیث جو صحیح ہین موافق ہونگے
تب بھی بدیہہ البطلان ہی کہ احادیث صحیحہ اور غیر صحیحہ مقرر کرنا کام مجتہد کا ہی جیسا اوپر گذرا پس یہی صورت موجود ہی کہ ہم
تحقیق کئے ہین اور ایسا ہی سب انبیا کی مومنین کی تحقیق ہی جب آثار متفقۃ الفریقین سے کہ جسکو قطعی کہا جاوے
ثابت ہو کہ یہی مہدی موعود ہی پس جو حدیث انکے موافق ہوئی صحیح ہی اور جو مخالف ہوئی ساقط الاعتبار ہی کیونکہ
مہدی کا خلیفۃ اللہ ہونا اور مبعوث من اللہ ہونا اور خطا سے معصوم ہونا نقلی ہی جیسا کہ عقیدہ شانزدہم مین گذرا
اور باب ہشتم مین بھی آویگا انشاء اللہ تعالی اس سے معلوم ہوا کہ مہدی کا علم قطعی ہونا چاہئے اور دلیل ظنی دلیل قطعی کے

سو ہر بو ساقط الاعتبار ہی رجاب دلایل اثبات کہ حقیقت مین الخ ہدایت یہان بھی مسعود کا کذب و تعصب
انصاف پسندون پر ظاہر ہوگا کہ معانی اور تحقیق مین دلایل کی کیسی کیسی جو بیان کیا ہی اور سب دلایل سے جو آگے ذکر
ہونگے ثابت ہی کہ جناب سید محمد بن سید عبد اللہ کہ اولاد مین امام موسی کاظم کے ہین مہدی موعود حقیقی ہین علیہ و علی
آبائہ الصلوۃ والسلام اور وہ دلایل بسبب موافقت حال مہدی موعود حقیقی کے حکم قطعیت کا رکھتے ہین **اثبات دلیل اول کا**
رجاب مگر مہدی کا اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونا الخ **ہدایت** متواتر کی تعریف مسعود نے دلیل مقدم کے اپنے
دوسرے جواب مین ۱۵۵ صفحے پر یون لکھا ہی کہ چنانچہ متواتر کی حقیقت یہی ہی کہ بہت سے اخبار احاد جب ایک بات پر متفق
ہون وہ بات مرتبہ یقین کو پہنچ گئی اگرچہ ہر واحد جدا گانہ ظنی تھی مثال اسکی محسوسات مین یہہ ہی کہ رسی بالونکی کسقدر قوی
و مضبوط ہوجاتی ہی حالانکہ بجز بالون کے اسمین اور کچھ نہین اور ہر ہر بال علحدہ نہایت ضعیف تھا الخ اور ایسا ہی سب اہل
اصول و کلام کا قرارداد ہی کہ امام الہمام عمر النسفی رحمۃ اللہ اپنے عقیدے مین لکھتے ہین والخبر الصادق علی نوعین احدہما
الخبر المتواتر وہو الخبر الثابت علی السنۃ قوم لا یتصور تواطؤہم علی الکذب وہو موجب للعلم الضروری کالعلم بالملوک الخالیۃ فی
الازمنۃ الماضیۃ والبلدان النائیۃ والثانی خبر الرسول المؤید بالمعجزۃ وہو یوجب العلم الاستدلالی یعنے سچی خبر دو طرح کی ہی ایک متواتر
وہ ایسی خبر ہی کہ ایک قوم کی زبان پر جاری ہو کہ ان کا اتفاق جھوٹ نہ سمجھا جاوے اور وہ واجب کرتی ہی علم ضروری
کو یعنے دیکھے سنے کی بات ہوتی ہی جیسا علم ان بادشاہونکا جو اگلے دنون مین گذرے اور دور کے ملکون کا دوسری
خبر رسول کی جو معجزے کے ساتھ مدد کی گئی ہو واجب کرتی ہی علم استدلالی کو ای انصاف والو غور سے نظر کرو کہ فاطمیت
مہدی کی خبر جب متواتر ہی ثبوت فاطمیت مدعی مہدویت بھی واجب ہی کہ متواتر ہو ایسا ہی ہمارے امام کی سیادت
متواتر ہی جیسا رسول کی ابراہیمیت ہی اور آج بھی اسکا تواتر ثابت ہی چنانچہ مسعود نے لکھا ہی کہ تمام کتابین مہدویون کے
بھی اس اقرار سے مالامال ہین الخ اگر ہمارے امام اور قوم کو سیادت کا یقین نہوتا مانند دوسرے علامات کے اسکو
بھی بتاویل و تعرض سعی کیون نکرتے الغرض حضور مین ہمارے امام کے اکثر علما و فضلا مانند بندگیمیان ملک الہداد و حمید
و ملا علی فیاض وغیرہم کے چنانچہ انکا ذکر مسعود نے باب دوم اور باب سوم کی دلیل شانزدہم مین کیا ہی کہ ہر ایک انمین مثل
ابن سلام کا ماہر بریافت تمام تصدیق مہدویت جناب سید الاولیا امام الانبیا سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری کو
اپنا وسیلہ نجات مقرر کئے کہ جنکی صفت قرآن شریف مین یون مذکور ہی قولہ تعالی والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم
الصادقون والشہداء عند ربہم لہم اجرہم و نورہم اور منکر کو اس جناب کے جو موصوف بصفات خاتم الانبیا ہی خالد فی النار
سمجھے اور قرار دے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی والذین کفروا و کذبوا بآیاتنا اولئک ہم اصحاب الجحیم اور دوسرے بے علم

بسبب تصدیق اور صحبت کے وہ علم و مرتبہ حاصل کئے کہ ما فوق اصحاب صفہ بلکہ ہم قدم خلفاے راشدین امراء مومنین رضی
رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہوگئے مانند بندگیمیان شاہ دولا وغیرہ کے کہ جن سے اکثر علما مانند میان عبد الملک سجاوندی صاحب
سراج الابصار کے اخذ علم ظاہری جیسا بیان قرآن اور حصول علم باطنی یعنے علم سلوک کئے ہین بخبر سیادت بتوثیق
تمام دیئے اور اُن کے بعد اُن کے توابع کہ ہر فرد انکا مثل خواجہ حسن بصری کے تھا اُسی طور سے خبر دیئے اور اُن کے بعد بھی
طبقہ بعد طبقہ ہزاروں آدمی کہ عبادت و ریاضت اور اخلاق سے اُن کے ہر چند احتمال کذب متصور نہین اسی کی توثیق
و تصدیق کئے اور اُن کے مخالفین مذہب جو امام کے ہم نسب ہین اُن کے شجرات بلکہ بعض غیر نسب و غیر مذہب کے شجرات بھی
موافق ہین پس خبر متواتر کا یہی معنی ہی جیسا خبر وجود خضر اور سخاوت حاتم اور عدالت کسری متواترات سے ہے اگر کوئی کہے
تمہارے مہدی کی سیادت کی جو خبر دیئے اُن کے معتقد و مرید ہونے کے سبب کالمدعی ہین اُن کا قول بدون دوسری
شہادت کے معتبر نہین تو جواب اسکا وہی ہی جو شیعہ کو بشارات شیخین کی اثبات مین تم دوگے بلکہ کل نصاری و یہود اور
مشرکین جناب رسالتمآب مین اُن کے مومنین کے لئے یہی کہتے ہین پس اگر تم جو جواب دوگے وہی جواب ہمارا ہی بااین
شجرات غیر مذہب کہ بعضے اونمے ہم نسب اور بعضے غیر نسب بھی گواہ ہین اور اگر کہینگے کہ اہل شجرات غیر نسب جیسا کہ سنے
ویسا لکھ لئے ہون اور ہم نسب بھی جعلی نسب تیار کر لئے ہون تو ہم کہتے ہین کہ اکثر اہل تاریخ کو امور مختلفہ ظنیہ و مشکوکہ وغیرہ
اپنے کتب مین لکھنے کی عادت ہی نہ شجرات مین کیونکہ جو امر کہ صحیح ہوا اُسی کو داخل شجرات کرتے ہین تاکہ اپنے نسب وغیرہ
کے خاص اخبار مورد اعتراض نہ ہین اور ہم نسب اگر جعلی نسب بنا لین تو اسما بطون متعددہ کیونکر برابر ہو سکتے ہین اور اب
ہم مسود سے پوچھتے ہین کہ عمدۃ المطالب لطائف اشرفی کے مولف جو جو اپنی کتاب مین لکھے ہین اُن کا مشاہدہ ہی یا الہام
ہین یا سمع اول کے دوام کہنا سراسر کذب ہی کہ وہ اپنے اگلے زمانون کے کیفیات اور مخالفات واقعات کئی لکھے ہین مثلاً
خواجہ محبوب سبحانی قدس سرہ کی سیادت کو عمدۃ المطالب مین صاف اڑا دیا ہی جیسا مسود یہان کیا اگر سمع کو قبول
کرلیوے اپنے دلایل کو آپہی بے اعتبار کہنا لازم آیا الزم ہا الزام اور شجرات کہ جنمین ہمارے امام کا نسب مذکور ہی سید دستگیر صاحب
ساکن میسور اور سید برہان شاہ صاحب وغیرہ ساکن مدراس کا شجرہ ہی ایہہ ہم نسب ہین اور غیر نسب اولاد خواجہ سید محمد گیسو دراز
قدس سرہ اور سید امیر اللہ شاہ حسینی یعقوبی سجادہ مکان نامکندہ جاگیردار میلوارم متعلقہ کہ ہم مشرب بسبب اکابرین مشایخین
ہین اور شجرہ والی کرنول وغیرہ اگر کوئی کہے ہم نسب بھی اپنا نسب نامہ بنا لئے ہون تو ہم کہتے ہین انکا نسب نامہ بھی جعلی ہو تو
اسماء آباء علوی از عبد اللہ تا امام موسی کاظم برابر کیسا ہو سکتے ہین نکتہ رسول اسم ایہہ اسمی ابی جو فرماے ہین اس سے
یہہ اشارہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ جیسا رسول کی نسب مین عدنان سے اوپر علما نسب تفرقہ ڈالے ہین ایسا ہی مہدی کے آبا مین

بھی ہوا چاہئے اور لفظ اب کل بطون اعلی کو شامل ہی چنانچہ حدیث شریف ہی من فر بدینہ من ارض الی ارض و ان کان شبرا

من الارض استوجب لہ الجنۃ وکان رفیق ابیہ ابراہیم ونبیہ محمد مگر وہان بسبب تجدید زمان اور کثرت بطون کے زیادہ تفرقہ

ہوا ایمان کم چنانچہ رسول فرماتے ہین کذب النسابون فیما فوق العدنان اور فرمان مہدی بھی امر قطعی ہی جب ثابت ہوا کہ یہی

مہدی موعود ہین اور مہدویت کے لئے اخلاق کو دلیل کرینگا ثبوت دلیل ہندہم مین آئیگا انشاء اللہ تعالی رجا حالانکہ

ان میان کی نقل پر ہرگز اعتبار و اعتماد نہین ہو سکتا ہی الخ ہدایت ہر نبی کے منکرین انکے اصحاب و توابع کے لئے

اسی گفتگو مین ہین بلکہ شیعہ کے نزدیک اکثر اصحاب رسول مع خلفاء ثلاثہ راشدین کے جو اہل سنت و جماعت کے پاس ایمن

پر دین کا مدار ہی کب اعتبار رہی بجز کذب اور دوسرے سب کے انکو یاد بھی نہین کرتے ہین الحاصل مسود کی غرض یہہ ہی کہ

ہمارے سلف صالحین سے لیکر آجتک کسی نے شعب الایمان نہین دیکھا مگر بندگمیان سید خوندمیر صدیق ولایت نے جو لکھے

ہین انکا اعتبار نہین اس زعم باطل کو دلیل بنانا فقط جہالت اور تعصب و ضلالت ہی باین آپ بھی لکھتا ہی کہ مین نے پوری

کتاب نہین پایا ہی دلیل جہل مرکب ہی کہ خود نہ دیکھنے پر اپنے قایل رہنا پھر دوسرے کو کہنا کہ اس کتاب کے عبارات مین غلطی

کرتے ہین رجا اپنی طرف سے اضافہ کرنا عادت مصنف کی نہین الخ ہدایت یہہ دعوی بھی محض تعصب اور

عین جہالت ہی کیونکہ مصنف شعب الایمان کی عادت ہی کہ جہان کہین حدیث کے معنے مین الفاظ کے بہ نسبت شبہ واقع

ہو تو اپنی طرف سے اسکو تغیر کردیتے ہین چنانچہ مشکات المصابیح کے باب ولیمہ مین لکھتے ہین الفصل الثالث عن ابی ہریرۃ

قال قال رسول المتباریان لایجابان ولا یوکل طعامہما قال الامام احمد یعنے المتعارضین بالضیافت فخرا و ریاء وعن عمران بن

حصین قال نہی رسول عن اجابۃ طعام الفاسقین وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اذا دخل احدکم علیکا فلیاکل من

طعامہ لا یسئل ویشرب من شرابہ ولا یسئل روی احادیث الثلاثۃ البیہقی فی شعب الایمان وقال ہذا ان صح فلان الظاہر ان

المسلم لا یطعمہ ولا یسقیہ الا ما ہو حلال عندہ اب دیکھئے کہ حدیث اول مین صاحب مشکات نے بعد حدیث کے امام کا قول

بھی بیان کیا اگرچہ عادت صاحب مشکات کی اکثر جگہہ مین فقط حدیث بیان کرنا ہی اور تیسری حدیث مین امام بیہقی رح

نے حدیث کے سوائے اپنا قیاس جو شعب الایمان مین بیان کیا ہی اسکو بھی لکھا ہی اس سے معلوم ہوا کہ صاحب شعب الایمان

کی عادت ہی جہان احادیث مین شبہ واقع ہو آپ صاف کرکے بیان کیا ہی الیسا ہی ذکر مہدی مین بھی بسبب اختلافات

روایات کے اپنی طرف سے اتفاق ائمہ حدیث کو بیان کردیا اسپر اگر کوئی کہے کہ صاحب مشکات و صاحب شعب الایمان

کی عادت ہی کہ سوائے حدیث کے اور کچھ اپنی طرف سے بیان نہین کرتے ہین جھوٹا اور فریبی ہی اب ہم شعب الایمان

کی عبارت کا ترجمہ لکھتے ہین اختلاف کیا لوگون نے امر مہدی مین پس ٹھہر گئی ایک جماعت اور حوالہ کیا انہون نے اسکی ہیچانکو

اسکے عالم طرف یعنے اللہ تعالی شانہ کی طرف اور یہہ اعتقاد کئے کہ وہ ایک شخص ہی فاطمہؑ کی اولاد سے نکلیگا اخر

زمانے مین انتہی اسی منصفو دیکھئے کہ اسمین کونسی بات خلاف عقاید سنیہ ہی یعنے اس قول مین چھے امر ہین پہلا گو

اختلاف امر مہدی مین کہ کس قسم کا ہونے آویگا اسلئے کہ احادیث جو آثار مہدی مین وارد ہین مختلف ہین دوسرا توقف

کرنا وزم اختلاف سے ہی تیسرا علما کا حوالہ اللہ تعالی پر چوتھا مہدی کو ایک شخص جاننا پانچوان اولاد فاطمہؓ سے ہونا

چھٹا وقت خروج بعض آخر زمان قرار دینا چنانچہ مسود خود ولیس ہنم کے اعتراضات مین روایات مختلفہ بیان کیا ہی کہ

ان چھے امر مین کونسا امر ہی کہ اسکے خلاف مجتہدون کے قطع نظر دوسرے علما سلف یا خلف قرار دئے ہین لاکن منکرون

کے کہنے کا اعتبار نہین رجا اسمین کوئی کلمہ حصر کا موجود نہین ہدایت یہہ عجب جہل بسیط ہی کہ وہ تو علم کو اللہ تعالی

پر حوالہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم کو معلوم نہین کہ کب آویگا اور کسطور پر پھر حصر کس چیز کا لازم آویگا رجا بالغرض والتق

الخ ہدایت مسود اس زعم پر اسکو معتبر کہا کہ عمدۃ الطالب وغیرہ مین سید نعمت اللہ نہین پایا ہم پوچھتے ہین جو جو ام

اسمین ہین قطعی ہین یا نہین مگر قطعی کہنا سر اسر کذب وجہالت ہی کہ بجز نص صریح یا حدیث متواتر یا اجماع صحابہ علی العموم کے

کوئی امر قطعی نہین اور ظنی کہنا بھی غلط محض ہی کہ خبر مختلف فیہ کے جہت غالب کو ظن کہتے ہین اور مغلوب کو وہم اگر ہر دو

جہت مساوی القوت ہون شک ہی پس یہہ کتب کسی جہت سے قوت استدلال نہین رکھتے کیونکہ امر مشکوک وموہوم کو

اعتقادیات مین بالکل اعتبار نہین بلکہ عملیات کے لئے بھی یہہ کتب معتبر نہین ہوسکتے ہین چہ جائیکہ الیسا امر اعتقادی قطعی

الثبوت جیسا کہ گذرا الیسی جہل دلیل سے منتفی ہو کہ اکثر کتب انساب اسمین مختلف ہین چنانچہ حبیب السیر کی دوسری جلد کی

پہلی خبر مین چھیالیس وین صفحے پر لکھا ہی بقول اکثر علماے کرام وفضلاے عظام کاظمؑ بیست پسر وہژدہ دختر داشت اور

اڑتالیس وین صفحے پر لکھا ہی مؤرخ تاریخ صحیح آوردہ است کہ کاظمؑ سی ویک پسر بیست وہشت دختر داشت وآسامی بیست وپنج

پسر وشانزدہ دختر را تفصیل نمودہ ودر کشف الغمہ از شیخ مفید منقول است کہ کاظم رضہ را سی وہفت فرزند بودہ از پسر ودختر

جنات الخلود مین لکھا ہی کہ عدد اولاد آنحضرت یعنی امام موسی کاظم رضہ ہجدہ پسر ونوزدہ دختر الخ اور لکھتا ہی کہ جمعے کہ اولاد را

سی وہشت دانند عقیل نام ذکر کردہ اند وبقول ابن الخشاب بیست پسر وبیست دختر انتہی اور سید مرتضی علم الہدی نے

اپنے نسب نامے کی کتاب مین لکھا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق سے لیکر حضرت امام عسکریؓ جو نسب نامہ سادات کا

جمع کئے تھے بسبب عربی رہنے کے مین فارسی کیا ہون اسمین لکھا ہی اما اسمعیل بن حضرت موسی کاظم رضہ را ہشت فرزند

بودند ہیبت وعابد وثابت ونعمت واسد ومحب واحمد وساجد اور اسکے بعد لکھا ہی اسد عابد ثابت نعمت محب

اور چند سادات ملکر بغداد سے امل کو ہجرت کئے ہین تقریر بالا مذکورہ سے ثابت ہوا کہ علماء نسب کو امام موسیؑ کاظم کی

اولاد مین بڑا اختلاف ہی یہان تک کہ ایک دوسرے کو بالمناصفہ فرق ہی پس ایسی بات پر بطور قطعیت کے یقین
کرنا عین تعصب و محض جہالت ہی با این سید مرتضی اپنی تاریخ مین نعمت بن اسمعیل بن امام موسی کاظم رض لکھا بھی ہی
فاما ترک اسمعیل در میان نعمت اور کاظم علیہما الرضوان کے کسی سبب سے اتفاق ہوا ہو یا تقدم و تاخر مین جیسا عدنان سے
اوپر رسول کی نسب مین علماے انساب کو اختلاف ہوا اس لئے منکرین خاتم النبیین بھی ایسے ہی اعتراضات وارد
کئے ہین چنانچہ عماد الدین عیسوی ہدایت المسلمین کے باب ششم کی فصل سوم مین لکھا ہی آپ لوگ محمد صاحب کو ابراہیم
کی اولاد جانتے ہو مہربانی کرکے انکا نسب نامہ ابراہیم تک ثابت تو کرو کتب تواریخ اور روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ
مین دیکھو کیا حال لکھا ہی کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب
بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان
ان ۲۱ نامون مین سب علماے محمدی متفق ہین مگر عدنان سے آگے اسمعیل تک کچھ پتا نہین بعضے ۴۰ نام بتلاتے
ہین بعضے ۷۰ نام اور بعضے اور کچھ انتہی آب ہم ہمارے معترض سے پوچھتے ہین عماد الدین نے تمہاری تاریخون سے
تم پر اعتراض کیا بخلاف اسکے کہ ہمارے یہان سب کو امام کے نسب مین اتفاق ہی اب تم کو منہہ کہان ہی کہ کتب انساب
کو اس مقدمے مین پیش کرین اور سب علما متفق ہین کہ خبر محتمل ہی صدق و کذب کو جب کسی خبر مین اختلافات کثیرہ واقع
ہون تو احتمال صدق باقی نرہا پس ایسی خبر کو خبر متواتر سے معارضہ کرنا جہل مرکب ہی اور کتب انساب آگے اولاد
کے ازبس بے اعتبار اور جھوٹے ہین جبکہ وہ اولاد سے بعض مقام انبیا اور اکثر مراتب اولیاء کبار رکھتے ہون اور
بعضی مخالف المذہب بعض کے انہین اسطور پر ہون کہ بسبب صحت و عدم صحت نسب کے تکذیب مذہب احد الطائفتین متصور
ہوا اور باوجود بطون اسفل متفرق الفرق کثیرہ ہونے کے ابا عالی کے اسماسب کے شجرات مین ایکہی طور پر ہون تو احتمال
جعل کیونکر ہو سکتا ہی با این بعضون کی شیخت محتاج بسیادت نہین پھر کیا ضرور ہی کہ اپنی مشیخت کو سیادت جعلی سے
قوت دیوین رجا غرض کہ معلوم ہوا کہ بارہ پشت مہدی مذکور مین الخ **ہدایت** بقول مسعود فرضاً اگر ۵۰۰
برس مین کسی کے دس پشت ثابت ہون تو لازم ہوا کہ ہر شخص ۵۰ برس کا ہوکر بیٹا جنے اگر ۵۰۰ برسمین کسی کے
بیس پشت ثابت ہون ہر شخص ۲۵ برس کا ہوکر بیٹا جنے جاننے کہ یہہ تقریر ازبس جہل ہی موافق تعدد بطون تقریر
سنیہ بھی ہو دستور زمانے کا ہی کہ کوئی پیری مین صاحب اولاد ہوتا ہی کوئی شباب مین مثلاً کسی کو بیس
سال مین اولاد ہوئی پھر ستر یا اسی سال مین اولاد ہو تو پسر اول کی اولاد کی اولاد در اولاد پدر سے ہم سن ہو سکے
بلکہ اولاد در اولاد در اولاد چنانچہ ہمارے یہان آج ۱۷۰۳ سال حضرت بندگمیان سید محمود ثانی مہدی کی وفات سے

٥١

ہوتے ہین آپ ایسے بعضون کے بارہ بطن ہین بعضون کے سات کیا جس کے سات بطن ہین انکا ہر فرد ٥٠٣ برس مین متا
اولاد ہوا ہو اور جن کے بارہ ہین انکا ہر فرد ۱۳۱ مین یہہ غلط ہی مگر ایسی عادت ہی کہ دو تین بطن مین کسیکو پیری مین
اولاد ہوا ہو اور ایسے چند بطن گذرین اور ہر ہر کی جوانی کی اولاد کے چند بطن گذرین تو اولاد پیری کو اولاد جوانی سے
تعدد کم ہوگا پس ایسے جہلات سے انتفای قطعیات سمجھنا عین جہالت ہی رہجانا فہمی کیا کیا شگوفے کھلاتی
ہی الخ **ہدایت** یہہ مقولہ جسحال مسود ہی کہ بسبب نافہمی کیا کیا طرح کی پوچ کلامی اور سب وشتم سے
پیش آیا مثل ہی من غم عمی رہجا اگر کہین اثبات فاطمیت مین ہمکو قول مہدی کا بس کرتا ہی **ہدایت**
ثبوت مہدویت دعوی اور اخلاق اور معجزون پر موقوف ہی پس ثبوت فاطمیت قول مہدئی پر ہو تو دور لازم
نہین آتا جیسا ثبوت نبوت خاتم الانبیا دعوی اور معجزون اور اخلاق پر موقوف ہی اور قرآن کا کلام اللہ ہونا قول
رسولؐ پر موقوف وگرنہ وہان بھی یہی دور محال کی صورت موجود ہی چنانچہ کفار عرب رسولؐ سے عرض کئے کہ
یہود اور نصاری کے علما سے ہم نے پوچھا کہ اس مرد کی صفت تمہارے کتابون مین دیکھی ہو تو وہ انکار کرتے ہین
اسیلئے ہی کہ ایمان بھی نہین لاتے ہین دوسرا کوئی گواہ لاکر اپنی رسالت ثابت کر وتب اللہ تعالی فرمایا قل ای شی
اکبر شہادۃ قل اللہ شہید بینی وبینکم اور قرآن کے کلام اللہ ہونے سے انکار کر کر کفار گواہی طلب کرنے مین اللہ تعالی
فرمایا لکن اللہ یشہد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ والملائکۃ یشہدون وکفی باللہ شہیدا ان الذین کفروا وصدوا عن
سبیل اللہ قد ضلوا ضلالا بعیدا ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا الا طریق جہنم خالدین
فیہا ابدا اب دیکھئے رسولؐ کا گواہ اللہ تعالی اور فرشتے اور رسولؐ قرآن کے کلام اللہ ہونیکے گواہ ہوے پس ثبوت
رسالت موقوف ہوا اللہ تعالی کی گواہی پر کہ وہ قرآن ہی اور قرآن کے کلام اللہ ہونے پر فقط رسولؐ کی گواہی
ہی بیان اور قباحت لازم آئی کہ آنحضرتؐ کی صحت رسالت قرآن پر موقوف ہی اور قرآن کے کلام اللہ ہونیکی صحت
حضرت پر اور یہہ دونو کی صحت حضرتؐ نے اللہ تعالی کی گواہی پر بتاے کہ وہ بھی داخل قرآن ہی پس قرآن کی صحت قرآن
موقوف ہوئی یا صحت رسالت قرآن پر اور صحت قرآن رسالت پر پس اسکا جواب سو ہین تمہارا جواب ہی ایسے معترضون کے
حق مین حق تعالی فرماتا ہی وہم ینہون عنہ وینئون عنہ یعنے وہ معترض منع کرتے ہین لوگون کو اسکی تصدیق سے اور آپ
بھی اس سے باز رہتے ہین وان یہلکون الا انفسہم اور نہین ہلاک کرتے ہین مگر اپنی ذاتون کو **تنبیہ** علماء نسب کو
دوسرون کے نسب کے قطع نظر خاص امام موسی کاظم کی اولاد مین بہت اختلاف ہی پھر اکثر شجرات اور کسی نسب کی کتاب
اور اولاد کثیر سے مراحتا اولاد مین امام کے نعمتؐ کا ہونا ثابت ہوتے پر بعضے کتب نسب مین نپانے سے قطعا انکار کرنا

محض تعصب و بد دیانتی ہی کیونکہ کل امور مین اثبات کی گواہی معتبر ہی نہ نفی کی چنانچہ دونو معارض ہون اگرچہ واقع قریب ابھی ہی
جیسا رویت قمر یعنے باوجود مطلع صاف رہنے کے ایک شہر مین تھوڑے سے معتبرین رویت کی گواہی دین اور اکثر معتبر وغیرہ نفی
رویت پر تو دیکھنے والونکی شہادت معتبر ہی یہہ تو امر عادی اور ممکن الوقوع ہی بلکہ امر بعید الامکان اور خارق العادت
بھی دیکھنے والونکی گواہی کو اعتبار ہی جیسا معجزے وکرامات جب کوئی خبر زمانہ بعید کے واقعہ کی ہو بطریق اولی اہل اثبات
کا ہی اعتبار ہی اسی لئے حدیث کی روایت مین اثبات ثقہ کو اعتبار ہی نہ نفی کو جیسا رسول کی شب معراج کی رویت
وغیرہ مین آہی انصاف والو دیکھو ثبوت نسب مین ہم نے کیسے کیسے دلایل قاطعہ اور حجت لامعہ اور براہین واثقہ لکھے ہین
اور مسود نے کس جہلات سے انتفاء فاطمیت امام جو قطعی ہی کرنا چاہتا ہی **فائدہ** سید شاہ محی الدین صاحب ویلوری
نے اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمہ چہارم مین ابن حجر مکی کی صواعق کے حوالے سے لکھا ہی کہ فرماے رسول جو کہ
نہ پہچانے حق میری عترت کا پس تین مین کا ایک ہی یا منافق ہی یا ولد زنا یا اُسکی مان کو ناپاکی مین اسکا حمل ہوا ہو
اور ملا علی قاری کے حوالے سے لکھا ہی کہ کہا جو کوئی علوی کو اسکی حقارت کی طور پر علیوی کہا پس سچ ہی کہ کافر ہوا انتہی
واللہ مین بیقین تمام بولتا ہون کہ مسود ہر بیر مہدویہ ہر چند منافق نہین ہی **دوسری دلیل کا ثبوت رجا**
غرض کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُن کے مہدیؑ کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ **ہدایت** یہی تسلیم ثبوت اسم مبارک
پدر امام عبداللہ ہونے پر بس ہی کیونکہ جب تک موافقت نامونکی نہو اس حدیث کی تصحیح وتسلیم کیسی ہوگی اسپر یہہ
بھی دلیل ہی کہ مسود لکھا ہی مہدوی یہان پچھلے فقرے کو دیکھکر گھبراے یعنے اگلے فقرے کو مہدی موعودؑ سے لیکر
یہان تک بلا تاویل قبول کرلئے چنانچہ لکھا ہی **رجا** اسمین یعنے پچھلے فقرے مین طرح طرح کی تاویلین الخ **ہدایت**
اگر اس سے غرض مسود کی تاویل صحیح سے ہو فہو المقصود اگر تاویل بیجا سے ہو دعوی بیدلیل کذب محض ہی ہمارے علما
کے تاویلات یہہ ہین املاء وجور وظلم سے مراد ظہور کی ہی نہ تمام زمین بھرجانا کس لئے کہ آیات واحادیث کثیرہ اسبات پر
دال ہین کہ قیامت تک کفر واسلام حق وباطل باقی رہیگا چنانچہ آگے اسی بحث مین سراج الابصار کی عبارت سے ظاہر ہوگا
رجا سب متاخرین اپنی کتابون مین لکھتے ہین **ہدایت** یہہ مقولہ مسود کا اسکے بلادۃ کی دلیل ہی کہ جس صفحے
مین یہہ عبارت لکھا ہی اسکے اوپر کی آٹھوین سطر کے آخر سے لکھتا ہی کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُن کے مہدیؑ کے نزدیک
مسلم اور صحیح ہی اور اُس سے چوتھی سطر کی ابتدا سے لکھتا ہی کہ پچھلے فقرے کو دیکھکر گھبراے اسواسطے کہ اُن کے مہدی کو
حکومت نصیب نہوئی کہ زمین کو عدل سے بھر دیا ان پر صادق آوے اسواسطے اُن کے خرد وبزرگ مہدیؑ سے
لیکر یہان تک اسمین طرح طرح کی تاویلین اور تحریفین کرتے ہین کہ تفصیل اُنکی اُن کے کتابون مین مذکور ہی مگر فقرۂ اول کو

سب نے بلا تحریف تسلیم کیا الخ اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ ہمارے امام سے لیکر آجتک سب اثبات کی تسلیم کرتے ہین کہ
مہدی کا نام مانند نبی کے محمد اور مہدی کے باپ کا نام مانند نبی کے باپ کے نام کے عبداللہ ہونا ضرور ہی پھر بلا وہ مسود
کی یہہ ہی کہ اس عبارت کے اتمام کے آدہی سطر بعد لکھتا ہی کہ سب متاخرین اپنی کتابون مین الخ اگر ہمارے امام کے باپ کا
نام عبداللہ ہونا فقرۂ اول کو بلا تاویل کیون تسلیم کرتے جیسا فقرۂ ثانی کو بتاویل تسلیم کئے ویساہی انہین بہی کرتے رجا
چنانچہ تواریخ کے کتابین الخ ہدایت کذب اثبات کا بدیہی ہی کہ پہلے ہمارے یہان تاریخ کے کتابون مین مطلع
الولایت بنی ہی اسکی حقیقت مسودہ دلیل اول مین لکھ چکا ہی کہ اسمین سید عبداللہ موجود ہی اور سراج الابصار ایجاز الادلہ
حجت اثبات مہدویت کی کتابین ہین چنانچہ آگے ذکر ہوگا رجا جس جگہہ کہ احادیث موافق الخ ہدایت یہہ بہی جھوٹ
اور افترا ہی کہ مسودہ اوپر لکھتا ہی مہدی سے لیکر یہان تک اسمین یعنے حدیث مذکور کے پچھلے فقرے مین طرح طرح کے تاویلین
اور تحریفین کرتے ہین الخ پھر لکھتا ہی کہ بالکل نام نہ لیا واہ جب اپنے کلام کی خبر اتنے قریب کی نہو اور ایک ہی صفحے مین
کہین کچہ کہین کچہ لکھ دیوے تو اس مثل کے موافق ہی کہ دروغ گو را حافظہ نباشد بلکہ بغور دیکھو تو ساری کتاب ایک دفتر طوفان
اور مجمع کذب و بہتان ہی الحاصل صاحب سراج الابصار مطابق قول مسودہ کے پچھلے فقرے کی تاویل یہہ لکھے ہین۔
ثم اعلم ان مقصود الشیخ من ایراد الحدیث ان المہدی یملا الارض کلہا قسطا و عدلا کما ملیت جورا و ظلما یعنی لا یوجد الجور
والظلم فی الارض اصلا وہذا المعنی لم یوجد فی زمان من ادعی انہ المہدی فلا یکون مہدیا قلت علی ہذا المعنی للحدیث معارضات
من الکتاب والسنۃ الصحیحۃ منہا قولہ عن ثوبان رضہ انہ قال قال رسول اللہ صلعم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیامۃ
فاین زمان یخلص لا ملاء القسط والعدل فی کل الارض لان السیف لا یکون الا بین اہل العدل و اہل الظلم والجور ولا یزال
المقاتلۃ بین اہل الحق و غیرہ فتبین ان الظلم والجور لا ینفیان ابدا عن کل الارض ومنہا قولہ لا یزال طایفۃ من امتی یقاتلون
علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ ہذا الحدیث مذکور فی المسلم عن جابر بن عبداللہ فاعلم ان مقاتلۃ الطایفۃ علی الحق دلیل
علی ان الطایفۃ الاخری علی الباطل والظلم والجور فای ظلم وجور اعظم من المقاتلۃ مع اہل الحق وہو ثابتۃ الی یوم القیامۃ
بلفظ الحدیث فتبین ان ملاء القسط والعدل فی الارض کلہا بنفی الجور والظلم غیر ممکن فمن حمل الحدیث علی ہذا المعنی فقد
جہل ومنہا ما قال الامام الزاہد تحت قولہ تعالی یا عیسی انی متوفیک و رافعک الآیہ قد اخبر النبی صلعم انہ ع ینزل من السماء
حین یخرج الدجال اللعین ویدور فی العالم و وقع القحط واشتد الامر واجتمع المومنون بمکۃ والمدینۃ و بلغ اللعین افق الارض
غیر مکۃ والمدینۃ فاذا قصد مکۃ ینزل عیسی من السماء بمکۃ و صلی صلوۃ الصبح بالجماعۃ مع قلیل من المومنین ثم یخرج الی قتال
الدجال مع من معہ من المومنین الی ہنا کلامہ فانظر ایہا المنصف لو کان المہدی ملکا حین خروج الدجال لما یملک

الدجال افق الارض وان ملک وافسد فی جمیع الارض فی حیوۃ المہدی فاین ملاء القسط والعدل فی الارض کلہا بنفی الجور

والظلم وای ظلم اعظم من ظلم الدجال لقولہ فی حقہ فعاث یمینا وعاث شمالا یا عباد اللہ فاثبتوا انصف رحمک اللہ کیف یستقیم

معنی الحدیث علی ما فہمت ومنہا قولہ تعالی والقینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ اعلم ان وجود العداوۃ بینہم یدل

علی وجودہم الی یوم القیمۃ ظالمین جابرین ثم اعلم ان الظلم باعتبار مدلولہ وہو وضع الشیء فی غیر موضعہ یشمل الظلم علی الغیر کالقتل والغصب

بغیر الحق والضرب والشتم والایذاء کذلک الظلم علی نفسہ وہو الکفر والعصیان بجمیع انواعہ فکیف یمکن رفع مادۃ الظلم عن

اہل الارض جمیعا ولا دلیل فی الحدیث علی تخصیص الظلم بنوع من انواعہ ذکر فی المدارک تحت ہذہ الآیت فکلمہم ابدا مختلفون

وقلوبہم شتی لا یقع بینہم توافق ولا تعاضد ومنہا قولہ تعالی ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من

رحم ربک ولذلک خلقہم فہذہ الآیۃ تدل علی ان اللہ لم یشاء جعل الناس امۃ واحدۃ فلم یجعلہم امۃ واحدۃ وقولہ تعالی ولا یزالون

مختلفین تصریح فی عدم خلو زمان من الاختلافات بین اہل الحق والظلم والباطل فکیف یتصور ارتفاع الظلم بجمیع انواعہ عن جمیع

اہل الارض فمن خصص الظلم بنوع من انواعہ من غیر مخصص فمن عند نفسہ ثم اعلم ایہا المنصف ان ملاء القسط والعدل مذکور فی

الحدیث علی وجہ التشبیہ بالجور والظلم فلا یخلو اما ان یکون التشبیہ فی الکیفیۃ او الکمیۃ اما الاول فمسلم ای کیفما تمکن الجور والظلم فی

اہل الارض یمکن المہدی العدل والقسط فی البعض ولا دلالۃ فی الحدیث علی الجمیع او الاکثر اما الثانی ای التشبیہ فی الکمیۃ ای

کمیۃ الافراد والملوفیہم الجور فغیر مسلم لما ذکرت من المعارضات والحدیث حسانی لا یحکم بصحتہ الا بعد وجدانہ فیمن بعد فی حقہ

ولا یفسر معناہ بما یعارض الکتاب والصحاح فالتاویل الصحیح ان یقال یملاء الارض قسطا وعدلا ای یملاء القسط والعدل فی

بعض اہل الارض والبعض مطلق فی القلۃ والکثرۃ فلو ملاء جزءا من الاجزاء الارض یصح ان یقال ملاء الارض بالقسط

والعدل لان بین اجزائہا ملابسۃ من حیث انہا قطع متجاورات مجاورات ویؤید بہذا التاویل ما ذکر فی المدارک تحت

قولہ تعالی وجعل القمر فیہن نورا ای فی السموات وہو فی السماء الدنیا لان بین السموات ملابسۃ من حیث انہا طباق فجاز ان یقال

فیہن کذا وان لم یکن فی جمیعہن کما یقال فی المدینۃ کذا وہو فی بعض نواحیہا الی ہہنا کلامہ ویؤید ایضا ما ذکر فی شرح العقاید

فی وصف النبی واکمل کثیرا من الناس فی الفضائل العلمیۃ والعملیۃ ونور العالم بالایمان والعمل الصالح فانظر ایہا المنصف الی

قولہ نور العالم فہذا القول مثل قولہ یملاء الارض لیس المراد بتنویر العالم کلہ او اکثرہ بل البعض المطلق ولو عدوا ما بلغوا معشار الف

الف من فی الارض لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مات وترک مایۃ الف واربعۃ وعشرین الفا فی روایۃ فما اقلہم بمقابلۃ

من فی العالم من الناس فمثل ہذا الکلام لا یراد بہا حقایقہا بل المراد المجاز المتعارف وہو فی ہذا المقام ظہور ما لم یظہر وجود ما لم

یوجد ویؤیدہ ما ذکرہ الکرمانی تحت قولہ یمحو اللہ بی الکفر ای من بلاد العرب او بمعنی الغلبۃ بالحجۃ وظہور دلیل مثالہ ما یقال ملاء

السوق بر ای البر فی السوق موجود ظاہر غیر مختف ولیس المراد منہ ان البر مملوٌ فی السوق بحیث لا یوجد موضع منہ الا و البر فیہ مملوٌ
وکذالک لا یفہم منہ ان البر اکثر الاطعمۃ اللتی فی السوق فکذا ہہنا لان الحقیقۃ متعذرۃ بما ذکرہ من المعارضات المتقدمۃ والمجاز مستعمل
متعارف فلا بد من المصیر الیہ وہو وجود القسط والعدل وظہورہ فی بعض اہل الارض وماذکرت مشار ما عندی من المباحث.
فی ہذا الحدیث خلاصہ یہہ ہی کہ صاحب سراج الابصار فرماتے ہین رسالہ مردودہ کے مصنف شیخ علی کی غرض اس حدیث
کے لانے سے یہہ ہی کہ ہمارے امام سب روئے زمین عدل وانصاف سے نہین بھر دئے تو مین کہتا ہون آیات صریحہ اور
احادیث صحیحہ سے ثابت ہی کہ قیامت تک زمین پر ظلم و عدل حق و باطل کفر و اسلام اور امت مین جنگ اور
لوگون مین خلاف باقی رہیگا چنانچہ دجال کا ظلم مشہور ہی رسول فرماے کہ سب زمانے کو خراب کردیگا مگر مکے اور مدینے کو
جب مکے کا قصد کریگا عیسیٰ اتر کر قتل کرینگے اگر دجال کے وقت مہدی رہے تو عدل سے بھرنا کہان ثابت ہی کہ دجال
کے ظلم سے کوئی ظلم بڑا نہین پس اس حدیث کا یہہ معنی کرنا قرآن وحدیث کا خلاف ہوا اور ایسے ہی معنے اور کلام بڑے بڑے
ائمہ مفسرین اور محدثین اور متکلمین بھی کئے ہین جو ہم کرتے ہین یعنے زمین کے رہنے والو نمین کہین بھی ہو تھوڑے لوگ عدل
والصاف سے بھر جاوین اور کمال ایمانی حاصل کرین جیسا رسول فرماے ہین کہ اللہ تعالی میری سے ذات کفر کو
مٹا دیتا ہی یعنے عرب سے یا دلیل کا غالب ہونا یا ظاہر ہونا کفر کا مٹنا ہی مثلا کہتے ہین کہ بازار گیہون سے بھرا ہی تو
اس سے یہہ مراد نہین کہ بازار مین کوئی جاے گیہون سے خالی نہین یا سب اناج کے مقابلے مین نظر کرین تو گیہون
سب اناج سے زیادہ ہین بلکہ یہہ بات ہی کہ گیہون آشکارا بکتے اور بخلش میسر آتے ہین اور اس حدیث کے معنے مین
آب یہہ خادم الفقرا کہتا ہی کہ آج عرب کے ملک مین بہت کفار ہین اور سب زمانے مین بیشمار پس حدیث کا صحیح معنی یہہ ہی
کہ اللہ تعالی بسبب ذات بابرکات خاتم الانبیا کے دین کو ایسا قوی دلیل اور ظاہر کیا کہ گویا کفر مٹ گیا ایسا ہی مہدی سے
بھی ہوا ہی کہ آپکی دلیل غالب اور مذہب حقہ کا غلغلہ اطراف واکناف مین مشہور و معروف ہی چنانچہ تین سو تیس برس ۳۳۰ کے
آگے اہل مکہ مہدویہ کے قتل پر فتوی دئے تھے اور حیدر آباد کی شہادت کا واقعہ بطریق اخبارات انگریزیہ و فرانس وغیرہ
کے ولایتون مین پہنچ گیا ہی اور اب بطفیل مسودہ کے انشاء اللہ تعالی بہت دور دراز تک پھیل جاویگا اور یہی معنی زمین
بھرنیکا ہی چنانچہ اللہ تعالی شعیبؑ کے امت کو فرمایا لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا یعنے زمین درست ہو چکی بعد تم
فساد مت کرو پس شعیبؑ پر تو ان کے دو بیٹیون کے سواے کوئی ایمان نہین لایا تھا پھر اللہ تعالی مطلق زمین کی درستگی
بیان کرنیکا کیا معنی اس سے معلوم ہوا کہ مراد اصلاح زمین سے اظہار دعوی شعیبؑ تھا اور مصنف سراج الابصار معترض
کے جرح کے موافق فقط فقرۂ ثانی بیان فرماے اور کلام معترض سے ظاہر ہی کہ فقرۂ اول کی صدقیت ہمارے امام کے لئے

مسلم سمجھا چنانچہ اُسی رسالہ مردودہ کے متعدد جا یونمین سیادت اور نام وغیرہ کا اقرار بھی کیا ہی اور قاضی منتجب الدین مشاہیر ز
سے ہین اپنی کتاب مخزن الدلایل مین اس حدیث کو بتفصیل تمام بیان کئے ہین کہ اول کتاب ہمارے امامؑ کے ثبوت مین تابعین سے
وہی بنی ہی رجا بلکہ صاحب شواہد الولایت نے ماں کا نام بھی الخ ہدایت یہہ کذب افحش از ماتقدم ہی صاحب
مطلع الولایت یہہ لکھے ہین والدہ آنحضرت نیز عفیفہ صالحہ مدام شبخیز بودند شبی در ثلث اخیر معاملہ دیدند کہ آفتاب از
آسمان در گریبان خود فرود آمدہ بالاسوی آسمان رفت و بروایتی ماہ از آسمان در گریبان خود فرود آمدہ بالاسوی
آسمان رفت نام بی بی آمنہ بود و نام بی بی آغا ملک میان سید عثمان بعد معاملہ مذکور داشتند انتہی پس دیکھئے کہ صاحب
شواہد نے ہی لکھا ہی کہنا کتنا بڑا جھوٹ ہی اسپر یہہ بھی آپ لگا دئے کہ صاحب مطلع الولایت فقط آغا ملک لکھا ہی
دروغ بر دروغ آپکی تحریر سب ایسی ہی ہی ہداہ اللہ الخیر رجا اُن کے مہدی نے کبھی یہہ دعوی نہ کیا ہدایت
جواب اسکا خود مسعود کا اقرار ہی کہ اسی بحث مین اوپر گذرا یعنے لکھا ہی کہ غرض کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُنکے
مہدی کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ پس غور کرین کہ باوجود مخالفت صریحہ کا ہیکو تسلیم کرتے خصوصاً فقرۂ اول کو کہ
جسمین اسمہ اسمی ابیہ اسم ابی داخل ہی اسی سے معلوم ہوا کہ ہمارے امامؑ کا دعوی اپنے باپ کا نام بھی عبداللہ ہونے پر تھا
کہ اس حدیث کو تسلیم کئے اور سید خان آپ کا عرف چنانچہ خود مسعود کا عرف نہان خان اور نام ابو رجا محمد اور اس
خادم الفقرا کا عرف شاہ صاحب میان اور نام سید شاہ محمد اور عرف والد امجد قدس سرہ کا حضرت سید نمیان صاحب
اسم مبارک سید احمد بلکہ ہمارے یہان آج سبہونکے نام ایسے ہی ہین اور یہ مسعود بن اولاد کے خود بخود رجا کا باپ کیونکر
بنگیا الا کن انصاف نامے کے حوالے سے مسعود نے جو لکھا ہی اُسمین تبدیل و تحریف کیا ہی یعنے لکھا ہی کہ اُنہون نے جواب دیا
کہ رسول خدا کے باپ مرد کافر تھے انکا نام عبداللہ کیون ہو سکتا ہی الخ یہہ سراسر تبدیل و تحریف ہی انصاف نامے کی
عبارت یہہ ہی پدر رسولؐ مرد کافر بود عبداللہ چون باشد محمدؐ عبداللہ ست مہدیؑ نیز عبداللہ باشد امامؑ کے کلام
مین عبداللہ چون باشد سے مراد نام کی یعنے علمیت کی نہین بلکہ عبداللہ حقیقی سے غرض ہی جیسا اللہ تعالی فرماتا
ہی فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ای فی حسبی کما صرح فی الصراح یہہ فرمان اس مانند ہی کہ زنگی کا نام قمر ہو تو کسی نے
کہا کہ زنگی سیاہ است قمر چون باشد یوسف قمر است پس یہان تبادر ذہنی یہہ نہوگا کہ اُسکی علمیت کا انکار ہی کیونکہ
یوسف قمر باشد سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ غرض متکلم کی وصف حاصلہ سے ہی نہ علمیت فاصلہ سے اسی لئے ہمارے
امامؑ فرماے کہ محمدؐ عبداللہ ست و مہدیؑ نیز عبداللہ باشد علیہما السلام ایسا ہی اشارہ سہو کاتب سے بھی ہی کہ جناب

ز رسالتمآب آپ فرماے ہین اکتب ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ فقال سہیل واللہ لوکنا نعلم انک رسول اللہ ما صددنا

عن البیت ولا قاتلناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ فقال النبی واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی اکتب محمد بن عبد اللہ
یہہ حدیث مشکوۃ کے باب الصلح مین مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم کی روایت اور بخاری کی صحت سے ہی اور باب الکتاب
الی الکفار مین ابن عباسؓ کی روایت اور بخاری کی صحت سے ہی کہ رسولؐ نے ہرقل کو عنایت نامہ یون لکھوایا بسم اللہ الرحمن الرحیم
من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ہرقل الخ اور ہمارے امامؑ یون فرمانے کا موجب یہہ ہی کہ آپکو معلوم تھا کہ وہ سوال کرنیوالے کبھی
ایمان لانیوالے نہین فقط ارادہ انکا اعتراض والزام کا ہی مگر صاف فرماتے کہ میرے باپ کا نام بھی ہی (عبد اللہ) تو وہ اعتراض
کرتے کہ تم کو بادشاہت کہان ہی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سائلین اس امر کے قصد ہی سے باز رہے ہین جیسا پیغمبر سے ان
معجزون کے سائلین جو آگے قریب انکار کرینگا باز رہے اور اب بھی ویسا ہی ہوا اور دوسرے منکرین کا معقول ہی اس لئے
ہمارے امامؑ نے کلام کو اسی پر قطع کئے چنانچہ اللہ تعالی ازلی کافر رسولؐ سے معجزہ طلب کرنے سے حکم کیا قولہ تعالی
واقسموا باللہ جہد ایمانہم لئن جاءتہم آیۃ لیؤمنن بہا قل انما الآیات عند اللہ وما یشعرکم انہا اذا جاءت لا یؤمنون وقولہ تعالی
ویقول الذین کفروا لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ قل ان اللہ یضل من یشاء ویہدی الیہ من اناب قولہ تعالی لن نؤمن لک
حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا او تسقط السماء کما زعمت علینا
کسفا او تاتی باللہ والملائکۃ قبیلا او یکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا
کتابا نقرؤہ قل سبحان ربی ہل کنت الا بشرا رسولا قولہ تعالی وقالوا لولا انزل علیہ آیات من ربہ قل انما الآیات عند اللہ
وانما انا نذیر مبین ایسے آیتونکو دیکھکر ازلی مومنین سمجھے یہ کفار ازلی کے لئے جواب ہی کہ معجزے دیکھکر بھی سحر اور
قوت شیطانی کا خیال کرتے اور اپنے کفر کو اور بڑہاتے ہین اور کفار کہے اور کہتے ہین کہ رسولؐ معجزے ہرگز نہ بتاسکے
کیونکہ آدمؑ کی پیدائش کے آگے لوح محفوظ مین لکھے ہوئے یہہ آیات میرے پر نازل ہوتے ہین کرکے محمد صاحب کہتے
ہین پھر لوح محفوظ پر ان سے کہے موافق لکھا ہی کہ آپ فقط ڈرانے والے ہین معجزے طلب کئے تب بھی نہ بتاسکینگے یہی
جواب دینگے کہ معجزے بتانا اللہ تعالی کا کام ہی مین فقط ڈرانیوالا ہون جیسا کہ باب دوم کے جواب مین اسمت عیسوی
کی کتاب سے حوالہ دیا گیا پس یہی حال منکران مہدی موعود کا ہوا اور ہوتا ہی اور آیۃ وجادلہم بالتی ہی احسن پر عمل کرنا
اسی کو کہتے ہین کہ جیسے کو ویسا جواب پہنچے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا اور ہمارے ہم نسب اور
تمہارے ہم مذہب جسور مین سید دستگیر صاحب وغیرہ کہ ان کے شجرات الانساب مین بھی یہان عبد اللہ اور وہان
سید نعمت اللہ موجود ہی انکی شیخت کو جو کا نام سید عبد اللہ یا سید نعمت اللہ بلکہ سید ہی ہونا ضرور تھا کہ اکثر مشائخین کبار
سالفین وموجودین شیخ اور ان کے خلفا ومریدین بہت سے سادات ہین اگر کہین کہ وہ بھی جعلی نسب بتاتے ہون

ہم کہتے ہین ازبس پوچ کلامی ہی کہ اہل شجرات انساب متعددہ متفرق خاندان اور متوطن بلاد بعیدہ باین طور ہون
کہ ایک کی خبر دوسرے کو بے تلاش و تردد بلیغ محال رہے اور بعض مخالف مذہب بعض کے اُن مین ایسے بھی ہین کہ اسی کے
سبب سے ایک دوسرے پر حکم تکفیر کر سکتے ہین بطن اسفل سے اعلی تک اسما برابر علی الترتیب کیونکر بنا سکتے ہین پس ایسے امر قطعی
الثبوت کو وہمیات و خیالیات سے معارضہ کرنا جہالت ہی رجا حالانکہ محققین حضرتؐ کے والدین کے ایمان کے بھی قایل ہین الخ
ہدایت کلام مسود سے صاف ظاہر ہی کہ محققین کا اتفاق اسپر ثابت نہین کیونکہ لفظ محققین کے ساتھ جمہور یا سب
وغیرہ لکھتا البتہ لوگ گمان کرتے کہ شاید محققین کا اسپر اتفاق ہوگا مگر فقط لفظ محققین لکھنے سے معلوم ہوا کہ بعضی قایل ہین
اور حقیقت ایسی ہی ہی کہ نادر کسی نے اپنے حسن ظن سے لکھ دیا ہی یہہ بھی مسود کے لکھے سے ظاہر ہی کہ سب متکلمین کا اتفاق
ہی کہ والدین جناب رسالتمآبؐ کے کافر ہین مشکات کے باب الزیارت مین ابی ہریرہؓ کی روایت سے ہی قال زار
النبی قبر امہ فبکی و ابکی من حولہ فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لہا فلم یوذن لی و استاذنتہ فی ان ازور قبرہا فاذن لی
فزوروا القبور فانہا تذکرۃ الموت رواہ مسلم اگر مرے بعد بھی ایمان درست ہو سکتا ہی تو ہر کافر مرتے ہی خبر ہوتی کہ اپنا مذہب
باطل ہی اور قیامت کے دن تو سب کہینگے ہم ایمان لاتے ہین پس سب کے سب مسلمان اور مومن ہی ہونگے اور اگر کہین
کہ عیسیٰ ہزاروں برس کے مردے اٹھاتے حضرت رسالت مآب بھی ایسا ہی کئے ہون سلمنا یہہ قدرت بعد رسول اللہ
کے کئی اولیا کو اللہ تعالی نے دیا ہی کہ جنکے نقلات مشہور ہین پس ایمان لانا ابو طالب اور آباء اعالی جناب رسالتمآب
اور اصحاب وغیرہم کے لئے بھی یہہ گمان ہو سکتا ہی یہہ محال ہی کہ سب پر ظاہر ہو سکتا ہی فافہم ایک نکتہ اسمین اور ہی
کہ محققین جانتے ہین ہمارے امامؑ فرماے کہ محمد عبد اللہ ہی اور مہدی بھی عبد اللہ رہنا عبد اللہ محققین کی اصطلاح مین
فرد وقت کا نام ہی کہ قطب المدار اسیکو کہتے ہین اور اسکو قطب الواحد بھی بولتے ہین لاکن ابتداء انشاء انسانی سے انتہا
تک ممد جمیع اقطاب روح محمدؐ ہی چنانچہ یواقیت کے ۴۵ مبحث مین لکھتا ہی اما القطب الواحد الممد لجمیع الانبیاء والرسل الاقطاب
من حین نشاء الانسانی الی یوم القیامۃ فہو روح محمد فافہم اور ۴۳ مبحث مین لکھا ہی قال فی الفتوحات فی باب السبعین و
مائتین ان اسم القطب فی کل زمان عبد اللہ الخ ان دونون عبارتون کا خلاصہ یہہ ہی کہ ہر وقت قطب المدار کا نام عبد اللہ
ہی اور آدم سے لیکر آخر زمانے تک قطب ممد جمیع الاقطاب روح محمدؐ ہی کہ جسکے لئے آپ نے فرماے اول ما خلق اللہ
روحی کہ وہی باطنیت ذات مصطفیؐ اور ذات مہدی موعودؑ ہی کہ اسکی تحقیق انشاء اللہ تعالی باب ہشتم مین ہوگی
باب اول عقیدہ یازدہم و بجا ہم مین بھی گذری ہی **تیسری دلیل کا ثبوت** رجا یہہ حدیث اگرچہ مہدی ہی
اپنے مہدیگی کے واسطے شاہد اور دلیل ٹھہراتے ہین الخ **ہدایت** مسود کا اعتراض اس دلیل مین بچند وجہ ہی

۵۹

اول لفظ سود کو جو مانند نور اور طول کے اور معنے مین سرداری کے ایسا مشہور ہی کہ اکثر مقام مین یہی معنی مستقیم ہوتا ہی صاحب
صراح عود مین لکھا ہی عود العقار راہ دیرینہ و مہتر قدیم یقال سود و عود چنانچہ سودت بالضم بھی سرداری ہی جیسا منتخب
وغیرہ مین ہی اور سیاق و سباق حدیث سے معنی سیادت کا بہت مناسبت رکھتا ہی کیونکہ اللہ تعالی کے خلیفے کے
ساتھ سرداری یعنے سیادت کے نشان چاہئے نہ کالے پیلے چنانچہ اللہ تعالی کے بہت خلیفون کے ہمراہ مومنین بھی زیادہ
نتھے چہ جائیکہ نشان ہون اور کالے نشان اللہ تعالی کے خلیفے کی علامت ہونا کچہ امر عجیب و بزرگ نہین بلکہ امر بزرگ
و عجیب سیادت کے نشان ہونا ہی پس معنی یہہ ہوا نشان ایسے کہ سید ہون یعنے سیادت کے نشان جو خلق حسنہ مرضیہ
وغیرہ ہی جنمین ظاہر ہون اور دوسرا یہہ ہی کہ قد جاءت من قبل الخراسان یعنے آوین ابتدا کی طرف سے خراسان کے رسول
جو فرماے اس آنے کو ہند کی طرف آنا مقرر کر لیا فحواے حدیث سے صاف پایا جاتا ہی کہ مراد فرمان رسول کی خراسان
کی ابتدا کی طرف سے عرب طرف آنیکی ہی کہ جہان جناب رسالت مآب تشریف رکھتے تھے چنانچہ حدیث ابونعیم سے صاف
ظاہر ہی کہ من قبل المشرق فرماے ہین یعنے ہند کہ من قبل الخراسان اور عرب سے مشرق کی جہت مین ہی پس آنا ہند سے مکہ
معظمہ طرف ثابت ہوا چنانچہ دستور ہی کہ متکلم کسی کو کہے فلان فلان طرف سے آوے تو اس سے ملا پس آنیکی جاے متکلم
ہی نہ جہت مخالف مثلا کسی مبنی والے نے کہا کہ قبل مشرق سے فلان آتا ہی اس سے بلو پس کوئی بندری کہہ سکتا ہی کہ مراد
اس سے بندر طرف آنا ہی بلکہ یہہ آنا مبنی مین ہی جسکو تمیز تعین جہت مبینہ ہو کہ اتنا صاف بیان ہی پھر غوامض حدیث
کیا خاک سمجھے اسپر روایت ثانی مین جو ابو نعیم سے ہی کان وجوہہم زبر الحدید کہ صفت الرایات السود کی واقع ہی اگر کالے
نشان اسکا معنی کرین وجوہہم کی ضمیر جمع مذکر کا مرجع کون ہی پس صحیح معنی اسکا یہہ ہی جب آوین نشان ایسے کہ وہ
سید ہین قبل مشرق سے کہ ہین ذاتین انکی لوہے کے ٹکڑے جیسا اللہ تعالی فرمایا لا یخافون لومۃ لائم اور روایت
اول مین بھی یہی معنی ہی جب دیکھو تم نشان ایسے کہ وہ سید ہین آوین قبل خراسان سے پس آؤ تم انہین یعنے اتباع کرو
اور یہہ خبر اسوقت صادق ہوی کہ ہمارے امام بیت اللہ مین دعوت کئے نہ یہہ کہ خراسان سے ہند کو آنے رسول فرماے
ہین جیسا مسود سمجھا ہی ایسے ایسے دلایل واضح مین تحریفات و تبدیلات کرنے جسکو اندیشہ نہو دوسرے مواضع مین کیا کیا
نکریگا پھر کہتا ہی کہ مہدویہ معنی حدیث مین غلطی کرتے ہین ای انصاف والو نظر کرو کون غلط گو ہی اور حدیث ابن ماجہ
کی صحت کے لئے مسود لکھا ہی کہ بہت حدیثون مین آیا ہی قبل خروج امام مہدی فرات کی ندی مین سونیکا پہاڑ کھلیگا
اور ابو نعیم و امام احمد و طبرانی بخاری مسلم کی تحقیق بیان کیا کہ اسپر جنگ ہوگا اور امام مہدی کے سبب سے اسکی صلاح ہوگی یہہ بات
سراسر کذب فاحش ہی بلکہ بخاری و مسلم وغیرہ سے یہی ثابت ہی کہ سونے یا چاندیکا پہاڑ فرات مین نکلا اسکے لئے جنگ

ہو کر ایک مرد کہ عترت رسول سے ہوگا اس سے اسکی صلح ہو گی مگر یہہ روایت جو تسوید مسود مین ہی از روے سند کے ضعیف

و بے اعتبار ہی اس تقریر سے کہ ابتدا مین اسی باب کے حدیث کی سند کے بیان مین گذری کیونکہ بہت احادیث اسکو

معارض ہین چنانچہ آگے مذکور ہونگے **چوتھی دلیل کا ثبوت رجا** یہہ روایات مسلمہ اُن کی الخ **ہدایت**

اُلٹی سمجھ والے ایسا ہی کہتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبثت لا یخرج

الا نکدا یعنے اچھی زمین سے مو ر اچھا اگتا ہی اور بری زمین سے برا الغرض مسود کے اس کلام کا مطلب کچھ معلوم نہوا

کہ لکھا ہی مہدی موعود جوان عالم شباب مین ہونگے اگر مراد مہدویت مانند نبوت کے حاصل ہونے سے ہی تو خود اسکے

کلام کا خلاف ہوا کہ بعد چالیس برس کے سن کہولت مقرر کیا ہی اگر مراد مہدویت شباب مین حاصل ہونے سے ہی تو رسول

کے فرمان کا خلاف ہوا کہ خلا ما شابا حدثا فرماتے ہین پس ضرور ہی کہ مہدویت لڑکپن سے ثابت ہو جیسا ہمارے امامؑ کی

مہدویت کے ثبوت کا مسود سر یکا متعصب مقر ہی کہ باب دوم کی ابتدا مین اور اس بحث مین بھی شواہد الولایت وغیرہ

کے حوالے سے ذکر کیا ہی پھر اپنی تیرہ سمجھ سے لکھا ہی کہ ان کے مہدی نے جو وقت اُنتھواں سال شروع ہوا دعوی

مہدویت کا کامل کیا الخ بلکہ اسی مقولے سے ظاہر ہی کہ ہمارے امامؑ اسکے آگے ہی دعوی کئے ہین مگر مسود اپنے

فہم سقیم سے اسکو ناقص سمجھا ہی **رجا** مہدی جوان کا انکار تیری بلا ہی الخ **ہدایت** اگرچہ عقلمندون کو

اتنا ہی بس ہی جو گذرا مگر مسود سر یکے لوگون کو سمجھانے کے لئے لکھا جاتا ہی کہ مسود باب دوم کی ابتدا مین لکھا ہی

بارہ سال کی سن مین خضرؑ اور شیخ دانیالؒ امامؑ کو مہدی موعود جانکر تلقین ہوئے اور دانا پور کے جنگل مین دو آدمی

تصدیق کئے کر کے اسی بحث مین لکھا ہی ہمارے یہان اسوقت تین آدمی کی تصدیق کی روایت ہی کہ سن شریف

اسوقت کچھ اوپر تیس کا ہی پھر کیف ہمارے امامؑ کو اس نے جو شیخ کبیر لکھا ہی اسکا کذب و تعصب سمجھنے بس ہی کیونکہ عرب کی

لغت مین شیخ کبیر اُسے کہتے ہین کہ جسکی فارسی پیر کہنہ اور ہندی کھکر یا بہت بوڑھا ہی کہ فقہا کی اصطلاح مین اسکو شیخ فانی

کہہ سکتے ہین جیسا اللہ تعالی شعیبؑ کے بیٹیون اور یوسفؑ کے بھائیون اور زکریاؑ کے مقولے سے خبر دیتا ہی کہ کہے

ابونا شیخ کبیر اور فرمایا فقالوا یا ایہا العزیز ان لہ ابا شیخا کبیرا اور فرمایا وقد بلغت من الکبر عتیا یعنے موسیٰؑ شعیبؑ کے

بیٹیون سے پوچھے کہ تم اپنی بکریونکو پانی کیون نہین پلاتے تو جواب دئے کہ ہمارا باپ بہت بوڑھا از کار رفتہ ہی اور

یوسفؑ اپنے بھائیون سے مکر کرکے اپنے سگے بھائی کو لے لئے تو بھائیون نے کہے کہ ای عزیز اسکا ایک باپ ہی

بوڑھا بڑی عمر والا اور زکریاؑ کو جب بشارت بیٹے کی ہوئی عرض کئے کہ مین بہت بوڑھا ہو گیا ہون کیا مجھے اولاد اسی حالت

مین ہو گی یا پھر جوان ہونگا لاکن امر عجیب یہہ ہی کہ مسود خود لکھتا ہی وفات کے وقت جناب امامؑ دو موے سفید تھے الخ

انکا معنی سچا نکلا اور اسپر عجوبہ یہہ ہی کہ مسود قولہ تعالی یسئلک الناس عن الساعۃ الخ کے معنی مین لکھ دیا ہی کہ انما کلمہ حصر کا ہی
یعنے اس کلمے کی اس آیت مین آنے سے یہہ بات واجب ہی کہ قیامت کے علامات کا علم سواے خدا کے دوسرا نہ جانے
چنانچہ تفصیلا علامت قیامت امام مہدی کا ظاہر ہونا اور دجال کا نکلنا الخ لکھکر لکھا ہی کہ اسمین سے کسی کی تاریخ
سواے خدا تعالی کے کسیکو معلوم نہین ہی پہر ایک ورق کے بعد اسی بحث مین لکھتا ہی کہ مگر انبیا و رسولونکو اسکی تعلیم
و وحی سے جو کچہ معلوم ہوتا ہی وہ بلا شبہ صحیح ہی پس یہہ دونون کلام اسکے آپسمین نقیض ہین کیونکہ جب قید توڑ گیا
پہر معنی اول مسود کا باقی نرہا غرض یہہ وہی حجاب دنیا پرستی ہی کہ جسکو صاحب یواقیت بیان کیا کہ مسود کے
دلپر اللہ تعالی نے نازل کیا کہ کہدیا اللہ تعالی کی تعلیم سواے انبیا اور رسولون کے دوسرے کو نہین ہوتی اور محققین
سنت وجماعت کہتے ہین کہ اولیا اللہ کو بہی تعلیم اللہ تعالی کی طرف سے ہوتی ہی کہ وہ بہی صحیح ہی اسی سلئے جلال الدین
وغیرہ کہ تابع اپنی عقل کے تہے انکا قیاس غلط نکلا اور انکی اتباع درست نہین اور جو دسوین صدی کا قید کئے ہین سو
اہل باطن ہین اونکی اتباع عین اتباع رسول اللہ کی ہی چنانچہ یواقیت کے فصل ثالث مین شیخ وغیرہ کے حوالے سے
لکھا ہی فعلم ان من کان معلمہ اللہ تعالی کان احق بالاتباع ممن کان معلمہ فکرہ ولکن این الانصاف اور باقی دلایل اسکے کہ
پس معلوم ہوی یہہ بات کہ جسکا معلم اللہ تعالی ہو بہت حق والا ہی اتباع کو اوس سے جو معلم اسکا اسکی فکر ہو لیکن انصاف کہان ہے
غیبی اخبارات مین پیروی اولیا کی صحیح اور پیروی علماء ظاہر کی ممنوع ہی مسود کی بدخلقی مقتم مین لکھے جاینگے انشاء اللہ تعالی
حاصل کلام مسود کی غرض یہہ ہی جو کہ تاریخ خروج امام بیان کیا مخطی اور جو کہ بیان نہین کیا اور کہا کہ معلوم نہین کب
خروج ہی مصیب ہی اب ہم کہتے ہین جب کسی امر کے ظہور کے وقت مین علما کو سکوت ہو اگر کوئی قیاسا یا کشفا یا مشاہدۃ
من اللہ تعالی تاریخ بیان کیا پس اسکی غلطی و صحت موقوف رہی ظہور یا عدم ظہور پر اس امر کے تاریخ متعینہ مین مثلا کسی
ولی نے کوئی آیت یا حدیث کی تفسیر یا تاویل کے طور پر کہا کہ فلان واقعہ فلان تاریخ مین ہوگا بعد چند آدمی اوسی تاریخ
مین اوس واقعے کے ظہور کی گواہی بہی دین تب بہی وہ اوس منقول عنہ کی تجویز بلے اعتبار کہنا فقط تعصب و جہالت
ہی الغرض تقید تاریخ خروج مہدی مین خلاف ہی چنانچہ مسود بہی نقلا و اصالتا بیان کیا لاکن اسپر قطعیت نہین کہ
سب اقوال کلیتا غلط ہو جاوین جیسا جناب ولایت مآب کا فرمان کہ مسود جسکو دلیل دوازدہم مقرر کیا اور اسکا
ثبوت معہ دلایل دیگر اسی جاے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور عبد الرزاق کاشی رح تاویلات القرآن مین

قولہ تعالی ان ربکم الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام کے نیچے لکھتے ہین ای اختفی فی صور سماء الارواح
وارض الاجساد فی ستۃ الاف سنۃ لقولہ تعالی ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون ای من لدن خلق آدم
الی زمان محمد لان الخلق ہو اختفاء الحق فی مظاہر الخلقیۃ وہذہ المدۃ من ابتداء دور الخفاء الی ابتداء ظہور الذی

ہو زمان ختم النبوۃ و ظہور الولایۃ کما قال ان الزمان قد استدار کہیئتہ یوم خلق اللہ تعالی فیہ السموات والارض لان ابتداء

الخفاء بالخلق انتہاء الظہور فاذا انتہی الخفاء الی الظہور عاد الی اصل الخلق کما مر و تم الظہور بخروج المہدی فی تتمۃ سبعۃ

ایام و لہذا قالوا مدت الدنیا سبعۃ آلاف سنۃ اسکا خلاصہ یہہ ہی اللہ تعالی چھے دن مین دنیا کو پیدا کیا سو ظہور تمام

دنیا چھے ہزار برس مین ہوکر ساتوین ہزار کے ابتدا مین خاتم نبوت اور ساتوین ہزار کے آخر مین خاتم ولایت کا کہ

وہی مہدی موعود ہی ظہور ہوتا ہی اور ایسی ہی تحقیق شیخ اکبر کی تفسیر مین بھی ہی پس معلوم ہوا کہ ابتدا و انتہاء دایرۂ

وجود انسانی ظہور خاتم ولایت محمدیہ ہوا کہ باطن خاتم النبی ہی یعنی مہدی موعود اسکی توضیح و تفصیل مع دلایل دیگر

باب ہشتم مین ہوگی انشاء اللہ تعالی اور حدیث النبی لا یمکث فی قبرہ الف سنۃ سے بھی خروج مہدی مراد ہی کہ باطن

خاتم انبیا ہی اگرچہ اسکی صحت و معنی اور تحقیق مین لوگون کو شبہ ہوا چنانچہ بعضے دسوین صدی کے قریب والے اور

موجودین علماء و مشایخین مانند تقی الدین ابی منصور اور عبد الوہاب شعرانی بھی دسوین صدی مین بسبب غربت

و اضمحلال دین کے وقت خروج مہدی قرار دیئے ہین کہ تفصیل اسکی دلیل دوازدہم مین آویگی انشاء اللہ تعالی لاکن

اقبال و انکار بعد خروج موقوف اطلاع اور تقدیر پر ہی جیسا کہ رسول کے لئے بھی علماء قریب و ہم زمان اہل کتاب الیاہی

کئے ہین پھر کیف جنکے قسمت مین ایمان ہو بعون الہادی الموصل الی المطلوب تصدیق سے باقی نہین رہتے ہین و تو

لکل قوم ہاد رجا اس مقدمے مین آجتک حضرت رسالت سے کوئی روایت ایسی ثبوت کو نہ پہنچی الخ **ہدایت**

بعض احادیث کہ جنمین تاریخ خروج بیان ہی ابھی مذکور ہوئے اور آیندہ بھی لکھے جاوینگے خصوص دلیل دوازدہم مین

باوین بطور قطعیت رسول سے تاریخ خروج مہدی کے عدم ذکر کا دعوی کرنا محض ضلالت و عین جہالت ہی فاما علماء

ظواہر کی سند پر ہی حدیث کی صحت منحصر نہین ایسے امور غیبیہ مین اتباع اولیاء اللہ کی لازم بلکہ واجب ہی کہ یہہ آیات

و احادیث اور اونکے معانیون کو جناب باری جل جلالہ اور خاتم النبی سے تحقیق کر لیتے ہین گو کہ اہل ظواہر کو اونسے

مخالفت ہو یا وافقیت کے، ہم مبحث مین لکھا ہی قال الشیخ محی الدین فی الباب الثالث والسبعین من الجواب السابع و الخمسین

و قد وقع لنا التکفیر مع علماء عصرنا لما صححنا بعض احادیث قالوا بضعفہا و لکن نعذرہم لانہ ما قام عندہم دلیل علی صدق

کل واحد من ہذہ الطایفۃ و ہم مخاطبون بغلبۃ الظن و انہم و فوا النظر حقہ و نحن نسلم الیہم حالہم کما یسلم الشافعی للحنفی خلاصہ

اسکا یہہ کہ شیخ فرماتے ہین مین بعضے ایسی حدیثون کی صحت کیا کہ جنکو علماء ظاہر وقت ضعیف جانتے تھے پس وے

مجھے کافر کہے تو مین انکو معذور رکھا کیونکہ ہر طایفہ اپنی دلیل کو سچی جاننے سے دلایل ہر ایک کے ظنی ٹھرے اور وہ معذور

دیکھتے تو تسلیم کرتے جیسا شافعیہ حنفیہ کی تسلیم کرتے ہین اور بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتے ہین کہ تم میت سے میت علم

گذرینگے اسی لئے رسول بھی اتنا ہی فرماے کہ میری امت کے تین طبقون مین سے دوسرے طبقے والے جیسا حق کمال

دینداری کا ہی ادا کرینگے چنانچہ مشکات کے باب ثواب ہذا الامۃ مین ہی عن جعفر عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ

ابشروا ابشروا انما مثل امتی کمثل الغیث لا یدری آخرہ خیر ام اولہ او کحدیقۃ اطعم منہا فوج عاما ثم اطعم منہا فوج عاما لعل آخرہا فوجا ان

یکون اعرضہا عرضا واعمقہا عمقا واحسنہا حسنا کیف تہلک امۃ انا اولہا والمہدی اوسطہا والمسیح آخرہا ولکن بین ذلک

فیج اعوج لیسوا منی ولا انا منہم پس اس تقریر سے یہہ ثابت ہوا کہ رسول سے بصحت مروی ہی کہ ساتوین ہزار کے اثنا مین

مہدی کا خروج ہی اور اوپر مسودے جو لکھا ہی کہ اس مقدمے مین آجتک حضرت رسالت سے کوئی روایت ثبوت کو

نہ پہنچی کہ جس مین سن و تاریخ کی تعیین ہو اور عمر دنیا کے اختلاف کے آخر مین لکھا ہی کہ حدیث حکیم ترمذی مین بلفظ منذ

یوم خلقت الی یوم افنیت کا مرجع فی الحدیث ہی الخ یہہ دلیل کم فہمی اور غلط بیانی ہی کہ حدیث کو سند کرنا یا اسکے صحت و عدم

صحت پر حکم کرنا مجتہد کو سزاوار ہی جیسا کہ اسی باب کے ابتدا مین گذرا اور ایسے امور غیبیہ مین اولیاء اللہ کی سند و صحت معتبر

ہی کیونکہ مجتہد کی صحت قیاسی ہی اور اولیا کی کشفی والہامی **رجا** پس اس مقدمے مین حضرت اور دوسرے لوگ برابر مین الخ

ہدایت یہہ اعتقاد رکھنے والا اہل سنت کے نزدیک زمرہ اسلام سے خارج ہی چنانچہ کچھ اسکے دلایل عقیدہ مقدمہ مین

بیان ہوے ہین اور یہان بھی کچھ لکھا جاتا ہی قولہ تعالی انزل اللہ علیک الکتاب والحکمۃ وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ

علیک عظیما اسکے نیچے تاویلات مین یہہ لکھے ہین لانہ علم الشیء لا یعلمہ الا ہو فلما کشف لک عن ذاتہ لقیت بک فیہم التقابل

بالوجود والمعانی فصار قلبک وجہک بحجاب فلک القلب علمک علم ادا الصغیر مالقبۃ للذات اور حسینی مین لکھا ہی و در امور

آیندہ بہت انچہ بود بری کہ بخود بدانی از خفیات امور و مکنونات ضمایر انما علمہا عند اللہ سے مراد یہی ہی کہ اسکا علم سواے

اللہ تعالی کے دوسرے کے نزدیک نہین مگر جنکو سکھایا وہ بھی جانتے ہین جیسا انما الآیات عند اللہ ہی کہ معجزے سب قبضہ قدرت

مین ہیکے ہین لیکن جس نبی کو جو مناسب جانا عطا کیا حسب اقتضاے وقت اور حدیث جبرئیل سے بھی یہی صاف معلوم

ہوتا ہی کہ یہہ علم رسول کو تھا کیونکہ آپ نے فرماے اعلم من السائل یعنے مین سایل سے زیادہ نہین جانتا ہون یعنے بقدر

اسکا ہی جانتا ہون یہہ کہنا اس حدیث کے مانند ہی کہ انس نے روایت کیا کہ رسول کو کسی نے خیر البریہ کہا تو آپ نے کہے

کہ خیر البریہ ابراہیم ہی الخ اس فرمان سے یہہ صادق نہو گا کہ آنحضرت خیر البریہ نہین ہین کیونکہ بہت احادیث صحیحہ سے

ثابت ہی جناب رسالت مآب ساری جہان سے بہتر ہین ایسا ہی اور آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ علم ما کان و ما سیکون

انکو حاصل تھا پس بلفظ اعلم دلالت کرتا ہی کہ آپ عالم تھے **رجا** سواے اسکے انتیس دجال کہ اسکے کو جیک ابدال مین الخ

ہدایت یہہ بات حدیث سے ثابت ہی مگر دجال کی تعریف امام محمد غزالی مختصر احیا مین فرماتے ہین واعلم

ان من رغب فی طلب الدنیا واقبل علی الریاست واعرض عن الآخرۃ فہو دجال اور اسکے نیچے دین کے امام کی تعریف

یون فرماتے ہین والامام الدین اذ ہو الذی یقتدی بہ فی الاعراض عن الدنیا والاقبال علی اللہ تعالی کالانبیاء و
الصحابۃ والسلف انتہی ان دونون عبارتون کا خلاصہ یہہ ہی جو کہ آخرت کو چھوڑ کر دنیا کے ریاست کی طلب کرے
دجال ہی اور جو دنیا سے پھر کر اللہ تعالی طرف رجوع کرنے مین اقتدا چاہے مانند انبیاؑ اور صحابہؓ و سلفؒ کے امام
دین ہی اب اہل انصاف کو چاہئے دجال دنیا طلب کی اقتدا چھوڑ کر امام دین کی اتباع کرین تاکہ راہ حق ملے اور ہمارے
امام عؑ کے لئے خود مسود گواہ ہی کہ باب دوم کی ابتدا مین اور دلیل دوازدہم کی انتہا مین لکھا ہی ترک و تجرد دنیا اور
تاثیر وعظ و بیان ہمارے امامؑ اور انکے توابع کو حاصل تھا اور مسود عقیدہ چہاردہم مین لکھا ہی مال حلال خواہ کرور تا کا ہو
جب اسکی زکوۃ ادا ہوئی ما بقی پاک ہو گیا اسکا رکھنا نہ گناہ ہی نہ کفر اور صحت اسکی خود قرآن سے ثابت ہی الخ یہہ اسواسطے
لکھا ہی کہ ہمارے امامؑ فرماتے ہین مرید و مشغول دنیا کافر ہی اور حدیث ان اللہ عز وجل یبعث لہذہ الامۃ علی راس
کل مأتۃ سنۃ الخ کو یہہ خادم الفقرا کتب مذکورہ مسود کے سوا فواتح مین جو مصنفات سے حسین بن معین الدین میبذی
تلمیذ ملا جلال دوانی کے ہی دیکھا ہی کہ اسنے ابی حامد غزالیؒ کے احوال الخ مین امام عبد اللہ بن اسعد یافعیؒ سے اور اس نے
شیخ ابن عساکر سے اسکی سند بیان کیا پس محل انصاف ہی ہر شخص جو کسی کتاب سے سند لاوے کیا وہ کتاب مسند ہو
اپنی تصنیف مین درج کرے یا معتبر سنونکو سمجھانے کتا۔ انتہی۔ ے در بدر خانہ بخانہ پھرا کرے **دلیل ششم کا ثبوت**
هر جا ایک مقدمہ کئی حدیثون مین مذکور ہوتا ہی الخ **ہدایت** سچ ہی ایک مقدمہ کئی احادیث مین جب بلا تعرض
مذکور ہوا گر اسکی کثرت ایسی صحت کو پہنچے کہ محتمل کذب ہو تو متواتر ہی لفظا یا معنا اگر اس مقدمے کے ساتھہ دوسرے
مقدمات بھی ہون مگر ان مین تعارض ہو تو جو مقدمہ کہ بے تعارض ہوتا ہی اسکے تواتر کا حکم کرتے ہین اور دوسرے
امور بسبب تعارض کے ساقط الصحت ہوتے ہین جیسا فاطمیت مہدیؑ کی جو بہت سے مقدمات کے ساتھہ احادیث
کثیرہ مین بے تعارض مذکور ہی متواتر ہی بخلاف ان امور کے جو اس کے ساتھہ مذکور ہین پس ایسا ہی بیعت رکن و مقام
بھی احادیث کثیرہ مین بے تعارض مروی ہی بخلاف دوسرے مقدمون کے جو اسکے ساتھہ مذکور ہین ایسا ہی حدیث
قتادہ مین خروج مہدی کا مدینے سے بسبب تعارض احادیث صحیحہ کے ساقط ہی مثلا خروج مہدیؑ خراسان اور مشرق سے
وارد ہی کہ جیسا دلیل سوم مین مذکور ہوا کہ اسکی صحت کا خود مسود مقر ہی اور ایسا ہی لفظ کارہ بھی کیونکہ لفظ خروج دعوی پر
دلالت کرتا ہی اور بہت سے احادیث صحیحہ دعوے پر دلیل ہین کہ رسولؐ فرمائے میری موافقت کریگا اور فرمائے جیسا
ہم سے دین کہلا ہی ایسا اسکو کمال کو پہنچاویگا علاوہ اسپر خود مسود دلیل پانزدہم کی روایت پنجم کے جواب مین لکھتا ہی

کہ مہدی بہت سے قلعے فتح کریگا بلکہ تمام جہان کا مالک ہوگا یہہ بن دعوی اور بن جنگ کے کیونکر متصور ہوتا
ہی الغرض جب ایسے مقدمات متعارضہ کسی ایک بے تعارض امر کے ساتھہ مذکور ہون ساقط ہوتے ہین اور ایسا ہی
مسود اپنی خطاء دوم مین لکھا ہی سو حدیث نعیم بن حماد بھی اُن احادیث سے ساقط ہی جو دلیل سوم مین مذکور ہین
کہ اُن مین دعوی اور ظہور مہدی کا قبل خراسان اور مشرق سے کہ ہند بھی اس مین شامل ہی وارد ہین عجب تر یہ ہی
کہ مہدی کو اپنی مہدویت کی خبر نہو اور لوگ معلوم کر لین فاماً اونکا علم الہامی قطعی ہوگا یا نہوگا اول باطل ہی کہ علی
العموم علم الہامی قطعی ہو اور ثانی پر بیعت کرنا تو صریح البطلان ہی علاوہ برین اکثر حدیثون سے ثابت ہی کہ مہدی موعود
کی صحبت یکشب مین نامرد جوانمرد ہو جائیگا سو مہدی خود ڈر کر بھاگتے پھرین آخر لوگون سے ڈر کر بیعت لین یہ صاف دال
جھوٹونکی وضع ہی کو کہ کسیکا نام بھی لکالین اور حاکم کی روایت مطابق ہی کہ اسمین مطلق بیعت ہی پس اب ثابت ہوا
کہ ابو ہریرہ رضہ کی روایت بے تعارض ہی اور ابو ہریرہ رضہ اُن سب راویون مین اثقی بھی ہین مگر مسود نے اسمین عجب
چوری کیا کہ لکھا ہی نعیم بن حماد نے ابی ہریرہ رضہ سے مختصر روایت کیا تاکہ عوام دہوکا کھاوین کہ شاید ابو ہریرہ نے بھی
کچھ اور روایت کئے ہین اور خطاء سوم کا تعین سراسر مسود کی خطا ہی کہ نہ اُسکا ثبوت دلیل حقیقت ہی نہ اسکا ابطال ابطال
مذہب کیونکہ وہ ایک مقدمہ متاخرین کے اقوال سے ہی فرضاً اگر ہم اسکو ثابت بھی کرین کچھ کار آمدنی نہین کہ یہہ دلیل ظنی
بھی نہین ہو سکتی فاماً شاید کسی یک قاعدے سے اپنے نزدیک اُسکو تاریخ مقرر کرلئے ہون مثلاً تاریخ اول مین ایک لفظ
آن زیادہ کرو تو دلیل تحقیق جملہ بھی ہی خطاء چہارم بھی ازان قبیل ہی لاکن بیان رکن و مقام کے درمیان سے مسود
مراد اوسط کی لیا ہی یا وسط کی معلوم نہوا کیونکہ لفظ درمیان عرف مین اسطور پہ جاری ہی کہ کسی بڑے مقام مین کوئی
کسی جاے پر بھی رہے درمیان کہہ سکتے ہین مثلاً مقابر بادشاہون کے جو مکہ مسجد مین ہین اگر کوئی کہے کہ بادشاہ کی قبر
مکہ مسجد کے درمیان ہی کہ اسپر مین نے فاتحہ پڑہا تو یہہ کہنا جہالت ہی کہ مسجد نماز کی جاے ہی وہان قبر کیسا ہو سکتی ہی اور
کوئی اطراف حیدرآباد مین یا مکہ مسجد مین کہین بھی رہے بول سکتے ہین کہ وہ درمیان حیدرآباد کے یا مکہ مسجد کے رہتے
ہی چنانچہ فارسی مین بھی متعارف ہی کہ مثلاً فلان در میان فلان مکان یا فلان شہر میباشد اس سے غرض کچھ بھی بیچ کی
نہین اُس جگہہ مین کہین بھی رہے یہہ کہنا درست ہوا ہی رجا کوی عاقل تسلیم نکریگا الخ **ہدایت** یہہ سخن ازبس
غلط محض اور تعصب ہی کیونکہ ایک عالم اسمعیل نامی نے بارہا مدت تک مکہ معظمہ مین اپنے مذہب کا دعوی کرتا رہا کسی نے
اسکا متعارض نہوا مگر اہل خراسان اسکو قتل کئے پھر ہمارے امامؑ کے متعارض نہونا کیا عجب کہ آپ کی تو اہل خراسان تصدیق
کئے اور مطیع ہونے ہین چنانچہ وفات امامؑ کا اسی ملک مین ہوا اور ہمارے کئی علما مکہ معظمہ مین کئی بار دعوت کئے پر کسی نے

آن کا ایک بال بھی بیکا نکیا ایسے امور نامعقول کو دلیل البطال مذہب حق سمجھنا عقلمندون کے نزدیک سو سے بدتر دلیل ہونا ہی

حساب خلفاء پنجم شرفاء اور عقلاء مردود ہی کیونکہ یہہ شہادت روز حساب ہی اور قاضی رب الارباب پس اُس روز ہر

خلیفۃ اللہ کے گواہ مومنین ہونگے مدعی علیہم تو منکر یہان بھی ہین کہ من اللہ نہین اور وہان بھی کہینگے کہ یا رب یہہ دعوی

نہین کئے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لیکون الرسول شہیدا علیکم وتکونوا شہداء علی الناس دیکھیے کہ انبیاء کے

گواہ اُن کے تین بیتیان فقط ہونگے مومنین کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون

اِس آیت کے نیچے بیضاوی یہہ روایت لکھے ہین قولہ تعالی فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید قولہ تعالی استشہدوا

فی سبیل اللہ اور انحصار دو گواہ پر ہونے کا فایدہ یہہ ہی کہ ہمارے رسول اللہ م کی شرع شریف مین دو گواہ عادل اثبات

دعوے کے لئے بس ہین کہ منکرین بھی اسبات کے تابع ہین اور مسود کی خطاء ششم افحش الخطایا ہی کہ مسود بسبب اپنے

کور باطنی کے کہ ثمرہ انکار مہدویت سید محمد جونپوری کہ مہدی موعود حقیقی ہین ہی حاصل المطلب نسمجھا کہ فرداے قیامت

آگے احکم الحاکمین مالک یوم الدین کے مدعی علیہم کہینگے ایسے رکن و مقام مین موافق خبر مخبر صادق کے دعوی نہین کئے اگر

کرتے ہم تصدیق کرتے چنانچہ سب خلیفون کے منکرین ایسا ہی کہینگے تو اسوقت یہہ دو گواہ حاضر ہونگے جیسا ہر خلیفے کے

مومنین انکی دعوت کی گواہی کو حاضر ہونگے وگرنہ اسکو کسی نے کہا کہ یہہ اثبات مہدویت من عند اللہ کے گواہ دنیا

مین ہین یہہ بات طفل مکتب نشین بھی سمجھیگا کہ خلیفۃ اللہ کی گواہی سوائے خدائے پاک کے کون دیگا کیونکہ ہمارے

رسول کو بھی اللہ تعالی حکم کیا کہ منکرین تیری نبوت کی گواہی طلب کرتے ہین تو بول تمہارے میرے مین اللہ تعالی

گواہ ہی قولہ تعالی قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم انہ کان بعبادہ خبیرا بصیرا **ثبوت دلیل مفتم** رجاء ترمذی

مین الخ **ہدایت** نام ونشان ایسے احادیث کا مسود سر بستہ محرف و متعصب نکلے جب کتب ناتمہ لکین کیونکہ ہمیشگہ

خود ہماری کتابون مین تحریف و تبدیل کر کے چھپوانے قصور نہین کرتے ہین یہہ خادم الفقرا احوال تحریف و تبدیل مواقفین

کچھ دلیل پنجم مین بیان کیا ہی اور آگے قریب دلیل ہشتم مین بھی کریگا انشاء اللہ تعالی فاما اگر کوئی منصف ہو پرانا نسخہ ہاتھ

آوے تو دیکھ لیوے اور ہمارے امام کی تصدیق اور مسود کی تکذیب کرے وگرنہ ہم کتاب لیکر کس کس کو بتانے ہم مین

کہ یہہ محال ہی بہرکیف یہہ جسکا حوالا اسکی صحت مین دیتا ہی متعصب مشہور ہی پس یہہ مصرع ظاہر ہی مصرع ع باطل است

آنچہ مدعی گوید بالغرض اگر یہہ حدیث مذکورہ مسود نعیم نے ذکر کیا ہو تو اسکو شاید دوسرے طور سے سند پہنچی ہوگا

ضعف ظاہر ہی کیونکہ قحطان ابوہریرہ رض کی روایت اور بخاری اور مسلم کی صحت سے ایک شخص کا نام ہی کہ اسکا خروج

بھی علامت صغرا قیامت سے ہی حدیث عن ابی ہریرہ رض قال قال رسول اللہ لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل قحطان یسوق

الناس بعصاہ متفق علیہ یعنے ابو ہریرہ رضہ نے کہا کہ فرمائے رسول صلعم نے قیامت قایم نہوگی جب تک کہ نہ نکلے ایک مرد قحطان نام والا کہ موت کی سختی مین پڑینگے آدمی اسکے مارے سے اسکی صحت پر بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا اور یہہ حدیث مشکاۃ کے باب الملاحم مین بھی موجود ہی پس کہنا مسود کا غلط نکلا کہ خود اسکا قول اس حدیث کے مخالف ہی یعنے مسود دلیل نجم کے معارضے اور رد کے طور پر بڑے طمطراق سے سیوطی کا حوالہ بتاکر قیامت کے احوال مین لکھا ہی کہ روایات کثیرہ سے ثابت ہی کہ مہدی موعود سات برس پیشتر دجال سے رہینگے الخ اور مسود اپنے ہر دو شیخ کی تحقیق سے ابی نعیم کی حدیث ارطاۃ کی روایت سے جو بیان لکھا ہی اسمین ہی کہ مہدی چالیس برس حیات سے رہکر وفات کرے بعد معلوم نہین کہ سو برس کو دجال آتا ہی یا پانسو کو کس لئے کہ مہدی چالیس برس رہینگے بعد ایک شخص قحطانی معلوم نہین کہ کتنے سال کو پیدا ہوگا کہ بیس برس رہکر قتل ہوا بعد معلوم نہین کہ کتنے سال کو ایک دوسرا پیدا ہوتا ہی کیونکہ حرف ثم دیر دراز پر دلالت کرتا ہی پس سات برس ظاہر نظر آتے ہین کہ خروج مہدی اور قتل قحطانی مین ہوتے ہین واہ عجب تقریر ہی نہ آمر وہان نہ آوہ زمان کہین سند صحیح بیان کرین کہ مہدی کے مرے بعد کئی مدت کو خروج دجال ہی اور کہین کہدین مہدی سات برس جہان سے آگے نکلکر حیات سے رہینگے کہ دجال آجاویگا یہہ حدیث کا وضع خود مسود کے قول سے ظاہر ہی اور مسود نے بڑی تکلیف کرکے ثبوت قحطانی مین اسکی نسب قحطان بن عامر سے مقرر کردیا سو از بس مہمل ہی کیونکہ قحطان ہین اور نوح مین چنانچہ قحطان بن عابر بن شالخ بن ارفخذ بن سام بن نوح عم پانچ بطن ہین یعنے چار شخص بیچمین ہین اور پانچوان قحطان ہی ہی پس کسیکو جو ہزارون برس مرکر ہون آج پیدا ہوا سو شخص کو گو کہ اُسکی نسل مین بھی ہووے باوجود وہ اوپر کا شخص فرد یکتا ہونیکے کوئی منسوب کرتا ہی اب پیدا ہونے والے کو قحطانی اور سامی بولنا دونو برابر ہین بلکہ اوضح وافصح سامی بولنا ہی کہ سام مشہور شخص ہی اور سام سے قحطان تک کوئی شاخ بطن کی پھوٹی بھی نہین بلکہ اُسکے کئی بطن کے بعد ایک شخص کیلان نامی سے بطن پھوٹے بھی ہین اس سے معلوم ہوا کہ وہان قحطانی نہین بلکہ قحطان نامی ایک شخص پیدا ہونیوالیکی خبر رسول اللہ صلعم فرمائے ہین سو کسی راوی کی غلطی سے ذکر مہدی مین بانیطور مندرج ہی کہ اوپر دوسرے الفاظ اور تعین وغیرہ کہ جس سے صاف وضع یا درج پر تبادر ذہنی ہوسکتا ہی دلیل ہین چنانچہ ایسا ہی ایک جہجاہ کی بادشاہت کی بھی رسول خبر دیتے ہین —

عن ابی ہریرۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلعم لا تذہب الایام واللیالی حتی یملک رجل الجہجاہ وفی روایۃ حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ الجہجاہ

پس اس تقریر سے ثابت ہوچکا کہ حدیث مذکورہ محولہ مسود بشواہد الولایت صحیح ہی کس لئے کہ مسود کی لائی ہوئی حدیث معارض جب محمول بااین شبہات کثیرہ ہو صاف اُسکے کذب پر دلیل ہی رجا تم لوگ اپنے مہدی کے وقت سے آجتک کچھ کم چار سو برس الخ ہدایت یہہ آیت خاص صحابہ رضہ کی خلافت کی دلیل ہی نہ سلطنت دایمی کی اس سے

سلطنت دائمی مراد لینا بچند وجہ مردود و باطل ہی ایک یہہ کہ اللہ تعالی وعد اللہ الذین آمنوا فرمایا کہ یہہ وعدہ متعلق ہوا
زمانہ ماضی سے جیسا بیضاوی مین ہی الخطاب للرسول وللامۃ اولہ ولمن معہ یعنے یہہ خطاب خاص رسول اور اول کی
امت اور ہمراہیون کو تہی تکے ہی دوسرا یہہ کہ شان نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ جب رسول مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ
منورہ کو تشریف فرما ہوئے صحابہ کفار کے خوف سے بے ہتیار رہ نہ سکتے تھے ہراسان ہو کر آپس مین کہنے لگے ہم پر ایسا وقت
بھی آویگا کہ بے ہتیار امن سے رہین پس انکی تسلی کے لئے یہہ آیت نازل ہوی تو اس وعدے کے مشروہی ٹہرے تیسرا
یہہ کہ اللہ تعالی لیستخلفنہم بتاکید اکید فرمایا کہ یہہ حکم لایق تبدیل نہین پس یہہ دلیل خلافت خلفاء راشدین ہوئی کہ وہان
کسی نوع کا شبہ اور خلل نہین اور سب بات ان مین پوری ہوئی چنانچہ بیضاوی مین ہی وفیہ دلیل علی صحۃ النبوۃ للاخبار
عن الغیب علی ما ہو بہ وخلافۃ الخلفاء الراشدین اذ لم یجمع الموعود والموعود علیہ لغیرہم بالاجماع یعنے یہ آیت مین دلیل ہی
نبوت کی صحت پر بسبب ایسے غیب پر خبر دینے کے حقیقۃً ویسا ہی ہی اور دلیل ہی خلفاء راشدین کی خلافت کی صحت پر
کیونکہ جمع نہین ہوا موعود اور موعود علیہ بالاجماع یعنے خلافت اور امن اور ایمان اور عمل صالح کامل ان کے غیر مین چوتھا
یہہ کہ اسکے نیچے اللہ تعالی من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون فرمایا یعنے اس نعمت کے حصول کے بعد جو کفران کیا
فاسقون مین ہی اور کفران اس نعمت کا پہلے قتل عثمان رضہ نے کیا پھر یہہ وعدہ باقی نرہا جیسا مدارک بیضاوی تفسیر کبیر
وغیرہ معتبر تفسیرون مین ہی پانچوان یہہ کہ اس وعدے مین یہہ بھی فرمایا کما استخلف الذین من قبلہم جیسا کہ خلافت دیا
ان لوگون کو کہ انسے آگے تھے یعنے یہود کو پس لازم ہی کہ مشبہ اور مشبہ بہ دونون برابر ہون اسی لئے رسول اللہ فرماتے
ہین کہ مین تمپر فقیری کو نہین ڈرتا ہون مگر اس سے کہ تمپر دنیا کو بسّین جیسا تم سے اگلون پر بسّنے اور نافرمانی کر و تم جیسا
وہ کئے اور فرمائی رسول خلافت میری بعد تیس برس ہی بعد جو رہین بادشاہ ہین پھاڑ کھانیوالے یعنے کتون سرکے
اند ایسا ہی ہوا کہ فرزندان رسول اللہ کا ہی انہون نے قتل و ہلاک شروع کیا چھٹا یہہ کہ رسول مہدیؑ کے لئے فرماتے
ہین کہ دین کمال کو پہنچاویگا تو دین کا کمال فقیری ہی نہ بادشاہت ویسا ہی ہمارے امامؑ نے وقت وفات بسبب
اضطراب وتضرع صحابہؓ کے فرماتے کہ جب تک تمہارے پاس دنیا نہ آوگی مین تمہارے بن ہون کہ تم مین دینداری
ہی پس لازم ہی کہ مہدی مانند فرمان رسول اللہ اور مہدی مراد اللہ صلی اللہ علیہما السلام کے جتنا محتاج و مفلس ہین
دیندار ہین اور یہان جتنے تر سے دنیا دار ہین عاقبت مین خوار و ہزار عذاب گرفتار ہین پس یہہ کہنا مسعود کا ایسا ہی
جیسا اگلے منکرون کا بقول اللہ تعالی فرماتا ہی قولہ تعالی قالوا نحن اکثر اموالا واولادا وما نحن بمعذبین اسی لئے ہمارے
امامؑ طلب دنیا کفر طالب دنیا کافر فرماتے پس دولت ظاہری کہ خلافت ہی اسکا تکملہ بعد رسول اللہ کے تیس سال مین

ہوچکا کہ امام حسن رضہ بقیہ جو چھے مہینے تھے تمام کرکے چھوڑ دئے بسبب عدم حاجت جہاد اصغر کے اور موافق فرمان رسول اللہ

رجعنا عن جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر کے جہاد اکبر کی طرف متوجہ ہوئے اسیواسطے مہدی موعود بھی کہ تکملۂ دین جہاد اکبر

مین ہی حکم جہاد اکبر کا فرمائے پس جو اُس حکم سے منہہ پھیرے ہین گویا خدا سے منہہ پھیرے اور دینا و دنیا و دولت و دولت کرتے

ہین فاما یہہ نام جو مسعود نے کیا ہی عیسویونکو سزاوار ہی کہ آج اُنکی ریاست و حکومت غالب اور زبردست ہی اور لاکہون

مسلمان اُسی بھی اُن کے چاکر اور نوکر ہین کہ مسعود بھی اُسمین داخل ہی اُلزم بالالزم پس اب دیکھئے کہ مورد وعیدات کون

ہی اور لایق وعدہ کون ہی **دلیل ہشتم کا ثبوت رجا** معلوم نہین کہ اس عبارت فتوحات کے لکھنے سے

کیا غرض ہی الخ **ہدایت** غرض فقط تفہیم منکرین ہی وگرنہ مومنین کو فرمان خلیفۃ اللہ کا ہی عین ایمان ہی اور جو مخالف

فرمان خلیفۃ اللہ ہو مومنون کے نزدیک اُسکا قول ہو مردود ہی اور یہہ حال سب انبیا کے مومنین کا ہی **رجا** عبارت فتوحات

مین اقسام کے تحریف و تبدیل کو کار فرمایا الخ **ہدایت** احادیث صحیحہ ہمارے امام کے موافق ہوتے پر صدیق ولایت

کو حاجت نہتی کہ ایک ولی کے کلام کو تبدیل و تحریف کرکے اپنی دلیل ٹھہراوین بلکہ یہہ کام منکرین کو ضرور ہی کہ وہ ایسا ہی

ہر خلیفۃ اللہ سے کئے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنے کفار بدلاتے ہین باتونکو انکی جائیون سے پس

مومنین تو اپنے خلیفۃ اللہ کے مخالف کو صحیح کب جانتے ہین کہ اسکے قول کو تحریف و تبدیل کرکے دلیل بناوین فاما فتوحات

بسبب تبدیلات اور تحریفات متعصبان شیعہ و سنیہ کے ایسی بنی ہی کہ مصنف رح کی غرض ہر چند اسمین باقی نرہی چنانچہ

یواقیت کے فصل اول مین لکھا ہی وجمیع ما عارض من کلامہ ظاہر الشریعۃ وما علیہ الجمہور فہو مدسوس علیہ اخبرنی بذلک سیدی

الشیخ ابو الطاہر المغربی نزیل مکۃ المشرفۃ ثم اخرج لنسخۃ الفتوحات التی قابلہا علی النسخۃ اللتی بخطہ فی مدینۃ قونیہ فلم ار فیہا شیئا

مما کنت توقفت فیہ و [illegible] زفتہ یہا اختصرۃ الفتوحات پس جبکہ فتوحات کی صورت ایسی بنی ہی اُسمین جو کہ موافق حدیث

صحیح کے ہو وہی کلام شیخ ہی وگرنہ تحریف درزوان ہین اب یہان سے یہ خادم الفقرا مسعود کے تحریفات بیان کرنے پر

عازم ہی اہل انصاف کو ملاحظہ اسکا لازم ہی جاننا چاہئے کہ غرض تبدیل و تحریف سے ہر شخص کی یہی ہی کہ عبارت محرفہ سے

اپنے کو ضرر اور اپنے مخالف کو فائدہ سمجھے پس یہان اگر عبارت مندرجہ مسعود ہماری دلیل ہی پھر صدیق ولایت پر

اطلاق تحریف کرنا مسعود خود اپنے پر آپ ہی الزام ثابت کرلینا ہی مثلاً مسعود کے ضابطے کے موافق مسعود کی تحریف اول

یہہ ہی **رجا** قسطا و عدلا کے بعد یہہ عبارت ازادی الخ **ہدایت** ہماری دلیل دوم مقررہ مسعود کا ترجمہ لکھکر

مسعود لکھتا ہی غرض کہ یہہ حدیث مہدویون اور اُن کے مہدی کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ پس جو عبارت کہ باہتمام

تحریف اس مقام مین یواطی اسمہ اسم رسول اللہ تک لکھا ہی گویا اُسی حدیث کا خلاصہ ہی باوجود حدیث کی تسلیم کرنے

اسکو نکالنا حاجت نہ تھی بلکہ اسکی تحریر بھی ایک حجت مددی ہوتی کہ جس کی دلیل دوم مین تفصیل گذری اور رکن و مقام

کی بیعت ہمارے سب کتب معلومہ تواریخ مین مذکور ہی اور طبقہ بعد طبقہ اصحاب سے لیکر ہمارے یہان یہہ خبر متواتر ہی

چنانچہ مسود دلیل ششم مین ذکر کیا پھر اسکا لکھنا تو دلیل قوی تھا اگر شیخ کی عبارت اس مقدمے مین ہوتی ضرور لکھتے

فرضا جسکے نزدیک یہہ عبارت شیخ کی ہی مسلم ہو وہ اسکو اختصار جاننا لازم ہی اور تصدیق ہمارے امام کی کرنا واجب

نہ خیال تحریف و وہم عدم بیعت رکن و مقام وگرنہ صاف بے انصافی ظاہر ہی اور سراج الابصار فقط ایک معترض کا

رد ہی کہ وہ جو اعتراض کیا اتنا ہی اسکا جواب لکھا گیا نہ تاریخ کی کتاب ہی کہ اسمین کل مقدمات مندرج ہون مسود کی

تحریف دوم مین مسود کا کذب مسود کے قول سے ثابت ہی کہ اپنی کتاب کے باب ہشتم کے مطلب دوم مین ۲۷ وین

صفحے پر لکھا ہی کہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ یشبہہ فی الخلق ولا یشبہ فی الخلق یعنے امام مہدی مشابہ ہونگے پیغمبر کے

اخلاق محمدیہ مین الخ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مہدی رسول سے اخلاق مین برابری رکھتے مین اور ۵۰ صفحے

پر فتوحات کے پندرہوین فصل سے خاتم الاولیا کے احوال مین یہہ لکھا ہی چونکہ احکام محمد دوسرے انبیا اور رسولون کے احکام

سے مخالف تھے مستحق اسباب کے ہوئے کہ انکی ولایت خاصہ کے واسطے ایک خاتم جدا ہو کہ اسکا نام حضرت کے نام کے موافق

ہو اور اخلاق محمدی کا جامع ہو الخ شیخ کی اس تقریر سے بھی ظاہر ہوا کہ خاتم اولیا اخلاق محمدی کا مثل ہی وگرنہ لفظ

جامع اسپر اطلاق کرنا ہرچند درست نہوگا پس معلوم ہوا کہ لا یکون احد مثل رسول اللہ شیخ کا قول نہین جب یہہ شیخ کا

قول نہوا و نیز ل عنہ فی الخلق بعضم خا اپکا قول نہوا کیونکہ وہ اسکی دلیل اور علت ہی اسکا عدم ثبوت ... عدم ثبوت

ہوگا اور رسول سے ہمارے امام ہمشکل ہونے مین اپنی گمانی اور وہمی اندازے سے لکھا ہی کہ ان کے مہدی ہمشکل نہون

از بس عداوت ظاہرہ اور تعصب باہرہ ہی اور اسپر یہہ قول مسود کا دلیل ہی کہ لکھا ہی حالانکہ اب بھی انھین کے کتابون سے

مستنبط ہوتا ہی کہ ہم شکل نتھے چنانچہ شواہد الولایت سے دلیل چہارم مین مذکور ہوا الخ اور دلیل چہارم مین تحفصا

کے حوالے سے لکھا ہی کہ مقام فرح مین وقت دفن کرنے مہدی کے الخ اور پنج فضایل مین یہہ ذکر مطلقا نہین پس وہ

یہان جھوٹ لکھ دیا کہ دلیل چہارم مین شواہد الولایت سے الخ پس دروغ بر دروغ ہوا فاما یہہ مثل برابر آئی کہ دروغ گورا

حافظہ نباشد اپنی تمام کتاب ایسے دروغ گویون اور مفتریات سے بھر دیا ہی البتہ یقین ہی کہ بعد مطالعہ اس رسالے کے

جو اہل انصاف ہین مسود کی جھوٹ کے سبب اس سے اور اسکے مذہب سے باز آ کر ہمارے امام کی تصدیق کرینگے بعض من شاء

و یہدی من یشاء اور الیسی امام کے دست مبارک کے بیان مین بھی دست درازی کیا یعنے میان ولی یوسف یہہ نہین لکھے

ہین کہ جناب امام کے ہاتھ سب سے از بس دراز تھے مگر یہہ لکھے ہین آپ کے دست مبارک کو تے تھے یون دراز تھے کہ جس سے

دفعہ ۱

دفعہ ۲

دفعہ ۳

۷۵

مطلع الولایت

دفعہ ۴

سراج الابصار

دفعہ ۵

کنز الدلایل

دفعہ ۶

مخزن الدلایل

دفعہ ۷

رسالۂ اعتقادیات و عملیات تصنیف عالم میان

دفعہ ۸

رسالۂ معارضۃ الروایات تصنیف ایضا

دفعہ ۹

دفعہ ۱۰

حسن مناسبت اسلئیں نمایان تھے نہ یہہ کہ جیسا عمیر کے ہاتھ سب سے ایسا ور راز تھے کہ جنکو ذوالیدین نام رکھے تھے کہ یہہ
بھی دلیل سوم ترکیب ہی سے ہرکہ برآل نبی دست ستم کرد دراز تو حرق اللہ یدیہ و یدیہ و یدیہ ہو اور تحریف سیوم
وچہارم بھی ازان قبیل ہی کہ جھوٹ سے بھر دیا اُسکی تحقیق دلیل پانزدہم کی روایت پنجم مین بھی ہوگی انشاء اللہ تعالی
اور تحریف پنجم کے لئے مسود کا معتقد گواہ ہی کہ عبدالوہاب شعرانی یواقیت کے ۶۵ وین مبحث مین فتوحات سے
یہہ عبارت نقل کیا ہی یمسی الرجل جاہلا وجبانا فیصبح عالما شجاعا کریما یعنے شام کو جو کوئی جاہل اور نامرد مہدی علیہ السلام سے
بیعت کرے صبح کو عالم اور جوانمرد اور سخی ہوگا اور حدیث امام احمد اور ابن ماجہ کی معنے لسبب ظلمت حجاب حب دنیا کے
مسود کے خیال مین اَلتی اَینٰں لاکن مراد اُس سے یہہ ہی کہ اگر دنیا سے ایک رات بھی باقی رہے مہدی کے سب کام درست
ہونگے نہ یہہ کہ کسی نامرد اور بخیل کو ہی لازم ہی کہ مہدویت ملے اور ایک رات مین لسبب مہدویت ملنے کے ایسا
سخی اور جوانمرد بن جاوے کہ عدیم المثل ہو یہہ بات کوئی عقلمند ہرچند پسند نہ کریگا کیونکہ جو مستحق ایسے مرتبہ عالی کے
ہوتے ہین وہ سب صفات حسنہ مرضیہ سے ابتداءً موصوف رہتے ہین اور بخیلی اور نامردی بدخلقیون کا سر اور منبع ہی
اور تحریف ششم بھی مسود سری کے لوگون کا کام ہی لاکن مسود معنی مین اپنی دنیا طلبی ظاہر کیا وگرنہ یہہ عبارت بھی جو ہم کو
موافق تھی اُس سے احتمال تحریف ہرچند متصور نہین یعنے باریاضات من کل الوجوہ اُٹھادیگا اور جو کہ ضعیف الایمان
ہین اُن کے ایمان کو قوت دیگا کہ مرتبہ حق الیقین انکو حاصل ہوگا اور بلا دیگا غمزدون کو اور مدد کریگا تو ایب حق پر یعنے
جو کہ مرتبہ اثابت رکھین اُن کیلئے مدد کریگا تا کہ اُن کے مراتب کی ترقی ہو کہ کام مہدی کا یہی ہی اور ہمارے امام کی شان
یہی تھی عند التسلیم اس سے بھی اختصار متصور ہوگا نہ تحریف اور تحریف ہفتم بھی ویسی ہی کہ خلاف فرمان علی کرم اللہ وجہہ
ہی کہ فرماتے ہین مہدی کے اصحاب بھی اصحاب بدر اور ہمراہیان طالوت کے اتنے جو ندی پار ہو گئے تھے چنانچہ مسود
بتسلیم وتصحیح اسکو ہماری دلیل دوازدہم فرض کیا اور تحریف ہشتم اسکی تحریف ہفتم اور احادیث کثیرہ کو مخالف ہی کہ بعض
انسے مسلمہ مسود بھی ہین جو دلیل ششم اور دلیل دوازدہم مین اسکو ذکر کیا اور جزئے کے لئے انصاف نامے کے حوالے سے
مسود جو لکھا ہی اسی کو تحریف کہتے ہین کہ انصاف نامے مین یہہ ہی کہ امام فرمائے اگر حق تعالی قوت دیوے اور حکم کرے
پس مسود نے حکم کو نکال ڈالا اور تحریف نہم بھی اسی پر دلیل ہی کہ ابتدا مین فیملأہا قسطاً وعدلاً سے یہی مراد تھی اُسکو کیون
نہ نکالے اور یواقیت مین بھی جہان یہہ عبارت فتوحات کی لکھا ہی من الارض کا لفظ اس جگہہ نہین لکھا اور تحریف دہم
بھی داخل تحریف نہم ہی مسود فقط کثرت تعدد کے لئے حساب مین داخل کیا ہی یواقیت مین اسکا بھی پتا نہین بہرکیف
انیمتہم تک ہماری دلیل ہی کہ ہر جگہہ ہر وقت ہمارے امام سے لیکر آجتک یہہ بات ظاہر ہی کہ علماء منکرین اشد اعدا

ہین پس باقی بھی ایسکے ساتھہ ہی کہ اسکے خلاف پر بہت احادیث اسی رسالے مین مذکور ہوئے اور آیندہ ہوینگے
اور خوشنودی عوام مسلمین سے مراد یہہ ہی کہ عوام یعنے مفلس لوگ تونگرون سے زیادہ مہدیؑ سے فیضیاب رہینگے کہ
ایسا ہی ہوا نہ مال مہدیؑ سے لیکر تونگر ہو جائینگے کیونکہ اللہ تعالی کے خلیفونکا کام اللہ تعالی کی راہ بتا بھی خود دنیا داری
چھٹانا اور دنیا کا مال دیتا و جال آویگا اور جو طالب دنیا ہی اُسیکا بندہ ہو جائیگا اور تحریف یازدہم بھی بہت سے احادیث
صحیحہ کے خلاف پر ہی کہ رسولؐ فرماتے ہین کیونکر ہلاک وہ امت ہو کہ جسکے سرے پر مین ہون اور بیچمین مہدیؑ اور
آخر مین عیسیٰؑ ہین الحدیث اور امام سعد الدین تفتازانی رح شرح مقاصد کے آخر مین فرماتے ہین مہدیؑ اور عیسیٰؑ کا
جمع ہونا سچ بات نہین ہو کہ شیخ رح کے ابیات بھی جو آیندہ قریب مذکور ہونگے اسی معنے پر دلالت کرتے ہین تحریف
دوازدہم بیہان مسود ختم الاولیا سے عیسیٰؑ مراد لیا سو کونسا قرینہ اسپر دال ہی مگر عبارت موضوعہ مسود جو ماقبل اس اشعار
کے ہی سو اکثر احادیث صحیحہ کو مخالف ہی اور شیخ رح کا قول کبھی مخالف حدیث نہین پس معنی اشعار کا یہہ ہی آگاہ
باش کہ ختم الاولیا حاضر ہی یعنے شیخ فرماتے ہین کہ مین جو ختم الاولیا کے آثار وغیرہ لکھا ہون سو ختم الاولیا حاضر ہین کہ جانتے
ہین چنانچہ اسپر مصرع ثانی دلیل ہی کہ لکھے ہین باوجود کہ ذات امام العالمین کی موجود نہین اسپر بیت ثانی دلیل واضح ہی کہ
فرماتے ہین وہ کہ جسکا حال مین بیان کرتا ہون سید مہدیؑ ہی آل احمد سے وہ سیف ہندی ہی جب کسیکے ہلاک کا قصد
کرے ہمکو احادیث صحیحہ ملتے ہوئے اس مصرع سے ہندی ثابت کرنے کی حاجت نہین اور یہہ شیخ پر افترا ہی کہ اپنے
کو یا کسی اپنے ہمعصر عرب کو خاتم الولی سمجھے ہین اُسکی تحقیق باب ہشتم مین مفصل ہوگی انشاء اللہ تعالی آب معلوم ہووے
کہ مسود لسبب عداوت دینی کے اپنی اندہی و ہٹہ مین نہ غرض شیخ کو سمجھا نہ اپنے ملزم ہونے پر نظر رکھا جو جی چاہا لکھدیا
حتی کہ معانی احادیث مین بھی بجز غلط فہمی اور دروغ نویسی کے مطلب راست نہ لکھا چنانچہ ابن ماجہ کی روایت مین
جو علی رضہ فرمائے ہین عجیب و غریب بے محاورہ معانی کیا کہ جسکی برائی شرح عوامل پڑہنے والا بھی خوب سمجھ سکتا ہی
انا الصدیق الاکبر کو کلمہ لکھا تاکہ ضمیر تانیث جو لا یقولہا مین ہی اسکے طرف پھرنا صحیح ہو اب جائے انصاف ہی کہ انا
الصدیق الاکبر صاف کلام تام ہی اسکو کلمہ کیونکر کہا جائیگا اگر کہے کہ مراد فقط کلمہ صدیق سے ہی تو یہہ اُس سے بدتر ہوا
کہ خلاف قرآن ہی اللہ تعالی فرماتا ہی والذین امنوا باللہ و رسولہ اولئک ہم الصدیقون ترجمہ اور جو کہ ایمان لاچکے
اللہ تعالی اور اسکے رسولؐ پر وہ لوگ صدیقان ہین چہ جائیکہ اکابر اصحاب مہدی علیہ السلام صدیق نہ کہلاوے بلکہ مراد
کلام جناب مرتضویؑ کی یہہ ہی کہ کوئی شخص یہہ نہ کہے کہ مین عبد اللہ ہون یعنے قطب وقت اور بھائی رسول اللہ کا
ہون اور صدیق اکبر ہون یہہ تین بات ہین ان کی طرف ضمیر تانیث پھرنا صحیح ہی یا این ہم صدیق ولایت کہتے ہین

نہ صدیقِ نبوت رجا مقدمۂ اول ہر دو گنگوئی میان خوندمیر کی الخ **ہدایت** مسود سب امر مین الینے ۔ روغ گو دن

اور بیجا معانیان ہر جگہہ کیا ہی ہر بمثل اُلٹے چور کو توال وانڈے کے ہر پر امور نالایق کی تہمت کرتا ہی اُسکے دروغ گوئین

اور افتر دن اور غلطیونکو لکھتے لکھتے قلم کا سینہ چاک ہو گیا یعنے فتوحات کی عبارت مین تحریف دوم خود مسود سے لکھے

اور تحریف تحجیم و تہم و دو تہم اسکے مقتدا کے قول سے مسود کے جانب ہی ثابت ہو چکی اور ویسا ہی دوسرے تحریفات بھی

پس اس تقریر سے جیسا کہ مقدمۂ اول باطل ہی ویسا ہی مقدمۂ ثانی باطل ٹھہرا فافہم امام کے فرمان کا خلاصہ بیان کرتے

ہین فر۔ہ غور سے سمجھین امام فرماتے ہین جو کچھ شیخ اکبر لکھے ہین سو لوح پر دیکھ کر لکھے ہین یہہ نہین فرمائے جو کچھ لوح پر لکھا ہی

اسی کو انتقل کئے یا اسکے معنی کو خوب سمجھ کر جو معنی تحقیقی تھا وہی لکھے ہین اسپر یہہ دلیل ہی کہ قرآن باوجود وہی نظم ہی جو

لوح پر موجود ہی اسمین آجتک زمانۂ صحابہ سے لیکر طرح طرح کے معانیان کرتے جاتے ہین اور قیامت تک بھی ایسا ہی ہوگا

بلکہ ایک امام نے قرآن سے ایک امر کو فرض عامہ مقرر کیا تو دوسرے نے اُس امر کی کراہت و ترک بیان کیا مثلاً

قرأت قرآن امام شافعی نے نماز مین فرض مطلقہ فرمائے امام اعظم رح اسکو مقید کیے مقتدی کو مع قرأت پر تشدید فرمائے

از ان قبیل ہی کہ اللہ تعالی وامسحوا برؤسکم فرمایا پس ائمہ اسمین اتنا اختلاف کئے کہ ایک کا وضو دوسرے کے نزدیک

ہر چند صحیح نہین ہوتا مثلاً کسی نے تمام سر کا مسح فرض کہا تو کسی نے پاو سر اور کسی نے تین بال تک کفایہ سمجھا پس گو کہ

شیخ نے دیکھنا امر یقینی ہی نہ فہم معنی لاکن بیان تو کوئی امر خلاف پر ہمارے امام کے شیخ رح نہین فرمائے یہہ اس تقدیر مین

ہی کہ جہان خطا واقع ہو کسو واسطے کہ انبیا علیہم السلام معصوم ہین اولیا اللہ رح معصوم نہین مگر اکثر امور مین محفوظ ہین چنانچہ فتوحات

لے ۔ ۔ ۔ مبحث ۔ مین ہی فان الولی اذا ۔ ۔ ۔ عن الکشف لکل رسل وجب علینا الرجوع الی کشف الرسل و علمنا ان

ذلک الولی ۔ علیہ فی کشفہ خلل لکونہ زاد علی کشفہ ۔ عن ۔ ۔ ۔ فہم لیفعس ۔ ۔ ۔ الا ۔ ۔ ۔

و کشفہ صحیح ولکن الخطاء فی التعبیر فان الکشف لا یخطی ابدا ۔ المتکلم فی مدلولہ ذلک یخطی و یصیب الا ان کان یخبر ۔ اللہ تعالی

۔ ۔ انتہی فرضنا اگر شیخ کری ۔ مخالف ہمارے امام کے بیان بھی کرین انکا قیاس ہی کہ جو کچھ انکو لوح ۔ نظر آیا

۔ ۔ ہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اللہ تعالی کی تعلیم سے کیونکہ یہ وقبت ۔ وین مبحث مین امام کے ۔ ۔ ۔

مین فتوحات سے یہہ عبارت لکھا ہی و لم اقطع فی ذلک بشیء لانی ما طلبت من اللہ تعالی تحقیق ذلک ادباً الخ ۔

ذیل ۔ ہم کا ثبوت رجا وہی میان خوندمیر الخ **ہدایت** مسود اس عبارت کی صحت پر تسلیم

کر کے ۔ اعتراض کیا ہی ایک یہہ کہ ۔ مہدی ۔ موجود ۔ ہو سکے زبان ۔ کرینگے دوسرا یہہ ۔ ۔

مہدی کبھی گناہ نہ کیا ہوگا ۔ تیسرا یہہ کہ حافظ الوزراء ان کے جنس سے نہو گا ۔ جواب اول کا ہم اسکے مقتدا سے دلاتے ہین

یواقیت کے تیسرے فصل مین لکھا ہی وکان بعض العارفین یقول السنتنا جمیع المحبین عجمیة علی غیرہم فلا صحابہم عربیة ہذا
کلہ فی حق المتمکنین من الاولیاء الخ پس جانیے کہ شیخ رح کا فرمان بھی ایسا ہی ہی نقل ہی کہ ایک روز حبیب عجمی کے روبرو
کسی نے قرآن پڑہنے لگا تو آپ رونے لگے کسی اور نے پوچھا کہ آپ تو عجمی ہو قرآن کو کیا سمجھتے ہو جو روتے ہو فرمائے مین
عجمی ہون دل میرا عربی ہی عین القضات ہمدانی زبدة الحقایق کی تمہید اصل سوم مین لکھتے ہین مصطفی گفتہ است طلب العلم
فریضة علی کل مسلم و مسلمة وجای دیگر گفت اطلبوا العلم ولو بالصین طلب علم فریضہ است وطلب باید کردن اگر خود بچین
ماچین باید رفتن برای این علم چین بجز مکہ نیست کہ کان علیہ عرش الرحمن چین لا لیل ولا نہار و لا ارض ولا سماء کدام مکہ است
مکہ اولی ما خلق اللہ نوری تا دل از علایق شستہ نشود کہ الم نشرح لک صدرک دل تو برانز علم و نور معرفت رحمن شرح اللہ
صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ منور نباشد علم چین والقرآن ذی الذکر است قرآن در ارض مکہ آمد تو نیز مکی شو تو نیز
عربی باشی کہ من اسلم فہو عربی وقلب المسلم عربی انتہی فی الحقیقة لا یتکلمون الا بالعربیة سے کہ معنی اسکا نہ بولینگے مگر عربیة کے ساتھ
نہی بھی ہی ورنہ یہہ بات بدیہی ہی کہ ساری جہان کی عادت ہی کہ آپس مین اپنی زبان کرنا اگرچہ دوسری زبان سے واقف بھی
ہو مگر عند الضرورت اپنی زبان نہ جاننے والون سے انکی زبان کرنا ... اپنی زبان بالکلیہ ترک کر دیوے اور علی
العموم ایک زبان خاص کر لیوے ہر کسی سے کہ زبان جانے یا نجانے اسی زبان مخصوصہ سے بات کرے یہ خلاف
عادت زمانہ اور عقل ہی کہ جو زبان نہ سمجھے اس سے وہ زبان کرنا محض نادانی ہوتی ہی کہ غرض بات کرنے کی فوت
ہو جاتی ہی پس اس سے مراد یہہ ہی کہ آپس مین انکی زبان اصلی عربی ہی ... اسکی تعریف عین قضاة فرمائے اور غیر کے واسطے
بعضی بچاپون کے اور صاحب انصاف نامہ تو یہہ برابر محاورے کہ کے ہین یعنی یتکلمون کا معنی بچاپون کا بھی ہوتا ہی
جیسا صراح مین لکھا ہی ویقال تکلمت کلمة وتکلمہ دکالمتہ ای جاوبتہ پس وزراء مہدی اکثر اپنے اعتقاد اور اعمال کا
ثبوت احادیث رسول اللہ اور نصوص کلام اللہ سے کرتے تھے ... اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ اخص وزراء
... بگمیان سید محمود ثانی مہدی ہی کہ کبھی آپ ... خلاف ... واقع ہوا اگر نوکری کو مسود گن
... معتبر کیا ہی سو ... کے لئے ثابت ہی اسکا جواب مسعود کی بدخلقی ... جو ... آجاویگا انشاء اللہ
تعالی ہمارے امام سے یون مروی ہی ... صدیق ولایت ... اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ بندگمیان سید محمود
کبھی جنس وزراء دیگرے نہین کیونکہ یہہ خاص اولاد امام سے ہین ... اصحاب جیسا ہی فاطمہ کہ عترت رسول
ہین ایک جنس دیگر ہین اور دوسرے قریشی جنس دیگر اور ... کہ ... قلعہ کی دیوار تکبیر سے گرا دے
... تحریف ... مین گذر چکا مسعود کی تیل ... کارد یہہ عبارت ... مذکور ہین

ایک لفظ بھی نہین ازابتدا تا انتہا سراسر افترا ہی فاما معلوم نہین ایسا افترا مسود کس وجہ کے مین کیا ہی **دلیل**
یازدہم کا ثبوت اول معلوم کرین کہ مسود کو لُبّ بالضم کہ جسکی جمع الباب ہی معلوم نہوئی کہ کیا معنی ہے یعنے
میانہ ہر چیز پس گروہ مبارک مہدویہ میانہ امت معبودہ محمدیہ علیہما السلام ہی کیونکہ رسولؐ فرمائے ہین مین امت کے اول
مین ہون اور مہدیؑ وسط مین عیسیٰؑ آخر مین ہی الحدیث **رجا** مثل مشہور ہی الخ **ہدایت** سچ ہی کہ اللہ تعالی
کے خلیفون کو جیسا دیکھنا ہی ویسا دیکھنے سے مصدقون کو صبغۃ اللہ حاصل ہو کر بسبب نور ایمان کے اللہ تعالی کے کلام
کی پہچانت کی روشنی ان کے دلون پر کھلتی ہی قولہ تعالی فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ پس جسنے یہہ
نور پایا اوس پر ایمان لایا کہ ان للقرآن ظہرا وبطنا ولبطنہ بطن الی سبعۃ ابطن اور حقیقت محکم و متشابہ کی جانا اور اس
نور سے جو کہ باز رہا سو کہا ہذا اساطیر الاولین یعنے یہہ اگلے کہانیان اور رصاف باتان ہین اسکی تحقیق عقیدہ شانزدہم
مین مفصل مرقوم ہی **رجا** آیت محکم **ہدایت** افسوس ہی کہ مسود کو محکم و متشابہ سے بھی خبر نہین یہہ آیت صاف
متشابہ ہی مانند ید اللہ فوق ایدیہم اور مانند فسوف یاتی اللہ بقوم اور مانند اذا قرأناہ کے کہ اللہ تعالی جبرئیلؑ کے
پڑہنے کو اپنا پڑہنا فرمایا قولہ تعالی ولکن اللہ رمی اور علینا بیانہ بھی ویسا ہی ہی **رجا** اسمین کس چیز کی تراخی الخ
ہدایت یہان تراخی قراءت سے مراد ہی مگر مفارقت کا سلسلہ حیات تک جناب رسالت مآب کے رہا اگرچہ
شان نزول مین اسکے صوفیہ اور اہل ظواہر کو خلاف ہی یعنے صوفیہ کہتے ہین رسولؐ اپنے یاد سے جو آپ کو اللہ تعالی سے
بیواسطہ اسکی تعلیم ہوتی تھی پڑہتے تھے یہی معنی اقرب الصواب ہی کہ شان رسولؐ کی لایق بھولنے کی نہین قطع نظر اسکے
یہان پڑہنے سے رسولؐ کے مراد ہی اور جبرئیلؑ کے نہ بیان معانی سے مگر مسود جو قرآن کو زبان عربی صاف واضح ہی
کر کے عقیدہ شانزدہم مین لکھا ہی بیان معنے کی تجویز کی نسبت رسولؐ کی طرف کرنیکو شرم نہ آئی فاما خلاصہ یہہ ہی کہ تمام
کلام فاتبع قرآنہ تک ہو چکا اس لئے علماء مفسرین کو ثم انا علینا بیانہ کے معنی مین خلاف ہوا بعضے اسکا قید نہین کئے اور بعضے
کہ قیامت تک مفسرین کے بیان سے مراد ہی اگر مسود کو دوسرے کتب نہ ملین تو مواہب ثلثہ کے مترجم فارسی کے فایدے
کو دیکھ لیوے کہ لکھا ہی مترجم گوید ظاہر انزدیک بندہ آنست کہ معنی این آیت چنین باشد ہر آینہ وعدہ لازم است بر ما
جمع کردن قرآن در مصاحف و حفظ و قرائت آن عصر ابعد عصر والصباح و تفسیر معانی آن خدا یتعالی بردست شیخین رضی
یعنے حضرت عمر و حضرت عثمان جمع کرد و در ہر زمان قاریان را توفیق داد کہ حافظ شوند و تجوید بخوانند و در ہر زمانی مفسران
توفیق داد کہ در تفسیر آن سعی نمایند واللہ اعلم انتہی پس اب مسود کے لکھنے کو اس سے مقابلہ کر کے دیکھین اگر ثم کی معنی
مین فقط جبرئیلؑ پڑہنے تک ہی دیر ہوتی ایسی بڑی دیر کی توجیہات کس لئے کرتے اسی سے ظاہر ہی کہ اکثر مفسرین

بسبب بقاء مفارعت حتی الانقراض حیاتِ جناب رسالت مآب ثم کے معنے کو تراخی طویلہ پر حمل کئے چنانچہ بیضاوی میں
ہی وہو دلیل علی جواز تاخیر البیان عن وقت الخطاب بہرکیف ایسے نکات عالیہ سمجھنا مومنین متقین کا کام ہی کہ بسبب
نور ایمان اور صیقل تقوی و زہد کے انکا آئینۂ دل روشن ہی نہ علماء دنیا پرست کا کہ زنگ حب دنیا سے اُن کے دل مانند
کالے توؤن کے ہوگئے ہین الغرض اگرچہ لفظ ثم بعض محل مین تراخی قلیل کا فایدہ دیتا ہی لاکن اکثر جائے پر مدت
طویلہ کی تو ہیل اُس سے مستفہم ہوتی ہی کیونکہ اصل وضع اسکی دیر دراز کے واسطے ہی اب یہان چند آیات جو تراخی طویلہ
پر دلالت کرتے ہین لکھے جاتے ہین قولہ تعالی ثم صدقناہم الوعد فانجیناہم – وکذب موسی فاملیت للکافرین ثم اخذتہم –
ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون – ان فی ذلک لآیۃ وان کنا لمبتلین ثم انشأنا من بعدہم قرنا آخرین – فجعلناہم غثاء فبعدا للقوم
الظالمین ثم انشأنا من بعدہم قرونا آخرین – والذین یمیتنی ثم یحیین – امن یبدؤ الخلق ثم یعیدہ – ہو الذی خلقکم من طین
ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ – انما یستجیب الذین یسمعون والموتی یبعثہم اللہ ثم الیہ یرجعون – وحسبوا ان لا تکون فتنۃ فعموا
وصموا ثم تاب اللہ علیہم – ثم عموا وصموا کثیر منہم واللہ بصیر بما تعملون – کل نفس ذائقۃ الموت ثم الینا ترجعون – اولم یروا
کیف یبدؤ الخلق ثم یعیدہ – کیف بدأ الخلق ثم اللہ ینشئ النشأۃ الآخرۃ فما کان اللہ لیظلمہم ولکن کانوا انفسہم یظلمون –
ثم کان عاقبۃ الذین اساؤا السوای ان کذبوا بآیات اللہ وکانوا بہا یستہزؤن – اللہ یبدؤ الخلق ثم الیہ ترجعون –
وہو الذی یبدؤ الخلق ثم یعیدہ – اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم – ثم الیہ مرجعکم افرأیت ان متعناہم سنین ثم جاءہم
ما کانوا یوعدون – افمن وعدناہ وعدا حسنا فہو لاقیہ کمن متعناہ متاع الحیوۃ الدنیا ثم ہو یوم القیامۃ من المحضرین اسکی
تفسیر مدارک میں لکھا ہی ومعنی الفاء الاولی انہ ذکر لما ذکر التفاوت بین متاع الحیوۃ الدنیا وما عند اللہ عقبہ بقولہ افمن وعدناہ
ای بعد ہذا التفاوت الجلی لیسوی بین ابناء الدنیا وابناء الآخرۃ والفاء الثانیۃ للتسبیب لان لقاء الموعود مسبب عن الوعد
وثم للتراخی انتہی اور عزیزیہ میں قولہ تعالی ثم ان علینا حسابہم کے نیچے لکھا ہی و در آیہ ثم ان علینا حسابہم اشارہ بہ معاملہ
روز قیامت است کہ بعد از مدت دراز روی خواہد داد و لہذا کلمہ ثم کہ دلالت بر تراخی و مہلت دراز کند در صدر
این آیہ وارد فرمودند افسوس ہی مسود کی جہالت پر کہ اُسکو دوسرے کتب معتبرہ مطولہ نحو یہ دیکھنا نصیب ہنوا
کیا ہدایۃ النحو بھی نہین دیکھا کہ اُسمین لکھا ہی وثم للترتیب بمہلۃ نحو دخل زید ثم عمرو اذا کان زید مقدما وبینہما مہلۃ
وحتی کثم فی الترتیب والمہلۃ الا ان مہلتہا اقل من مہلۃ ثم اس تقریر سے ثابت ہوا کہ کلمہ ثم کی وضع دیر دراز کے واسطے
ہی اسی لئے علما نے مناسب محل اختلاف کئے رجانہ یہ کہ جیسا میران سمجھتے ہین الخ **ہدایت** قرآن کو ظاہری اور
باطن تو بطن تک اور تحقیق اسکی ہم عقیدۂ شانزدہم کے جواب مین بدلایل لکھ چکے ہین کہ خود رسول اللہ فرمائے ہین لیس

زبان کا رسول آیا چونکہ ہمارے رسول عرب تھے اور بعثت آپکا ساری عالم کے لئے ہی پس لازم ہوا کہ آپ عرب کو عربی زبان سے بیان کرین باقی رہے عجم ان کے لئے مہدیؑ جو باطن رسول اللہ ہی بیان فرمانا مین بیان رسول اللہ ہی اسی لئے عبدالرزاق کاشی علیہ کا قول بیان کئے اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جیسا بعثت رسولؐ کا ساری عالم کے واسطے ہی ایسا ہی بیان بھی آپ ہی سے ہوا چنانچہ ہمارے امامؑ فرمائے ہین کہ مین جو بیان کرتا ہون اللہ تعالی کی تعلیم اور رسولؐ کی تحقیق سے بیان کرتا ہون نہ اپنی جانب سے چنانچہ قریب معلوم ہوگا **رجا** چنانچہ سورۂ جمعہ مین وآخرین منہم الآیۃ الخ **ہدایت** اسکے ثبوت کے لئے کئی دلیل ہین ایک یہہ کہ آخرین منہم کا عطف امئین پر انسب ہی کہ یہان قدوسیت اور مالکیت اور عزت اور حکمت جل جلالہ بیان ہی دوسری دلیل یہہ کہ اللہ تعالی رسولؐ کو امی پیدا کیا اور امیونکی تعلیم کیلئے مبعوث کیا اور مومنین کو بسبب اُس تعلیم کے ایسا علم حکمت کا حصول ہوا کہ بڑے بڑے علماء منکرین اور فضلاء معاندین انکے مقابلے مین عاجز رہے تیسری دلیل یہہ کہ رسولؐ اس آیت کے مبشر عجمی فرمائے پس علم سابقہ اور اعتقاد حالیۂ اہل عجم بطور اکثریت ظاہر ہی اگر مراد عجم سے فقط ملک فارس لین فاما ہند بھی عجم مین داخل ہی کہ انکا مبشر ہونا مفاد حدیث ہی چوتھی دلیل یہہ ہی کہ اللہ تعالی ہو العزیز الحکیم فرماتا ہی کہ یہہ بھی امیون کی تعلیم پر دلیل ہی پانچوین دلیل یہہ کہ اسکے نیچے فضل اللہ یوتیہ من یشاء فرمایا کہ من شامل ہی معنے عموم و خصوص جمع اور واحد کو جیسا اللہ تعالی یستغفرون لمن فی الارض فرمایا کہ معنی اُسکا مغفرت چاہتے ہین اُن کے لئے جو زمین پر ہین ہوتا ہی لاکن مغفرت کے لایق مومنین ہونے سے یہان مومنین ہی خاص ہوئے اگر آیت مذکورۂ مسود مین من سے مراد خصوصیت کی ہوتی رسولؐ عجمیون کو خاص نکرتے جب یہہ قراین سابقہ سے کہ لایق امیون کے واسطے ہین تخصیص ثابت ہوچکی گروہ مہدیؑ بھی عجمی اور امی ہونے پر جناب امامؑ کی صحبت سے ایسا بیان قرآن کئے کہ سامعین متاثر ہوجاتے تھے پس یہی اس بشارت کے مستحق ٹھہرے کہ جنکے لئے رسولؐ فرمائے کہ مہدیؑ کے وقت کی امت کہ دوسرا طبقہ ہی میری سب امت سے اچھی ہوگی جیسا حدیث جعفرؓ سے ثابت ہی کہ دلیل پنجم مین مذکور ہوئی اور سید الاولیا امام الاتقیا علی کرم اللہ وجہہ فرماے کہ مہدیؑ کے اصحاب سے آگے والے تیرہ نہ سکینگے الخ قریب دلیل دوازدہم مین اسکا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور شیخ اکبرؒ فرمائے کہ مہدیؑ کے اصحاب رسولؐ کے اصحاب کے برابر ہونگے جیسا دلیل نہم مین گذرا چھٹی دلیل یہہ کہ اس آیت کے مبشرونکی تخصیص مین مفسرونکو اختلاف ہوا پس صحت اسکی فرمان مہدیؑ پر ٹھہری کہ کام مہدیؑ کا رفع اختلافات اپنے ماقبل کا ہی اسکا ثبوت دلیل پانزدہم کی روایت ششم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** آپ اپنی مہدویت اول ثابت کیجے الخ **ہدایت** مسود کے اس قول سے معلوم ہوتا ہی کہ جب مہدویت ثابت ہوجاوے قوم مہدیؑ بھی مبشر اس بشارت کے ہوسکتے ہین بطریق عموم اب ہم کہتے ہین کہ مہدیؑ

موعود حقیقی اگر کہے کہ یہہ بشارت خاص میری قوم کے لئے ہی اگر اپنے قول مین سچا ہی تو محل انکار باقی نہین اگر کاذب ہی تو مہدی نہین کیونکہ مہدی کو رسول لا یخطی فرمائے اور ہمارے امام کی مہدویت کی ثبوت پر یہہ ساری کتاب دلیل ہی الحاصل دوسرے آیات کو بھی اسی پر قیاس کرین کہ فرمان مہدی سے زیادہ اب کونسی دلیل قطعی ہو سکتی ہی **رجا** امام مہدی وقت ابتری دولت اسلامیہ کے الخ **ہدایت** افسوس ہی اس مسود دنیا طلب پر کہ ہر دلیل سے دولت دنیا کو طلب کرتا ہی ابتری دولت ظاہریہ اسلامیہ امام حسین ع کی شہادت کے وقت سے شروع ہوگئی کہ اسوقت کے بادشاہون کے لئے رسول فرمائے پھاڑ کھانیوالے کتون سریکھے ہونگے ویسا ہی ہوا کہ اُن کے وقت مین ہزارون سادات کا قتل ہوگیا مگر فرمان امام الاولیا جناب مرتضوی کی مراد دولت باطنی سے ہی چنانچہ فرماتے ہین فثم یقوم قایم الحق منکم یعنے پیچھے قایم کرنیوالا حق کا تم مین سے کھڑا ہوگا یعنے مبعوث ہوگا اور یہہ اس حدیث کے موافق ہی کہ فرمائے یقوم بالدین فی اخر الزمان کما قمت بہ فی اول الزمان یعنے قایم ہوگا مہدی زمانے کے اخیر مین جیسا قایم ہوا ہون مین زمانہ اول مین پس قیام رسول کا ابتدائے زمان اسلام مین حالت فقیری مین تھا اور کمال دینداری بھی فقیری ہی نہ دولت دنیوی کہ فقیر کا مرتبہ انشاء اللہ تعالی باب ششم و ہفتم مین بیان ہوگا اور اب بیان بھی کچھ لکھا جاتا ہی چنانچہ مصرع ثانی بھی اسی معنی پر دلیل ہی بالحق یاتیکم وبالحق یعمل یعنے خالصاً للہ تمہارے لئے آئیگا اور خالصاً للہ عمل کریگا جیسا کہ اللہ تعالی رسول کو حکم کیا کہ بول میرا اجر دعوت نبوت خاص اللہ پر ہی پس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ یہان کچھ دولت دنیاویکا ذکر نہین بلکہ اُس سے انکار ہی جیسا کہ صاحب مدارک وغیرہ وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون الایۃ کی تفسیر مین لکھتے ہین لانک لو کنت صاحب کنوز وجنان لکان طاعتہم لک للدنیا او ممزوجۃ بالدنیا فانما بعثناک فقیرا لیکون طاعۃ من یطیعک خالصۃ لنا خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ ص کو فرمایا کہ ہم نے تجھے فقیر اسلئے بھیجے کہ تیری اطاعت کرنیوالے خاص ہمارے لئے اطاعت کرین اگر تجھکو دولت دنیاوی دیتے تو خالص ہمارے لئے لوگ اطاعت نکرتے فاما تعید رسول اللہ ص کے کفار وغیرہ سے مقاتلہ اور محاربہ ہوا سو دولت کے لئے نہین بلکہ محض اُنکے اتباع لینے کے لئے اور جو ایمان لایا اُسکو حکم کئے کہ فقیر بہتر ہی دولت سے بلکہ ذکر دنیا سے اور صحبت اہل دنیا سے منع فرمائے کہ اسکا بیان آگے ذکر دنیا مین ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** احاد رعایا الخ **ہدایت** شاید مسود کو علم لغت سے بھی خبر نہین ہی کہ رعیت کس کو کہتے ہین یعنے رعایا جمع رعیت محکوم اور نگاہ داشتہ کو کہتے ہین پس ہمارے امام پر اسکا اطلاق از بس جہل ہی کہ ہر خلیفۃ اللہ آپ حاکم ہی اور دعوی ہمارے امام کا خود لکھتا ہی فرماتے تھے جو میری مہدویت کو قبول کیا مومن ہی ورنہ کافر اور بھی لکھتا ہی کہ ہر جگہہ کے حاکم آپ کو اخراج

٨٥

کہ ایک جگہ پر اسمین انقلاب ہی کہ اسمعیل بن نعمت اللہ جو لکھا ہی وہ نعمت اللہ بن اسمعیل ہی یہ کہ میان مذکور کو بھی کچھ صریح اس بات کا گمان تھا کہ نعمت اللہ کوئی جیسا امام کا خلیفہ نہین ہی اسواسطے انھون نے اپنے بزرگون کی ذوات بات بنھا نیکے واسطے یہ توجیہ بنائی اسکا جواب یہ ہی کہ یہ دوم تمہاری کسی کتاب قدیم مین بھی موجود ہی یا نہین اگر نہین ہی

کرنے اُنکے رعیت کہنا صاف جہالت ہی اور یہہ بھی لکھا ہی بعض بادشاہ مطیع فرمانِ امام ہوئے جیسا کہ شیخ بیگ
انکی رعیت قرار دینا محض تعصب ہی پس اُنکا حال مانند انبیا کے تھا کہ اونپر بھی مومنین جمع ہوئے اور منکرین مار مار کے
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کلما جاءہم رسول بما لا تہوی انفسہم فریقا کذبوا و فریقا یقتلون یہہ سنتِ کفار ہی کہ اللہ تعالیٰ
کے خلیفون کے ساتھہ کرتے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ بڑی سخت بلا انبیا کے لئے ہی بعد اُن کے اولیا پر بعد مومنین پر
علی الخصوص ہمارے نبی پر کفار کیا کیا ظلم نہ کئے رجا وعد اللہ الذین امنوا الآیہ یہہ وعدہ اللہ تعالیٰ نے اہل سنت کے
خلفا اور امرا کے ساتھہ وفا فرمایا ہدایت اگر اِس آیت سے مراد مسعود کی خلافتِ کبریٰ ہی تو مسعود کے اہل مذہب
کی سچائی اور ہماری تکذیب ہرچند متصور نہین بلکہ یہہ ہمارے لئے دلیل ہی کہ اب وہ بات باقی نرہی اگر ارادہ اُسکا دوام دولت
دائمی سے ہی کہ نیچے لکھا ہی کہ اور قریب قیامت تک ایسی رہینگے الخ ازبس بہ چند وجہ مہمل اور مردود ہی کہ خود
اہلِ اسلام کے مخالفین کے حکم برداروں کا حکم بردار ہی کہ اُسپر صادق ہی چاکر اور نوکر برابر ہی کہ عیسویون کے محکوم ہوکا
یہہ محکوم ہی مسعود اپنے لاکھون رفقا کے پس مسعود اپنے کو مبشر اِس بشارت کا جان کر ناز کرنا ایسا ہی کہ ایک عورت
بدشکل اپنے مرد پر ناز و نخرے سے اپنا فخر جتانے لگی تو اُس سے متحیر ہوکر پوچھا کہ یہہ ناز و نخرے کا کیا سبب ہی تو کہی
کہ میری ماں بہت خوبصورت تھی اُسنے کہا مردار یہہ شکل وہ تیرے لئے کیا مفید ہی اور اُسکی ستری صورت پر تجھو کی دیا
اور خلاف اُس حدیث شریف کا ہی کہ رسولؐ فرماتے ہین خلافت میرے بعد تیس سال ہی اسکے بعد ہا سو بادشاہ
مانند پھاڑ کھانیوالے کتے کے ہی اِسی لئے بعد جنابِ ولایت مآب علی ابن ابی طالبؓ کے امام حسنؑ نے تیس برس کا بقیہ جو
چھے مہینے تھے تمام کر کے ترکِ خلافت کئے اور فرمان رسولؐ کا نزدیک پلید اور اُسکے توابع سے ظاہر ہوا کہ خاص آل رسول اللہ
پر ایسا کتا چھا پڑا کہ اِس لئے اکثر مفسرین یہی لکھتے ہین کہ اُس سے مراد خلافتِ خلفاء راشدین ہی اور لکھے ہین اللہ تعالیٰ نے
اِس آیت کے نیچے من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون فرمایا ہی سو اُس نعمت کا کفران پہلے قتل عثمانؓ سے ہوا
کہ وعدہ پورا ہو چکا اور اُسکا بیان دلیل ہفتم مین معتبر تفاسیر کے حوالے سے ہوا ہی اور رسول اللہ فرماتے ہین کہ جبتک
خدا تعالیٰ چاہے تم مین نبوت رہیگی بعد خلافت بعد بادشاہت پھاڑ کھانیوالے کتون سرکی اور بادشاہت ظالمون کی
بعد اُس کے نبوت کے نہج پر خلافت ہوگی اور یہہ بھی فرماتے ہین کہ وہ ظالم ریشمی لباس پہنینگے اور زنا کرینگے حلال کے
طور پر ایسے حدیثون کو صاحبِ مشکوۃ نے باب التغیر الناس مین نعمان ابن بشیر اور حذیفہ اور ابو عبیدہ اور معاذ ابن
جبل کے روایت سے لکھا ہی پس مہدی کی خلافت کہ خلیفۃ اللہ ہی منہاج نبوت پر ہی کہ جسکی خبر رسول اللہ دے چکے
ہین کہ مہدی بادشاہت نکریگا اور منکرین دنیادار وغیرہ اپکے مانند منکرین دنیادار رسول اللہ کے طعن کرنا بھی

واجب ہی جیسا اللہ تعالی اسکی خبر دیتا ہی قالوا مالھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق لولا انزل الیہ ملک فیکون

معہ نذیرا ویلقی الیہ کنز او تکون لہ جنۃ یاکل منھا وقال الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا

فلا یستطیعون سبیلا تبارک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک جنات تجری من تحتہا الانہار ویجعل لک قصورا شان نزول

اس آیت کا یہہ ہی کہ بزرگان اور دولتمندان قریش مانند ابوجہل و عتبہ اور امیہ اور عاص وغیرہ کے رسول اللہ کی حقارت

اور کے جھڑکی کے طور پر کہے کہ رسول دوسرے لوگون کے خلاف پر ہے کہ تمیز ہو رسول اللہ اور دوسرون مین بسبب آثار

ظاہریہ اور دولت دنیویہ کے اور یہہ نہ سمجھے کہ رسول یعنے اللہ تعالی کا خلیفہ اپنی امت کے برابر ہو یہہ بات اکثر مفسرین

لکھتے ہین جیسا مدارک بیضاوی کبیر حسینی وغیرہ مین ہی اور آگے بھی جو لکھا جائیگا انہین کتب کا اکثر حوالہ ہی الغرض اس آیت

کے ساتھ ایک دفتر نور کا لیکر رضوان بہشت بھی جناب رسالت مآب مین حاضر ہو کے عرض کیا کہ اللہ تعالی بھیجا ہی کہ اسمین

تمام دنیا کے خزانون کے کنجیان ہین اسمین سے آپ چاہین سو لیکر تصرف کرین اور ایسا حکم ہوا ہی کہ آپ کے مراتب اخروی سے

بھی ایک ذرہ کم نہوگا تو آپ نے فرمائے کہ مجھے یہہ فقیری بہتر ہی اسکو نہین چاہتا ہون بلکہ یہہ چاہتا ہون کہ صابر اور شاکر

رہون رضوان کہا بہت اچھا کیا تم نے ہمیشہ اللہ تعالی تم کو اچھے رکھے اور فرمایا جل جلالہ وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا

انہم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون وکان ربک بصیرا اس آیت کا شان نزول

یہہ ہی کہ فقرا صحابہ یعنے بلال صہیب سہیل وغیرہ کو دیکھ کر دولتمندان کفار کہنے لگے کہ اگر ہم بھی ایمان لاینگے مانند ان کے

ناچیز ہونگے تو اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اور صاحب مدارک وغیرہ اسکے نیچے لکھتے ہین اتصبرون یعنے فتنون پر کیا تم

صبر کرتے ہین یا نہین پس وہ فتنہ مومنون کے لئے کفار اور فقیرون کے لئے تونگر ہین کہ انسے جو ایذا انکو پہنچی اگر صبر کرین

ثواب پاتے ہین اگر صبر نکرین پس ایک غم پر دوسرا غم زیادہ ہوا چنانچہ حکایت ہی کہ کسی نے صالحون سے اپنی تنگدستی سے

دکھ پاکر جنگل طرف نکلا تو ایک ہجرے کو دیکھا کہ سوار ہی اور اسکے روبرو خدمتگار نوکر وغیرہ دوڑتے تھے پس اسکے جیبن کچھ

ہوس اسکی ہوئی کہ کسی نے یہہ آیت پڑھے دیا معلوم ہو یعنے نبی کو اللہ تعالی فرمایا کہ ہم نے تیرے لئے تونگرونکو فتنہ بنایا

اور تونگرون کے لئے تجکو اگر تو ہوتا خزانیوالا تو البتہ دنیا کے لئے لوگ تیری اتباع کرتے اسی لئے ہم نے تجھے فقیر بنایا تاکہ تیرے

مومنین خاص ہمارے لئے اتباع کرین اور فرمایا جل جلالہ زین للذین کفروا الحیوۃ الدنیا ویسخرون من الذین آمنوا والذین اتقوا

فوقہم یوم القیمۃ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب اسکا شان نزول یہہ ہی کہ کفار فقرا صحابہ کو دیکھ کر مسخری کے طور سے

ہنستے اور کہنے لگے محمد محتاجون اور دیوانون سے جہان کا کام آراستہ کرنا چاہتے ہین اور بزرگون کے آئین کو توڑنیکا

ارادہ رکھتے ہین اگر انکا دین حق ہوتا تو البتہ قریش کے سردار اور اہل دولت ایمان لاتے تب یہہ آیت نازل ہوئی

اور فرمایا جل جلالہ وعظم برہانہ نے لعلکم تتفکرون فی الدنیا والآخرۃ صاحب حسینی سلمی سے یون نقل کرتا ہی کہ تفکر دنیا وآخرت آنست کہ بدانی کہ ایشان قاطعان طریق اند وقال رسول اللہ صلعم الدنیا حرام علی اہل الآخرۃ والآخرۃ حرام علی اہل الدنیا وہما حرامان علی اہل اللہ یعنے دنیوی وعقبی حجاب عاشق ہت تو میل ایشان کی زعاشق لائق ہت ہو اور ایک وقت تونگران کفار رسول سے عرض کئے کہ تمہاری مجلس مین غلامان اور محتاجان ہین ہمکو ننگ آتا ہی کہ انکے ساتھ بیٹھین اگر ان کو اپنی مجلس سے نکالین تو ہم اگر قرآن سنینگے پس عمر رضہ کے عرض کرنے سے رسول اللہ نے اس امر مین نوشتہ لینے جناب مرتضوی کو حکم فرمائے تب یہہ آیت نازل ہوئی کہ فرمایا رب الجلیل لا تطرد الذین یدعون بالغداوۃ والعشی یریدون وجہہ کشف الاسرار وحسینی وغیرہ مین لکھتے ہین ارادہ تین طور پر ہی اول فقط دنیا کا ارادہ جیسا کہ اللہ تعالی فرمایا ہی یریدون عرض الدنیا اسکو دو نشان ہین دنیا کی زیادتی پر دین کے نقصان سے راضی رہنا اور فقیرون سے بیزار دوسرا فقط آخرت کا ارادہ جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ومن اراد الآخرۃ وسعی لہا سعیہا اسکو بھی دو علامت ہین ایک یہہ کہ سلامتی دین کے لئے دنیا کے نقصان کو راضی رہنا اور فقیرون سے محبت رکھنا تیسرا فقط اللہ تعالی کے دیدار کو چاہنا جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یریدون وجہہ پس وہ دونون جہان پر لات مارتا ہی کہ اپنے سے اور خلق سے آزاد ہوجانا ان کے لئے اللہ تعالی رسول اللہ پر عتاب کیا کہ فرمایا ما علیک من حسابہم من شیء وما من حسابک علیہم من شیء فتطردہم فتکون من الظالمین وکذلک فتنا بعضہم ببعض لیقولوا اہولاء من اللہ علیہم من بیننا الیس اللہ باعلم بالشاکرین ابو مسعود بھی انکی پیروی پر یہی کہتا ہی یہہ وکمنی دہو تداری ہی مسلمان مین پس معلوم ہوا کہ یہہ عادت قدیمی ہی کہ مومنین محتاج رہین اور کفار ان کو ایسا ہی کہین کہ یہہ چند حقیر ہم مین سے مومن ہین اور فرمایا جل جلالہ افمن وعدناہ وعدا حسنا فہو لاقیہ کمن متعناہ متاع الحیوۃ الدنیا ثم ہو یوم القیمۃ من المحضرین اس آیت سے یہہ بات ظاہر ہی کہ عاقبت کی بہتری کا وعدہ مومنون کے لئے ہی جیسا دنیا داری کافرون کے لئے اور فرمایا جل جلالہ نے قالوا لولا نزل ہذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم اہم یقسمون رحمت ربک نحن قسمنا بینہم معیشتہم فی الحیوۃ الدنیا ورفعنا بعضہم فوق بعض درجات لیتخذ بعضہم بعضا سخریا ورحمت ربک خیر مما یجمعون اس آیت کا شان نزول یہہ ہی جب قرآن نازل ہوا کفار کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالی یہہ خدمت دینا اور قرآن نازل کرنا تو مکے اور طائف مین سے کسی دولتمند کو دیتا کیونکہ یہہ خدمت رسالت بہت بڑی چیز ہی چاہئے کہ ایسی خدمت والا سب سے ممتاز رہے جیسا مسعود عبد ودیت کے لئے کہہ رہا ہی پس اللہ تعالی فرماتا ہی کیا نبوت جو رحمت الٰہی ہی اسکو تم تقسیم کرتے ہو دنیا کی نعمت جو خاص ہم تمہارے لئے بنائے ہین سو تمکو طاقت نہین کہ اسمین کچھ کمی یا زیادتی اپنے طرف سے کرلین تو یہان تفسیر والے لکھتے ہین کہ کفار منصب رسالت کو اسباب ظاہریہ دنیویہ پر کہ دولت ولشکر ہی

قیاس کرکے اسی سے اُسکی بڑائی اور بزرگی سمجھے یہہ نہین جانے کہ یہہ تجلی روحانی اور کمالات نفسانی پر موقوف ہی کہ دنیا
کی دولت سے یہہ بہتر اور عالی تر ہی اِس سے اُسکو کچھ علاقہ نہین بلکہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہم کفار کو اتنی دولت دیتے کہ اُن کے
گھر و اسباب خانہ وغیرہ سونے چاندی کا بنالیتے کیونکہ یہہ حق انکا ہی اور حق مومنین متقین کا آخرت کی خوبی مگر اس لئے
نہین دیتے کہ مومن رشک نکرین کہ حب دنیا جبلیت بنی آدم ہی تا اس سبب سے انکی طاعت مین فرق نہو جو آخرت کی خوبی
خاص مومنین کو ہی اسمین فرق نہو جاوے جسوقت کہ غنیمت آتی چلی اور صحابہ پر فراغت ہوی عبادات اور ریاضات
مین بہ نسبت حالتِ فقر کے قصور بہت واقع ہوا یعنے باوجود فاقون کے جو عبادت کرتے تھے بعد فراغت کے اُسکے بہ نسبت
از بس کم کرنے لگے تو اللہ تعالی فرمایا الم یأن للذین امنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ آیہ یعنے حکم ہوا کہ کیا مومنون کے دل لیے
بسبب اِس فراغت کے ذکر اللہ تعالی کا نکل گیا جیسا اہل کتاب کا دل بگڑ کر کافر ہو گئے بسبب دولت اور انقضاے
مدت کے اب اِس فرمان کے موافق یہہ دولت طلبی دلیل اِس امر کی ہی کہ ان کے دل بھی بسبب حُبِ دنیا کے ایسا بگڑے ہین کہ انکے
مانند ہو گئے اور فرمایا رب العزت نے اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولہو وزینت وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد کمثل
غیث اعجب الکفار نباتہ یعنے دنیا بجز کھیل بازی اور ایک دوسرے پر بڑائی کرنے کے کچھ نہین ہی کہ یہہ سب تربا و فقط
دغا و فریب ہی کہ موجب عاقبت کی خرابی کا ہی کہ اُسکی محبت کے سبب سے سخت عذاب ملیگا اور جو کہ اُسکی رغبت نکرے
اسی سے اللہ راضی ہی اور ویسکے لئے مغفرت ہی یہہ خلاصہ اس آیت کا ہی اور فرمایا اللہ تعالی جل شانہ نے لکیلا تاسوا علی
ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتیکم واللہ لا یحب کل مختال فخور الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ومن یتول فان اللہ ہو الغنی الحمید
یعنے اللہ تعالی دنیا کے نقصان پر غم کھانیکو اور دنیا کی متاع پر خوش ہونیکو کہ مراد محبت سے ہی منع فرماتا ہی اگر اُسکو کوئی
حلال یا مباح جانے کافر ہی کیونکہ حلال کو حرام جاننا اور حرام کو حلال جاننا کفر ہی مگر مسعود اُسکو بھی حلال بول رہا ہی اور
طلب کر رہا ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی دنیا پر فخر کرنیوالون کا اور بخیلون کا اور لوگون کو بخیلی سکھانیوالون کا مین
دوست نہین ہون یعنے ایسے لوگ میرے دشمن ہین پھر مسعود کہتا ہی کہ دولتِ دنیا ہی جمعیت دین کا موجب ہی اور لوگونکو
کہتا ہی کہ مال جمع کرو حلال ہی جیسا عقیدۂ چہاردہم مین لکھا ہی اور فرمایا اما من طغی واثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ہی
ہی الماوی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی یعنے خلاصہ اسکا یہہ ہی جو کہ محبت
دنیا مین غلو کیا یعنے اُسکی زیادتی کو بہتر سمجھا کہ خلاف رضاے الہی ہی پس اُسکا ٹھکانا تحقیق دوزخ ہی اور جو کہ ڈرا
اللہ تعالی سے اور اپنے نفس کو اِس دنیا کی محبت سے باز رکھا تحقیق ہی کہ اُسکا مکان جنت ہی اور حق سبحانہ تعالی فرماتا
ہی بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والآخرۃ خیر وابقی ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسی جب کفار دنیا پر فخر کرنے لگے

دوم دلیل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذہب الدنیا حتی یبعث اللہ رجلا من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی فیملا الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا رواہ ابن ابی شیبۃ والطبرانی فی الاوسط وابو نعیم

اور حقیقتِ مذہب کو سلطنتِ دنیوی مین منحصر سمجھے تو اللہ تعالی فرمایا کہ تم دنیا کو جو آخرت پر ترجیح دیتے ہو عقلاً اور نقلاً
غلط ہی کیونکہ دنیا ناقایم اور آخرت قایم اور ہمیشہ رہنے والی ہی اور انبیاء سابقہ کے سب کتب اسی معنے پر گواہی دیتے
ہین خصوصاً کتب ابراہیم و موسی علیہما الصلوۃ سے بھی یہی ثابت ہی غرض ان آیات سے بھی ثابت ہوا کہ سب پیغمبر
دنیا سے بیزار رہے اور حکم یہی کئے دنیا کو چھوڑ و خصوصاً ہمارے رسولؐ باوجود اللہ تعالی کی طرف سے فرشتہ دولت
دنیوی کے کنجیان لاتے پر قبول نفرمائے اور مہدیؑ کہ تابع تام نبیؐ ہین لوگون کی جبر سے کیونکر اس بری چیز کو قبول
کرینگے اور ایسی بد چیز کہ سب انبیا جسکو بد کہے کر ان کے سب کتب مین یہی تھا کہ دنیا کی دولت اور اسکی محبت موجبِ
ہلاکتِ دین ہی کیونکر علامتِ ممیزہ اور دلیلِ ثبوتِ مہدویت ہوسکتی ہی کہ مہدیؑ کے یہان تو دین کمال کو پہنچا ہی
کہ دینداری کا کمال فقیری مین ہی نہ سلطنت مین بلکہ یہہ بات ثابت ہی کہ اہلِ دولت سب انبیاؑ کے وقت مین اکثر انکار
کئے ہین خصوص ہمارے رسول اللہ کے وقت مین بھی ایسا ہی ہوا ہی بلکہ جب اسلام کا غلبہ ہوا اور فقر سے صحابہ کو بعضے کو مین
ریاضات و عبادت مین قصور ہونے سے موردِ عتاب و تنبیہ ہوئے چہ جائیکہ دوسرا کہ شرک و کفر مین مبتلا ہوجاتا ہی
چنانچہ عزیزیہ مین بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والآخرۃ خیر وابقی کی تفسیر مین لکھا ہی پس اب جاننے کہ مہدیؑ کا آنا امتِ
رسول اللہ کو اس ہلاکت سے بچانیکے لئے ہی کہ رسولؐ فرما چکے ہین کہ مہدیؑ کے سبب سے میری امت ہلاکت سے
بچیگی اور فرماتے ہین کہ میری امتیون کے دولتمند ہونے سے ڈرتا ہون کہ امم سابقہ بھی اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہین.
خصوصاً اپنی آلِ پاک کے لئے دعا کئے کہ الہی انکو دنیا سے بقدرِ کفایت دے پس واجب ہوا کہ مہدیؑ اور مہدویان فقیر
رہین اور ان کے مخالف دولتمند کہ فقیری موجبِ قربِ الہی و دلیلِ حقیقتِ دین ہی اور دنیاداری باعثِ خسران
و نقصانِ آخرت و ضلال و بعدت من جناب رب العالمین رجا حدیث شریف مین ہی کہ حضرت رسالت سے
وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے الخ **ہدایت** مطلب حق اللہ تعالی جل سبحانہ و عظم برہانہ دشمنون کے طرف سے ظاہر
کرواتا ہی یعنے اللہ تعالی جناب رسالتمآبؐ سے کیا ہی سو وعدہ یہہ ہی کہ ثوبانؓ بعد ذکر کرنے حدیثِ طویل کے کہے

کہ فرمائے رسولؐ ان ربی قال یا محمد انی قضیت قضاءً فانہ لا یرد وانی اعطیتک لامتک ان لا اہلکہم لسنۃ عامۃ وان

لا اسلط علیہم عدواً من سوا انفسہم فیستبیح بیضتہم ولو اجتمع علیہم من باقطارہا حتی یکون بعضہم یہلک بعضاً او یسبی بعضہم بعضاً رواہ
مسلم ترمذی اور نسائی نے جناب بن الارث سے یون ہی روایت کیا ہی اور مشکات کے باب فضائلِ رسول اللہ مین
بھی ایسا ہی مذکور ہی ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی جل شانہ رسولؐ سے وعدہ کیا ہی کہ آپکی امت مقبولہ
ہمیشہ پر کوئی انکا غیر مسلط ہوگا مگر آپکی امت مین اہل حق اور اہل باطل ہونگے اور آپسمین جنگ کرینگے اور برا ہوینگے

91

چنانچہ آج قوم مہدویہ پر سوا اسے امت معوجہ کے کہ جسکے لئے رسول فرماے ہین کہ نہ مین انسے ہون نہ وہ میرے سے
جیسا روایت جعفر دلیل نجم مین گذری دوسرا کوئی دشمن غیر مذہب مسلط نہین ہی مگر انہین معوجین پر بسبب امت مقبولہ
مرحومہ مبشرہ سے خارج ہوجانیکے عیسویونکا تمام تر تسلط ہی پس اب حدیث کا معنی کہ اللہ تعالی کا وعدہ ہی صحیح ہوا اور مسعود کا
معنی سیاق حدیث سے مخالف ہی کہ اسی کو تحریف کہتے ہین اب مسعود اور اسکے ساتھیون کو لازم ہی کہ اپنے معنیون
اور اہل کتاب کے معنیون کو بنظر انصاف مقابلہ کرکے دیکھے **فائدہ** بیان مین علماء دنیا پرست اور دنیا کے
امام محمد غزالی رح کیمیاء سعادت کے رکن دوم سے اصل چہارم کے باب چہارم مین لکھتے ہین بدانکہ علما را و غیر علما را
باسلاطین و عمال سہ حال ہست یکی آنکہ نہ نزدیک ایشان روند و نہ ایشان نزدیک وی شوند و سلامت دین دریں باشد
دوم آنکہ نزدیک سلاطین روند و بر ایشان سلام کنند و این در شریعت مذموم است عظیم مگر کہ ضرورت بود کہ رسول اللہ
صفت امراء ظالم میگفت پس گفت ہر کہ از ایشان دوری جوید رست و ہر کہ با ایشان در دنیا افتاد او ہم از ایشانست و
گفت بعد از من سلاطین ظالم باشند ہر کہ بدروغ و ظلم ایشان اعفا کند و راضی بود از من نیست و او را بحوض من در قیامت
راہ نیست و گفت دشمن ترین علما نزد حق تعالی آنانند کہ نزد امراء روند و بہترین امراء آنانند کہ نزد علماء روند و گفت علما
امانت داران پیغمبران اند تا باسلاطین مخالطت نکنند چون کردند در امانت خیانت کردند از ایشان حذر باشید
وابوذر رضہ باسلمہ گفت رضہ کہ دور باش از درگاہ سلاطین کہ از دنیاء ایشان ہیچ چیز بتو نرسد کہ نہ زیادت از آن دین تو
بشود و گفت در دوزخ وادی است کہ ہیچ کس نشود در انجا الا علما کہ بزیارت سلاطین روند عبادہ بن الصامت میگوید
دوست داشتن علما و پارسایان امراء را دلیل نفاق بود و دوستی ایشان با توانگران دلیل ریا بود و ابن مسعود میگوید
مرد باشد کہ با دین درست نزد سلطان رود و بی دین بیرون آید گفتند چگونہ گفت رضای ایشان جوید بچیزیکہ سخط
حق تعالی در آن باشد و فضیل گوید چندانکہ عالم بسلطان نزدیک شود از حق تعالی دور میشود و وہب بن منبہ گوید این علما
کہ نزدیک سلاطین میروند ضرر ایشان بر مسلمانان بیش بود از ضرر مقامران محمد بن سلمہ گوید مگس بر نجاست آوم نیکوتر از
عالم بر درگاہ ملوک انتہی اسکے بعد لکھتے ہین کہ سبب ایسے سخت حکمونکا یہہ ہی کہ بادشاہ و امراء وغیرہ سے ملنا خالی خطرے سے
نہین کہ کہے یا سنے یا عمل کرے اُن کے ساتھہ کہ یہہ سب موجب عصیان ہی کہ اول انکا سب اسباب حرام کا ہی گھر فرش
وغیرہ اسپر بیٹھنا وغیرہ منع ہی انکو سلام تواضع سے کرنا دین کو اپنے کمونا ہی کہ رسول ایسا ہی فرماے ہین اور ظالم کے لئے
دعا کرنے کو رسول اللہ سے منع وارد ہی اور رسول دنیا دارون کے نزدیک جانے کو منع فرماے ہین اور عیسی
علیہ السلام فرماتے ہین کہ مال دنیا طرف مت دیکھو کہ تمہارے ایمان کی شیرنی جاتی ہی انتہی خلاصۃ اس تقریر سے

ثابت ہوا کہ جو علما محب دنیا ہین اور اہل دولت و دنیا سے مخالطت کرتے ہین اُن کے دل اندھے ہو کر انکو نہ معنی
آیات بلا بر سمجھتے ہین نہ معانی حدیث کو فہم کر سکتے ہین اور جو علما کہ خالصاً للہ دنیا کو ترک کرتے ہین ایسا کہ اہل دنیا سے بھی
بیزار رہتے ہین مانند علما و فقراء مہدویہ کے کہ بسبب تقوے کے اُن کے دل روشن تر ہو کر آیات و احادیث کے معانیون
سے جیسا النفس الامر ہی تعلیم الٰہی سے بہرہ یاب ہوتے ہین جیسا کہ صاحب یواقیت نے فصل ثالث مین لکھا ہی سو اسکا خلاصہ
یہہ ہی کہ علماء ظاہر جو منکر علم صوفیہ ہین اسکا سبب یہہ ہی کہ دنیاداری کو آخرت پر غالب جانکر اُسکی محبت مین زہد کو ترک کئے
ہین اور جس راہ سے کہ قرب الٰہی حاصل ہو دور پڑے ہین اور کتاب مین دیکھتے ہین اور اپنے استادون سے سنتے ہین سو
ہیچ جاننے سے انکو یہہ حجاب ہوا ہی کہ اللہ تعالی اپنے بندونکو جو تعلیم کرتا ہی اسکے منکر ہوتے ہین اور مبحث ثامن مین لکھا ہی
کہ شاذلی نے کہا کہ جسکو آیہ و ہو معکم اینما کنتم کا معنی معلوم کرنا منظور ہو تو اپنے کھان و پان و وظایف سے ہاتھ اٹھاوے
اور سونے اور اپنے خواہشون کو چھوڑ دے یعنے جو زہد اختیار کرے اُسکو معانی قرآنی حاصل ہوتے ہین انتہی پس معلوم ہوئی
کہ معنی علماء باطن کا جو زاہد ہین تعلیم الٰہی سے کچھ اور ہی اور معنی علماء ظاہر دنیا پرست کا جو اسکے مخالف ہی کچھ اور ہی مگر صحیح وہی
جو تعلیم الٰہی سے حاصل ہوا ہو نہ عقل آدمی سے اب اس میزان سے آزماکر انصاف سے دیکھین کہ حق کس کے جانب ہے۔

دنیا کی برائی کا بیان حضرت امام محمد غزالی رح کیمیاء سعادت مین لکھے ہین اصل پنجم از رکن سیوم
در علاج دوستی دنیا و پیدا کردن آن آنکہ حب دنیا سر ہمہ گناہانست بدانکہ دنیا سر ہمہ شرہاست و دوستی آن اصل ہمہ معصیتہا
است و چہ شوم تر ازان باشد کہ او دشمن خداست و دشمن دوستانِ خدا و دشمن دشمنانِ خداست اما دشمنی خدا بآن
کند کہ راہ حق تعالی بر بندگان او ببرند تا بوی نرسند اما دشمنی با دوستانِ خدا بآن کند کہ خود را جلوہ میکند و در چشم ایشان
میآراید تا در صبر از وی شربتہاء تلخ میخورند و رنج آن میکشند و اما دشمنی با دشمنان خدا بآن کند کہ ایشان را بمکر و حیلت
در دوستی خود میکشد و چون عاشق شدند از ایشان دوری گیرد برای دشمنانِ ایشان میرود ہمچو زنی ناپکار از مردی
بمردی میگردد تا درین جہان گاہ برنج داشتن او گاہ در حسرت فراق او خود را میکشند و بآخر خشم خدا تعالی و عذاب او
بینند و نہ رہد از دام او الا کسیکہ بحقیقت او را و آفتِ او را بشناسد و از وی پرہیزد چنانکہ از جادو و ازان پرہیزد کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم میگوید پرہیز ید از دنیا کہ او جادو تر ست از ہاروت و ماروت اند لکھے ہین پیدا کردن مذمت دنیا
با خبار بدانکہ رسول اللہ روزی بگوسپندی مردہ بگذشت گفت می بینید کہ این مردار چگونہ خوار ست کہ کس بآن ننگرد
بآن خدا کہ جان محمد در دست اوست کہ دنیا نزد خدا تعالی خوار تر ازانست و اگر نزدیک او بپرِ پشہ ارزیدی ہیچ کافر را
شربتی آب ندادی و گفت دنیا ملعونست و ہرچہ درانست ملعونست الا آنچہ برای حق تعالی باشد و گفت دوستی دنیا

سر همه گناهانست و گفت هرکه دنیا را دوست دارد آخرت بزیان آورد و هرکه آخرت را دوست دارد دنیا را بزیان آورد
پس آنچه بماند اختیار کنید بر آنچه نماند زید بن ارقم میگوید با ابوبکر بودم که او را آب آوردند با انگبین شیرین کرده چون بنزدیک
دهان برد باز گرفت و بسیار بگریست تا همه بگریستیم و خاموش شد پس گریستن گرفت چندانکه کس را دلیری آن نبود که پرسید
چون چشم پاک کرد گفتند یا خلیفه رسول الله چه وجه بود گفت یکروز با رسول الله نشسته بودم دیدم که بدست خود چیزی دور میکرد
و هیچ چیز ندیدم گفتم یا رسول الله این چیست گفت دنیاست که خود را بر من عرض میکند که او را دور کردم و باز آمد و گفت اگر تو
جستی از من باز من و کسانیکه بعد از تو باشند نجهند اکنون ترسیدم که مرا آن دریافت و رسول گفت که حق تعالی هیچ چیز نیافرید
دشمن تر بر وی از دنیا و تا وی را بیافریده است و با او ننگریسته است یہ دو روایت بھی دنیا کی حقیقت میں ہیں و گفت
دنیا سرای بی سرایانست و مال بی مالان است و جمع آنکسی کند که در وی عقل نبود و دشمنی در طلب آن کسی کند که بی علم بود
و حسد بر آن کسی برد که فقه نباشد و طلب او کسی کند که بی یقین بود و گفت هرکه بامداد برخیزد و بیشتر همت او دنیا بود او نه از
مردان خداست که دوزخ او راست و چهار خصلت ملازم دل او باشد اندوهیکه هرگز بریده نشود و شغلیکه هرگز از آن فارغ
نگردد و درویشی که هرگز بتونگری نرسد و امیدیکه هرگز بنهایت آن نرسد ابوهریره میگوید که روزی رسول گفت خواهی که دنیا
بجملگی بتو نمایم مرا دست بگرفت و بسر گورستانی برد که در آن استخوان سر مردم و گوسپند و خرقها و پلیدیهای مردم بود و گفت
یا ابا هریره این سرها پر حرص و آز بود همچون سرهای شما امروز استخوان شده است بی پوست و زود خاکستر شود و این پلیدیها
طعامهای الوانست که بجهد بسیار بدست آورده اند و چنین بینداختند که از آن همه میگریزند و این خرقهای جامهای تجمل
ایشانست که باد می برد و این استخوانهای ستوران مرکب ایشانست که بر پشت آن گرد جهان میگردیدند اینست
جمله دنیا هرکه خواهد بر دنیا بگرید گو بگری که جای آنست پس هرکه حاضر بود بگریست و رسول گفت تا دنیا را آفریده اند میان
زمین و آسمان آویخته است که حق تعالی بآن ننگریسته است و در قیامت گوید مرا بکمترین بندگان خود ده گوید خاموش
ای ناچیز نپسندیدم در آن جهان که تو کسی را باشی امروز پسندم و گفت گروهی بیایند روز قیامت که کردارهای ایشان
چون کوههای تهامه بود همه را بدوزخ فرستند گفتند یا رسول الله ایشان اهل نماز باشند گفت نماز کنند و روزه دارند و شب
نیز بیخواب باشند لیکن چون از دنیا چیزی پیدا آید در آن جهند یکروز رسول بیرون آمد و صحابه را گفت کیست از شما که نابینا
باشد و خواهد که حق تعالی او را بینا گرداند بدانید که هرکه در دنیا رغبت کند و امید دراز پیش گیرد حق تعالی بر قدر آن دل
او را کور گرداند و هرکه در دنیا زاهد شود و امل کوتاه کند حق تعالی او را علمی دهد بی آنکه از کسی بیاموزد و راه وی نماید
بی آنکه دلیلی در میان باشد یکروز رسول بیرون آمد ابوعبیده جراح از بحرین مالی فرستاده بود و انصار شنیده بودند

۹۳

در نماز بامداد جمعیت کردند چون سلام باز داد همه در پیش او بایستادند رسول تبسم کرد و گفت مگر شنیده اید که مالی
رسیده است گفتند آری گفت بشارت باد شما را که کار با خواهد بود که بآن شاد شوید و من بر شما بد رویشی نمی ترسم
ازان میترسم که دنیا بر شما ریزند چنانکه بر کسان ریختند که پیش از شما بودند آنگاه دران منافست کنید چنانکه ایشان
کردند و هلاک شوید چنانکه ایشان شدند و گفت دل هیچگونه بیاد دنیا مشغول مدارید از ذکر دنیا نهی کرد تا بدوستی و طلب آن
چه رسد انس میگوید که رسول را شتری بود و آنرا عضبا گفتندی و از همه شتران بهتر دویدی یکروز اعرابی شتری
آورد و بآن بدوانید و در پیش شد مسلمانان غمناک شدند رسول گفت حق است بر خدای تعالی که هیچ چیز را در دنیا بر نکشد
که نه او آنرا خوار گرداند و گفت که بعد ازین دنیا روی بشما نهد و دین شما بخورد چنانکه آتش هیزم را و عیسی میگوید دنیا را بخدا
مگیرید تا دنیا شما را به بندگی نگیرد و گنج چنان نهید که از تلف نترسید و بنزدیک کسی نهید که ضایع نکند چه گنج از آفت خالی
نباشد و گنجیکه برای خدا نهید ایمن باشد و گفت دنیا و آخرت ضد یکدیگر اند چندانکه این را خوشنود کنی آن دیگر ناخوش
شود و گفت با حواریان من دنیا در پیش شما در خاک افگندم او را باز مگیرید که از پلیدی دنیا یکی اینست که معصیت حقتعالی
جز دران نرود و از پلیدی او آنست که کسی بآخرت نرسد تا ترک او نگوید پس بیرون گذرید از دنیا و بعمارت آن مشغول
مشوید و بدانید که سر همه خطاها دوستی دنیاست و بسیاری شهوت است و ثمره آن اندوه دراز است و گفت چنانکه آب و
آتش در یک جا قرار نگیرد دوستی دنیا و آخرت در یکدل جمع نیاید و عیسی را گفتند اگر خود را خانه کنی چه بود گفت کهنه دیگران
ما را کفایت بود یکروز او را باران و برق و رعد بگرفت و میدوید تا جای جوید که پناهی بود خیمه دید آنجا رفت زنی را
دید بگریخت غاری بود آنجا رفت شیر را دید بگریخت گفت بار خدایا هر چه آفریده او را آرام گاهی است مگر مرا وحی آمد که
آرام گاه تو مستقر رحمت حق است یعنی بهشت و در بهشت صد حور را جفت تو خواهم کرد که همه را بدست لطف خود آفریده ام
و چهار هزار سال عرس تو خواهد بود هر روزی چند عمر دنیا و منادی را بفرمایم تا ندا کند که کجا اند زاهدان دنیا هم بعرس
عیسی زاهد آئید تا همه بیایند یکبار عیسی با حواریان بشهری بگذشت همه را در راه دید مرده گفت ای قوم این در خشم خدای تعالی
مرده اند و گرنه در زیر خاک بودندی گفتند خواهد که بدانیم که بچه سبب مرده اند شب عیسی بر سر بالا آمد و آواز داد که یا اهل
شهر یکی جواب داد لبیک روح الله گفت قصه شما چیست گفت شب بعافیت بودیم و بامداد خویش را در هاویه دیدیم
گفت چرا گفت برای آنکه دنیا دوست داشتیم و اهل معصیت را طاعت کردیم گفت دنیا را چگونه دوست داشتید گفت
چنانکه کودک مادر را چون بیامدی شاد شدمی چون رفتی غمناک شدمی گفت دیگران چرا جواب ندادند گفت ایشان
هر یک را بر دهان لگامی از آتش است گفت تو چون جواب دادی گفت من در میان ایشان بودم و نه از ایشان بودم

چون عذاب بیاید من نیز در میان ایشان بماندم اکنون برکنار دوزخ ام ندانم خلاص یابم یا در دوزخ افتم عیسیٰؑ گفت

ای حواریان نانِ جو و نمک درشت و جامۂ پلاس و خواب بر مزبلہ بسیار بہتر بود بعافیت در دنیا و آخرت عیسیٰؑ را

گفتند ما را چیزی بیاموز کہ بآن حقتعالی ما را دوست گیرد گفت دنیا را دشمن گیرید تا حقتعالی شما را دوست گیرد و ابو حازم میگوید

کہ حذر کنید از دنیا کہ شنیدہ ام کہ ہر کہ دنیا را بزرگ دارد در قیامت او را بدر آرند و بر سر او منادی میکنند کہ این آنست کہ چیزیکہ

حق تعالی حقیر داشت او بزرگ داشتہ است فضیل میگوید کہ اگر ہمہ دنیا بمن دہند حلال و بیحساب ننگ دارم ازان چنانکہ شما از

مردار ننگ دارید اور اصل ششم میں فرماتے ہیں گفتند یا رسول اللہ بدترین امت تو کیانند گفت توانگران الخ اور

فرماتے ہیں رسولؐ گفت کہ دنیا را باہل دنیا بگذارید کہ ہر کہ ازان چیزی بگرفت بیش از کفایت خود ہلاک خود است کہ میگیرد

اور رکن چہارم کی اصل پنجم سے جو چہارم میں لکھتے ہیں رسولؐ از سفری آمدہ بود بدر خانہ فاطمہؓ رسید پردہ دید

بدر خانہ او و دو حلقہ سیمین در دست او باز گشت از کراہیتِ آن چون فاطمہؓ بدانست آن دو حلقہ بدرمی و نیم بفروخت

و بآن پردہ باہم بصدقہ داد پس رسولؐ باو دل خوش کرد گفت نیکو کردی و در خانہ عائشہ صدیقہؓ پردہ بود رسولؐ گفت

ہرگاہ کہ چشم من برین افتد دنیا را بیادِ من آورد بر بید و ابطال کس بد بہ بید اور عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کبھی

یکبار نزد رسولؐ زر آوردہ بودند ہمہ قسمت کرد شش دینار باند ہمہ شب بیخواب بود تا با آخر شب آن بکسی داد و در خواب

خوش شد انگہ گفت چگونہ بودی حال من اگر بمردمی و این شش دینار با من بودی اور لکھے ہیں رسولؐ با عائشہ گفت

اگر خواہی کہ فردا مرا دریابی درویش وار زندگانی کن و از نشست با توانگران دور باش و ہیچ پیراہن بیرون نکنی تا پارہ

بر ندوزی اور اصل ششم میں رکن سیوم کے فرماتے ہیں دنیا بر سہ درجہ بود مقدار ضرورت است بطعام و جامہ و

مسکن و ورای آن مقدار حاجت است و ورای آن مقدار زینت است و زیادت تجمل است و آن آخر ندارد و ہر کہ بضرورت

اقتصار کرد درست و ہر کہ بدرجہ تجمل رفت در ہاویہ افتاد کہ آخر ندارد و ہر کہ بحاجت اقتصار کرد از خطر خالی نیست

کہ حاجت را دو طرف است یکی آنکہ بضرورت نزدیک است و یکی آنکہ بتنعم نزدیک است و میان این ہر دو درجہ کہ آن

بکمالِ اجتہاد توان دانست و باشد کہ زیادتی کہ بآن حاجت بنود از حساب حاجت گیرد و در خطر حساب افتد و بزرگان

و اہل حزم باین سبب بودہ کہ بر قدرِ ضرورت اقتصار کردہ اند و امام و مقتدا درین اویس قرنیؓ است انتہی یہ روایات

بالا مذکور بے لحاظ ترتیب حسب ضرورت لکھے گئے ہیں آپ عقلمندان اہل انصاف سے التماس ہی کہ مسود قولہ تعالی

وعد اللہ الذین آمنوا الآیہ اور حدیث کے سند سے عدم تسلط دشمن امت مرحومہ محمدیہ پر جو ہمارے ابطال کے لئے

دلیل لایا ہی تحریف ہی یا نہیں اگر تحریف ہی تو مسود اور اسکے مذہب کو کہ دولتِ دنیا اصل مذہب قرار دیا ہی

٩٥

جھوٹ جانکر ترک کرین اور ہمارے امام برحق مہدی موعود کی تصدیق کرین اگر وہ تحریف نہین تو مسود کی لائی ہوئی
آیت و حدیث کے معنے معتبر تفاسیر وغیرہ سے اور آیات و احادیث دنیا و اہل دنیا کی حقیقت مین جو بیان ہوئے ہین انکا
رد بدلایل جتلاوین کیونکہ ان آیات اور احادیث سے یہی ثابت ہوا ہی کہ دنیا حق کا فرون کا ہی اور کمالِ ایمان
ترک دنیا اور رسول فرماتے ہین کہ مہدی دین کے کامل کرنے کو اللہ تعالی کے طرف سے مبعوث ہوگا اور مسود
کہتا ہی کہ دنیا کی دولت کو کامل کریگا **فائدہ فقیری کی مرتبت مین** امام محمد غزالی رکنِ منجیات کے
اصلِ چہارم مین فرماتے ہین بدانکہ حق تعالی میگوید کہ للفقراء المہاجرین فرد ویشی را پیش ہجرت داشت رسول گفت
خدایتعالی دوست دارد درویش معیل پارسا را و گفت ای بلال جہد کن تا چون بخواہی رفت ازین دنیا درویش باش
نہ توانگر و گفت درویشانِ امت من در بہشت روند پیش از توانگران بہ پانصد سال و در یک روایت چہل سال و
مگر باین درویش حریص خواستہ باشد و بآن درویش خورسند و راضی و گفت بہترین امت من درویشانند و دیرین
کہ در بہشت بگردد ضعیفانند موسیٰ گفت بار خدایا دوستان تو از خلق کیانند تا ایشان را دوست گیرم فرمود ہر جا کہ
درویش ہست درویش یعنی درویش تمام رسول گفت درویش را روز قیامت بیارند چنانکہ مردمان از یکدیگر عذر خواہند
خدایتعالی از وی عذر خواہد و گوید بندہ من نہ از خواری بود کہ دنیا را از تو باز داشتم لاکن از ان بود تا خلعتہا و کرامتہا
من بیابی برو درمیان این صفوف خلایق و ہر کہ ترا روزی برای من طعام یا جامہ دادہ ہست دست وی بگیر کہ او را
در کار تو کردم و خلق آنروز در عرق غرق باشند او در رود و ہر کہ با وی نکوئی کردہ باشد دست گیرد و بیرون آورد و گفت
با درویشان آشنائی گیرید و با ایشان نکوئی کنید کہ ایشان را دولت راہ ہست گفتند آن چیست گفت در قیامت ایشانرا
گویند کہ ہر کہ پارۂ نان و شربتِ آب و خرقہ جامہ دادہ ہست دست ایشان گیرید و بہ بہشت برید و علی رض روایت کند
کہ رسول فرمود ہر گاہ کہ خلق سوی جمع دنیا و عمارتِ آن آورند و درویشان را دشمن دارند خدایتعالی ایشان را بچہار چیز
مبتلا کند قحط زمان و جورِ سلطان و خیانت قاضیان شوکت و قوتِ کافران و دشمنان ابن عباس میگوید ملعونست
کسیکہ بسبب درویشی کسی را خوار دارد و بسبب توانگری عزیز دارد انتہی اگرچہ مراتب و مدارج فقیرون کے ایسے ہین کہ
جسکے بیان کو نہایت نہین بیان اسقدر پر ہی اختصار ہوا پس اب دیکھئے کہ مسود بسبب فقیری کے ہمارے مذہب کی حقارت
کرکے دولتِ دنیوی کا خواہان ہی اللہ تعالی فرماتا ہی جو کہ دنیا کا ارادہ رکھتا ہی ہم اسکو کچھ دیتے ہین اور نہین آخرت
مین کچھ اسکا حصہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین **شعر** رضینا قسمت الجبار فینا لنا علم وللاعدای مال
دلیل دوازدہم کا ثبوت رجا حاصل کلام دوام ہین الخ ہدایت پہلے معلوم کرین کہ امر منیر

٩٦

علی کرم اللہ وجہہ کے فرمان مین سکنے امر کا قید ہی یعنے اول بعد زمان کہ راوی نے اس امر پر اشارہ بھی فرمایا سال اجل من الہدی کہ حرفِ من معنے تجاوز اور بعد پر دلالت کرتا ہی اسکے جواب مین جناب امیر نے لفظ ہیہات فرمائے کہ بعد زمان پر دلالت کرتا ہی دوسرا قید قسم کہ نہ اشارہ بھی متعلق جہلا ہی اوسکا یخرج فی آخر الزمان کہ دہی سے متعلق ہی البعد از منہ پر دلالت کرتا ہی دوسرا قید قسم کہ یہہ اشارہ بھی متعلق خروج کے ساتھ ہی چوتھا قید ہی آخر زمانے مین تیسرا بیعت عند اللہ نہ کسی دوسرے دینوی طور سے چوتھا اجتماع قوم کہ بیان پانچوان تالیف قلوب جنا مین چھٹا کسی اپنے کے خروج سے غمگین نہونا ساتوان کسیکے اپنے مین آنے سے خوش نہونا آٹھوان اجتماع اصحاب مہدی بقدر اصحاب بدر اور طالوت کے نوان آگے پیچھے کے مومنین اونسے کوئی نہ بڑھنا جب یہہ قیودات معلوم ہوچکے غور کرین کہ مسود اسمین کیا کیا تحریفات کیا ہی رجا صفات مذکورہ خصائص مہدی سے نہین الخ ہدایت ہر شخص سمجھ سکتا ہی کہ جناب مرتضوی ان صفات کو بطور علامت ممیزہ کے بیان فرماتے ہین اور مسود کہتا ہی کہ یہہ خصائص مہدی سے نہین غرض امیر المومنین کی یہہ ہی کہ مہدویت کا دعوی کرنیوالے کے لئے یہہ علامت ضروری ہین باین طور اون سے اگلے پچھلون کو سبقت نہو گو کہ دوسرے مین ہون یا نہون کیونکہ یہہ علامت انبیا اور اُن کے حضوری لوگون کے خصوصیات سے ہین اور ما بعد مین تھا خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ مدعی اس امر بزرگ کا یا اللہ کی طرف سے دعوی کریگا یا اپنے نفس کے اغوے و فریب شیطان سے اول کے لئے یہہ علامت واجب ہین کہ یہہ امور سروع نہین ہر چند جمع نہونگے اور ثانی کو رغبت اسکی طلب دولت دنیا و جاہ سے خالی نہوگی اسمین ممکن نہین کہ یہہ امور جمع ہون نہ یہہ کہ مہدی تمام زمانے کے انبیا و اولیا اور صلحا کے خلاف پر کوئی بات لاوے رجا مراد متقدمین سے الخ ہدایت انبیا کو علیہم الصلوۃ والسلام اصحاب مہدی پر سبقت نہونے مین جو مسود نے داخل کیا محض نافہمی ہی کہ یہان انبیا کا بالکل جناب مرتضوی نے ذکر نہین فرمائے مگر صحابہ کو ذکر بھی سکتے کہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کل انبیا کے اصحاب اُس سابقین مین داخل ہین کہ ہم جنس ہین جیسا اللہ تعالی انکی جنسیت پر خبر دیا ہی قولہ تعالی و آخرین منہم جیسا اور پر دلیل یا نزدہم مین اس آیہ کا مذکور ہوا اور عیسی کے اصحاب جو بعد تشریف لانیکے ہونگے وہ آخرین مین داخل ہین اسکا بیان باب التسویہ مین بھی ہوگا انشاء اللہ تعالی رجا اس کمال نفسانی کا اثبات رفقای شیخ جونپوری مین الخ ہدایت اسکی اثبات کے چند دلیل ہین کہ ادنی عقل رکھنے والا سمجھ سکتا ہی اول یہہ کہ باوجود اس گریہ و بکا کے ان کے اعلی سے ادنی تک طالب دنیا نہین بلکہ ان کے نزدیک طالب دنیا کافر ہی دوسری یہہ لوگ احکام شرعیہ پر ایسا استوار ہین کہ کسی بدعت کے مرتکب نہین کیا اعلی کیا ادنی کیا پیر کیا مرید اگر کوئی بدکار شاذ و نادر کہ النادر کالمعدوم ہی کوئی بدعت کا کام کرلیا اگر اسکے برادرون کو معلوم ہو تو اسکو سرزنش کرتے ہین اور وہ

نادم رہتا ہی خصوصاً انکے فقرا اور مشائخین ہر چند کسی نوع کے منہیات کے مرتکب نہین ہوتے ہین اگر کسیکو منظور ہو
آزمالیوے تیسرا اُن کے یہان ادنا فقیر دار دنیا پر گناہ جان کر نہین جاتا جیسا کہ آیات اور آحادیث سے اوپر گذرا فاما
کوئی ضرورت تو یہ داعی ہو اور جاوے تو نادم رہتا ہی اور اسکے مثل کے لوگ اُسکو از بس حقیر سمجھتے ہین چوتھی یہہ کہ اُنکے
مشائخین کے یہان مانند مشائخین مخالفین کے بالکل اسباب شان و ترک نہین بلکہ انکا عمل یہہ ہی جو آوے ایثار کرتے
ہین پھر اب کوئی کہے اُن کے ریاضات و گریہ و بکا ریا و حب جاہ ہین تو اسکا کہنا بے دلیل ہی کیونکہ ریا کا اصل مطلب
حصولِ اسبابِ دُنیوی ہی اور انکا دعوی مدلل بادلایل واضحہ ہی اور اعتقادات کا البتہ مطالعہ سے اس رسالے کے صاف
ظاہر ہوگا کہ قطعاً و یقیناً مطابق اہل سنت و جماعت کے ہی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مسود کا کہنا فقط تعصب و عناد سے
ہی اسپر یہہ بھی دلیل کذب مسود ہی کہ لکھا ہی کتاب و اجماع کے مخالف جابجا اس رسالے سے ثابت ہی الخ اور یہہ خادم
الفقرا اوپر اسکے افترے و دروغ گویان جو بیان کیا ہی اور آیندہ بھی بیان ہونگے البتہ انسے اہل انصاف جان لینگے خصوصاً
ہمارے امامؑ پر یہان افترا کر کے کہتا ہی کہ جو حدیث رسول اللہ کی اس بندے کے حال کے مخالف ہو اسکو مین تسلیم نہین
کرتا ہون فرماے ہین اور اسکی تحقیق عقیدۂ شانزدہم مین بیان کیا ہی اور یہہ خادم الفقرا اسکا جواب بھی وہان لکھ چکا
ہی بلکہ وہ دلایل ہمارے کُتب سے جو وہان لاتا ہی اُسی سے اسکا کذب ثابت ہی کہ اسمین بھی مذکور ہی کہ جو حدیث
غیر متواترہ مخالف احوال و اقوال امامؑ کے ہون اسکے راوی کی غلطی ہی ایسا ہی ائمہ اور محدثین بہت آحادیث مین بیان
کئے ہین چنانچہ کسی راوی کے نزدیک کوئی حدیث صحیح ہی تو دوسرے کے نزدیک وضعی ہی اور ایک امام نے ایک حدیث
کو صحیح جانکر اسکو اپنی دلیل بنایا تو دوسرے نے اسکے خلاف صحت کیا اور مقتدیون کو انکے بھی اپنے امام کی صحت و صواب پر
یقین لازم ہی اور دوسرے کی خطا پر پس مہدیؑ کہ معصوم ہین آپکا مخالف واجب ہی کہ مخطی ہووے اور یہہ تقریر دلیل مقدمہ
کی ابتدا مین بھی ہوگی انشاء اللہ تعالی عذب اللہ لمن کذب اور عقیدہ مذکورہ مین یہہ بھی ثابت ہو چکا کہ ہمارے امامؑ
بارہا یہی دعوی کئے کہ مین رسولؐ کا تابع ہون اور مسود نے یہان مثال خوارج اور جوگی براگی وغیرہ کے بناکر اُنکے ساتھ
بد اعتقادی و بد مذہبی کو بسبب بیکاری اعمال بیان کیا سو سچ ہی کہ خدا کے بھیجون سے جو منکر ہوتا ہی یا باوجود اقبال
کے ایسا اعتقاد بد پیدا کرتا ہی کہ اپنے نبی کی میزان شرع سے خارج ہوا اسکے عمل بیکار ہوتے ہین ہمکو یعنے مہدویہ کو
نہ کسی بھیجے سے انکار ہی نہ انکا اعتقاد مخالف ضابطہ شرع رسولؐ ہی بلکہ یہی خاصے سنت و جماعت کے پیرو ہین اُسکا
ثبوت اوپر عقاید کے بیان وغیرہ سے ہو چکا باقی شبہات بھی انشاء اللہ تعالی آگے دفع ہو جاوینگے جب ثابت ہوا
کہ مہدویہ بینات خدا کے مومن ہین اور اعتقاد اُن کا موافق میزان شرع کے موزون ہی بموجب اس فرمان جناب

مرتضوی کے بھی مہدی موجود ہین اور پر معلوم ہوچکا کہ ریاکار اور بدمذہب کی غرض کو فی الحقیقت اسکا ہر کام اغوائے
شیطان سے ہی بغیر طلب دنیا نہوگی حقیقتاً اسکے عمل کو اثر نہین کہ موجب نجات اخروی ہو ایسا ہی ظاہر مین بھی اسکے
وعظ وبیان مین ہرچند تاثیر نہوگی کیونکہ اسکا مددگار نفس وشیطان ہی کلام اللہ اور کلام رسول اللہ کو کیونکر صحیح
بیان کرسکیگا کہ اسکا اثر لوگون کے دلون مین ہوکر اسکے مطیع اور منقاد کیسا ہونگے پس بیان تو مسود قایل ہی کہ
ہمارے امام سے لیکر تو اب تک جب قرآن کا بیان کرتے تھے سننے والون مین ایسی تاثیر ہوجاتی تھی کہ مطیع ہوجاتے تھے
گو کہ مخالف ہون چنانچہ باب دوم مین متعدد جاؤن مین یہہ ذکر کیا ہی ابتداء باب مذکور مین لکھا ہی کسی مورخ سنی
یا شیعی نے بجز ترک وتجرد اور تاثیر وعظ وبیان کے کہ لوازم ترک وتجرد سے ہی کوئی کرامت ظاہر وباہر شیخ موصوف
کی یا اُن کے خلفا کی نقل نکی الخ اور دوسرے محلونین بھی لکھا ہی چنانچہ میان شیخ علائی رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقت بھی
ایسی ہی لکھا ہی کہ بادشاہ آپ کے بیان سے متاثر ہوتا تھا جب تاثیر بیان مین قرآن کے کہ مقدمہ ظاہری ہی پیدا ہوئے
پیروی قرآن کہ بعض اُسکا متعلق بامور ظاہری ہی مانند عمل صالح کے سوا اسکا بھی مسود مقر ہی کہ لکھا ہی کہ ریاضت بھی
سب بیکار ہوجاتے ہین الخ اور اسکا معتقد الشیخ علی بھی لکھا ہی کہ ولہذا تری الجہال والعوام یعتقدون بہذہ الطائفۃ
المبتدعۃ لانہم یرون اعمالہم الظاہرۃ فی الصلوۃ والصوم والاثر وامن التخلق الخ دلیل ثبوت مقدمہ باطن بھی کہ وہ
اعتقاد اور خلوص فی العمل ہی یہان تک کہ جو تصدیق اور ترک دنیا کیا اسمین یہہ سب باتان پیدا ہوتے ہین گو کہ قبل
اسکے وہ کیسا بھی فاسق وفاجر رہے آب جانتے کہ جوگیون وغیرہ کا حال خود ظاہر ہی اور فقرا ملحدیہ بھی اسان قبیل ہین
اور خوارج بسبب اپنی بد اعتقادی کے عدیم التاثیر فی بیان القرآن والعمل ہوتے ہین اور انکے کئی ایسے بد عقیدے ہین
بخلاف مہدویہ کے کہ انکا کوئی امر خلاف اتفاق اہل سنت وجماعت نہین بلکہ جن کے عمل ہباء منثورا ہین انکی خبر اللہ تعالیٰ
یون فرماتا ہی قولہ تعالیٰ قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا
اولئک الذین کفروا بآیات ربہم ولقائہ فحبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا ذلک جزاؤہم جہنم بما کفروا واتخذوا
آیاتی ورسلی ہزوا پس ہر انصاف پسند کو لازم ہی کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر نظر کرے کہ جو طالب دنیا ہی اور اللہ تعالیٰ
کے جینے سے منہہ پھیرا وہی جہنمی ہی کہ اسکے عمل بیکار ہین اور جو کہ خالصاً للہ بے شائبہ طلب دولت دنیوی عمل کرتے
ہین اُن کی جزا اللہ تعالیٰ یون فرمایا ہی والذین صبروا ابتغاء وجہ ربہم واقاموا الصلوۃ وانفقوا مما رزقناہم سرا وعلانیۃ
ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ اولئک لہم عقبی الدار جنت عدن یدخلونہا ومن صلح من آبائہم وازواجہم وذریاتہم والملائکۃ
یدخلون علیہم من کل باب پس مہدویہ کا ظاہر انکے اعدا کے مقولے سے ہی موافق اہل سنت وجماعت کے پاک وصاف

٩٩

ثابت ہی عملاً و اعتقاداً پہر اب بہی اسکے باطن پر اعتراض کرنا محض تعصب اور جہالت ہی اور حدیث جو خوارج کے لئے

مسود بیان کیا اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ قرآن اُن کے حلقوم سے تجاوز کرکے مصعد قبول کو نہ پہنچیگا اور یہان مہدویہ

مین یہہ بات ہی کہ جب بیان قرآن کرین معتقدین کے قطع نظر مخالفین متاثر ہوجاتے ہین کہ یہی دلیل قبول ہی جواب

دوسرا امر یہہ ہی کہ اِنّ ہدایت یہہ امر محل تراز اول ہی کہ نو برس مہدیؑ کی سلطنت دوسری روایتون مین ذکر ہے

سرکا فرض کرین تب بہی سلطنت دینی مراد لینا درست ہوگا نہ سلطنت دنیوی کیونکہ خلیفۃ اللہ کو حصول سلطنت

دنیوی دلیل حقیت نہین کسی نبی کے لئے یہہ بات دلیل و معجزے کے طور پر نہ ہوئی خصوصاً مہدیؑ کے فقیر ہونے پر

بہت دلایل اوپر گذرے ہین اور آیندہ بہی آوینگے فاما اس کلام مین کہ بالکل سلطنت کا ذکر نہین سلطنت مراد لینا

کسی طور کی ہو تحریف معنوی ہی کیونکہ امر اول کے جواب مین معلوم ہوچکا کہ اشارہ عقود کا متعلق خروج کے ساتھ ہی اور

خروج مفید ہی البعد زمان سے کہ لفظ ہیہات و آخر زمان اُسپر دال ہین پس ثابت ہوا کہ یہہ اشارہ نوسو کا ہی اور

وضع عقود کی مانند وضع اعداد کے ہی کہ موافق قرینے کے وہی دلیل احاد و عشرات و مأتہ والوف ہوسکتے ہین اور

ایسا ہی غیاث اللغات وغیرہ مین بہی موجود ہی پس معلوم ہوا کہ جناب امیرؑ نوسو پر مہدیؑ کے خروج کی خبر دیتے ہین

نہ نو برس کے سلطنت کی کہ یہان کنایتہ بہی کسی وجہ سے سلطنت پائی نہین جاتی اگرچہ سوال مبہم ہی لاکن جواب سے

ظاہر ہی کہ غرض سایل کی بہی دریافت خروج سے تہی نہ سلطنت سے کہ اسیکو جناب امیرؑ نے اول بیان فرمایا کہ

الجواب معاد للسوال ہی اور جواب اس حدیث کے موافق ہی کہ رسولؐ فرماتے ہین ان صلحت امتی فلہا یوم وان فسدت

فلہا نصف یوم یواقیت کے ساتہہ پر پانچوین مبحث مین لکہا ہی کہ تقی الدین ابی منصور اس حدیث کی تفسیر مین لکہا ہی

کہ یہان یوم سے مراد یوم رب ہی کہ جسکے ہزار برس ہوتے ہین اور اسکے نیچے لکہا ہی مرادہ ان بالالف قوۃ سلطان

شریعتہ الی انتہاء الالف ثم تاخذ من ابتداء الاضمحلال الی ان یصیر الدین غریبا کما بدا، وذلک الاضمحلال یکون بدایتہ من مضی

ثلاثین سنۃ فی قرن الحادی عشر فہناک تترقب خروج المہدیؑ یعنے مراد کی ہزار سے آپکی شریعت کی دلیل کی قوت ہی

انتہاء ہزار تک پس لیا جاوے ابتدا اضمحلال سے یہان تک کہ ہووے دین غریب جیسا کہ ابتدا ہوا اور ابتدا اس اضمحلال

کی تیس برس گذرے بعد سے گیارہوین قرن مین پس یہان امید ہوتی ہی مہدیؑ کے خروج کی انتہی اور اکثر اہل لغت کے

نزدیک ایک قرن اسّی برس کا ہی پس گیارہوان قرن آٹ سو یکتالیس ہجری سے شروع ہوا کہ جسمین ہمارے امام کا تولد اور

ظہور مہدویت ہی جیسا کہ سواد خود بایم مین لکہا ہی کہ آٹ سو سینتالیس ہجری مین تولد اور آٹ سو نو ہجری سے ظہور مہدویت ہوا اور وہی مہدیؑ کے

خروج کا وقت ہی جسپر ابی منصور اور عبد الوہاب نے اتفاق کیا کہ بچشم خود زمانے کا حال دیکہتے تہے پس معلوم ہوا

کہ منکر دو خروج مخالف فرمان علیؑ بلکہ فرمان رسولؐ ہی آپسمیں اجتماع قوم گریان اور تالیف قلوب باہم دلیل فقیری
کی ہی کہ دنیا داروں کے دل بسبب کثرت اسباب بعیدہ عن طریق حق کے سخت و متفرق ہوتے ہین کہ یہہ امر بدیہی ہی
اور مسود کا یہان یہہ سلطنت اور نوبرس کا قید قایم کرنا مانند یہود و نصاریٰ کے علما کے معانیون کی ہی جو ہمارے رسولؐ
کے لئے روایات پاتے تھے اسمین ایسے توجیہات کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ
بعینہ مسود کا حال ایسا ہی ہی اور روایت ابو نعیم عند الصدق و الصحت بھی بچند وجہ اسکے ابطال و سقوط کی دلیل ہین
ہی ایک یہہ کہ شاید یہہ کلام اپنے پدر بزرگوار سے سننے کے آگے ہی آپ اپنے قیاس سے اس حدیث کے موافق
کہ رسولؐ فرماے ہین عن ابی قتادہ قال قال رسول اللہ الآیات بعد المائتین رواہ ابن ماجہ من مشکوٰۃ کہے ہون
اور بعد اس فرمان کو سنے ہون دوسرا یہہ کہ جنہے آپ سے سنا وہ غلطی کیا ہو تیسرا یہہ کہ اغلب ہی کہ یہہ وضع شیعہ ہی
چنانچہ اس امر مین وہ لوگ بہت احادیث وضع کئے ہین تاکہ امام محمد بن حسن عسکریؑ کی مہدویت تحقیق ہو کر وہ بعد دو سو
کے ہین پس اب تحقیق و ظاہر ہی کہ مدلول و معقول خروج مہدی اس روایت سے نوسو برس پر ہی اور اس سے مراد نو برس کی
دولت لیا کہ اس میں بالکل ذکر سلطنت نہیں نہایت جہالت و پوچ گوئی ہی الزم ہا الزم اب انصاف والون کو بعد
تحقیق معانی کلام مرتضویؑ کے چاہئے کہ نظر کرین دینداری طلب دنیا مین ہی یا طلب مولا مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی من کان
یرید الدنیا نوتہ منہا و مالہ فی الآخرۃ من نصیب اور رسولؐ فرماتے ہین طلب الدنیا راس کل خطیئۃ پس جو دنیا کا طالب
ہی اُس سے بیزاری کرنا ہر مسلمان کو چاہئے علی الخصوص علما جو طالب دنیا ہون اُن سے بڑا ضرر دین ہوتا ہی کہ لصوص الدین
و قطاع الطریق اُن کے حق مین وارد ہی اور دلیل یازدہم مین انکا احوال بدلایل ساطع گذر چکا اور تارکان دنیا کے لئے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا اور رسول اللہ فرماتے ہین ترک الدنیا راس کل عبادۃ
یہی حال فقرا و علما مہدویہ کا ہی کہ دلیل انکے حقیت کی ہی **دلیل سیزدہم کا ثبوت رجا محجیب** اس قوم کی
خیانتین الخ **ہدایت** بارہا مذکور ہوا کہ جس دلیل مین شبہہ ہو اور حاجت تحریف و تبدیل کی رہے وہ نزدیک
مومنین ہر بینہ کے قابل استدلال نہیں کیونکہ جو دلیل اُنکی مخالفت پر نظر آوے وہ اُن کے نزدیک صحیح نہیں ہی مثلاً بہت
روایات انبیاء سالقہ سے رسولؐ کے لئے وارد ہین پس جو کہ موافق حال کے ہی ہمارے نزدیک وہی صحیح ہی کہ ہم اسکو قابل
استدلال سمجھتے ہین اور جو مخالفت پر ہو ہم یقین جانتے ہین کہ وہ جس کے نام سے مشہور ہی انکا کلام نہیں بلکہ وہ تصحیف
ہمارے رسولؐ کے منکرین کی ہی ایسا ہی حق مہدیؑ مین بھی جو دلیل آپکے احوال و آثار کے مخالف ہو وہ بالکل بے اعتبار
ہی پھر ایسی بے اعتبار دلیل مین حاجت تحریف و تصحیف نہیں فاما اگر کوئی شخص کسی کلام کے سننے مین سہواً یا خطاءً

کم و بیش کرسے حجت ابطال مذہب ہین الحاصل اعتراض اور معنی کلام جناب مرتضوی کا جو مسعود نے لکھا ہی بچند وجہ نا معقول

ہی ایک یہہ کہ لفظ طالقین کہ جمع ہی اسکو تثنیہ فرض کیا دوسرا یہہ کہ معنی اسکا ہاتھ کہولے نیکی کرنیوالے یعنے بہت خوشی و

محبت و خلوص سے نیکی کرنیوالے ہی سو اسکو قریہ یا پرگنہ مقرر کیا تیسرا سونے چاندی کے ہین کہنے سے ایمان یا ثواب آخرت

وغیرہ کے خزانے صاف نظر آنے پر قریہ یا پرگنے مین خاص کرلیا بالغرض اگر اسکا معنی کسی مقام کا ہو اہل مقام مراد ہونگے کہ

لایق رحمت مومن مخلص مطیع ہوتے ہین نہ مطلق قریہ کہ جسمین عاصی کافر و دوسرے حیوانات گہر زمین وغیرہ بھی داخل ہین

جب مومنین اُس سے مراد ٹھرے خزانون کے محل وقوع بھی وہی ہوے پھر لفظ لاکن کسی ابہام کے رفع کے لئے ہی باین ہمہ چار

سراسر بیکار محض ہوا یہہ کیف اتی قطع و برید و تبدیل و تحریف پر بھی مسعود کے معنے مین یہہ امر نہ کہلا کہ یہہ خزانے کس کے

ہین اب یہہ خادم الفقرا فرمان جناب امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کے کلام کا معنی لکہتا ہی اہل انصاف کو چاہیے کہ بنظر

دیانت ملاحظہ کرکے تصدیق امر حق اور انکار امر باطل کرین۔ معنی یہہ ہی رحمت ہووے کہلے ہاتھ نیکی کرنیوالون کے لئے

پس سچ ہی کہ خاص اللہ تعالی کے خزانے اُس نیکی کے بدلے ہین کہ نہین ہین وہ خزانے سونے چاندی سے لیکن اُس نیکی

کے لئے مرد ہین کہ پہچانے ہین اللہ تعالی کو جیسا کہ حق اسکے پہچان کا ہی اور وہ مرد انصار مہدیؑ کے ہین اب اس معنے سے

مسعود کی تحریف و تسوید کو لگا کر دیکھین پس جو دنیا طلب ہی وہی شیخ سدو کا پیر وہی **رجا** علاوہ یہہ کہ تمہارے

میران الخ **ہدایت** جیسا احادیث مین اقسام ہین ایسا ہی نقلون مین بھی اقسام ہین اور روایت کا اعتبار اکابرین

علماے مذہب کے اتفاق اور تحقیق پر ہوتا ہی اسی لئے ہی کہ مسعود یہان کسی راوی کا پتا ندیا **دلیل چہاردہم کا**

ثبوت رجا روایت اول مین الخ **ہدایت** احادیث کی صحت اور سند مین سوائے ایمہ مجتہدین کے سب علما

کالعوام ہین کہ عمل و اعتقاد مین حدیث کی پیروی کرنا اُن کو حرام ہی پس مسعود کا قول دوسرے احادیث صحیحہ الی آخر خلاف

عقیدہ سنت و جماعت ہی اسکی تحقیق اسی باب کے ابتدا مین دلایل گذری بعد ابطال وجود ولایت عامہ حکومت تامہ

دلیل دوم مین بیان ہوچکا اور جس امر کو رسالت مآبؐ خصایص مہدیؑ سے فرماوین اسکا انکار کرنا عین انکار ذات ختم

رسالت ہی فاما بسبب اپنے کور باطنی کے کہ نتیجہ انکار جناب ختم ولایت محمدیہؑ ہی یہ حقیقت کلام ختم رسالت مسعود نہ سمجھا یعنے

مراد فرمان جناب رسول اکرمؐ یہہ ہی کہ مدعی مہدویت ضرور ماموریاین امر ہوچکا جو کسی نے کہا رومی ضرور ہی کہ سرخ

و سپید ہوگا اس سے یہہ بات صادق نہین آتی کہ رومی کے سواے کوی سرخ و سفید نہووے بلکہ علامات اہالی روم

سے یہہ بھی ایک علامت ہی اور جواب حب جاہ کا دلیل دوازدہم مین گذرا اس تقریر سے ساتوین روایت کا ثبوت

بھی ہوچکا **رجا** دوسری روایت الخ **ہدایت** معنی حسب منطوق حدیث کو کہ جسکی صحت پر مسعود آپ ایسا قایل ہی

گر کہتا ہی اسپر دوسرے شواہدات بھی ہین با این ہمہ گویا گمان کہنا جنہین مرکب ہی اور صد ہا روایات مزورۃ المرغابت کو

کو مخالف حال ہین ائی آخر کہنا محض تعصب کو تمیز کرنا درمیان روایت مزورہ و غیر مزورہ کے کام مجتہد کا ہی جیسا اوپر

گذرا اور یہہ بھی اوپر مذکور ہو چکا جو راوی مخالفت پر ہمارے امام کے احوال و اقوال کچھ روایت کرے وہ بالکل بے اعتبار

ہی کہ وہ اپنی روایات مین مختلی ہی اور یہی حال خدا کے خلیفون کے سب مخالفین کا ہی پس ہمارے نزدیک جس روایت کو

اعتبار ہنو اسکی تبدیل و تحریف کی کیا حاجت فاما دلیل ہمارے صدق اور مسود کے کذب کی ایسی روایت کی صحت و تحریف

سے ظاہر ہی اگرچہ اس کتاب کے اکثر مقام مین مسود کے تحریفات ظاہر ہین الغرض اس مقام مین بتقدیر وجود لفظ ارض بھی

ہمکو یہہ روایت و دلیل وافق ہی پھر حاجت تحریف کیا ہی یعنے یہہ حدیث مطابق اس آیت کے ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی والبلد

الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذین خبثت لایخرج الانکدا ترجمہ جو زمین پاک ہی نکلے سبزہ اُسکا اسکے رب کے حکم سے اور

جو بری ہی نکلے اسمین سبزہ مگر نکما اب مفسرین بیان مراد پاک زمین مومن کا دل اور پلید زمین کافر کا دل اور سبزہ سے

مراد اعتقاد و عمل ہی کرکے لکھے ہین چنانچہ حسینی مین ہی این مثلی است کہ حق سبحانہ تعالی یاد فرمودہ در شان مومن

و کافر تشبیہ کردہ است دل مومن رابزمین پاکیزہ و دل کافر را بزمین شورزار پس ہر گاہ کہ باران مواعظ از سحاب

کلام رب الارباب بر دل مومن بارد انوار طاعات و عبادات بر جوارح او ظاہر گردد و چون کافر استماع سخن حق

کند زمین دلش تخم نصیحت قبول نکند و از وہیچ صفتی کہ بکار آید بظہور نیاید ؂ زمین شور سنبل بر نیارد کو در و تخم عمل

ضایع مگردان ہی اور شیخ اکبر صاحب تاویلات وغیرہ بھی ایسا ہی لکھے ہین چنانچہ ماتحت اس آیت کے قولہ تعالی (ان فی

خلق السموات والارض) ای ان فی ایجاد سموات الارواح والقلوب والعقول وارض النفوس (واختلاف) النور

والظلمت بینہا و فلک البدن التی تجری فیہا بحر الجسم المطلق (بما ینفع الناس) فی کسب کمالاتہم (وما انزل اللہ من السماء)

ای الروح من ماء العلم (فاحیا بہ) ارض النفس بعد موتہا بالجہل الخ اب خوب بغور و تامل نظر انصاف سے دیکھین کہ مسود

کا معنی جس سے محض طلب دنیا ظاہر ہی درست ہی یا ہمارا معنی کہ جسمین محض خداطلبی ہی کہ مہدیؑ کا آنا فقط اسی لئے ہی

کہ فحوائے حدیث سے ثابت ہی اور ریاضات و زہد و تقوی جو بسبب تصدیق جناب امامؑ کے مصدقین کو حاصل ہوے

شہرۂ آفاق ہین کہ خود معاندین اسکے قایل ہین سو یہہ بھی بہ نسبت اُن کے عمل کے عشر عشیر ظاہر نہین کیونکہ ہمارے یہان

اخفی اس امور کا ضروریات سے ہی فاما مطابق اس مصرع کے کہ عشق و مشک را نتوان نہفتن کچھ ایک بے ساختہ

ظاہر ہی سو لوگ دیکھتے ہین پس حدیث ابی نعیم اور دار قطنی اور طبرانی کی روایت بھی اس معنے پر دال ہی نہ یہہ کہ زمین

کے ثمرات کو مہدیؑ اُگاوے چنانچہ مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز مین ؂ ظہور کل او باشد بخاتم ٭ بد و یابد تمام دور عالم

کی شرح کے اندر یہہ حدیث قال صلی اللہ علیہ وسلم یرضی عنہ ساکن السماء والارض لا تدع السماء من قطرہا شیئا الا صبتہ
مدرارا ولا تدع الارض من نباتہا شیئا الا اخرجتہ حتی تتمنی الاحیاء الاموات کے بعد لکھتے ہین یعنے زندگان تمنا کنند کہ کاشکے
مردگان زندہ شدندی تا فایدہ و غرض حیات حاصل کردندی و عارف حقیقی گشتندی تبس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ
ارض و سما سے مراد روح و نفس وغیرہ کی ہی اور نعمتون سے مراد نعمات دینی ہین کہ زہد و تقوی عرفان رویت اللہ
ہی نہ نعیم دنیا کہ ثمرات مال وغیرہ مگر بہت احادیث سے ثابت ہی کہ یہہ کام دجال کا ہی کہ دولت دنیا با تیتا آئیگا پس
اہل انصاف کو معلوم ہووے کہ یہی تاثیر عجیب ہی کہ اللہ تعالی نے اہل حق کو جو مومنین ہین ایسی معانی کا معنہ سمجھاتا ہی کہ
فرمایا قولہ تعالی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ فویل للقاسیۃ قلوبہم من ذکر اللہ اولئک فی ضلال مبین
ترجمہ آیا جسکا کہ کھولا اللہ تعالی سینہ اسلام کے لئے پس وہ روشنی مین ہی اپنے رب کے طرف سے پچھے خرابی ہی اونکو کہ جنکے دل
سخت ہین اللہ تعالی کی یاد سے وہ ظاہر گمراہی مین پڑے ہین اصحاب رسول اللہ سے عرض کئے اس کشادہ دلی کی کیا علامت
ہی تو فرمائے کہ تمام تر طلب آخرت کی طرف متوجہ ہونا اور تمام تر دنیا سے پھر جانا اور موت کے لئے تیار رہنا حسینی مدارک
وغیرہ مین ہی اور رسول فرماتے ہین جو شخص خلوص سے چالیس دن بزہد و تقوی للہ عبادت کیا اللہ تعالی اوسکے دل سے
علم کے چشمے جاری کرتا ہی پس یہی حال مہدویہ کا ہی ترک دنیا ذکر دوام کہ دلیل موت کی تیاری کی ہی انہین موجود ہی
کہ یہی سبب خلوص و حقیقت زہد و تقوی ہی اور مخالفین انکے دنیا طلب اور ذکر الہی سے بیزار ہین اور فرمایا اللہ تعالی نے
من یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا اور یواقیت کے فصل ثانی مین لکہا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی جیسا آدم علیہ السلام سے
لیکر ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک امت دعوت دشمن ہوکر قتل و ایذا پر کمر باندہے اور اسی موافق رسول کی امت
اجابت مین علماء ربانی یعنے اولیاء اللہ کو صحابہ سے لیکر اس زمانے تک بسبب بیان معارف و حقایق قتل کئے اور کئی طرح
سے ایذا پہنچائے اور علماء ظاہر کفر پر اُن کے فتوی دیئے انتہی پس ظاہر ہووے کہ جن معانیون پر موافقین مذہب اولیاء اللہ
کو قتل کئے اور کافر کہے کہ تابع انبیا علیہ الصلوۃ والسلام کے تھے مہدویون کو بھی جو انہین کے موافق معانی کرتے ہین یون کہنا
کچھ عجب نہین یہہ معانی کرنا انکا حق تعلیمی اور تحقیقی ہی اور وہ ظلم کرنا قولا و فعلا اونکا حق قدیمی اور تقلیدی ہی یہہ معانی
فہمی تھی اب مسود کی لغت دانی بھی دیکھیے سب اہل لغت دوس کا معنی پایمال لکھتے ہین اور کدس بالضم کا معنی خرمن
اب تکلف کرکے معنے مین ہی ملاحظہ کرین اگر بیان دوس کا معنی لیوین بے تکلف لفظی و معنوی یہی حاصل ہوتا ہی کہ
مال پایمال کیا گیا یعنے مہدی کے مومنین کے پاس للتقیید ہوگا کیونکہ مصدر کبھی معنے مین مفعول کے آتا ہی جیسا کتاب معنے
مین مکتوب کے اگر موافق تجویز مسود کے کدس فرض کرین تکلف لفظی و معنوی اسمین یہہ ہی کہ اسکو کدوس بناکر جمع

مقرر کریا کہ معنی اسکا خرمن نہا ہی پس خرمن خود ایک کثرت اجتماع پر دال ہی اسپر خرمنہا کہنا تکلف بارد ہوا بلکہ کُدس
کی جمع متعارف اہل لغت کے نزدیک اکداس ہی نہ کدوس جیسا صراح وقاموس وغیرہ مین ہی با این ہمال کے لفظ و
معنی سے مناسبت خزینے اور کنز کو ہی نہ خرمن کو کیونکہ خرمن اہلِ لغت کے نزدیک اصالتاً معنے مین گھانس کی انبار کے
ہی کہ جسکو ہندی مین منجی یا گری کہتے ہین کُدس کا بھی یہی معنی ہی نہ مال کی ذخیرہ کا مال جہان آوے لغت عرب مین مراد جیسے
ہی جیسا اللہ تعالی فرمایا فلکم رءس اموالکم یعنے تمکو تمہارا اصل پیسا ہی یا سونے چاندی سے اگر مراد رسُول کی بیان زیادتی
مال سے ہوتی اسکے مناسب الفاظ فرماتے چنانچہ مال کے واسطے فرماے ہین حدیث کل مال لا تودی زکوتہ فہو کنز اس
تقریر سے معلوم ہوا کہ مسود کے معنے غلط ہین اور اس محل ہین جو احادیث مذکور ہین سب ہماری دلیل ہین مگر دار قطنی کی
روایت مین کدو ساجو الف کے ساتھ ہی بالیقین ہی کہ یہہ کسی کی تحریف ہی یہان تو ایک الف ہی مسود سرکے وضاعین
بڑی بڑی تکلیف کئے ہین بعینہٖ کئی احادیث وضع کردئے البتہ جنکو علم و دیانت ہی حق و باطل سمجھ سکتے ہین اور عالم
نامدار مومنین کے نزدیک وہی ہی جو عالم ربانی ہی نہ طالب دنیاے فانی **ع** رضا مندیم بر قسمت خدا کی کہ
دیا علم ہمکو اور دشمن کو دنیا **تیسری روایت کا ثبوت** رجا مشرق سے مراد الخ **ہدایت**
ای منصفو اثرانکار مہدی موعود سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری یہہ ہی کہ مسود کو تمیز جہات بھی نہ ہی ہر آدمی
سمجھ سکتا ہی کہ متکلم جسکا واقعہ بیان کرے اگر اسکا مکان ظاہر کردیوے تو البتہ اسکے واقعات مین اسکی جہات
بیان کرینگا دستور ہی اگر اسکا مکانِ و مقر بیان نکرے اُسکے جہات کہ متعلق اسی کے مکان سے ہوتے ہین کیونکر بیان
کرسکتا ہی بلکہ عادت یہہ ہی کہ ایسے محل مین متکلم اپنے جہات بیان کرے اسکی تحقیق دلیل سوم مین ہوچکی اور بیان
سلطان معنے مین دلیل کے ہی نہ سلطنت کے جیسا اللہ تعالی فرمایا لقد ارسلنا موسی بایاتنا و سلطان مبین یعنے سچ سچ
کہ ہمنے بھیجا موسیٰ کو ہمارے نشانیان اور دلیلون کے ساتھ اسکی تحقیق مسود کی بدخلقی ششم مین بھی لکھے جائیگی۔
انشاء اللہ تعالی یہان دلیل ثبوتِ مہدویت شہادتِ صدیقِ ولایت بندگیمیان سید خوندمیر ہی کہ مشہور ہی اور یہہ
حدیث اسکی خبر ہی اور ہمارے امام سے بھی اس بشارت کی پیش خبری بیان ہوچکی تھی **روایت چہارم**
کا ثبوت رجا مہدی مذکور نے الخ **ہدایت** اثبات اسکا دلیل چہارم کی روایتِ اول کے ثبوت سے
اور اسی دلیل کی دوسری روایت کے اعتراضات کے رو سے ہوچکا یعنے اگر تقیمۃ من الارض سے زمین بھی فرض
کرین تو ثبوت مہدویت ہمارے امام کا وقتِ طفولیت سے ہی چہ جائیکہ واقعہ مسواک تو سفرِ دکھن مین ہوا اگر اس سے
مراد حقیقی جو دل ہی لین تو اسی دلیل کی روایتِ دوم کا ثبوت ہی عین اسکا ثبوت ہی باقی رہا اثبات اس امر کا کہ

یہہ کام جناب امام سے ہوا ہی یا نہین اظہر من الشمس وابین من الامس ہی کس لئے کہ مدعیان متعصب بھی سب کے سب قایل ہین جو تصدیق ہمارے امام کی کیا اُسکو ایسی توفیق و ترک و تجرد اور ریاضات و عبادات ہوتی ہی کہ بیان قرآن مین اتی تاثیر اسکے پیدا ہوتی ہی موافق کے قطع نظر مخالف بھی متاثر ہوجاتے ہین جیسا دلیل دوازدہم کے ثبوت مین گذر چکا چھٹی رعایت کا ثبوت بھی اسی سے ہی لاکن مسعود ستی حالت پر ہمارے فقراء وقت کی نظر نہین کیا جب آج ایسے لوگ موجود ہون جناب امام کا اور آپ کے اصحاب و توابع کا حال کیا کچھ ہوگا کس لئے کہ عبادت اور طلب جاہ کو فریب شیطانی ہی جسکو منظور ہوتی ہی اُسکے اعمال اور احوال مخالف شرع ہونے کے قطع نظر دور و دراز کے توابع تک کہان متاثر ہو سکتے ہین جیسکے اعمال و احوال ظاہری مسایل اعمالیہ شرعیہ کے موافق ہون تو اُسکے باطن پر ایسے اعتراض و وہم پیدا کرین کہ جن سے امور خص شرعیہ بھی برابر ادا ہون مع لیل تعصب و کور باطنی ہی چنانچہ اکثر اولیاء اللہ پر ایسے کور باطن حکم تکفیر بھی کر چکے ہین فاما مسعود کی پس بلاوت پر تعجب ہی کہ لکھا ہی اثبات اسکا خصم کے نزدیک بھی مسلم ہو الخ یہی بات اسکے بطلان اور ہماری حقیت کی دلیل ہی یعنے اگر خصم اپنے مخالف کے کہے کو تسلیم کرے حکم کس بات کے لئے مقرر ہی بلکہ یہہ بات سب انبیا کے منکر کہتے ہین چنانچہ اسمت عیسوی اپنی کتاب دین حق کی تحقیق کے چوتھے باب مین لکھا ہی یہہ دعوی محمدیون کا ہم تسلیم نہین کرتے ہین دلیل ایسی ہو کہ اُسکو سب قبول کرین نکہ اپنے چند عرب قبول کرلیوین انتہا خلاصۃ مفتاح الاسرار تحفۃ المسلمین ہدایۃ المسلمین وغیرہ کتب عیسویہ مین بھی ایسا ہی ہی اور احادیث و آثار کی صحبت کرنا ایمہ مجتہدین کے واسطے ہی نہ عالمان قطاع الطریق لصوص الدین کے قس علی ہذا الباقی **پانچوین روایت کا ثبوت** ہرچند اعمال کی تفسیر مختلف ... ہدایت معنی اعمال کا آپ ہی بطلان حضرات بادشاہی کہتے پر اغنیا کی تفسیر کرنا غلط جاننا مسعود کی خوش فہمی کی دلیل ہی خود فضیحت و دیگر از نصیحت با این بیان اعمال مقابلے مین مساکین کے ہی پس طلاز ما وخادمان پادشاہ کو اغنیا لکھا جاوے تو پھر غنی کون ہی چونکہ مہدی امام برحق ہین لازم ہی کہ اہل دنیا سے سخت رہین کہ یہی پیشہ سب انبیا کا تھا **دلیل پانزدہم کا ثبوت** رہا حقیقت حال یہہ ہی الخ **ہدایت** کذب مسعود کے کلام کا اُسکے مقولے سے ظاہر ہی چنانچہ اوپر اکثر جاپون مین اس رسالے کے اُسکا ثبوت ہوچکا الغرض ابتدا مین اسباب کے معلوم ہوچکا کہ حدیث کی پیروی عوام کو عمل مین درست نہین چہ جائیکہ حدیث کی صحت و سند سے اپنا اعتقاد ثابت کرین اگر کہین کسی امر مین مجتہدون سے سند نہ ملے کیا کیا چاہئے تو ہم کہتے ہین اُن علما کی اتباع کرنی جو طالب دنیا نہون اور انکا حال مانند اصحاب رسول اللہ اور اولیاء اللہ کے صدق و ریاضت و تجرد و ترک دنیا مین رہے سو وہ مہدویہ ہین یا قطعیات کی اتباع کرے اور ظنیات مین توقف نہ مانند شتر بے مہار کے بہکے اور مہدیہ ...

روایت اول مین نصف آخر لکھہ کر جسکو مسود بالکل ناموافق ہمارے امامؑ کے مقرر کر لیا ہی اسکو بنظر غور اولی

علم و عقل رکھنے والا دیکھا تو جان لیگا کہ کہنا مسود کا غلط ہی اور حدیث موافق ہمارے امامؑ کے یعنے مسود اُس

تمام حدیث سے چار بات مقرر کیا ایک نسب سو اُسکا احوال ثبوتؔ دلیل اول مین ظاہر ہی دوسرا کمال دینداری اُسپر

حدیث جبرئیلؑ لاکر کہا کمال دینداری اسلام یعنے شہادت اور قیام نماز ادائے زکوٰۃ صوم رمضان حج بیت اللہ

ہی دوائے برین فہم معوج اگر مسود کے بے موافق کمال دینداری یہی تھی تو یہہ فرمان رسولؐ کا بیفائدہ ہوا کہ مہدی

دین کمال کو پہنچاویگا مشہور ہی کہ ناقص چیز کامل ہوتی ہی کامل پھر کیا کامل ہوگی اب اہل انصاف کو لازم ہی کہ

حدیث جبرئیلؑ پر نظر کرین کہ کمال دینداری کا کس امر پر ہی حدیث جبرئیلؑ یہہ ہی عن عمرؓ قال بینما نحن عند رسول اللہ

ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی

النبیؐ فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام فقال رسول اللہ الاسلام ان تشہد ان لا الہ

الا اللہ وان محمد رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت

فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر

خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال

فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری

الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاۃ الشاۃ یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت

اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبرئیلؑ اتاکم یعلمکم دینکم رواہ مسلم پس اس حدیث سے ثابت ہی کہ ابتداء دین اسلام ہی

اور استکمال اسکا احسان اور قولہ تعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام سے یہی مراد ہی کہ بیضاوی وغیرہ معتبر تفسیرون

لکھتے ہین کہ اسلام سے یہان علم توحید اور ابلاغ شرع کی کمالیت مراد ہی جو محمدؐ پر نازل ہوئی کہ وہ معرفت اور دیدار

الٰہی ہی سو وہ مہدی سے ہوا کہ یہہ خبر رسولؐ فرماچکے ہین یختم اللہ بہ الدین یعنے کامل کریگا اللہ تعالیٰ مہدی سے دین کو

کمالیت دین ترک دنیا اور دیدار الٰہی ہی اور ہر وقت مین ہر نبی کے مومن منکرین سے کم رہے چنانچہ ہمارے رسولؐ

کے مومنین منکرین کے بہ نسبت کم ہین اللہ تعالیٰ فرمایا ہی لقد اضل منکم جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون بلکہ آج تیرہ سو

برس ہوتے ہین باوجود کثرت تناسل اور دولتمندی غالبہ ماضیہ اور مغلوبہ حالیہ کے کئی درجے امت محمدیہ منکرین سے

کم ہین پھر یہان تو نہ دولت ہی نہ زمانہ دراز گذرا باوجود اگر حقیقت کثرت پر ہو تو عیسوی بہت ہین اور کفار رسولؐ

کو بھی ہنسے اور کہتے ہین کہ اسکو شیطان بہکایا ہی لعنت اللہ علی من قال چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی نقول شاعر او مجنون

یعنے کفار کہے کہ شاعر یا جن کے بہکانے پر ایمان لائے ہو بلکہ سورۂ والضحیٰ کا نزول اسیلئے ہی کہ چند روز وحی موقوف
ہونے سے بعض کفار کہے اسکو سکھانیوالا شیطان چھوڑ دیا اور عرض کرنا جناب باری مین ہمارے اُمام کا مین رحمت
علی الامت تھا لاکن قضائے الٰہی ایسی ہی جاری ہو چکی تھی کہ قرآن مین اکثر جا ے اللہ تعالیٰ فرما چکا ہی اور رسولؐ سے
بھی وارد ہی کہ اہل حق آخر زمانے مین کمتر و غریب ہو جاوینگے کہ ہی دلیل کثرت اہل باطل ہی چنانچہ اکثر مقام مین اسکا
ذکر ہوا تیسری بات فتنے سے نجات پانا اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ جو لوگ ایمان لائے حبِّ دنیا کہ سر سب گناہو نکا ہی اور تفرقات
مذاہب باطلہ وغیرہ کے فتنے سے چھوٹتے نہ کہ مہدیؑ کے سبب سے ساری جہان سے فتنہ اُٹھ جاوے رسولؐ کا بعث
ساری عالم کے واسطے ہوتے پر آپ کی ذات سے یہ تمام جہان کا فتنہ نہ اٹھا بلکہ تھوڑے لوگ فتنے اور شرک و کفر
وغیرہ سے بچے اور بہت سے اُسی گرفتاری مین رہگئے یا خاص اُمت محمدیہ سے فتنہ نکلجاوے سو یہہ بھی محال ہی کیونکہ
بہت احادیث صحیحہ اسبات پر وارد ہین کہ قیامت تک امت محمدیہ مین اہل حق اور اہل باطل کے درمیان جنگ ہوتا رہیگا
اور اسلام آخر زمانے مین ضعیف و غریب ہو جایگا اسکا بیان دلیل دوم مین بتفصیل گذر چکا چوتھی بات عداوت نکل کر
آپسمین اتفاق و اُلفت ہو جانا سو ہمارے امامؑ کے مصدقین مین ایسی الفت دینی ہی کہ ہر ایک دوسرے کے لئے اپنی
جان دینا احسن سمجھتے ہین فاما مسعود کی دانست پر یہہ عجوبہ ہی کہ لکھا ہی بسبب اتحاد ضمایر کے الخ یہہ کہان سے نکالا کہ اتحاد
ضمایر سے اتحاد مرجع یا مفہوم مرجع لازم ہی تھوڑا علم نحو جاننے والا بھی اس کلام کی قباحت سمجھ سکتا ہی مولانا عبد الرحمن
جامی فواید ضیائیہ کے خطبے مین لکھتے ہین الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ و علی آلہ اب یہان باوجود اتحاد ضمایر کے مراجع مختلف
کیون ہین باین اگر مسعود کے قول کو تسلیم کرین لازم آتا ہی کہ مہدیؑ طبقۂ صحابہ پر مبعوث ہون کیونکہ شرک سے وہی چھوٹے
ہین نہ یہہ کہ اُن کے اولاد کہ پیدایش کے مسلمان ہین جیسا حدیث مین وارد ہی کہ ہر مولود فطرت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہی
گو کہ ماں باپ اُسکو یہود یا نصاری وغیرہ بناوین یہہ بات ہر گلستان پڑھنے والا جانتا ہی فرضاً اگر یہہ معنی بھی لین اگر
احادیث و آیات کے قطع نظر کوی قرینہ اس قید پر دال نہین بلکہ سادات کے لئے شرک سے چھوٹنے کی اولاد ہونے
داخل اُس حکم مین ہین کہنا وہم تر ہی کہ جناب مرتضیٰؑ قبل بلوغ ایمان لا چکے ہین کہ ابھی آپکو حقایق شرکیہ سے خبر تھی
اور مسعود نے ہمارے چوہتر فرقے جو لکھا ہی عدم فہم کا سبب ہی ہمارے اُمامؑ فرمائے رسولؐ تہتر فرقے فرمائے ہین
بندے کے نزدیک چوہتر فرقے ہین یعنے خلاصہ اس فرمان کا یہہ ہی کہ رسولؐ ستفرق امتی فرمائے کہ سین معنے مین
قریب آنے والیکے ہی اور مہدیؑ کے واسطے زمانہ بعید فرمائے چنانچہ اسی دلیل کی روایت پنجم سے ظاہر ہی بلکہ بہی
روایت سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اس اختلاف کے بعد پھر یہہ اتفاق ہونیکی خبر رسولؐ فرمائے ہین اسی لئے

ہمارے امام ؑ فرماتے کہ موافق فرمان رسولؐ کے تہتر ہو چکے کہ اب بسبب اتحاد و تالف بایکدیگر کے ایک فرقہ جو باقی ہی جو ہتروان ہی کیونکہ ان تہتر سے ایک سنت جماعت جو ناجی تھے بسبب انکار فرمان رسول اللہؐ کے کہ تصدیق مہدیؑ موعود ہی ہالک ہو چکے اب انصاف پسندون سے پوچھا جاتا ہی بآیات محکمہ اور احادیث صحیحہ ثابت ہی کہ امت محمدیہ مین قیامت تک اختلاف و جنگ رہیگا چنانچہ اسکا بیان دلیل دوم مین ہو چکا پھر مہدیؑ پر تمام امت ایمان لانا کیونکر صادق اسکتا ہی جب ایسا ہو مخالف مہدیؑ گو کہ عقیدۂ سنت جماعت پر بھی رہے ہالک ہی یا نہین صورت ثانی باطل ہی ورگرنہ مجی مہدیؑ بیکار محض ٹہر گئی پس پہلی صورت کا ثبوت اسبات پر دلیل ہی کہ جو تہتر فرقے مہدیؑ کے مصدقین سمیت امت محمدیہ مین ہون اس سے ثابت ہوا کہ فتنہ سے وہی بچینگے جو اختلاف کو چھوڑے اور تصدیق مہدی موعودؑ کی کئے

روایت دوم کا ثبوت رجا جبتک مہدی کی سلطنت الخ ہدایت

مسعود کو بسبب اپنے تعصب و عداوت کے بھلا برا کچھ سوجھتا نہین لفظ اقبض صاف دلالت کرتا ہی کہ اس معطی جناب امام محمد باقرؓ کو ہی زکوۃ دینے چاہا کیونکہ معنی قبض کا مال کو اپنے ملک مین لینا ہی جیسا صراح قاموس وغیرہ سے مستفاد ہی اور اسوقت مین خمس خمس وغیرہ سادات کو ملا کرتا تھا اسلئے وہ مال ان پر مکروہ تھا جب خمس خمس وغیرہ سادات کو پہنچنا موقوف ہو چکا علمانے فتوی کئے کہ زکوۃ سادات لے سکتے ہین اور ان کو دینے سے انکا دینا افضل ہی جیسا ہدایہ مین ہی ولا یدفع الی بنی ہاشم لقولہؑ یا بنی ہاشم ان اللہ حرم علیکم غسالۃ الناس واوساخہم و عوضکم منہا بخمس الخمس یعنے رسولؐ فرماتے ہین کہ ای بنی ہاشم اللہ تعالی لوگون کے مال کی پلیدی تمپر حرام کیا ہی اسکا بدلہ تم کو خمس الخمس کیا ہی جب وہ خمس انسے موقوف ہوا جواز پر فتوی ہوا مثلا خزانۃ الروایت مین ہی فی العتابیہ ویکرہ للہاشمی عند ابی یوسف رح خلافا لمحمد رح وروی ابو عصمہ عن ابی حنیفہ رح انہ یجوز دفع الزکوۃ الی الہاشمی فانما کان لا یجوز ذلک الوقت اور ایسا ہی حمادیہ وغیرہ سے بھی مستفاد ہی فاما اللہ تعالی زکوۃ کا مصرف یون یاد فرمایا ہی قولہ تعالی انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیہ یعنے نہین ہی صدقہ مگر خاص فقرا اور مساکین وغیرہ کو اللہ تعالی یہان انما کے قید سے فرمایا کہ صدقہ محتاجون کو ہی دینا ہی اسی لئے اغنیا پر اسکا صرف منع ہوا اور غنیا کو زکات لینا حرام خزانۃ الروایت مین ہی فی الظہیریہ وقال الہشام سالت عن ابی یوسف رح عن رجل لہ مایۃ و تسعۃ وتسعون درہما فتصدق علیہ بدرہمین قال یاخذ واحدا ویرد واحدا یعنے کسی کے نزدیک ایک کم دوسو درہم ہون اسکو زکوۃ دو درہم دیئے تو ایک لے لیوے ایک پھیر دیوے کیونکہ ایک کے لینے سے اسکے نزدیک برابر دوسو دینار ہو جاتے ہین کہ غنی ہوتا ہی بہرکیف خلاصہ اس تقریر کا یہہ ہی کہ امام محمد باقرؓ اس لئے بھی نہین لئے کہ یا نو درہم

جواب عرض کہ مہدویون کی خرافات مین جھوٹ کی کچھ کمی نہین اور طوفان کذب و بہتان کا انکی کتابون مین موج زن ہی

ایک مشت ایک شخص کو دینا درست نہ سمجھے اور فرماے مہدی کے ساتھ کہ بہت فقیر رہینگے اسکو زکات سے یکمشت اتنے

مال کا بہی لینا درست ہوگا کہ وہ باوجود فقر اور محتاجی کے مال برابر بانٹیگا کہ جسکو عدالت کہہ سکتے ہین کیونکہ جو آپ محتاج ہو

وہ سب کے برابر اپنے کو بہی رکہنا امر عجیب ہی نہ یہہ کہ تونگر و بادشاہ ایسا کرے اور عدالت محتاجی مین مشکل ہوتی ہی نہ

فراغت مین اور آیہ خذ من اموالہم صدقۃ سے صاف ظاہر ہی کہ یہہ حکم رسولؐ کو ہوا کہ کفار کو یہہ عادت نہین تہی جب ایمان

لائے اُن سے لینے کا حکم ہوا چنانچہ بعد وفات رسولؐ کے اکثر اعراب اسی سبب سے مرتد ہوے تہے بعدہ بڑی محنت سے

انکا اسلام تازہ ہوا نہ یہہ کہ یہہ آیہ دلالت کرتی ہی اسبات پر کہ ہر وقت بادشاہ مسلم رہے اور زکوۃ لیا کرے اسپر مسود کو

دعوی ہی کہ اسی پر زمانہ نبوت سے آجتک عمل امت اسلامیہ کا چلا آتا ہی واہ رے علم و دیانت کونسا بادشاہ ہی

جو اسکے وقت احکام شرعیہ برابر جاری ہوے چہ جائیکہ زکوت وغیرہ برابر لیوے اور خرچ کرے بلکہ رسول اللہ خلافت کے

بعد ازکے بادشاہون کو بہاڑ کہاتے کتے اور ظالم فرماے ہین کہ یہہ بات بہت احادیث صحیحہ سے ثابت ہی یا اپنی

آپ ہی کہتے ہین کہ اُس زمانے کے سلاطین چونکہ زکوۃ کو موقعے پر صرف نکرتے تہے مرحبا اس چالاک طبعی اور خوش سمجہی کے

اسکے قطع نظر بیان کونسا قرینہ اسبات پر دال ہی مگر یہہ تفسیر بالراے ہی کہ جسکے لئے رسولؐ فرماے جو اپنی عقل سے

قرآن کی تفسیر کیا اُسکا ٹہکانا دوزخ ہی اب اس روایت سے یہی پایا جاتا ہی کہ مہدیؑ درویش و فقیر رہینگا نہ بادشاہ

لاکن مسود دولت طلب دنیا کا ایسا محب ہی کہ ہر ہر سخن سے دولت دنیاوی ڈہونڈہتا ہی اُسکے بطلان پر یہی

دلیل بس ہی فرضا اگر کوئی اپنے مریدین اور عیال کے ساتھ عدل و انصاف کا پیشہ اختیار کیا ہو وہ بہی عجوبہ ہی

مگر غرض امام باقرؑ کی یہہ ہی کہ مہدیؑ سرکاریون کام کرنیوالا دوسرا نہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ آپ جناب امامؑ کی روز

فاقہ رہے اور سب ادنی اعلا قریب و بعید کو برابر جو کچہ ملتا تہا سویہ کر دیتے تہے چنانچہ حج کے وقت بعد چالیس فاقون کے

بطریق سوال کچہ ملا سو آپ تناول نہین فرماے اور اصحاب پر علی السویہ تقسیم کر وادئے پس موافق فرمان جناب امام

محمد باقرؑ کے ہمارے امامؑ کی اطاعت و نافرمانی خدا کی اطاعت و نافرمانی ہی **روایت سوم کا ثبوت**

رجا دعوی محض سے الخ **ہدایت** یہہ اعتراض بعینہٖ اہل کتاب کے اعتراض کے برابر ہی کہ ہمارے رسولؐ پر

کئے ہین چنانچہ اسکا ذکر کچہ باب دوم کی ابتدا مین ہوا اور یہہ آیہ اُسپر دلیل ہی قولہ تعالی ان الذین یجادلون فی آیات اللہ

بغیر سلطان اتٰہم الآیہ اُسکے نیچے صاحب حسینی لکہا ہی بقول بعضے مفسران جدال کنندگان یہود بودند کہ حضرتؐ را گفتند

تو صاحب ما نیستی بلکہ او ابو یوسف بن مسیح بن داؤد است یعنے دجال کہ سلطنت او بہ بر و بحر فرا رسد و جہ نہای آب باو

روان شوند و بادشاہی بما باز گردد و او آیتی است از آیتہای خدا تعالی این آیہ نازل شد کہ ان الذین یجادلون

آنانکہ منازعت کنند در باب دجال واو را آیۃ اللہ میدانند ودر دواہائی الیشان کبریت یعنی ہوا، حکومت وسلطنت کہ

بدان نخواہند رسید الخ الیسا ہی مصادرہ علی المطلوب ہر نبی کے واسطے ہی کہ وہ جیسا کہیں اس نمط کی دلیل بناوین

منکرین بہی بول سکتے ہین فاما جب ثابت ہوا ذکر مہدی کا اسفار انبیا مین ہی پس مہدی موعود حقیقی میرا ذکر اسفار

انبیا مین ہی کہے یا نہ کہے ثانی باطل ہی کیونکہ ہر خلیفۃ اللہ کو ضرور ہی کہ اپنے احوال و مراتب سے اپنے مومنونکو خبر دیوے

چنانچہ ہمارے رسول بہی الیسا ہی فرمائے اور علماے یہود و نصاری بہی یونہین اعتراض کئے پس اول مسلم ہوا جب

یقین ہوا کہ مہدی موعود کا ذکر اسفار انبیا مین ہی قرآن مین ہونا بطریق اولی لازم آیا کہ یہہ سب کتب سماویکا خلاصہ ہی

اور اللہ تعالی فرمایا ہی کوئی رطب یا یابس نہین جو اس کتاب مین مذکور نہین پس ذکر مہدی کہ آیۂ کبری سے ہی قرآن

مین ہونا واجب ہوا گو کہ لوگ نہ سمجہین یا نہ بیان کرین جیسا تورات و انجیل سے علماء یہود و نصاری ہمارے رسول

کے ذکر کو چہپائی پس مہدی موعود حقیقی کہ جسکا ذکر ہی اسکو اللہ تعالی کیطرف سے معلوم ہونا ضرور ہی کہ مبین قرآن

ہی اور کعب الاحبار رض اسفار انبیا مین مہدی کا ذکر دیکہا ہون کہنے سے یہہ کیونکر ثابت ہوا کہ قرآن مین نہین اور

صحابہ سے لیکر حین خروج تک ہمارے امام ع کے یہہ بہی کسی نے نہ کہا کہ مہدی کا ذکر قرآن مین نہین عجب مسودکی

اس جرأت پر ہی کہ دلیل نجم سے عمر دنیا کے بحث مین حدیث الدنیا سبعۃ الاف سنۃ انا فی آخرہا الفا کے نیچے رفیع الدین

دہلوی کی کچہہ تفسیر لکہکر کہتا ہی بعضی بات متاخرین کے ذہن مین الیسی آجاتی ہی کہ اگر متقدمین سنتے نہایت تحسین کرتے الخ

اُسپر یہہ قول دلیل کے طور پر لکہا ہی وکم ترک الاول للآخر یعنے کتنے امر ہین کہ چہوڑ دیا اول والون نے آخر والون کے لئے

جب عوام علما اگلون سے چہپتی بات بیان کرین اور اُسکو لوگ الیسا مانین کہ یہہ کہنے لگین اگر اگلے یہہ بات سنتے نہایت

تحسین کرتے پس مہدی ع کہ خلیفۃ اللہ معصوم عن الخطا ہی کوئی امر قرآن سے من جانب اللہ بیان کرے کیا ممانعت ہی

بلکہ بعض اکابرین مفسرین اور اولیاء اللہ سے کہتے ہین کہ قرآن کا بیان مراد اللہ مہدی کا کام ہی اور مہدی کو رسول طبقہ

انبیا مین داخل رکہے ہین جیسا عبد الرزاق کاشی شیخ اکبر وغیرہ اور دوسرے علماء حدیث حا صول وغیرہ کہین کہ تاخیر بیان

وقت حاجت تک جواز ہی اونسے نووی ہی کہ شرح مسلم مین اسامہ رض قتل کئے سو ذکر مین لکہا ہی اور صاحب طوالع اور ابو شکور

سلمی صاحب تمہید ہین اور احکام ہمارے امام ع کے ظلم و عیب سے پاک رہنا دلیل مقدم سے کہ اخلاق کا بیان ہی ظاہر ہوگا

انشاء اللہ تعالی پس جن امور کو منکرین متعصبین عیب و ظلم سمجہین اور وہ مطابق کتاب و سنت ہو عین عدل و انصاف ٹہرے کہ الزام

خصم اور ثبوت مدعا کے لئے دلیل قوی ہی اور ایسے دعوے سب انبیاء اور مومنین کئے اور منکرین الیسا ہی انپر معترض رہے

فاما مصادرہ جب ہوتا ہی کہ جو امر مین ہر ایک دو امر کا موقوف علیہ ٹہرے بیان توحیدیت کی ثبوت کے کئی دلیل مین کہ

111

روایت چہارم کا ثبوت بیان اسکا مجملا ابہی باب کے ابتدا مین گذرا اور مفصلا تو یہہ ساری کتاب ہی
رجا غرض کہ سکینۃ الخ **ہدایت** جسقدر کہ رسول اللہ کو حاصل تہا مثلا رسول کو کفار اگرچہ کئی طور کی ایذا دیتے
مگر آپ نے انکے لئے کبہی بددعا نہین کئے بلکہ یہہ عرض کئے کہ یا اللہ انکو سیدہی راہ دیکہا ویسا ہی ہمارے امام باوجود
اُس تکلیف دینے کے کہ مسود اس سے تہوڑا ذکر باب دوم مین کیا ہی اور اسمین آگے کچہ شمہ لکہتا ہی کبہی دعاء بد نہین کئے
باوجود جانتے تہے کہ اگر بددعا موذیون کے لئے کرین تو ہلاک ہوجاوین **رجا** امر اول مین بہی الخ **ہدایت** منکرین
ہر خلیفۃ اللہ کے افعال واقوال مین متردد رہے ویسا ہی آپ بہی متردد رہنا لازم ہی فاما عزۃ اللہ تعالی اپنے نبیون کو اور مومنین
کو دیا ہی نہ کفار کو قولہ تعالی ومن یہن اللہ فما لہ من مکرم الآیہ بلکہ رسول کے وقت مین کفار کو قید کئے باندی غلام بنائے اور
ان کے عورات بے نکاح حلال ہوے اور جزیہ لئے اور کئی طرح کی بیعزتی کئے فقط پگڑی نکالنا کیا بیعزتی ہی اسیطور سے
منکرین کے ساتہہ پیش آنا عین عدل وانصاف کا اظہار ہی نہ نقصان سکینہ و وقار چنانچہ مسود کے لائے ہوئے آیات سے یہی
ثابت ہی کہ مومنین آپس مین ملایمت وعفو کرین نہ کفار سے اور اللہ تعالی مومنون کے لئے فرماتا ہی رحماء بینہم واشداء علی الکفار
بلکہ توہین کفار کی واجب ہی اور تعظیم انکی حرام اور ہر نبی اسکی خبر دیا ہی اور ہمارے امام ع نے بہی تعلیما ایسا کئے کہ منکرین سے
گو کہ قاضی بہی کہلا دے اسکی عزت اتنی ہی ہی کیونکہ صحت مرتبۂ قضا موقوف ہی صحت ایمان پر **رجا** اور حال موم الخ
ہدایت مسود یا مراد انصاف نامے کے عبارت کی نہ سمجہا یا عمدًا موافق اپنی طریق قدیمی کے قطع وبرید کیا یعنی
انصاف نامے کا باب سوم منکرین کی منع اقتدا مین ہی سو اسکا برعکس لکہہ دیا انصاف نامے کی عبارت یہہ ہی
باب سوم در نماز بدنبال منکران مہدی ع گزاردن حضرت مہدی ع نماز گزاردن بدنبال منکران مہدی ع منع کردند و فرمودند
اگر نماز گزارده باشید بگردانید و نیز نقلست کہ از روزیکہ در شہر ٹہٹہ مخالفت ظاہر شدہ تا بجدیکہ لشکر یا نام ذکر کردند دران روز
بعضے از یاران مہدی ع پیش میران ع عرض کردند کہ امروز دران شہر رفتہ بودیم و نماز با امام مخالف مہدی ع گزاردیم حضرت
میران ع فرمودند کہ نماز باز گردانید بعدہ یاران عرض کردند کہ اگر یکان دوگان رویم چہ کنیم فرمودند جماعت شدہ بروید
و نماز با جماعت بگزارید بعد ازین ایسا ہی بہت نقلین لکہہ کر یہہ نقل لکہے ہین و نیز نقلست کہ در موضع بہدریوالے اکثر مہاجران
و میان نعمت اللہ بعد از ظہر محضرہ کردہ بودند و گفت و گو ہمین بود کہ دنبال منکران مہدی ع نماز نگزارند بعدہ بعضے یاران
فرمودند کہ میران ع نماز جمعہ و ہر دو عید بدنبال مخالفان گزاردہ اند اگر روا نبودی چرا گزاردندی بعدہ میان سید خوندمیر
و میان نعمت و بعضے کسان فرمودند کہ ما درین کیفیت نہ افتیم آنچہ میران ع امر کردند آن بکنیم وآنچہ منع کردند ازان باز مانیم
دران مجلس این ناقل حاضر بود حکم این نقل حکم نقلہای ماقبل است یعنی عدم جواز بلکہ صاف موجب عصیان اس سے ظاہر ہی

اب اہل انصاف کو چاہئے کہ آگے کے نقلون سے ظاہر ہی کہ قبل انکار کفر کے دعویٰ نماز پڑہا کرتے تھے جب حکم انکار
کفر کا ہوا منع اقتدا مین کل نماز کے حکم شدید خود جناب امامؑ سے وارد ہی اسپر اتفاق کل اصحاب کا بھی ہو چکا مگر بعضے
جو کہے وہ بھی اسی قبیل سے ہی کہ خود ناقلؒ فرماتے ہین کہ اس نقل کا حکم بھی آگے کے نقلون کے مانند منع اقتدا مین ہی چنانچہ
اسکی تفصیل دوسرے کتب مین ہمارے موجود ہی کہ جناب امامؑ قبل اُس دعویٰ کے کبھی کبھی اقتدا کئے ہین نہ بعد دعوت چنانچہ اسکی
تفصیل و توضیح مسعود کی بدخلقی پانزدہم مین لکھی جاویگی انشاء اللہ تعالیٰ رجا باقی رہا امر سیوم الخ **ہدایت**
یہان مسعود معنی حق سے از بس تجاہل کیا ہی کیونکہ جہان مین کوئی ایسے فرد نہین کہ محتاج نہ ہے مثلاً آدمی کھانے کپڑے کا
بقدر ضرورت اور مکان کا اور مرد عورت کا اور عورت مرد کی اور بیمار طبیب کا محتاج ہی چونکہ اسنے محتاجی رسولؐ بیان
کیا ہی چہ جائیکہ دوسرا اگر یہان امامؑ نے ویحاجۃ الناس الیہ ولایحتاج الی احد فرمانے یعنے معرفت مہدیؑ سے یہہ بھی
ہی کہ لوگون کو اسکی طرف حاجت رہیگی اور مہدیؑ کسی کے محتاج نرہینگے معنی حاجت کا یہان قصد کرنا ہی کہ ارادہ کیے
شئے مین ہی چنانچہ دلیل دوازدہم مین جناب المرتضویؓ سے روایت کئے گئی مہدیؑ کے اصحاب نہ کسی اپنے کے جانے سے
غمگین ہونگے نہ کسی کے آپنے مین آنے سے خوش اور فقر معنے مین تھوڑی چیز رکھنے کے اور درویشی کے ہی اور حدیث
مین بھی یہی غرض ہی کہ جناب رسالتمآبؐ کو اس کپڑے کیلئے قصد تھا یعنے محتاجا الیہا ای قاصدا الیہا یہان یہہ مسعود کدہر کا
معنی کدہر لگا دیتا ہی شاید اسکو فارسی یا ہندی سمجھا اور مراد یہان حاجت اور عدم حاجت سے یہہ ہی کہ لوگون کو جناب
امامؑ کا ارادہ ہوگا یعنے آپ کے مرید ہونگے کہ فیض کمال دینداری جسکے سبب حاصل کرین اور مہدیؑ کو کسی کے طرف
کچہ قصد نہوگا کہ کوئی آوے یا نہ آوے اور کوئی دیوے یا نہ دیوے پس یہہ امر خود مسعود کے قول سے ثابت ہی کہ لکھا ہی
سوال نکرنے سے حاجتمندی رفع نہین ہوتی ہی اور لکھا ہی کہ بواسطہ فقر کے چوراسی مرید اُن کا مرگیا الخ پس انصاف سے
دیکھین کہ باوجود ان سختیون کے سوال حرام رکھنا عدم حاجت آدمیونکی طرف ہی یا نہین اور امر عجیب یہی ہی کہ باوجود
ایسی فقر کے کوئی حاجت نرکھین نہ یہہ کہ بادشاہ ہووین اور حاجت نرکھین یہہ امر کچہ عجیب نہین بلکہ ہر مالدار ایسا ہی
ہی چہ جائیکہ بادشاہ ہو بلکہ آپ نے فرماے مرید و مشغول دنیا و مافیہا کا فر ہی پھر مہدیؑ کو کیونکر حاجت خلق سے ہوگی
محتاجی کا معنی درویشی نہین ہی سب کتب لغت چنانچہ صراح قاموس وغیرہ مین ایسا ہی ہی جو یہہ خادم الفقرا لکھا اور
مسعود کا لکھنا سب کا خلاف ہی عقلاً و نقلاً رجا اپنے اپنے ملکون سے الخ **ہدایت** ہر نبی کو منکر ایسا ہی
کئے بلکہ اکثر اولیاء اللہ کو کہ پیروان خاص انبیا ہین ایسا ہی اُن کے معاندان اخراج کئے ہین مگر یہان ایسا کوئی قرینہ
دال نہین کہ ساری جہان مہدیؑ کی محتاج رہے البتہ مخالف بزار ہونا واجب ہی اسپر طرفہ ماجرا یہہ کہ مطلقاً لکھا ہی

کہ ثابت ہوا لوگ تیسے مستغنی تھے الخ باوجودیکہ کئی آدمی آپکے محتاج تھے جسمین سب قسم کے لوگ تھے یعنے بادشاہ امرا اغنیا فقرا وغیرہ **رجا** بلکہ دین مین بھی الخ **ہدایت** اُسکا نام محتاجی نہین معنی محتاجی کا مذکور ہو چکا ایسے امور کی مصلحت بجز اللہ تعالی کے خلیفون سے دوسرونکو کب خبر ہوتی ہی مثلا رسول عبد اللہ بن اُبی منافق کی میت پر نماز پڑھنے چاہے اور عمر رضہ بشدت عرض منع کئے تب بھی نمانے آخر وحی اسکے منع مین وارد ہوئی اور بدر کے قیدیون کے قتل وغیرہ کے باب مین بھی موافق عمر رضہ کے وحی آئی اور رسول محرم کی دسوین تاریخ روزہ آپ رکھے اور اصحاب کو روزہ رکھنے حکم کئے تو عرض کئے کہ یا رسول اس روز کی تعظیم یہودی بھی کرتے ہین تو فرمائے کہ اگر اگلے سال رہون تو دوسرے روز بھی البتہ روزہ رکھونگا یہہ ابن عباس رض کی روایت سے بخاری مسلم مین موجود ہی کیا اس سے یہہ بات صادق آتی ہی کہ رسول امور دینی مین اپنے اصحاب کے محتاج تھے باین ہمہ وہ نقل جو دلیل لایا ہی کچھ متواتر نہین **روایت پنجم کا ثبوت** **رجا** دونون روایتون مین الخ **ہدایت** اہل انصاف کو چاہیے کہ خوب بنظر غور دیکھین کہ سارق کون ہی چور کے دل مین چوری بلنبہ یعنے اس حدیث مین حصون الضلالت اور قلوبا غلفا متعلق ہین یفتح کے ساتھ اور رسول حصون الضلالت یعنے گمراہی کے قلعے فرمائے نہ گمراہون کے قلعے اگر قلعے حقیقی منظور ہوتے حصون المضلین کیون نفرماتے اور یہہ تغییر اسی لئے فرمائے کہ اندھے دلون کے لوگ کہین ایسا الٹا معنی نکر لین پس معنی ظاہری یہی ہی کہ مہدی کھولیگا گمراہی کے قلعون یعنے دلون کے پردون کو جو وہی ضلالت ہی اور بیان گمراہون کے قلعے معنے کرنا خلاف ظاہر ہی کیونکہ الفاظ حدیث ظاہر اسباب پر محمول ہین کہ گمراہی کے قلعے جو پردۂ ضلالت قلبیہ ہی اُسکو کھولیگے نہ پتھر گچ اینٹ وغیرہ کے چنانچہ اکثر محاورۂ عرب مین یفتح قلوبا غلفا بولتے ہین جیسا جلال الدین سیوطی نے جلالین مین اپنی تفسیر کی ابتدا مین جو تمیمہ لکھا ہی عسی اللہ ان ینفع بہ نفعا جما و یفتح بہ قلوبا غلفا جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی قالوا قلوبنا غلف کس لئے کہ یہہ بات ظاہر ہی زمین آج کل امت اجابت محمدیہ یعنے سب قسم کے مسلمانون سے بھری نہین ہی ایسا ہی سب زمین کفر و ضلالت سے بھی پر نہین ہی اگر اکثریت سے مراد لین تو مسلمان جو کہلاتے ہین اُن سبہون کے نسبت کرتے کفار کی حصے زیادہ ہین باوجود اسکے کہ رسول اپنے وقت مین فرمائے کہ یمحو اللہ بالکفر یعنے میری دعوت سے اللہ تعالی کفر محو کر دیا کہ اُسوقت تو اسوقت کے اسمی مسلمانون سے ہزارون حصے کمتر تھے نہایت ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی کم و بیش وقت وفات جناب رسالتمآب صلعم کے مسلمان ہوئے تھے پس نسبت بنی آدم کے یہہ لاکھون حصہ بھی نہین ہوتے اور شعیب ع کے وقت کی خبر اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اسوقت سوا شعیب کے دو بیٹیون کے ان پر کوئی ایمان نہ لایا پر یہی فرمائے لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا یعنے فساد مت کرو زمین پر بعد درستگی زمین کے اس آیت مین لفظ ارض مطلق ہی ویسا ہی حدیث

۱۱۴

مذکور ہین کہ یہان تو کہ دو دوان حصہ بلکہ کہ دو دوین حصے کا کہ دو دوان حصہ منصوص نہین اس سے معلوم ہوا کہ یہان زمین کیفیت
سے بھرنا ہی نہ کمیت سے پس کیفیت سے بھرنا یہی ہی کہ جہان تک کہ امت محمدیہ ہی سب پر وقت امام ظاہر ہو چکی چنانچہ
قبل تین ساڑھے تین سو برس کے مکہ معظمہ سے وہان کے علما ہمارے لوگون کے قتل پر فتوے ہندوستان کو بھیج چکے ہین
پھر جاے کہ آج کوئی ایسی جا نہین کہ وہان یہہ خبر نہ پہنچی ہو پس جہان جہان کہ امت محمدیہ ہی وہان وہان تذکرہ مذہب مہدویہ
ہی اسکے سوا حیدرآباد مین ۱۲۳۰ کی شہادت کی خبر تمام ملک انگلستان مین کہ جسکو انگریز یوروپ کہتے ہین اخبارون کے اغذات
پہنچ گئی ہی اور تشبیہ برابر ہو کر یہہ بات ثابت ہو چکی صاحب سراج الابصار نے یہہ روایت حدیث کے لکھے ہین یملا
الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا و ظلما اسکا ذکر دلیل دوم مین مفصلا لکھا گیا ہی کہ یہی معنی زمین کو عدل سے بھر دینے کا ہی اور
فقرہ آخر اس حدیث کا جو روایت ابو نعیم ہی کہ وہ بھی اسی معنی پر دال ہی حذف کہان ہوا کہ جسکو سرقہ کہا جاوے یہہ بھی اگلے بیان
سے ہو چکا ہی اور صاحب سراج الابصار سب حدیث بیان کئے اور معنی مطابق روایت و درایت کئے ہین اور موعود قولہ تعالی
افتؤمنون ببعض الکتاب کا مسعود ہی کہ طالب دنیا ہی اور اصل مطلب سے حدیث کے منکر اور روایت احمد بن حنبل مین بھی مسعود نے
یہی پیشہ اختیار کیا ہی ورنہ کرنی اپنا مطلب ایک دلیل سے ثابت ہونے پر دوسری دلیل چاہئے مطلب کو بگاڑ کے لکھو جہانتک
و مردکے کا ہیکرہ [illegible] اصل روایت احمد بن حنبل کے ترجمے کے بعد مسعود لکھا ہی صاحب سراج الابصار کسقدر الخ ہدایت
خلاصہ اس روایت کا سات امر ہین ایک یہہ کہ مہدی عترت رسول سے ہونا یہہ دلیل اول کے ثبوت سے ظاہر ہی دوسرا
اختلاف و زلازل امت جو ہوے ہین پر ظاہر ہین یعنے مذاہب و ملل ذوالیقرہ و باطلہ بفرق کثیرہ کہ زلازل جمع زلیلہ کی
پاؤن پھسلنے کی معنی مین ہی جیسا خصیصہ کی جمع خصائص ہی نہ جمع زلزلۃ الارض کی اور عطف اسکا اختلاف پر ہی
تیسرا عدل سے زمین کو بھرنا یہہ بھی دلیل دوم کے ثبوت مین اور اسی دلیل کی روایت ابو نعیم کی ثبوت مین قریب مذکور ہوا
بلکہ اور متعدد جاے مین اسکا بیان ہو چکا ہی چوتھا راضی رہنا اہل سما کا امر اعتقادی ہی کہ متعلق ہی صحت مہدویت کے
کہ اسکا ثبوت فقط مومنین کے لئے ہی اور راضی رہنا اہل ارض کا ایسا کہ جیسا زمین کو عدل سے بھرنا ہی اگر کل اہل ارض
مراد لین تو خود الفاظ حدیث مناقض ہین یعنے غنا مقید اور متعلق ہی قلوب امت محمدیہ کے لئے نہ تمامی اہل ارض کے
اور امت محمدیہ مین قیامت تک جنگ رہنا دلیل دوم مین احادیث صحیحہ سے ثابت ہو چکا غنی کرنا قلوب امت محمدیہ کا
بھی مانند زمین عدل سے بھرنے کے ہی اسمین چند نکتے ہین اول یہہ کہ تمام امت کے دلونکو مہدی غنی کرنا بہت آیات و احادیث
کا خلاف ہی کیونکہ امت محمدیہ تمام مہدی کے مطیع رہنا نہ عقلا ممکن نہ نقلا کہ ابتداء جہان سے رسول تک کسی نبی کے
وقت مین یہہ اتفاق نہوا بلکہ عیسی کے وقت مین بھی محال ہی کس لئے کہ رسول فرماتے ہین میری امت مین تلوار قیامت تک

رہیگی پھر مہدیؑ کی کہ وسط امت میں ہی خواہی نخواہی واجب ہی کہ بعض امت محمدیہ مہدیؑ کی مخالفت کریگی پس مہدیؑ
اپنے مخالف کو کیونکر غنی کر سکتے ہین ثانی یہہ کہ اس روایت مین کوئی قید تمام امت کا نہین کہ اس سے ثابت ہووے
کہ جتنی امت ہی سب کو مہدی غنی کر دے بلکہ مطلق امت محمد کرکے مذکور ہی کہ شامل ہی بعض اور کل کو جب کل بدلایل
ممنوع ہوا بعض کا غنا ثابت ہو چکا ثالث یہہ کہ آدمی کا دل بغیر قناعت کے غنی ہونا ممکن نہین اور اس روایت مین بھی قید
دلوں کے غنی ہونیکا مقابلے مین محتاجی کے ہی نہ مال سے غنی کہلانیکے جو فقیر اور مسکین کے مقابلے مین ہی اور بہت احادیث
سے ثابت ہی کہ آدمی کا دل کثرت مال سے ۱۰ ہرچند غنی ہونیوالا نہین امام محمد غزالی رح کیمیاے سعادت کے رکن سیوم
کی اصل نہم مین فرماتے ہین رسولؐ میگوید اگر آدمی را دو وادی از زر بود سیم وادی خواہد و جز خاک درون آدمی را سیر
نگرداند و ہرکہ توبہ کرد خدا وی را توبہ دہد و گفت ہمہ چیز از آدمی پیر گردد مگر دو چیز کہ جوان میگردد امید زندگانی دراز و دوستی
مال بسیار و گفت خنک کسیکہ راہ اسلام باو نمودند و قدر کفایت باو دادند و بآن قناعت کرد آب مسود سے پوچھا جاتا ہی
رسولؐ فرماتے ہین آدمی کو سوائے قناعت کے حصول استغنا متصور نہین اگرچہ تمام جہان کی دولت بھی ملے اور آگے تر ہنیکا
ارادہ رکھتا ہی پس جہان کہین کہ اسکا دل اسباب دنیوی پر قرار کرے اسی پر غنا اسکو حاصل ہوگی کہ یہی مطلب قناعت
کا ہی پس ہر آدمی کو مہدیؑ کتنا مال دینگے جو دل اسکا غنی ہوگا اگر کبھی ہر ایک آدمی کو کروڑ اشرفی دینگے بفرض محال ایسا بھی
ہو تو اسی پر قناعت کئے بغیر اسکا دل غنی نہوگا پس قناعت دینداروں کی قدر کفایت پر ہی جیسا حدیث مین مذکور ہوا
اور قدر کفایت لباس سے بقدر ستر عورت اور غذا سے بقدر حفاظت جان و قس علی ہذا الباقی اور ہمارے امام عم کی جو
تصدیق کئے اُن کا دل ایسا غنی ہوا کہ دنیا و ما فیہا پر انکو بالکل التفات نرہا کہ خود مسود باب دوم مین اصحاب مہدیؑ کا
حال لکھا ہی اس سے بھی ثابت ہوا کہ مہدیؑ بسبب نور ہدایت کے دلونکو غنی کرینگے نہ مال دیکر کہ اسکو انتہا نہین پانچوان بحث
مال بالسویہ بانٹنا کہ علی الاطلاق حدیث مین مذکور ہی اور کوئی قرینہ کثرت پر دال نہین اور دوسرے روایتان بھی اسی پر دال
ہین اور کثرت کی حقیقت تو معلوم ہو چکی اور ہمارے امام عم کا علی السویہ تقسیم کرنا مسود کے قول سے ثابت ہی کہ اسی دلیل کی
روایت دوم کے بیان مین یہہ عبارت لکھا ہی اور نہ مال خیرات کہ درویشانہ ہاتھ لگے اسکو چیلوں یا لکونین بالسویہ بانٹ
کھانا کولنا مقدمہ عظیم الشان ہی الخ چھٹا منادی ندا کرنا اور ایک ہی شخص کا مال طلب کرنا اور پھر اسکا اسکو رد کرنا یہہ بھی
ہمارے امام عم کے وقت ہو چکا کہ آپکا حکم یہی تھا کہ ہر شخص آوے اور اپنا مقصود پاوے جیسا کہ رسولؐ فرماے کہ مہدیؑ کی طرف سے
یہی ندا ہوگی من لہ حاجۃ الی یعنے کون ہی جو اسکو حاجت ہی میرے طرف یہان حاجت مطلق ہی نہ فقط مال کی حاجت اور
آپکی طرف سے ہر مصدق یہی دعوت کرتا تھا اور ایک صحابی کہ نام انکا ملک بخن ہی حاضر ہو کر عرض کئے کہ مجھے بہت مال موفق

بکجز امر انہ ہوسکے نہ سکو گناؤ انکو ویسا ہی ملا اور آخر اس سے باز آگر الہی بفقیری کئے کہ ان کے مرنیکے بعد جو حضور مین امام کے انکا انتقال ہوا یہہ بشارت ہوئی کہ ملک بخن انیکا خورد و آنجا برد ساتوان نو برس تک بعد دعوے کے امام ع کی بقا مسود اُسکا خود قایل ہی کہ باب دوم مین بتفصیل ذکر کیا پس اُس سے ایک تکرار ذکر کرنا بطور سرقہ و قذف نہین بلکہ اسلئے ہی کہ وہ فقرہ سایل ہی تمام حدیث کے معنیو نکو اور اسکے بعض کی معانیان دوسرے روایتون سے ثابت ہوچکے ہین مثلاً تقسیم مال بالسویہ اسی دلیل کی روایت دوم سے اب اہل انصاف کو واجب ہی کہ بغور تمام مسود کے سواد کو اور اس خادم الفقرا کے کلام کو ملاحظہ کرین اور داد حق پرستی کی دیوین عذب اللہ لمن انکر عن الحق **روایت ششم کا ثبوت**

رجاؤ نا مانے بدعات سے الخ **ہدایت** ویسا ہی ہمارے امام ع کل بدعات مختزعہ امت کو جو بعد رسول ع کے اپنے وقت تک عروج پا چکے تھے ایسا نابود کئے کہ آج وفات جناب امام ع سے کچھ کم چار سو برس ہوتے ہین ہمارے یہان کوی بدعت عملی اور اعتقادی کو دخل نہین غاکل امت سے مرفوع ہونا عقلاً و نقلاً ممنوع ہی کہ دلیل دوم سے یہانتک کہی جاے اس امر کا ثبوت ہوچکا کہ مہدی ع سے مخالفت کرنا بعض امت محمدیہ کا امر ضروری ہی پس امت مخالفہ سے دہانا ہر چند اس روایت سے مستفہم نہین کہ کما ضع رسول ع سپر دلیل ہی کہ بعض اہل کتاب و مشرکین اس جناب پر ایمان لاے نہ سارے جہان اور منکرین ایسا ہی اعتراض کئے کہ جس کا بعث کل اہل زمان کے واسطے ہوچاہئے کہ اسکے تمامی اہل جہان مطیع ہون اور اسکو یقین کرین مثلاً اسمٰت عیسوی نے اپنی کتاب کے ۵۶ صفحے پر چوتھے باب مین لکھا ہی جب خدا کسی نبی کو ایک قوم کے لئے بھیجتا ہی تو اُسکو ایسی سند عنایت کرتا ہی کہ اُس قوم کے لوگ سمجھ سکین یا اگر تمام دنیا کے واسطے بھیجے تو اسے ایسی سند دیگا کہ تمامی عالم اُسکو نبی برحق جانے و بدل و جان مانے انتہی پس ایسا ہی مہدی ع پر بھی جو ازلی مومن تھے ایمان لاے اور انہین سے بدعت مرفوع ہوچکی کہ امام محمد باقر ع یہہ فرماے ہین نہ یہہ کہ بدعت بدا تہ جہان سے مرفوع و نابود ہوجاوے اور یہہ قول مسود کا کہ خطاے مجتہدین کی حکم نبی کے واسطے بہت بڑا علم چاہئے الخ عدم علم حدیث پر دلیل ہی جو مہدی ع کے شان مین ہین اور بزرگان دین جو احوال مہدی ع بیان کئے ہین اُس سے جہالت یا انکار کر بے محابہ ایسا لکھ دیا کیونکہ رسول ع مہدی ع کو خلیفۃ اللہ فرماے پس چاہئے کہ خلیفۃ اللہ کا علم قطعی و یقینی ہو کہ جس سے قیاس متعلق نہی ہے قیاس متعلق علم ظنی کو ہی اسی لئے رسول ع مہدی ع کو لایخطی فرماے کہ جسکے بیان مین صاحب یواقیت نے شیخ اکبر کے حوالے سے ۶۵ وین مبحث مین لکھا سو اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ کہا شیخ اکبر نے کہ مہدی ع معصوم اپنے حکم مین ہین کیونکہ رسول مہدی ع کی شان مین لایخطی فرماے اور مہدی ع کو انبیا مین گنے ہین اور مہدی ع پر قیاس حرام ہی کیونکہ وہ اپنی جانب سے کچھ نہ کہینگے اور کہے کہ اگر رسول مہدی ع کے وقت ہوتے تو جو مہدی کہے وہی حکم کرتے اور علما انکے وقت مین اجتہاد موقوف

117

کریکے اور اپنے مجتہدون کے خلاف حکم کرتے ہین کرکے اُن سے منہہ پھیر لینگے چنانچہ عقیدہ شانزدہم مین بھی اسکی تفصیل
وتوضیح گذری ہی اور مہدی کا علم ماخوذ من اللہ ہی بخلاف مجتہدین کے کہ انکا علم ماخوذ من افواہ الرجال ہی بلکہ مہدی کہ وہی
خاتم ولایت محمدیہ ہین اُنہین سے ساری جہان کو فیضان علمی کیا نبی کیا ولی کیونکہ وہ باطن خاتم الانبیاؑ ہین جیسا کہ شیخ اکبر رح
فصوص شیشیہ مین لکھتے ہین ع ولیس ہذا العلم الا لخاتم الرسل وخاتم الاولیا وما یراہ احد من الانبیاء والرسل الا من مشکاۃ الرسول
الخاتم ولا یراہ احد من الاولیاء الا من مشکاۃ الولی الخاتم حتی ان الرسل لا یرونہ متی راوہ الا من مشکوۃ خاتم الاولیاء فان الرسالۃ
والنبوۃ اعنی نبوۃ التشریع ورسالتہ تنقطعان والولایۃ لا تنقطع ابدا فالمرسلون من کونہم اولیاء لا یرون ماذکرناہ الا من مشکاۃ
خاتم الاولیاء فکیف من دونہم من الاولیاء اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ جسپر سکوت حاصل ہو یعنے علم یقینی سوائے خاتم الرسل اور
خاتم الاولیاؑ کے دوسرے کو نہین بلکہ سب رسولونکو بھی بجز خاتم الاولیاؑ کے فیضان اس علم کا نہین ہی کیونکہ وہ بھی حقیقتا ولی
ہین اور اسکے بعد لکھتے ہین فخاتم الرسل من حیث ولایتہ نسبتہ مع خاتم الولایۃ نسبۃ الانبیاء والرسل معہ فانہ الولی الرسول
النبی وخاتم الاولیاء الولی الوارث الآخذ عن الاصل المشاہد للمراتب اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ خاتم الرسل بھی خاتم الاولیا سے ہی
علم کو حاصل کرتے ہین کیونکہ خاتم الولی اصل مشاہد سے یعنے ذات باری سے فیض حاصل کرتے ہین اور اسکی تفصیل انشاء اللہ
تعالی مسود کے باب ہشتم کے جواب مین بدلایل ساطعہ بیان ہوگی القصہ جسکو کہ اخذ علم ذات باری عز اسمہ سے مشاہدہ کے طور پر
ہو پھر اُسکو قیاس کی کیا حاجت اسکا ہر حکم قطعی اور یقینی ہی اور مہدی کو قیاس کی نسبت لگانا بیدینی ہی **روایت**
ہفتم کا ثبوت رہا اسواسطے کہ وہ تارک سنت الخ **ہدایت** سنت وہ ہی جو رسولؐ آپ کئے یا فرمائے
یا راضی رہے اور بدعت وہ ہی کہ بعد رسولؐ کے وہ کام نیا ایجاد ہوا اور سنت مین موکد و غیر موکد ہی موکد فعلی وہ ہی کہ کر
اسکا دو بار سے زیادہ نہو اور قولی وہ کہ رسولؐ اسکے عمل کی تاکید و اجر کا بیان کرین اور اسکے تارک کے لئے عذاب
اکثر وقت بشارت فرماوین اور سنت رضائی وہ کہ عامل سے اسکے خوش ہون اور اُسکے عمداً تارک سے ناخوش
اور بدعت مین بھی اقسام ہین چنانچہ مسود کا مقتدا شیخ علی نے اُس رسالے مین جو ہمارے مذہب کا رد لکھا ہی کہ سراج
الابصار اسکا جواب باصواب ہی لکھتا ہی کہ ابو محمد نے قواعد العقاید مین لکھا ہی بدعت منقسم ہی واجبہ محرمہ مندوبہ مکروہہ
اور مباحہ طرف پس جو کہ موافق قواعد شرعیہ واجب کے حکم مین داخل ہو واجبہ ہی اور حرام مین داخل ہو حرام وقس علی ہذا
پس یہہ بھی لکھا ہی کہ شافعی رح نے کہا ہی کہ بدعت کتاب و سنت کے مخالف ہو تو ضلالت ہی اگر موافق ہو تو مذموم
نہین پھر کیف مسود نے نماز کو بدعت کہا یعنے دوگانہ لیلۃ القدر کو اور عشر کو بھی کہ داخل صدقات ہی بغور و انصاف ملاحظہ
کرین کہ اسکے شیخ نے تراویح کو اسی بیان مین جو اوپر گذرا بدعت لکھا ہی باوجودیکہ تراویح رسولؐ پڑھے ہین لیلۃ القدر

کے دوگانہ کی اور عشر کی فرضیت کا ثبوت باب ہشتم مین جہان کہ تحقیق سید میرانجی کے رسالے کی ہوگی بیان کیا جائیگا
انشاءاللہ تعالی **رجا** جہاد کہ تری سنت ہی الخ **ہدایت** فرماتے رجعنا عن جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر پس لفظ رجعنا
سے کہ معنے مین پھر جانے کے ہی صاف ظاہر ہی اُسکا ترک رسولؐ کئے ہین اسی لئے جہاد نفس کہ جہاد اکبر ہی اسکو جہد ہی
قایم کئے اور ترک زیارت مقدر دیگر سخن جو اُسکے توابع سے ہین سو اُسکا سبب یہہ ہی کہ مراد روضۂ مطہرہ کے جانے سے
محض تعظیم روح مقدسہ جناب رسالت مآب ہی نہ مکان کا دیکھنا کیونکہ زیارت فی الحقیقت کہ معنے مین ملاقات کے ہی
جسکو علی الدوام روح مبارک سے حاصل ہو مکان سے کیا مطلب ہی بااین حکم بھی ہوا کہ گجرات کو جاؤ اور زیارت کو تو
جیسا مسعود اپنی بدخلقی سیزدہم مین لکھا ہی اور مطلع الولایت وغیرہ کتب مین ہمارے بصحت مسطور ہی کہ امامؑ نے سفر
کی تیاری کرنیکو کہ یہہ دے چکے تھے الخ اور اُسکی تحقیق مسعود کی بدخلقی سیزدہم مین آویگی انشاءاللہ تعالی اور تحقیق
اس امر کی کہ ہمارے امامؑ شرع تازہ نہین لائے بلکہ فقط دین محمدیہ کی تکمیل آپ سے ہوئی ہی عقیدۂ شانزدہم مین
مذکور ہی یعنے دین تازہ وہ ہی جو مخالف کتاب و حدیث ہو جب قرآن و حدیث سے احکام بیان کرے اسکا نام
شرع تازہ نہوا اوگرنہ ایک مجتہد کے تابع دوسرے مجتہد کو یہی بول سکتے ہین کہ اسکا امام شرع تازہ پیدا کیا ہی نعوذ باللہ
من ذلک اب ہر انصاف پسند مطالعہ تقریر ماسبق سے مسعود کے کذب و بہتان کو خوب سمجھے گا اور آگے بھی اسکا یہی پیشہ ہی
پس مسعود کی یہہ تسوید ہی موجب سواد الوجہ فی الدارین ہی اور دوسرے روایات کہ اُن کے دوسرے کتابون مین مذکور ہین الخ
جو لکھا ہی یہہ بھی کذب محض ہی مشتی نمونہ خرواری جب اسنے معانی آحادیث صحیحہ مین ایسے غلطیان اور اپنا تعصب ظاہر کیا البتہ
کلام امامؑ مین اسکو تحریف کرنا واجب ہی انشاءاللہ تعالی قریب وہ بھی آویگا **دلیل شانزدہم کا ثبوت** جل بنگال
مسعود **رجا** اول نو مہینون مین اتنے مہینے الخ **ہدایت** اسمقام مین مطلع الولایت اور شواہد الولایت کی تقریر
سے یہہ مدت اقامت کہ جسمین بحث وغیرہ سب کچھ ہوا لکھا ہی پھر نو مہینونکا قیام سب کتب مہدویہ سے ثابت ہی لکھنا
اُس بات سند ہی کہ دروغ گو یم برو ویتو بلکہ مسعود آپ عمر دنیا مین اور بعث مین رسولؐ کے لوگون نے سیکڑون برس کا تفرقہ بیان
کیا ہی کرکے لکھا اگر اسمین بھی خلاف ہو تو کچھ دلیل ابطال نہین کیونکہ ایسے اختلاف رسولؐ کے وقت بھی بہت پائے جاتے ہین
خا ماجب یہہ بات سند ہو کہ کم و بیش چودہ مہینون کا عرصہ اقامت کا مقرر کر سکین پھر نو مہینون کی اقامت کا تعین قطعی
و یقینی کیسا ہو سکتا ہی پس بسبب اختلاف کے خود تعین مدت مین ظن واقع ہوا تو یہہ کہنا غلط ہوا کہ نو مہینون مین اتنے مہینے
کیونکر داخل ہو سکتے ہین یہہ دلیل جہالت ہی کیونکہ اعتراض مسئلہ اتفاقی پر ہی نہ اختلافی پر **رجا** دوم سرزمین ہند الخ
ہدایت دین کا قیام بادشاہت پر موقوف نہین بلکہ یہہ متعلق خلافت کے ساتھ ہی چونکہ نبوت مین خلافت دینی

و وہ نبوی و وہ نور رہتے ہیں بعض بعید شہرون سے اسلام مطلقاً جاتا رہا چنانچہ اسمت عیسوی دین حق کی تحقیق سے چوتھے باب کے اخیر میں لکھا ہی مگر ہر ایک ملک میں دین نے جڑ نہین پکڑی بلکہ حکومت کے ساتھ نیست ہوا جیسا اسپین اور سسلی میں ہوا تھا الخ ہمارے یہان تو فقیری ہی اور کوئی خلیفہ اُس ملک مین نرہا اسلئے وہان مذہب مہدویہ زیادہ شیوع نپایا تھا بہت لوگ وہان کے اطراف سے آئے ہوئے کہے کہ ہم امام ع کی مہدویت پر قایم ہین مگر اُن کو دین کے آئین معلوم نتھے فا اسمین یک حکمت بالغۂ الہیہ ہی کہ اکثر انبیاؑ بعثت شام و یمن وغیرہ کی طرف ہوا ہمارے رسول ص کا بعثت مکہ معظمہ مین اور مدینۂ منورہ مین اور ہند مین کوئی نبی مبعوث ہنوا تھا مگر رسول ص کی امت مرحومہ کی اشاعت ہوکر اکثر اولیاء اللہ سے کچھ قیام دین ہوا پس مہدی ع کہ امام الانبیاؑ اور سید الاولیا ہین انکے بعث اور شیوع مذہب کی جاسئے ہند مقرر ہوئی کہ جیسا کفر پہلے بدرجہ کمال تھا اب ایمان بھی ہند مین درجہ کمال کو پہنچا کہ حدیث مین وارد ہی مہدی ع سے دین کمال کو پہنچیگا اور معنی املا قسط و عدل کا برابری مین جور و ظلم کے کیفیت یہی ہی اور عدم ذکر تاریخ عجم مین ہونے کے لئے کئی امر ہین اُسوقت کوئی تاریخ شاید تیار ہنوئی ہوگی ہوئی ہو تو بعد دعوت امام ع کے منکرین سے یہہ امید کب ہی کہ آپ کا ذکر کرین چنانچہ عیسویون نے بھی اپنے کتابون مین جو مسلمانون کے رد مین تیار کئے ہین یہی لکھتے ہین کہ محمدؐ بادشاہ تھے اور جناب رسالتمآب کے معجزات کا صاف انکار کرکے کہتے ہین اگر ایسے تیرے معجزے ہوتے ہمارے مورخین کیون نہ لکھتے اہل تاریخ کا نا لکھنا دلیل البطال نہین اور ہمارے بعضے لوگ روضۂ مطہرہ جناب امام ع کی زیارت کو جب جاتے ہین وہان کے لوگ بڑی تعظیم سے پیش آتے ہین اور تاریخات ہندوستان مین سے تاریخ فرشتہ مین فقط میان شیخ علائی کے قصے کے سواے اور کیا ذکر کیا ہی اسکے سواے بندگیمیان سید خوندمیر شہیدؓ کی شہادت کی خبر کس مورخ نے لکھا ہی باوجودیکہ یہہ واقعہ بھی کچھ چھوٹا نہین اور جناب امام ع کی دعوت یا اصحاب میران ع کا احوال کہین مذکور نہین الغرض تارک نے اسنیت سے ترک کیا ہوکہ کہین ذکر باقی نرہے اور ذاکر نے محض اہانت کے طور پر بیان کیا ہی مورخین کے ذکر پر اگر صداقت ہو تو بہت واقعات انبیاؑ کے اور ہمارے رسول ص کے تواریخات منکرین مین مذکور نہین ہین کیا سب باطل ہین نعوذ باللہ —

رجا سوم چار سوال اس قابل تھے الخ ہدایت اہل دیانت و انصاف جو علم و عقل سے تھوڑا بھی بہرہ رکھتے ہون سمجھ سکتے ہین کہ یہہ سوال کیسے ہین اور جواب کیسے فاما مسود سر کے اندھے دل والون کو نہ سوال کی حقیقت سے خبر ہی نہ جواب کی صحت و بلاغت سے پھر اسپر آپ کہتے ہین کہ احادیث صحیحہ مین مذکور ہین الخ واہ یہہ کیا درست اندازہ ہی کہ ہمارے رسول ص کے لئے بھی منکرین ایسے اندازے کئے اور جن کے حصے مین ایمان تھا وہ ایمان لاسے مثلاً روح کے لئے سوال کئے کہ کیا شئی ہی تو حکم ہوا قل الروح من امر ربی پس ازلی کافر یہی قیاس کئے کہ یہہ بات ایک بچہ بھی کہہ سکتا ہی

اور ایسے کہتے امور بعض بعض وقت کفار پوچھے رسول اللہ اللہ تعالی کے حکم سے فرماے کہ اللہ تعالی جانتا ہی بلکہ عند

طلب معجزات کہ بتانا اسکا اہم مہمات سے ہی حکم ہوا کہ بولو ای محمد معجزے اللہ تعالی کے ہاتھہ مین ہی ہین مین فقط ڈرانیوالا

ہون اسی سبب سے آج منکرین رسولؐ وقوع معجزات کے بھی منکر ہین اسکا ذکر ابتداے باب دوم مین گذرا اسکا بھید بجز انبیا اور

اہل ول کے دوسرونکو کیا خبر مگر حقیقت اسکی قریب سوال و جواب کے بیان مین لکھے جاینگی انشاء اللہ تعالی رجا چہارم سوال و

جواب اول الخ ہدایت مطلع الولایت کی عبارت یہہ ہی گفت شنیدہ میشود کہ شما مہدی موعود گویانید پس از کجا گویید

انتہی مسود ترجمہ اسکا یون لکھا ہی تم اپنے تئین مہدی موعود کہتے ہو کس دلیل سے کہتے ہو اور کہان سے کہتے ہو مطلع الولایت

کے عبارت کو اور اس ترجمے کو مسود کے دیکھئے کس دلیل سے کہتے ہو جو کہا کون سے لفظ کا ترجمہ ہی بلکہ از کجا میگویید کا

ترجمہ کہان سے کہتے ہو ہوتا ہی پس لفظ کہان سے کہنے کی یہی مراد ہی کہ اللہ تعالی کے حکم سے کہتے ہو یا اپنی قیاسی کسی دلیل سے

پس اب اہل انصاف سے پوچھا جاتا ہی کہ ہمارے امام عہ نے جو فرماے مین حکم سے اللہ تعالی کے کہتا ہون کہ یہی حقیقت

بھی تھی سوال مذکور کا یہ معقول تر جواب ہی یا نہین اگرچہ سوال بھی معقول ہی کیونکہ ایسے امر کے مدعی سے یہی استفسار

چاہیے چونکہ سایل جناب امام عہ کے احوال و اخلاق سے یہی پاتے تھے کہ یہہ ذات جھوٹ کہنے کے لایق نہین کسواسطے کہ

وہ اہل بصیرت کاملہ تھے اور جنکو بصیرت حاصل نہو معجزہ طلب کرنا چاہیے نہ یہہ کہ کسی محدث یا مجتہد کی روایت کو مہدی

موعود اپنی مہدویت کی دلیل بتاوے کہ اس امت مرحومہ مین سواے عیسیٰ اور مہدی عہ کے سب کو خطا جایز ہی پھر مہدی عہ

یا عیسیٰ اپنی صحت دعوت پر کسیکی روایت کو دلیل کرین تو معصوم کی صحت مخطی پر ہوی یہہ باطل ہی اسی لئے سایل بھی کہ

غرض انکی اسی جواب کی تھی بحسن قبول تصدیق کئے یعنے صحت مدعی کے دعوے کی گواہونکی عدالت پر موقوف ہی پس

چاہیے کہ خلیفۃ اللہ کا گواہ اُس سے اعدل ہو یہہ امر از بس مہمل ہی اسی لئے رسولؐ کی رسالت کی گواہی کفار طلب کرنے

سے حکم ہوا قل اللہ شہید بینی وبینکم یعنے کہو ای محمد میرے اور تمہارے مین اللہ تعالی گواہ ہی پس منکرین کے نزدیک یہہ بھی

یک دعوے محض اور جواب بیجا ہی اور مومنین کو قول ایسے شخص کا کہ اخلاق انبیا سے موصوف ہو بس ہی رجاء

پنجم سوال دوم کا جواب الخ ہدایت رسولؐ کو بھی یہہ سوال ہوا تھا یعنے آنحضرت سے یہود وغیرہ کے علما پوچھے کہ

تم کس پر ایمان لاے ہو تو آپ نے جواب دئے جو اللہ تعالی مجھ پر اور ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ اور عیسیٰؑ پر بھیجا ہی اسپر جنکے

نصیب مین ایمان تھا تصدیق کئے اور کفار ازلی کہے کہ تم سے برے مذہب والا دنیا مین کوئی نہین جیسا مسود

ہمارے امام عہ کو کہا ہی ویسون کے حق مین اللہ تعالی فرمایا ہی قل یا اہل الکتاب ہل تنقمون منا الا ان آمنا باللہ وما

انزل الینا وما انزل من قبلنا وان اکثرکم فاسقون پس ویسا ہی ہمارے امام عہ نے بھی فرماے کہ ہم مذہب مصطفی

رکھتے ہین الحق یہی مہدی کی شان ہی کہ یقفوا اثری رسول کا فرمان ہی رجا ششم سوال سیوم کا جواب الخ ہدایت
یہان جہالت مسود کی صاف ظاہر ہی کہ مفسرین اور محدثین کو اکثر معانی آیات و روایات احادیث مین اختلاف ایسا ہی
کہ زمین آسمان کا فرق نمودار ہی خصوصاً ایمہ مجتہدین استنباط مسایل مین ایسا فرق کئے ہین کہ حسب ضابطے ایک کے
دوسرا کافر ہو جاتا ہی اگر صحت و صدق ہر ایک کی جانب مین فرض کرین کہ وہی مراد کلام رسول اللہ و فرمان خدا
تھے ادین اصل دین مین خلل واقع ہوگا الغرض مراد فرمان ع کی یہی ہی کہ مفسرین اور محدثین فہم معنی اور حفظ الفاظ مین کتاب
و سنت کے مخطی ہین اگر میرے مخالف ہین کیونکہ مہدی ع معصوم ہین اور آپ جو کہ اللہ تعالی او روح رسول اللہ سے علم
قطعی و یقینی حاصل تھا جیسا رسول کو کتب سماویہ سالفہ سے نہ یہہ کہ فرمان خدا تعالی و رسول خدا غلط ہی و ای برین
قیاس معوج کہ فرمان رب العزت جل جلالہ حسب حال مسود ہی لقد اضل منکم جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون اور ثبوت اس
امر کا کہ دعوی آپ کا اللہ تعالی کی جانب سے ہی مانند ثبوت دعوی رسول اللہ کے ہی کہ احتمال کذب ایسی ذات سے
ممکن نہین کہ جسکی صحبت سے ایسے ایسے لوگ بنے ہین کہ جنکے اخلاق مانند اخلاق انبیا کے ہین چہ جائے کہ ان سے ایسی
حرکت بیجا صادر ہو ورنہ سب انبیا کے لئے یہی احتمال ہو سکتا ہی گو کہ معجزہ بھی بتاوین منکرین حاضرین سحر کہہ سکتے ہین
اور بعد والے ساخت و پرداخت معتقدین جیسا امت عیسوی نے اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ اسکا ذکر باب دوم کے
ابتدا مین ہوا جہان کہ مسود نے بھی اسکی پیروی کیا رجا ہفتم صاحب مطلع الولایت الخ ہدایت سوم مسود کے
کلام کا اسکی تقریر سے ظاہر ہی کہ رویت دنیاوی کو محال فرض کر لیا باوجودیکہ اکثر متکلمین اسکے جواز کے قایل ہین اور
ناحق صاحب مطلع الولایت نے اس امر کا اہتمام کیا بلکہ غرض مولف مطلع الولایت کی یہہ ہی کہ علما نے اس امر کے ثبوت کو
محال سمجھ کر سوال کئے نہ اصل رویت و مثنوی کو چنانچہ دلایل اسکے عقیدہ دوازدہم مین بیان ہو چکے ہین رجا ہشتم مرا ان الخ
ہدایت رسول سے کفار عرب کے سردارون نے عرض کئے تمہارے دعوے پر یعنے تمہاری نبوت پر اور قرآن
کتاب اللہ ہونے پر یہود کہ صاحب کتاب ہین انکار کرتے ہین اتنے مین چند یہود بھی حاضر ہوے ان سے حضرت رسالت
پناہ شہادت طلب کرنے سے وہ انکار کئے اور کہے ہم تمہاری کتاب کو اور تمکو نہین جانتے ہین تب اللہ تعالی فرمایا

لکن اللہ یشہد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ والملائکۃ یشہدون وکفی باللہ شہیدا ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ قد ضلوا
ضلالا بعیدا ان الذین کفروا و ظلموا لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا الا طریق جہنم خالدین فیہا اب یہان کس نے دیکھا
اور کون نظر آیا اور کس نے آواز سنایا اور کس نے سنا پس معلوم ہوا کہ مومنان ازلی کو فقط اس امر کے مدعی کی گواہی بس ہی
کہ اللہ تعالی ہمارے رسول اللہ کے لئے فرمایا انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا اور اختلاف مولف مطلع الولایت

اور مولف شواہد الولایت کا مانند اختلاف حدیث کے روایات کے ہی کہ بعضون نے مختصر بیان کیا اور بعضون نے
مطول اور بعضون نے بعض امر کو ذکر کیا اور بعضون نے اسکو ترک کیا یہہ امر تو بہی احتیاط کا ہی جسکو جتنا یاد رہا اور
جتنے سند صحیح ملتے استنے ہی بیان کرتا ہی یہان غرض اثبات گواہی سے ہرچند متصور نہین کیونکہ مومنون کے نزدیک
فقط ایک بنیۃ اللہ کی گواہی امر قطعی ہی پھر اسکو مدد کی کیا حاجت مرد اسکی گواہی کو ضرور ہی کہ جسکے لئے خطا و کذب کا
احتمال ہوتا کہ دو آدمی برابر کہین تو احتمال صدق ہو نہ یہہ کہ جب بہی اس امر کو قطعی تصور کرین اور ابتدای ظہور نبوت سے
ایسا ہی ہوتا چلا آیا کہ مومن ازلی اللہ تعالی کے خلیفون کے فرمان کو شہادت طلب نہین کئے فقط انکو ان کے دعوے
مین صادق پاکر ایمان لائے اور کافران ازلی یون ہی عذر شہادت در پیش کئے چنانچہ نزول وحی کے لئے بہی منکر
یہی گمان کئے کہ یہہ اپنی ذات سے کہتے ہین رجا دہم آیات ذکور ہ اعدیٰ نہ ہدایت مسود کو ہرگز علم تفسیر سے
بہرہ نہین اب ہم معتبر علما کے تفاسیر وغیرہ کتب سے ثابت کرتے ہین کہ یہہ آیات دلیل رویت دنیوی ہین چنانچہ آیہ
اول فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یہان مسود نے مراد لقاء رب سے رجوع طرف
اللہ تعالی کے لیا ہی سو یہہ ازبس واب مفسرین اور معنی لغوی سے بہی بعید ہی کیونکہ لغت مین لقا کا معنی روبرو ہونیکا ہی
مثلا اللہ تعالی فرماتا ہی فہو ملاقیکم یعنے وہ تمہاری روبرو آنیوالی ہی اور فرماتا ہی اذا لقوا الذین امنوا یعنے جبکہ روبرو
ہوتے ہین کفار ایمان لائے ہوون کے پس ان آیتون سے ثابت ہوا کہ لقا کا معنی روبرو ہونیکا ہی نہ رجوع کا اسلئے
حسینی مین لکھا ہی در بحر آوردہ کہ عمل صالح متابعت پیغمبر است و سلوک منہاج سنت او بظاہر کہ ترک دنیا و اختیار فقر و
دوام عبودیت است و بہ باطن کہ بریدست از خلق و پیوستن بحق یعنے دیدہ ہمت کہ از مشاہدہ ماسوی بر بستن و جز بشہود
حضرت وی ناکشودن کما قال اللہ تعالی ما زاغ البصر وما طغی ؎ رواز ہمہ برتافتم وسوی تو کردم چشم از
ہمہ بربستم و دیدار تو دیدم کہ اس تقریر سے ثابت ہوا کہ یہہ ایت دیدار دنیوی پر دلیل ہی کہ وہ متعلق ہے کان منقطع
سے کہ دلالت کرتا ہی حال کے معنے کو مانند قولہ تعالی کان اللہ غفورا رحیما اسی لئے حسینی مین اشارہ کیا کہ چشم از ہمہ بربستم
یہہ جب ہی کہا جاویگا کہ انکو قدرت آنکھین باندہنے کی ہی کہ ابہی دوسری طرف دیکہہ رہا ہی اور بقیہ اس کلام کا ہی
کہ اللہ تعالی فرمایا قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الایہ شان نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ یہود مسلمانون سے کہے کہ
کبہی تمہارے پیغمبر کا خدا کہتا ہی من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا اور کبہی کہتا ہی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا تب اللہ تعالی نے
فرمایا کہ بول مین تم سریکا آدمی ہون جو اللہ تعالی بہیجا کہتا ہون پس یہان یہود علم و منزلت کو مسلمانون اور ہمارے
رسول صلعم کے گھٹانا چاہتے تھے اللہ تعالی اپنی عظمت و جلال کو بیان فرماکر اشارہ کیا کہ جو کہ اس مذہب مین آیا اسکو

بسبب عمل صالح کے بے طلب ہم اپنا دیدار بتاتے ہین گو کہ تم اپنے ہی سے اس امر کو طلب کیے اور محروم رہے کیونکہ کمال علم

رویت ہی کہ یہی خیر کثیر ہی اور مراد قلیل سے بہ نسبت ذات باری عز اسمہ ہی اور یہہ آیت اسکی فرضیت کی دلیل ہی کہ عمل

صالح علت اور رکن اسکا واقع ہوا جیسا قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذرو

البیع الآیہ اور اس آیت مین امر غایب اس لئے مذکور ہی کہ مورد اسکا موجود نتھا یعنے یہہ فرض آیندہ ہونیوالا تھا اور دوسری

آیت من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ اعمی بھی دلیل رویت دنیوی ہی اگرچہ مسود نے لکھا ہی جو نعمتین اس جہان

کی ربکم الذی یزجی سے تفصیلاً تک مذکور ہین الخ مگر غرض ابن عباس رض کی نہ سمجھا یعنے مراد ابن عباس رض کی یہہ کہ اللہ تعالی

جلشانہ نعیم دنیا کو یاد فرمایا کہ مثال ہی نعیم آخرت کی یعنے مومنونکو یہان حاصل ہوئی اتنی بینائی آخرت مین بھی حاصل

ہوگی تو یہان کمال بینائی دیدار الہی ہی کہ یہی کمالیت انسانیت ہی چنانچہ رویت سر کے آنکھون سے دار دنیا مین ہونیکے

دلایل کہ جن پر اتفاق صوفیہ رحمہم اللہ اجمعین ہی عقیدہ دوازدہم کے جواب مین گذر چکے اور کمال دینداری کا بھی حدیث جبرئیل

سے کہ جسکی صحت پر اتفاق ہی رویت دار دنیا ہی ہی یعنے جبرئیل ع اول اسلام بعد ایمان بعد احسان سے سوال کئے تو آنحضرت

فرمائے اسلام ادائے ارکان خمسہ اور ایمان توحید باری و رسالت وغیرہ اور احسان دیدار ہی الخ اس حدیث سے ثابت

ہوا کہ دنیا مین دیدار الہی دیکھکر عبادت کرنا کمال دینداری ہی کہ جو ایسا ہو وہی انسان کامل ہوا کہ اسکی بینائی پوری ہوئی

اور وہ آخرت مین کمال نعیم حاصل کریگا پس جسکو اس امر مین یہان جتنی بینائی ہی اتنی ہی بینائی دار آخرت مین ہوگی

اور جو یہان بالکل اندھا رہا وہان بھی اندھا رہیگا جیسا کہ صاحب توآفیت نے بادلیسوین مبحث مین شیخ اکبر رح کے حوالے سے

لکھا ہی کہ مومنین آخرت مین اللہ تعالی کو جیسا دنیا مین جانتے تھے ویسا اپنے اپنے یقین کے موافق دیکھینگے پس بعضونکو

لذت عقلی ملیگی یعنے کوئی چیز عقل سے سمجھکر جیسا دنیا مین لذت پاتے ہین اور اعتقاد انکا دنیا مین بھی یہی تھا کہ اللہ تعالی

کو ہم یہان عقل سے پا سکتے ہین نہ حس سے اور بعضونکو لذت نفسی یعنے خواب کا سا اور بعضونکو لذت حسی یعنے جیسا سر کے آنکھونسے

دنیا مین دیکھتے تھے ویسا ہی وہان بھی دیکھینگے یہی معنی تہا کہ ابن عباس رض نے فرمائے نہ یہہ کہ یہان جو دریا کا سیر کرتا تھا

وہان بھی دریا کا سیر کریگا بلکہ یہہ بات ہی کہ دریا کے سیر مین جو شخص خدا کی عبادت یعنے حج بیت اللہ کے ارادے سے

جاوے اور اتنا سمجھے کہ اسکا بدلا بہشت ہی تو وہان بھی اتنا ہی لذت دیکھیگا اور جو اس سے مراد لقاء جناب صاحب خانہ

رکھے اور اُسکے دیدار سے اس خلوص کے سبب مشرف ہووے وہان بھی دیدار الہی سے بالبصر لذت پاویگا چنانچہ حافظ رح

فرماتے ہین ع جلوہ بر من مفروش ای ملک الحاج کہ تو خانہ می بینی و من خانہ خدا می بینم ہا اور رابعہ بصری رح فرماتی

ہین الجار ثم الدار یعنے بہشت جب منظور ہی کہ اسکے صاحب سے ملاقات ہو اسی لئے حسینی مین اس آیہ کے نیچے بعد یک

بیان طویل کے یہہ ابیات لکھا ہی **نظم** آمد آئینہ جلہ کون ولی ٭ ہمچون آئینہ نہ کردہ جلی ٭ نمودند شو بوجہ کمال ٭ صورت ذوالجلال والافضال ٭ زانکہ بود این تفرق عددی ٭ مانع از سر جامع احدی ٭ گشت آدم جلای این مرات ٭ شد عیان ذات او بجملہ صفات ٭ مظہری گشت کلی و جامع ٭ سر ذات و صفات از و لایح ٭ شد تفاصیل کون را مجمل ٭ بر مثال تعین اول ٭ یوی این دایرہ مکمل شد ٭ آخر این نقطہ مین اول شد ٭ ان ابیات سے بہی یہی ظاہر ہی کہ کمال جامعیت ذات انسان ہی کہ نہایت اسکا رویت الٰہی ہی نہ یہہ کہ یہان نعمتون کو دیکہہ کر سمجہے کہ یہہ نعمت الٰہی ہی پس وہان بہی وہی سمجہنا ہی بلکہ جیسی بینائی وہان ہی بیان ہی اور جیسے بیان ہی وہان اور آیت مذکور کے نیچے فضیلت انسانی مین حسینی مین لکہا ہی کرامت روحانیہ خاصہ آنست کہ انبیا علیہم السلام و اولیا رح و مومنان را بدان گرامی ساختہ اند بنبوت و رسالت و ولایت و ہدایت ایمان و اسلام و ارشاد و اکمال اخلاق و آداب و سیر الی اللہ و فی اللہ و باللہ و عبور بر مقامات و ترقی از مصایق ناسوتی بجذبات لاہوتی و فنا از انانیت و بقا بہویت الخ پس یہہ بہی دلیل رویت ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ بندہ جبتک نمرے خدا کو نہین دیکہہ سکتا جب اُس فنا کے مرتبے کو پہنچا تب بقاے ابدی اسکو حاصل ہوتی ہی جیسا قولہ تعالی او من کان میتا فاحییناہ و جعلنا لہ نورا الآیہ اسکی تفسیر مین حسینی مین لکہا ہی محققان گفتہ اند موت بہوا نفس است و حیات بمحبت حق یا موت بنکرت است و حیات بمعرفت و در کشف الاسرار آوردہ کہ حیات معرفت دیگر ست و حیات البشریت دیگر عالمیان بحیات البشریت زندہ اند و دوستان بحیات معرفت روزی باشد کہ حیات البشریت بسر آید کل نفس ذایقۃ الموت و ہرگز حیات معرفت بسر نیاید فلنحیینہ حیاۃ طیبۃ و از ینجاست کہ المومن حی فی الدارین **ف** نمیرد ہر کرا جانش تو باشی ٭ خوشا جانیکہ جانانش تو باشی ٭ شاہ کرمانی قدس سرہ این آیت برخواند کہ او من کان میتا فاحییناہ گفت نشان این حیوۃ سہ چیز است از خلق عزلت و دوام ذکر بزبان و دل و بزرگی این معنی را در نظم فرمودہ **نظم** بر روی خلایق در صحبت مکشای ٭ میباش بکلی متوجہ بخدای ٭ غافل مشو از ذکر دل و ذوق زبان ٭ تا زندہ جاوید شوی در دو سرای ٭ اور حال مہدی موعود کے مصدقون کا ایسا ہی کہ ہمارے امام ع کے طفیل سے اکثرونکو یہہ مقام حاصل ہوا در حدیث مین آیا ہی موتوا قبل ان تموتوا یعنے مرو تم آگے اُس کے کہ مروگے تم جسکو یہہ موت حاصل ہوتی ہی اسکو دار دنیا مین رویت الٰہی بچشم سر حاصل ہوتی ہی کہ اسکی تحقیق عقیدۂ دوازدہم مین گذری اب اس تقریر سے ثابت ہوا کہ رویت الٰہی دار دنیا مین ممکن ہی محال نہین اور جو کہ محال کہا مخالف اجماع صوفیہ کرام رحمہم اللہ اجمعین بلکہ سب علما اہل سنت و جماعت ہی اور اس امر کے منکرین کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی و من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا و نحشرہ یوم القیمۃ اعمی اور تیسری آیت بہی معنی حال پر دال ہی کہ مسود خود ترجمے مین الا بکل شئ محیط کے ہر شئ کو گہیر رہا ہی کرکے لکہا ہی اور لقا کا معنی

توپہلی آیت کے بیان مین مذکور ہوا اور خود مسود بہی ملاقات کرکے لکھا ہی اور یہان کوئی قرینہ ایسا نہین کہ
جسکو زمانہ آیندہ بعید پر محمول کرین اور چوتھی آیت کے بعد آپ جناب باری عز اسمہ فرماتا ہی کہ تفسیر و بیان
آیہ سابق ہی قولہ تعالی قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ و من عمی فعلیہا و ما انا علیکم بحفیظ ترجمہ تحقیق ہی
کہ تمکو بہیجی پہچان کی صورتین تمہارے رب سے پس جو دیکہا سو اسکی ذات کے لئے ہی یعنے وہ بصارت اور جو اندہا
رہا سو اسی پر ہی اسکی برائی اور موضح القرآن کے فایدے مین لکھا ہی کہ انکہہ مین یہہ قوت نہین کہ اسکو دیکہہ لے
مگر جو وہ آپکو بتاوے اور جلالین مین اسکے نیچے لکہا ہی لا یجوز فی غیرہ ان یدرک البصر و ہو لا یدرک ترجمہ نہین جائز
ہی اللہ تعالی کے غیر مین یہہ کہ دیکہے اسکو انکہہ اور وہ نپایا جاوے اسکو یعنے ہر شی کو دیکہتے ہی پای جاتی ہی کہ
یہہ شی ایسی ہی لاکن اللہ تعالی جلشانہ کو دیکہہ سکتے ہین مگر پا نہین سکتے چنانچہ بجلی کو ہم دیکہتے ہین اور خوب
پا نہین سکتے باوجودیکہ وہ بہی ایک مقدور و مخلوق و مقید ہی اور یہان اللہ تعالی قد جاءکم فرمایا کہ تحقیق متعلق
زمانہ ماضی کے ساتہہ ہی پس اس بصارت کا ثبوت دار دنیا مین ہوا نہ دار آخرت مین اور لفظ عمی بہی ماضی
ہی کہ متعلق اسی کے ساتہہ ہی پس بصارت و عمی کہ دیکہنا اور اندہے ہونا ہی دونون زمانہ ماضی مین متحقق ہوئے
پھر اسکو دار آخرت پر کون سے قرینے سے حمل کر سکتے ہین اور جیسا معتزلہ دار آخرت کے دیکہنے مین اندہے
ہین ویسا وہ لوگ ہین جو دار دنیا کے دیدار سے انکار کرتے ہین کیونکہ جیسا بکیف و بیچون و چگون قیامت
مین دیکہتے ہین یہان دیکہنے کے لئے خود جناب باری جل جلالہ فرماوے پر کونسا شک ہی اسکا ذکر بہ تحقیق تمام
عقیدہ دوازدہم مین گذرا اور آیہ پنجم کا بیان بہی عقیدہ دوازدہم مین بوضوح تمام ہوا ہی دیکہہ لین کہ یہہ آیہ
دلیل ثبوت روئیت دنیوی ہی اور سب متکلمین بہی لکہتے ہین کہ جو امر ذات باری عز اسمہ کے لایق نہو اسکا
سوال کرنا انبیا کو روا نہین بلکہ حرام ہی اگر روئیت دار دنیا مین جایز نہوتی تو موسی ہرچند سوال نکرتے
اور سب مفسرین بہی یہی لکہے ہین پر کسی متکلم یا مفسر یا محدث نے یہہ نہین لکہا کہ روئیت دار دنیا مین ہرچند
جایز نہین صاحب حسینی نے اسکے نیچے لکہا ہی بدانکہ طلب موسی روئیت را دلیل جواز است چرا کہ اگر روئیت
محال بودی موسی سوال نکردے چہ طلب مستحیل از انبیاء روا نیست ٥ ای لبساطیل کہ پس از نوبہار
می سراید بہر گل بر شاخسار ٥ اب ان آیات کے بیان سے معلوم ہوا کہ کل سنت و جماعت کا یہی اعتقاد

کہ رویت الٰہی دار دنیا مین ممکن الوقوع اور جائز ہی اور مسود خلاف عقاید سنت وجماعت کے بری چوری سے عدم جواز پر ان آیات کو استدلال کیا علاوہ برین یہہ زعم بیجا بلا دلیل ہی کہ سب نے شیخ جونپوری کے خلاف معنی بیان کئے ہین لعن اللہ علی من خالف الحق اور عجب تر یہہ ہی کہ لکھا ہی رجا شیخ نے عجب نادر استدلال کیا الخ **ہدایت** یہہ کہنا سراسر ناوانستگی مسود ہی کیونکہ لن ترانی صیغہ نفی مستقبل ہی اور یہہ حکم عند المکالمہ ہوا کہ وہی وقت دیدار کا تھا یواقیت کے بائیسوین مبحث مین فتوحات کے ۱۳۳ باب کے حوالے سے لکھا ہی کہ موسیٰ ؑ بغیر وحی سوال رویت کرنے سے بطور مواخذہ جواب لن ترانی ملا پس تجلّا اللہ تعالیٰ لطیف نظر آیا اور پہاڑ کو بھی رویت حاصل ہوئی باوجودیکہ وہ بھی محدثات سے ہی اور لکھا ہی بعضے عارفون نے کہا کہ پہاڑ جب اپنے رب کو دیکھا تو موسیٰ ؑ کو کیا ممانعت تھی کہ نہ دیکھے اور نفی زمانہ استقبال مین ہی اور یہہ آیت اثبات پر محمول ہی کہ موسیٰ نے بھی دیکھے کہ نفی انکے سوال کی تھی پس کہے تبت الیک وانا اول المومنین بسبب واقع ہونے اس امر جواز کے تمام ہوا خلاصہ یواقیت کا اسکا بیان عقیدہ دوازدہم مین مفصل مرقوم ہی اور مدارک مین اس آیت کے نیچے لکھے ہین وہو دلیل لاہل السنۃ علی جواز الرویۃ فان موسیٰ اعتقد ان اللہ تعالیٰ یری حتی سالہا واعتقاد جواز ما لایجوز علی اللہ کفر قال لن ترانی بالسوال بعین فانیۃ بل بالعطاء والنوال بعین باقیۃ ودلیل لنا ایضا لانہ لم یقل لن ارنی لیکون نفیا للجواز ولو لم یکن مرئی لاخبر انہ لیس مرئی الحالۃ حالۃ الحاجت الی البیان خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ یہہ آیت جواز رویت دنیا پر اہل سنت کو معتزلہ وغیرہ کے رد کی دلیل ہی کہ موسیٰ ؑ رویت کو جواز جان کے سوال کئے جو اللہ تعالیٰ کے لئے جائز نہین اسکے جواز کا اعتقاد کفر ہی اللہ تعالیٰ فرمایا عین فانی سے نہ دیکھیگا تو بلکہ عطا و بخشش کے سبب مین باقی سے دیکھیگا اور یہہ بھی نہین فرمایا کہ مین نہ دکھونگا تجھے اگر نہ دستے والا ہوتا تو البتہ خبر کرتا کیونکہ حالت حالت حاجت بیان ہی انتہی اور بیضاوی مین لکھا ہی الاستدلال بالجواب علی استحالتہا اشد خطاءً اذ لا یدل الاخبار عن عدم رویتہ ایاہ تعالیٰ علی ان لا یراہ ابدا وان لا یراہ غیرہ اصلا فضلا من ان یدل علی استحالتہ ودعوی الضرورۃ فیہ مکابرۃ وجہالۃ بحقیقۃ الرویۃ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ جواب سے دیدار نہ ہونے پر دلیل کرنا بری سخت خطا ہی کیونکہ موسیٰ ؑ کے نہ دیکھنے پر یا اُن کے غیر کے نہ دیکھنے پر یا کبھی نہ دیکھنے پر چاہے آیت

ہرگز دلالت نہین کرتے ہین چہ جائیکہ بالکل نہونیوالی ہوانیکے نہونے پر دعوی کرنا مکابرہ ہی اور رویت کی حقیقت سے جہالت اور قولہ تعالی لاتدرکہ الابصار کے نیچے بیضاوی مین لکھے ہین لاتدرکہ لاتحیط بہ الابصار

جمع بصر وہی حاسۃ النظر وقد یقال للعین من حیث انہا محلہا واستدل بہ المعتزلۃ علی امتناع الرویۃ وہو ضعیف

لیس الادراک مطلق الرویۃ ولا النفی فی الآیۃ عاما فی الاوقات فلعلہ مخصوص ببعض الحالات ولا فی الاشخاص فانہ

فی قوۃ قولنا لا کل بصر یدرکہ مع ان النفی لا یوجب الامتناع اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ بصارت اللہ تعالی کو احاطہ نہین کرسکتی اور معتزلہ منع رویت پر جو اسکو دلیل کہتے ہین ضعیف ہی کہ مطلق رویت ادراک نہین اور آیت مین سب وقت کی نفی بھی نہین ہی امید ہی کہ بعض وقتون مین بعضونکو ہوجاوے باوجود اسکے کہ نفی موجب امتناع نہین یعنے نفی موجب امتناع ہوتی ہی اور مدارک جلالین وغیرہ مین بھی ایسا ہی ہی اب انصاف سے اہل دیانت نظر کرین کہ اکابرین مفسرین لکھتے ہین کہ یہہ آیات ثبوت وقوع رویت کے دلایل ہین اور جو اسکو عدم وقوع رویت پر حمل کرے وہ جاہل ہی اور مسود کہتا ہی کہ یہہ آیات عدم وقوع رویت پر دلالت کرتے ہین فرضا اگر مسود کے قول کو بھی تسلیم کرین کہ ممکن الجواز جانتا ہی اسکے مدعی کو بلا دلیل منع مورد طعن ومحل انکار جاننا کیسی جہالت ہی باوجودیکہ اسکے وقوع پر مدعی کے جانب دلیل قوی ہووے **دلیل مفدہم کا ثبوت رجا** یہہ دلیل مہدیون کی الخ **ہدایت** یہہ دلیل سب انبیا کے لئے جز اعلاء ثبوت نبوت ہی خصوص ہمارے رسول ؐ کے لئے اکابرین علماء سلف اصل استدلال ثبوت ختم نبوت مقرر کئے ہین کہ خود مسود سراج الابصار کی عبارت کا ترجمہ تھوڑی تبدیل وتحریف سے لکھا ہی سو اسکے ثبوت کے لئے بس ہی اسکے لکھنے پر مسود کو شرم نہ آئی کہ یہہ دلیل مہدیون کی عمدہ شواہد اور طرفہ دلایل ہی کرکے تحریر کیا اب مسود جو سراج الابصار کی عبارت کے ترجمے مین تحریفات کیا ہی لکھے جاتے ہین یعنے شیخ علی نامی ایک مسود کے ہم مذہب نے ہمارے مذہب کے رد مین ایک عربی رسالہ کہ نام اسکا فقط رد ہی لکھنے سے ہمارے ایک عالم ربانی میان عبدالملک سجاوندی ؒ جواب مین اسکے سراج الابصار لکھے ہین سو اس شیخ نے اپنی کتاب مین یہہ لکھا کہ شان مہدی مین جتنے حدیث وارد ہین اگر مدعی مہدویت پر صادق ہون مگر تھوڑے تو باقی کے احادیث بیفائدہ ہوتے ہین اور وقت واحد مین کئی مہدی پانا لازم ہوگا ایسا عیسیٰ ؑ اور دجال انتہی تب ہمارے عالم

جواب مین اسکے یون لکھے کہ اگر شیخ مجتہدون کی استدلال پر نظر کرتا ہر چند یون نہ لکھتا کیونکہ کوئی
باب امور دینی سے ایسا نہین کہ جسمین مجتہدونکا اختلاف نہین مثلاً رفع یدین مین کئی احادیث صحیحہ
ہوتے پر امام ابوحنیفہ رح نے اسکو ترک کیا اور ایمان کے زیادت و نقصان مین بہت سے آیات وحدیث
رہتے ہوے انہون نے اسکو ماؤل ٹہرایا اور ایسا ہی قلتین کی طہارت مین بہت احادیث ہین اور مہدی
کے لئے جو احادیث وارد ہین اگر ائمہ کو اسکی طرف التفات ہوتا تو یہی اختلاف ہوتا چنانچہ دوسرے علما بھی اسمین
اختلاف و توقف کئے ہین پس اس صورت مین اس امر کے لئے دعوت اور اصرار مدعی اور اخلاق حسنہ مرضیہ
ضروری ہی تاکہ فرق جہوٹے اور سچے مین ہو اور اسکا مذہب اور آثار اسکے بعد زندہ و ترقی پر ہون چنانچہ ہمارے
رسول ؐ کے لئے ہی کہ اللہ تعالی مقولہ کفار کا فرمایا اذا راوہم قالوا ان ہولاء لضالون الآیہ یعنے جب مسلمانونکو
کفار دیکھ کر کہے کہ یہہ گروہ گمراہ ہو گئی ہی مگر قیامت مین اُن کے مرتبے دیکھ کر شرما کر کہینگے کہ یہہ وہی ہین کہ
انکی ہم مسخری کرتے تھے اور بد کہتے تھے پس مہدی کی تصدیق بھی ایسی ہی ہی کہ اس سے شیخ کو غفلت ہی کہ
ہمکو جیسا نبوت کی صحت اخلاق سے ہوئی ویسا ہی دلالت کرتے ہین اسلئے کہ بعض احادیث اسکی تحقیق پر
دلالت کرتے ہین اور بعض دوسرے اعتقاد کے لئے صلاحیت نہین رکھتے اور اقوال علما بھی مختلف ہین یہانتک
کہ بعضون نے مہدی کی تحقیق مین توقف کیا پس ہم استدلال بالاخلاق کے دلیلون کو ذکر کرنے ہین ان دلیلون سے
ایک وہ ہی جو شرح عقاید مین لکھا ہی اور ایک اُنسے وہ ہی کہ ذکر کیا طوالع مین اور یہان مسود تمام برابر ترجمہ
کیا اور اُن دلیلون سے کلام راغب کا ہی کہ انہون نے لکھا ہی ہر نبی کو دو نشان ہین ایک عقلیہ کہ اسکو تربی
پہچانت والے سمجھتے ہین مانند چمکتے نورون کہ جو اُن پر ہوتے ہین اور اخلاق جو اُن کے لئے خاص ہین
اور علوم روشن باین طور کہ ہووے کلام انکا غالب و بلیغ والا اور روشن کہ تشفی بخشے سننے والونکو
اور یہہ احوال ایسا ہی کہ نہ طلب کرے اسکے ساتھ بینائی معجزے کو مگر اس حالت مین کہ دشمنی ہو اور دوسرا
معجزہ ہی کہ مزعود ہی قائم کو کلام راغب سے مسود جو نقل کیا اسمین یہان تک عبارت چہوڑ کر اسکے بعد از کی

عبارت کا برابر ترجمہ کیا کیونکہ اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ بعد ثبوت اخلاق کے طلب معجزہ فقط
عداوت ہی کیونکہ خرق عادات جادو سے بھی ہو سکتا ہی مگر اخلاق کی درستگی بجز خلیفۃ اللہ کے یا اسکے
تابع کے دوسرے مین جو جادوگر کاذب ہی ہونا ممکن نہین۔ اور قول راغب کا تفسیر حقانی مین قولہ تعالی
النعمت علیہم کے نیچے ہی پھر بیان صاحب سراج الابصار فرماتے ہین کہ جب کوئی ایسا طبیب روح کے
بیماریون کا علاج کرنیوالا کہ اسکی صحبت سے امراض روحانیون کا علاج ہو لینے ہر طرح کا فاسق و فاجر
زاہد بنجاوے نظر آوے کہ اسکے روبرو دلیل احاد ظنی باطل ہی اسکے دعوے کو کیونکہ رد کر سکتی ہی اور
فرماتے ہین کہ قسم ہی اللہ تعالی کی ہمنے دیکھا بہت اپنے اصحاب کو رونیوالے جدای کے درد سے مینے
جناب باری کی محبت مین اور راتون کی نماز و دن بہتون کے پاؤن سوجھے ہوئے اور رونے اور
جاگنے سے آنکھین پھولے ہوئے اور کئی ایسے کہ اللہ تعالی کے خوف کے مارے بھوکے بہت چلا کر روتے
اور کئی اُن سے کمتر تے آہ و نالہ کرتے اور کئی ایک عاجزی سے رونیوالے یعنے کہ طاقت انکو اُٹھنے کی نہین
اور کئی تڑپے پکارتے بے اختیار پس یہہ سب لوگ اصحاب مہدیؑ کے تابعین ہین جبکہ اصحاب مہدیؑ کی
صحبت کے فیض سے یہہ صورت ہو پھر تجھے مہدیکی ذات پر کیا خیال ہوگا انتہی اور ان دلایل سے ایک
وہ ہی کہ کہا ہی نیشاپوری نے امام فخر الدین رازی کے جواب مین امام فخر الدین رازی کے اشکال یہہ ہین
ابلیس کے سچے ہونے اور جھوٹ اور مکر سے معصوم ہونے کو ہم نہین جان سکتے ہین مگر سننے سے دلیونکے
اور اُن دلیلون کی صحت محمد کی سچائی پر موقوف ہی کہ وہ موقوف ہی اُسپر کہ قرآن معجزہ ہی اللہ تعالی کی
جانب سے نہ شیطان پلید کی طرف سے اور اسکی پہچانت اسبات پر موقوف ہی کہ جبرئیلؑ سچے ہین اور
مکر و فعل شیطانی سے پاک ہین اور اب لازم آتا ہی دور اور یہہ مقام سخت ہی یہان تک امام رازی کے
اشکال ہین جواب نیشاپوری کا یہ ہی کہ ذکر کئے ہم کئی بار یہہ کہ فرق معجزے اور جادو مین یہہ ہی کہ
معجزہ بتانیوالا نیکی کی طرف بلاتا ہی اور جادوگر بدی کی طرف۔ اور فرق فرشتے اور شیطان مین یہہ ہی

کہ فرشتہ نیکی کو طرف سے اللہ تعالی کے دلمین ڈالتا ہی اور شیطان اسکے ضد مین دلون مین وسوسے ڈالتا ہی
جب ایسی صورت ہو تو معجزہ جادو کے ساتھ کیونکر شباہت رکھے اور جبرئیل شیطان کے ساتھ اور کہان سے
لازم آیا دور آور یہہ تفسیر مذکور مین قولہ تعالی اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ کے نیچے ہی انتہی اسکے بعد صاحب سراج
الابصار فرماتے ہین کہ انہون نے نیکی جو کہا ہی تمامی نیک اخلاق کو جامع ہی اور بدی جو کہا ہی سب برا اخلاق
کو شامل ہی جب ایسی صورت ہو منصف کو شبہ باقی نرہیگا اس شخص مین کہ وہ اور اسکی قوم مکارم اخلاق
انبیا سے موصوف ہو اور مسود یہان تمامی تقریر سے اغماض کرکے تھوڑا اشارہ کیا کیونکہ اس دلیل سے
اپنا بطلان اور فریب اور ہماری حقیت اور راستی ثابت ہی یعنے امام رازی شبہہ کیا ہی کہ ابلیس کا جھوٹ
ہمکو رسول کی سچائی سے ثابت ہونا قرآن پر موقوف ہی اور قرآن کا من جانب اللہ ہونا جبرئیل کی سچائی
پر سو وہ بھی ہم رسول سے سنتے ہین پس یہان دور لازم آیا کہ رسول کی سچائی جبرئیل پر اور جبرئیل کی سچائی
رسول اللہ پر ہی پس نیشاپوری نے اسکے دفع مین لکھا ہی کہ جھوٹا اخلاق شر سے متحقق ہوگا اور سچا اخلاق
خیر سے یعنے شیطان اپنے تابع کو دنیا پرستی وغیرہ طرف کہ عقل سلیم بھی جسکو بد سمجھتی ہی رجوع کریگا اور اللہ تعالی
اپنے خلیفے کو اخلاق نیک کہ ترک دنیا وغیرہ ہی کہ عقل بھی جسکو اچھی سمجھتی تعلیم کریگا کہ جسکے علامت ظاہر ہوتے
ہین مثلا ہمارے امام اور اس جناب کے نواب کے لئے مدعیان متعصب بھی قایل ہین کہ تارک دنیا اور
عبادت و ریاضت و زہد مین یکتا تھے کہ جسکے سبب بیان قرآن سے ان کے مخالفین متاثر ہو جاتے تھے چنانچہ
یہہ تقریر اکثر جاہون مین مسود کی کتاب سے ظاہر ہی اور ان دلیلون سے وہ ہی امام ابو محمد نصیر آبادی نے رح
لکھا ہی کہ مسود اسکو تمام ترجمہ کیا مگر معجزہ ظاہر مین سحر سے مشابہ ہوتا ہی کہ کے جو لکھا ہی اسکے بعد یہہ عبارت
ترجمہ اڑا دیا فلذلک من لم یومن بالاخلاق جعل المعجزۃ سحرا فلم یومن ابدا یعنے پس اسیواسطے جو کہ اخلاق پر
ایمان نہین لایا سو معجزے کو سحر سمجھا پس وہ کبھی ایمان نہ لاویگا یہہ عبارت مسود اسلئے نکال دیا کہ ہمارے
امام کے اخلاق مین آپ جو اعتراض کیا ہی ایسے ہی واہی اعتراضات منکرین خاتم الرسل بھی کئے ہین

۱۳۱

چنانچہ یہہ سلسلہ علماء عیسویہ مین آج جاری ہی کہ خود مسود انجیین کا پیروی اور یقین ہی کہ اسکے دفع وجواب
مین بہت دلایل ہین جب اخلاق مرضیہ حسنہ ثابت ہون جاے قرار اور محل انکار نہین اگر یہہ عبارت نکالی جاوے
معجزے مین امکان شبہات اور جاے گریز باقی ہی کہ اسکا ثبوت آج عسیر ہوتا ہی جیسا کہ علماے عیسویہ بہی کہتے
ہین کہ جناب رسالت مآب کوئی معجزہ نہین تہا سے سب تراش وخراش دو سو برس بعد جناب رسولؐ کے
معتقدین بنالئے ہین اور روایت بخاری کے بعد کرمانی کے قول کا ترجمہ نہین لکھا ہی وہ یہہ ہی ان خصال الخیر
سبب السلامۃ من مصارع السوء والمکارم سبب لدفع المکارۃ یعنے نیک خصلتین بدی کے رسوائیون سے
سلامتی کا سبب ہوتے ہین اور جوانمردی وخوش خلقی ورفع فریب کا سبب ہی پس اس سے ظاہر ہوا خدیجہؓ نے
اخلاق سے نبوت کو پہچانے کہ اسی لئے کرمانی نے کہا کہ خلق نیک اور جوانمردی دلیل ہی اور امام محمد غزالیؒ
کے قول کے آخر کا فقرہ کہ جس سے تمام مطلب کلام کا ثبوت ہی ترک کر دیا وہ یہہ ہی فہذا القدر من
حقیقۃ النبوۃ کاف فی الغرض الذی اقصدہ الآن یعنے پس اسی قدر نبوت کی تحقیق سے بس ہی اس غرض
مین کہ اسکا مین اب قصد کرتا ہون مراد اس کلام سے یہہ ہی کہ ہمارے نبیؐ کے مکارم اخلاق پر کہ دلیل نبوت
ہین وہی احادیث بس ہین جو ہم کتب مین پاتے ہین اور لوگون سے سنتے ہیں وگرنہ جالینوس کی طبابت
اور شافعیؒ کی فقہ دانی بہی غلط ٹہرگی یعنے اسکو بہی کتب اور سماعت سے پاے ہیں بعد اسکے صاحب
سرج الابصار فرماتے ہین کہ ہمارے مہدیؑ موعود علیہ الصلوۃ واکمل التحیات افضلہا وعلی آبائہ الکرام کے
احوال واقوال او رتاثیرات یہہ ہین کہ کئی ظالم تربی جاہ وتکبر والے کہ لوگون کا خون بہاتے تہے جبکہ
ایک دو روز امامؑ کی صحبت مین داخل ہوے تو سب نے بد خصال چہوڑ کر اپنا سب مال عند اللہ صرف کرکے
فقر وقناعت اختیار کئے اور کئی چور وراہ زن ونقب انداز یک دو روز مین سب بدیون کو چہوڑ کر ذکر
وفکر وشغل مع اللہ یون اختیار کئے کہ وہ بدمرض روحی صاف اُن سے دفع ہو کر تجرد وتفرد اور فاقون پر صبر
کرنے اور راتون کو عبادت کرنے اور جاگنے اور قناعت اور عزلت اور مراقبے مین صوفیہ کے ہمقدم ہوگئے

اور یہی تاثیر جناب امام ؑ کے تابعون کی صحبت مین بلکہ تابعون کے تابعون مین موجود ہی کہ سچ ہی کہ تجربہ
کیا مین اس بات کو ہزارون آدمیون مین اپنی منصفانہ اخلاقون پر اگر مہدی ؑ کی تصدیق مین تجھے یقین
حاصل ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعد اسے اہل زمان کو کیونکر حاصل ہوا ہوگا اور جناب امام ؑ کی دعوت
مین یہہ تاثیر تھی کہ جو صدق دل سے سنا اسکو شوق وجذبہ بے اختیار ہوا اگر بیہوش بھی ہوا تو بسبب تجلیات
اور مشاہدات کے استغراق کے بحر معاینہ مین فنافی اللہ باقی باللہ ہو گیا اور امام علیہ السلام کا ہر کلام
خدا کے حکم سے اور کلام اللہ سے تھا اگر فرض کرین ہم کہ یہہ ذات انبیاء کے بعث کے زمانے مین ہو کر دعوت
کرتی تو بسبب موصوف ہونے ان صفات کے البتہ قبول کرنا لازم ہوتا نظر کرنے دلایل مذکورہ کے
پس مہدویت کی دعوت مین کیونکر جھوٹا بول سکتے ہین اور احادِ ظنیہ آپ کے مقابلے مین کیونکر معتبر ہو سکتے
ہین — اب ہمارے امام ؑ کے منکرون سے پوچھا جاتا ہی کہ جناب ختم الرسالت کی تصدیق کے لئے کیا دلیل رکھتے ہو
اگر کہین کہ قرآن سرکا معجزہ ہونے پر دوسری دلیل کی کیا حاجت ہی جواب اسکا امام فخر الدین رازی کے
شبہات سے معلوم ہونیکے قطع نظر عیسائیون نے بھی اسمین بہت احتمالات در پیش کئے ہین اسکے لئے کہو گے
کہ اسکے جوابات اور دفع احتمالات بھی بدلایل ساطعہ ہو چکے ہین تو ہم کہتے ہین اسے اپنے جواب پر قیاس
کرین کہ ہم بھی تمہارے سب شبہات واحتمالات کا اصل وفرع بیخ قاطعہ کر چکے ہین پھر کونسی بات تصدیق کے لئے
مانع ہی از راہ عدل وانصاف پیش کرین فاما اوپر کے سب دلیلون سے یہی ثابت ہوا کہ اخلاق سب انبیاء کی
تصدیق کے لئے اہل بصیرت کے نزدیک اعظم الدلایل ہی کہ معجزہ کی صحت بھی اسپر موقوف ہی ورنہ سحر بھی
خرق عادت ہی مثلاً دو مدعی نبوت یا مہدویت کے ایک وقت مین فرض کرین اور ہر ایک اپنی صحت کے
خارق عادت کوئی کام بتاوے یعنے جمادات کو بلانا پتھر کا بات کرنا سخت بیمار کو ایک آن مین درست کرنا
تو بجز وجود اخلاق حسنہ مرضیہ مطابق اخلاق انبیاء سابقہ کے غیر محال ہوتی ہی ایسا ہی کوا ہی بھی جسکے اخلاق
دلیل عدالت ہین اوسکی معتبر ہی اور بعد وفات مدعی وامتداد زمان کے معدودون اور اخلاق کی صحت

موقوف ہی اُن کتب پر کہ جسمین وہ مذکور ہین اور احوال پر مصدقین کے کہ ظاہر از اتباع شریعت اور باطنا
طریقت پر رسول اللہ صلعم کے کہ احتیاط صوم و صلوۃ و ترک دنیا و ریاضات ہی قایم رہین وگرنہ اسکے دفع
و عدم صدق پر منکرین ہر نبی کے اتفاق رکھتے ہین خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہر امر مین مصاحب اور مشاہد کی
گواہی معتبر ہوتی ہی گو کہ سامعین اُسمین اعتراض کرین صاف تعصب و عداوت ہی مگر کہ گواہ معتبر ہون یعنے
اوامر کے ادا اور نواہی کے ترک مین استوار ہون کہ انمین احتمال کذب نرہے نہ یہہ کہ گواہ جانب چاہیے
اگر یہہ قید ملحوظ ہو تو ہمارے نبی صلعم کے لئے بھی یہی واقعہ در پیش ہی جب اخلاق مرضیہ حسنہ کا ثبوت ہو چکا
اُسکے احوال و اقوال کے مقابلے مین دلیل ظنی کو ہر چند اعتبار نہین جیسا اوپر علما کے مشاہیر سے اسکی تحقیق
ہو چکی جب دلیل ظنی کو جسکے مقابل پایہ اعتبار نہو تب علما کے قیاس کا کہان ٹھکانا ہی اب اہل انصاف
کو غور و تامل چاہئے کہ اتفاق اہل اسلام کا ہی کہ سواے مجتہد کے دوسرے کو حدیث کی پیروی درست نہین
اور اکثر علما کا قرار داد ہی کہ جب کوئی ولی اس امت مرحومہ مین موصوف بصفات انبیا ہو اسکے روبرو
دلیل ظنی بے پایہ ہی پھر ہمارے امام ع کے منکرین کو منہہ کہان ہی کہ جناب ختم الاولیا کے مقابلے مین احاد
ظنیہ یا قیاس سے معارضہ کرین بلکہ احادیث صحیحہ سے ائمہ مجتہدین کے قیاس کا معارضہ منع ہی باوجودیکہ
انکو خطا جایز ہی اور امامت انکی نصی نہین بسبب انکے صحت اخلاق کے کہ علت صدق ہی اور علم باحادیث
کے کہ اُن کی سند از روی ظاہر کے مستوار ہی نہ انکی ولایت کے سبب سے اگر کہین انکی امامت پر اجماع
ہو چکی ہی جواب اگر اجماع معتقدین کو اعتبار ہو تو ہمارے امام ع کے لئے بھی اجماع ہی وگرنہ ائمہ مجتہدین
کے لئے بھی شیعہ معتزلہ تم سریکے معترض موجود ہین پس جبکہ کوئی ولی موصوف باخلاق حسنہ مرضیہ کہ شبیہ
باخلاق خاتم الرسل ہو اور دعوی مہدویت کا کہ جسکا ہونا قطعی الثبوت ہی بحالت صحت و صحو مین تا عمر
تمام کرے وہی مہدی موعود ہی کہ جسکی امامت و معصومیت اور خلافت من اللہ نصی ہی اسکے معارضے
مین ظنیات کیا وجود رکھتے ہین کہ اسکا علم من جانب اللہ قطعی ہی اور ہمارے امام ع کے اخلاق اور

دلیل ششم

مہدویت کا ثبوت اہل انصاف کو اس رسالے کے دیکھنے سے خوب ظاہر ہوگا مگر اہل تعصب کو قرآن بہی ہدایت نہیں دیتا
اسی لئے اللہ تعالی فرمایا یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا یعنے اللہ تعالی قرآن سے بہتوں کو سیدہی راہ بتاتا ہی
اور بہتوں کو گمراہ کرتا ہی اور یہہ بہی فرمایا اللہ تعالی جسکو گمراہ کرے پس اسکو سیدہی راہ پر کوئی نہیں
لا سکتا ہی بیان تک دلایل جو بیان ہوئے مسود بہی انکا قایل ہی فاما غرض مسود کی یہی ہی کہ اگر یہہ
اخلاق مرضیہ حسنہ دلیل قوی معرفت مہدویت ہین لاکن جناب سید الاولیاء و النبیین امام الاولین و الآخرین
سید محمد جونپوری صلی اللہ علیہ و سلم مین وہ نہین پاے جاتے ہین کس لئے کہ وہ تابع رسول اللہ کے نہیں
تہے اسپر عبارت عقیدہ شریفہ کی دلیل لاکر بعد یہہ لکہا ہی رجا کتاب و سنت کو الخ ہدایت جانا چاہئے
جو شخص کہ تہوڑا علم بہی رکہتا ہو خوب معلوم کر سکتا ہی کہ مسود یا بسبب تعصب و عناد کے اپنی لائی ہوئی دلیل کے
خلاف پر غرض بیان کرتا ہی یا خود بسبب اُس پردے کے جو انکار کے سبب سے حاصل ہی الٹی سمجہا یعنے خود
مسود کے لکہنے سے معلوم ہوتا ہی امام ؑ کا فرمان یہہ ہی کہ مین جو بیان کرتا ہون اور عمل کرتا ہون تعلیم سے
خدا تعالی کے اور اتباع سے مصطفی ؐ کے ہی اور میرا صدق اتباع کلام اللہ اور رسول اللہ سے معلوم کریں
اس سے صاف معلوم ہوا کہ جو کچہ خلاف کلام اللہ یا حدیث رسول اللہ ہی ہمارے امام ؑ سے کبہی
ظہور مین نہ آیا فاما مسود نے لکہا ہی ہمارے امام جو حدیث کہ موافق حال اس بندے کے ہی وہ صحیح ہی الخ
فرماتے ہین سو یہہ چوری مسود کی ہی کس لئے کہ عبارت عقیدہ شریفہ کی یہہ ہی و ہر گاہ کہ با حدیث و روایت
بحجت آمد میفرمود کہ در احادیث اختلاف بسیار است این صحیح شدن مشکل است ہر حدیثیکہ موافق
کتاب خدا تعالی و با احوال این بندہ باشد آن صحیح است چنانچہ مصطفی ؐ فرمودہ ستکثر لکم الاحادیث من بعدی الخ
و بعضے احادیث را بیان ہم فرمودہ آن خلاف عقیدہ و فہم الیشان آمد پس اس فرمان سے یہہ کہان ثابت ہوا
کہ نفس حدیث کے مخالفت ہی مگر یہہ بات بدیہی ہی کہ یہہ مخالفت مفسر اور محدث کے ہی اور اختلاف
مفسرین اور محدثین کا صحابہ ؓ سے لیکر آجتک جو کچہ کہ ہوا ظاہر ہی پس یہہ بات ایسی ہی کہ ایک مفسر نے

۱۳۵

دوسرے کا خلاف کیا اور ایک محدث نے دوسرے کی مخالفت پر روایت کی اور ہر شخص مین شک
ظن وہر روایت مین وہم تردد لازم آیا اسپر اتفاق اہل سنت ہی کہ مجتہد کو خطا و صواب ہی مگر ہر فرد کا
دعوی یہی ہی کہ مین حق پر ہون ورگرنہ ضرور ہوا کہ ہر شخص کا اعتقاد اور عمل اسیکے نزدیک مظنون موہوم
ہوجاوے اسی لئے وارد ہی کہ مہدی اپنے آگے کے اختلافات کو اوٹہا دینگے جیسا کہ رسول کئے گویا کہ اسلام
تازہ بناوینگے جیسا دلیل یازدہم مین عبد اللہ بن عطا کی روایت سے ثابت ہوا اور مہدی کو رسول اللہ
فرمائے کہ خطا نکرینگے یعنے معصوم عن الخطا ہین اس صورت مین ضرور ہوا کہ مہدی سب مخالف رہین مگر
جسمین صحابہ رضہ سے لیکر آجتک اتفاق رہا ہے اگر خلاف اجماع بھی بیان کرین تو صحت مہدی ع
کی جانب ہوگی کیونکہ یہہ معصوم ہین اور وہ سب مخطی جیسا ہی توضیح کے بحث اجماع اور تنویر المنار مین ہی
مثلا عیسی کے حواریون سے لیکر وقت بعثت رسول تک کسی ایک امر پر عیسویون کا اتفاق فرض کرین اور
فرمان ہمارے رسول کا اوسکے مخالف ہو صحت کس کے جانب ہوگی یون کوئی مسلمان نہ کہیگا کہ وہ اتفاق
اقوی ہی ویسا ہی فرمان مہدی کا بھی کہ جسکے لئے رسول یقفو اثری ولا یخطی فرمائے اور معنی لا یخطی کا عقیدہ
شانزدہم مین مع شان مہدی موعود مذکور ہی اور باب ہشتم مین بھی ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالی با این
ہمارے امام ع سے کوئی امر ایسا مروی نہین کہ جسکے خلاف پر اجماع قطعی ہو بلکہ بعض قدما محققین
اسکے موافق ہین جیسا بعض انمین اوپر مذکور ہوئے مانند رویت فی الدنیا کے اور بعض کا آگے بیان
ہوگا انشاء اللہ تعالی مگر موافق فرمانے شیخ اکبر رح کے علمائے منکرین مانند شیخ علی اور اس مسود ہدیہ مہدویہ
وغیرہ کے جو متعصب ہین احکام کو ہمارے امام ع کے کہ مہدی موعود ہین اپنے مذہب حنفیہ کے
خلاف پاکر جو جی چاہتا ہی طعن کئے کہ یہہ بھی دلیل ہماری حقیقت پر ہی مگر عجب تر اور طرفہ تر یہہ بات
ہی کہ مسود نے بسبب مخالفت مفسرین اور محدثین کے اتباع قرآن وحدیث کو مقطوع کر دیا باوجودیکہ
ہمارے امام ع مذہب سنت وجماعت کی ہی صحت کرتے ہوئے اور یہہ فرماتے ہوئے کہ مین قرآن وحدیث کو

تفسیر خود اجمالی اور تحقیق مو معنی سے بیان کرتا ہون اور تابع ہون چنانچہ مسعود بھی لکھا ہی پہر ہیلیل
کیسا ہی کہ یہہ اتباع کتاب و سنت کے نہین بلکہ اپنے نفس کی ہی الخ بلکہ یہہ کہنا سکا کہ یہہ اتباع اسیان
خلاف سنت ہی جیسا عقیدہ اول مین لکھا ہی اور یہہ ساری کتاب اسکا جواب ہی۔ جاننا چاہیئے کہ اس
تقریر بالا مذکور سے کل شبہات و اہیہ مسعود کا رد ہو چکا لاکن پہر بہی ہم اسکے ہر شبہے کا رفع بیان کرتے
ہین۔ اوّل بیان اتنا معلوم کرنا چاہیئے کہ علم مہدیؑ کا ماخوذ من اللہ ہی کہ خلیفۃ اللہ ہین اور علم مسعود کا
جیسا ہو ہے لیکر آج تک ماخوذ من افواہ الرجال ہی اور سند اسکی کہ علم مہدیؑ کا ماخوذ من اللہ ہی باب ششم
مین بوضوح بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور مہدی معصوم ہین خطا سے جیسا اوپر گذرا۔ اب بیان ہے
مسعود کے جہالتون کا بیان ہی جیسا لب اوّل رجا پس اب تابع کلام خدا کے ہونے ہدایت۔
مفسر کا خلاف اتباع قرآنی سے انحراف نہین وگرنہ ہر مفسر کے لئے یہہ کہنا درست ہوگا کیونکہ ایک نے ایک
تفسیر کیا تو دوسرے نے اسکے خلاف دوسری مثلاً امام اعظم رح اذا قرء القرآن فاستمعوا کی تفسیر کیے کہ
جب کوئی قرآن پڑہے دوسرا خاموش رہے حتی کہ امام کی قراءت سے مقتدی کی قراءت ساقط ہو جاتی
ہی اور امام شافعی رح نے خلاف اسکے بیان کئے اور ایسے اختلافات اتنے ہین کہ جسکو حصر و حد نہین جیسا
اوپر مذکور ہوا پس اس سے یون کہنا ایک دوسرے پر کب لازم آتا ہی کہ تابع قرآن کا نہین بلکہ تابع اپنے نفس کا
ہی نعوذ باللہ من ہذا اب حل دوسری جہالت رجا اگر کہین کہ قرآن کو تابع ہدایت یہہ کہان سے
ثابت کیا کہ ہم قرآن کے معنے کو تابع کرنے مین مسعود عقیدۂ شریفہ کے حوالے سے اپنی عبارت محرفہ جو
لکھا ہی اسمین اسکا شاہد بہی نہین کیونکہ اسمین ذکر مخالفت تفسیر وغیرہ کا ہی مگر کہ شیعت اور غیر شیعت ہو
یا ہو نظم و معانی حقیقی قرآنی کا پس اگر ہر مفسر کی تفسیر مراد اللہ ہونے پر قطع و یقین ہو تو اختلاف مفسرین سے
اختلاف فرمان الہی لازم آتا ہی فہذا باطل مگر اتباع قرآنی وہ ہی کہ اسکو کتاب منزل الہی جانتا اور اسکے
احکام پر اعتقاد اور عمل ثابت کرنا چونکہ مجتہد ہو آپ اخذ معانی کرے بطریق رسم یا قیاس اور مفسر

یہ خصیصہ مہدی کا ہی کہ اسپر خود مسعود بھی قایل ہی اور اسکا ثبوت دلیل ہشتم کے تحریف دوم میں
ہو چکا اور خرق عادات کرامت اور عمل موجب حصول ثواب و مراتب ہونا موقوف ہی صحت
ایمان پر کہ تصدیق مہدی موعود ہی پس اوپر ثابت ہو چکا کہ مہدی موعود ہمارے امام ہیں اور انکا
منکر و مخالف مخالف و منکر رسولؐ ہی پھر کہاں سے ثابت ہوا کہ ہر قسم کے خلق عمومی کر متصف ہوں
اور خرق عادت کرامت ہو ورنہ کفار اور ساحران سے بھی بہت سے خرق عادات ہوتے ہیں
وہ استدراجات کہلاتے ہیں **چوتھے** احتمال کا حل **رجا** صحابہ کرام سے لیکن آجکل الخ **ہدایت**
افسوس ہی کہ مسعود کو عقل سلیم سے بالکل بہرہ نہیں کیونکہ مہدی کے لئے یقوم بالدین فی آخر الزمان
کا لفظ ہی فی اول الزمان رسولؐ فرماتے ہیں پس واجب ہی کہ مہدی موعود سب مخالف ہوں
کہ رسولؐ کیلئے نہیں فرماتے کہ میری موافقت کریگا اور خطا نکریگا مگر مہدی کو اور وارد ہی کہ مہدی
اپنے آگے کے مخالفات و تفرقات دینی کو اٹھا دینگے جیسا رسولؐ کئے اور مہدی سے دین کمال کو
پہنچیگا پس خلافت مہدی موعود کی نصی ہی کہ یہہ بات نہ صحابہ کے واسطے ہی نہ دوسرے کے پس
اس اخبار و آثار سے ثابت ہوا کہ مہدی موعود اس درجے کے مستحق ہیں اور واجب ہی کہ مہدی
موعود کا حال سب امت کے خلاف پر مختلفات امت کو اٹھانے میں رسولؐ کے برابر ہووے **پانچویں**
احتمال کا حل **رجا** شیخ مذکور کا دعوی یہہ بھی ہی الخ **ہدایت** مہدی موعود کا یہی کام ہی
کہ ظن کو دفع کرے اور قطع و یقین پر عمل کرے یعنے جو رسولؐ سے ثابت ہی یا مراد اللہ ہی عقلا و نقلا
ظاہر ہووے کیونکہ مہدی خلیفۃ اللہ اور بلا واسطہ آخذ فیض من اللہ و من روح رسول اللہ ہی
اسکے دلایل عقیدۂ شانزدہم میں گذرے اور باب ہشتم میں لکھے جاوینگے انشاء اللہ تعالی نہ یہہ کہ
مہدی بھی ظنیات اور مشکوکات کا حاکم اور عامل ہے اور اسکی توجیہ و تفصیل اوپر صاف گذر چکی
چھٹے احتمال کا جواب **مصرع** جواب جاہلاں باشد خموشی کیونکہ از ابتدا تا انتہا اسکا جواب ہی۔

۱۴۰

۱۴۱

اب جاننے کہ البتہ ہر عاقل کو اس تقریر بالا مذکور سے ظاہر ہوگا مسود اصل حقیقت مہدویت سے جاہل
اور تعصب و عداوت میں اپنے اخوان سابقین و متعصرین سے فاضل ہی باین اس امر کا قائل
ہی کہ اگر صحت اخلاق ہو تصدیق لازم و واجب ہی کہ لکھا ہی ثبوت ولایت موقوف ہی مطابقت
اخلاق پر کتاب و سنت کے ساتھ الخ اور اخلاق جناب امام میں چند اعتراض و شبہ کیا سو آگے
ظاہر ہوگا کہ موافق کتاب و سنت ہین یا مخالف جب موافق ہوں پھر انکار محض تعصب اور صرف تعسف
ہی **مسود کی بدخلقی اول** دست اندازی مال غیر مین الخ **ہدایت** اس محل مین
مسود تری چوری سے تحریف و تبدیل عمل مین لایا جیسا پیشہ اہل کتاب کا ہی یعنے نقل کے آخر مین
مولف رح لکھے ہین کہ ایشان از خدا رو گردانیدہ میروند اگر حقتعالی بندہ را قوت دہد یا امر کند از ایشان
آنچہ ہست زدہ بستانم انتہی بیان اور کچھ نہین ہی اب اسکا خلاصہ لکھا جاتا ہی کہ ہجرت جن لوگون کہ
کہ جناب امام ع کے ہمراہ تھے فرض تھی جیسا کہ اسکا ذکر کچھ عقیدۂ پانزدہم مین ہوا اُس سے روگردان
ہو کر جاتے تھے کہ اُن کے جانیکا سفر حرام تھا گویا کہ اللہ تعالی سے روگردان ہو کر جاتے تھے جیسا کہ
امام باقر رض سے مروی ہی جو مہدی ع سے منہہ پھیرا خدا سے منہہ پھیرا یہہ روایت دلیل پانزدہم مین
گذری اسی لئے جناب امام ع فرماے کہ وہ عاصی کی موجب عصیان ہی چنانچہ یہہ اُسپر اشارہ ہی
کہ اگر اللہ تعالی امر فرماوے انکو مارکر چھین لون اور مولف رح نے احتیاطا دو لفظ یاے تردیدی کے
ساتھ فرماے کہ قوت دہد یعنے زور دیوے فرماے یا امر کند یعنے حکم دیوے پھر زیادہ اپنے طرف سے
کاہیکو کچھ لکھتے فرضا اگر ہو بھی اُسکا جواب یہہ ہی کہ صحیحین مین ہی کہ بعد رسول ع کے جو لوگ زکوۃ وغیرہ
ترک کئے باوجودیکہ مسلمان تھے ابوبکر صدیق رض اُن کے قتل کا حکم دئے **حدیث** ان ابا ہریرۃ
قال لما توفی النبی صلعم واستخلف ابوبکر رض کفر من کفر من العرب قال عمر رض یا ابا بکر کیف تقاتل الناس قد قال
رسول اللہ صلعم اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ و

حساب علی اللہ اِل ہو مخلص ام لا قال ابوبکر رضہ واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکاۃ فان

الزکاۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا قال عمر رضہ

فواللہ ما ہو الا ان رأیت ان قد شرح اللہ صدر ابی بکر بالقتال فعرفت انہ الحق خلاصہ اسکا یہہ ہی

کہ بعد رسول کے ابوبکر صدیق رضہ اور عمر رضہ دونون اتفاق سے جو مسلمانون نے زکوۃ ترک کئے

انکو قتل کئے ہین پھر مال تارک فرض کا لینے کو حکم کر دیا کیا برا ہی بلکہ مسود کی لائی ہوئی آیہ اول سے بھی

یہی ثابت ہی بطور باطل کے تم آپس مین کسیکا مال مت کھانا یہان تو حق بجند وجہ ثابت تھا ایک یہہ

یہہ فرض کے تارک تھے کہ جنکا قتل بھی اگر حکم ہوتا واجب ہوتا دوسرا اسفر انکا موجب عصیان تھا

انکو مال دینا مدد عصیان کی تھی تیسرا یہہ کہ تین دن کے بعد حرام بھی حلال ہو جاتا ہی اور فاسقے امام

کے اصحاب کے مشہور ہین اور دوسری آیہ بھی اُسی پر دال ہی کہ وہ اسکے ادا کے اہل نہین تھے اور

آخر کے تینون آیتون سے بھی ظاہر ہی کہ اُن عاصیون اور نااہلون کو دینا اللہ کے بھیجے فرمان پر

عمل نکرنا ہی جسکو مہدی بالشافہ اللہ تعالیٰ سے معلوم کر لیتے ہین اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا معنے

مسود بالکل نہ سمجھا اور حقیقت فرمان امام ع کی ذرہ بھی نہ جانا یعنے اتمام و اکمال انزال احکام ہو چکا نہ

دین کی تمامیت کہ وہ موقوف ہی بیان اور عمل پر ایسکے وگرنہ یہہ فرمان رسول کا کہ مہدی سے دین

کمال کو پہنچیگا خلاف اِس آیہ کے ہوگا کیونکہ کامل شی کو پھر کیونکر بول سکتے ہین کہ آیندہ کامل ہوگی بلکہ

یہہ آیہ اس امر کی دلیل ہی کہ مہدی کا خروج دسوین صدی پر ہونا مقرر ہی کہ اللہ تعالیٰ فرمایا الیوم

پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کا ایک روز دنیا کے ہزار برس ہین پس اس ہزار مین اتمام دنیا

ہونے سے بھی یہی غرض ہی کہ دین کمال کو پہنچے اور اُسی نکلے پر ہی اتمام دور دنیا ہو دے چنانچہ اسباب

مین جو احادیث وارد ہین بعض اُس سے مسود دلیل نہم مین جہان عمر دنیا بیان کیا لکھا ہی واللہ اعلم

یعنے معنی کمال کا پورا کرنا ہی نکہ رسول نے ختم اللہ بہ الدین فرماتے ہین اور آیہ ماکان محمد ابا احد الآیہ کا

معنی عقیدۂ شانزدہم مین کچھ مذکور ہوا ہی اور باب ہشتم مین بھی انشاء اللہ تعالی لکھا جاویگا بلکہ اوپر
کی تقریر سے صاف ظاہر ہی کہ ہمارے امام ع کا فرمان قرآن اور حدیث کا بیان ہی نہ مخالف کہ جسکو
شریعت تازہ کہہ سکتے ہین اور مال اس امت محمدیہ کا کہ جناب امام ع سے منکر ہین نہ لینا اوران مرتدینکا
لینا اس معنی پر تھا کہ لوگون کو خبر ہووے کہ حکم انکا انکے سخت ہی اسیہ تہدید و تاکید ہی جیسا وارد ہی کہ
جہاد مبتدع افضل ہی جہاد کفار سے **مسعود کی بدخلقی دوم** کذب وافتراالخ **ہدایت**
عذب اللہ لمن افتری وکذب وحرف الکلام عن مواضعہ ای منصف انصاف کرو مسعود اسمعا مین
کیا کیا چوری کیا ہی اب انصاف نامے کی عبارت بعینہ لکھے جاتی باب نوزدہم درانکہ بعضی کسان مہدی
با حضرت عیسی ملاقات کنند نقلست کہ ہریکی از مہاجران مہدی سید محمود و سید خوندمیر و میان نعمت اللہ
و میان دلاور و اکثر مہاجران میرانؑ را پرسیدند کہ کسان مہدی با حضرت عیسی را ملاقی میشوند فرمود ند آرے
پس مشہور ترین ہمین نقلست ولیکن مہاجران مہدی در میان خورش اینچنین میفرمودند بعضے فرمودند کہ
حضوران کسان ملاقی باشند و میان ملک جیو فرمودند کہ ماچہ میدانیم کہ چند کسان مہاجران مہدی
ہستند خدا داند کہ میران ع ملکہا گشتہ اند بسیار کسان را فیض رسیدہ است خدا داند کہ کجا ظہور شود
اور انتھارویں باب مین ہی جب اصحاب عرض کئے کہ یاران مہدی عیسی سے ملاقات کرینگے تو آپ
فرماے کسان مہدی ملاقات کنند پس لفظ کسان سے یاران خاص کرنا تعصب و بددیانتی ہی یہ ایسی
مانند ہی کہ علی نے رسول سے عرض کئے امنا آل محمد ان المہدی ام من غیرنا تو رسول فرماے بل منا
کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ انہین حاضرین مین مہدی رہے پس لفظ کسان مطلق ہی گوکہ سوال
مقید بھی ہو بلکہ آج ہمکو کسان مصطفی بول سکتے ہین اگر فرضا اسمین بعض یاران احتمالا بعد جناب امام
کے قیاسا کہے بھی ہون کچھ قباحت نہین کہ ایسے اختلافات صحابہ رسول سے بہت مروی ہین اب
مسعود کے خطابات مسعود کو مبارکباد **مسعود کی بدخلقی سیوم** کہ دوم مذکور کی ہمجنس ہی الخ

بجا بیت مسعود کے اندر سے پنچے گی ہدایت نہیں ہیں اول یہہ کہ کشف ہی جیسا تعبیر خواب کی ہوتی

اسکو بھی تاویل ضرور ہی ان ہیں جیسے کہ اولیا عمل کرنا جہالت ہی یواقیت کے چالیس برساتوین مبحث میں

لکھا ہی فان الولی اذا رای فی کشفہ ما یخالف ما کشف للرسل وجب علینا الرجوع الی کشف الرسل وعلمنا

ان ذلک الولی قد طرء علیہ فی کشفہ خلل لکونہ زاد علی کشفہ نوعا من التاویل بفکرہ فلم یقف مع کشفہ فہو

کصاحب الرویا یخبر بما راہ وکشفہ صحیح ولکن اخطاء فی التعبیر فان الکشف لا یخطی ابدا وانما المتکلم فی مدلولہ

ذلک یخطی ویصیب الا ان یخبر عن اللہ تعالی فی ذلک انتہی اس تمام عبارت کا خلاصہ یہہ ہی کہ

کشف اولیا کا صحیح ہی اگر اسکی تاویل انہوں نے خلاف رسول کے فرمان کے کیا تو انکی اس تعبیر میں

خطا ہی اب ہم مسعود سے پوچھتے ہیں تم جو جناب صدیق ولایت کا کشف بیان کئے ہو اسکی تاویل

کی بھی جناب مکشوف علیہ سے کچھ سند رکھتے ہو یا آپ ہی قیاس کے کرتے اڑاتے ہو بلکہ اسکی تاویل

ناقل نے جو کیا بہت احسن اور موافق فرمان علام الغیوب جل جلالہ کے ہی کہ جسکے تم منکر ہو اور یہہ اعتراض

آپکا بڑا بھاری آپکی جہالت وحماقت کی دلیل ٹھہری کہ مکاشفے کو مشاہدہ قیاس کرلئے ہو مگر میں سمجھتا ہوں

کہ آپ اس امر میں معذور ہو کہ جدہر آپ کا معلم پھراتا ہی پھر جاتے ہو آپ یہہ نہیں دیکھے کہ اللہ تعالی

قیامت کیلئے جہان قریب فرماتا ہی وہان مفسرین معنی تحقیق کا لئے ہیں مثلا قولہ تعالی انا انذرناکم

عذابا قریبا کی معنی یہہ ہی مسیح ہی ڈرایا ہمنے تمکو سپہی مار سے یعنی مراد کلام امام سے یہی ہی کہ

مانند قیامت کے عیسی کا آنا ہی کہ علامات کبرا سے قیامت کی ہی چونکہ یہہ امر قابل انکشاف تھا کہ رسول

بھی اسکی خبر تحقیقا نہیں فرماسے بند گمیان بیدخوندمیر سید الشہدا صدیق ولایت کو یا دینا کہ عیسی سے

پوچھ لین کا تکے پوچھتے تو بھی اسکا کشف ممکن تھا کہ قیاس اسی بات کو مقتضی ہی چنانچہ رسول لیلۃ

القدر کو بھول گئے اسکی توضیح باب ہشتم میں ہوگی انشاء اللہ تعالی اور دوسرے لوگوں نے جو عیسی سے

دعوی کیا ہی انکو مغالطہ تھا یا حصول مقام کہ اسکو اعتبار نہیں مسعود کی بدخلقی چہارم

۱۴۲

۱۴۵

یہ بھی الخ **ہدایت** یہہ اختلاف مانند اختلاف تاریخ وفات نبی کے ہی وہان تاریخ اور
روز کا بھی خلاف ہی مثلاً جنھوں نے دوسری تاریخ وفات جناب ختم الرسل مقرر کیا ہی سو زیر کا
ہو تو بارہویں جمعرات ہوتی ہی پس جسکے نزدیک دوسری وفات جناب رسولؐ ہی پیر کا روز ہی
جسکے نزدیک بارہویں ہی جمعرات کا روز ہی اور ایسے اختلاف بعد ہمارے رسولؐ کے بھی بہت ہوے ہین
بلکہ یہہ بھی دلیل برابری کی ہی مثلاً اگر کسی امر دینی مین راویونکو اختلاف ہو مجتہد کا تقریر یا اتفاق
اجماع کی بات صحیح ہوتی ہی اور مخالف و منکر کا امر مختلف فیہ پر اعتراض کرنا داب مناظرہ سے
بعید ہی ورگرنہ راویون کے اختلاف سے متکلم کو مورد اعتراض کرنا لازم ہوگا ہذا باطل اور علم
غیب کے لئے مسود کا مقتدا ابن حجر مکی شرح ہمزیہ مین لکھا ہی فلا ینافی ذلک اطلاع اللہ تعالی لبعض

خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال فیہن رسول اللہؐ فی خمس لا یعلم الا اللہ لانہا جزئیات

معدودات لا غیر وانکار المعتزلۃ لذلک مکابرۃ یعنے غیب سے اللہ تعالی اپنے خاص بندونکو اطلاع دینا
منع نہین یہان تک کہ وہ پانچ بات سے بھی کہ جسکے لئے رسولؐ فرماے کہ اسکو سواے اللہ تعالی کے
کوئی نہین جانتا اور معتزلہ جو اسکے منکر ہین مکابرہ ہی پس مسود بھی یہان اعتقاد معتزلہ بیان کیا ہی
نہ سنت جماعت کا اسکی تحقیق عقیدۂ ہفدہم مین بوضوح تمام ہوئی **مسود کی بد خلقی بجم**
انصاف نامے کے باب ہفتم مین الخ **ہدایت** مسود کو نہ معنی النسخ سے خبر ہی نہ کسی کے کلام
فہمی کا اثر نہ خوفِ خداے جہان ہی نہ شرم اہل زمان یعنے صاحب انصاف نامہ لکھے ہین۔
بدان ای عزیز قرآن منسوخ نشدہ است تا قیامت پیروی قرآن فرض است وبعضے کسان میگفتند
کہ ہجرت وقت رسولؐ فرض بود در وقت مہدیؑ فرض نیست پس ازان دو کسان براے
ملاقات آمدند برادری از دایرہ خبر آورد کہ فلان کس از احمد آباد آمدہ اند بندگمیان خوندمیر
بندگمیان شاہ نظامؑ را فرمودند کہ میان نظام چوں نشست کہ تو من بعض ونکفر ببعض الآیہ حدان

مجلس اکثر مہاجران مہدی واین ناقل حاضر بود بندگیمیان شہ نظام فرمودند انکس ظالم است باز
میان فرمودند ہر کہ نقل مہدی را تاویل کند کہ فرمودہ اند ہمہ قرآن تا قیامت ناسخ است او را
منسوخ گوید بندگیمیان شہ نظام رض فرمودند انکس کافر است اما انکہ آمدہ بودند رجوع بحق کردند انتہی
اس نقل کی مراد یہہ ہی کہ قرآن تا قیامت ناسخ ہی اور معنی نسخ کا اصطلاح مین رفع کرنا اصل آیت
کا ہی پس منسوخ وہی آیات نازلہ ہین جو قرآن مین موجود نہین چنانچہ عبد اللہ بن مسعود رض فرماتے ہین
اقرانی رسول اللہ صلعم آیۃ فحفظتہا واثبتہا فی مصحفی فلما کان اللیل رجعت الی حفظی فلم اجد منہا شیئا وغدوت
الی المصحف فاذ الورقۃ بیضاء فاخبرت النبی صلعم بذلک فقال یا ابن مسعود تلک رفعت البارحۃ اور ایسا ہی
ابن انس رض سے بھی روایت ہی پس ان سے ثابت ہوا کہ آیات بھی اسی پر دال ہین کہ اللہ تعالی جن آیات
کو چاہا رفع کیا کہ انکا نشان نرہا اور اسکے بدل مین جو چاہا حکم بھیجا نہ یہہ کہ اس قرآن موجودہ
مین بھی آیۂ منسوخہ لکھے ہوئے ہین کہ کہ اللہ تعالی فرمایا ہی نہ رسول نے اسکی سند ملتی ہی اگرچہ
علماء نے اپنے قیاس سے ناسخ و منسوخ مقرر کئے ہین پس اس قرآن کے کل آیات کو ناسخ کہنے سے
خلاف قرآن کیونکر ہوا بلکہ خلاف علماء کے قیاس کا ہوا کہ یہی کام مہدی عم کا ہی اور مسعود خود نے
بیان کر رہا ہی کہ متقدمین پانسو تک اور سیوطی نے بیس ہی خاص کر لیا اور شاہ ولی اللہ نے تو
پانچ پر ہی اختصار کیا پس عقلمند کے نزدیک خود مسعود اپنے مقولے سے آپ ملزم ہی ہمپر کیا اعتراض
کریگا اور آگے ہمکو توجیہ و تفسیر سے آیات مشتہرہ شاہ ولی اللہ کے بھی کچھ حاجت نہی کیونکہ پانسو
کہنے والے کا مخالف بیس کہنے والا ہی اور بیس کہنے والے کا مخالف پانچ کہنے والا ہوا اور کچھ ذکر
نسخ کا عقیدۂ شانزدہم مین بھی ہوا ہی **مسعود کی بدخلقی** شتم تحریف آیات قرآنی الخ ہا ہمت
پہلے یہہ بات خوب جان لیوین کہ مسعود بیان تنگ جو اپنی کتاب مین تسوید تحریر کیا ہی سچ
ہی یا جھوٹ بھی ہی چنانچہ تعداد اسکے جھوٹ کا کئی جاے مین ہوا خصوصا باب دوم ابتدا مین

اسکے چند دلایل بیان ہوے ہین اور بیان بہی ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالی **مسود کی تحریف**
اول بجفضایل مین الخ **ہدایت** منکرین رسول کو بہی ایسا ہی کہے کہ جسکے لئے اللہ تعالی
فرماتا ہی قولہ تعالی ما ضل صاحبکم وما غوی الآیہ یعنے کفار طعنہ کرنے لگے کہ یہہ دیوانہ ہوکر بیکے باتان
کر رہا ہی اور اپنی طرف سے بناوٹ کرتا ہی تب اللہ تعالی فرمایا کہ تمہارا رفیق یعنے محمد بیگانہ نہین
ہی اور خدا کی راہ سے پہر کر تیری راہ نہین چلا بلکہ اسکو جو اللہ تعالی کہا سو کہتا ہی اور کرتا ہی پس
مہدی کو بہی تمام رسول ہین آپ کی حذمتین بہی منکرین یہہ گستاخیان کرنا لازم ہی الحاصل صاحب
بجفضایل یہہ لکہے ہین کہ امام رہ بندگمیان سید محمود رہ کے حقمین سورہ نجم سے نو خصلت جو سالک
کو حاصل ہوتے ہین بشارتاً فرماے ہین اور یہہ خبر جناب بندگمیان سید محمود ثانی مہدی کے حصول
معراج کی ہی اسکی تحقیق اسی باب کے تتمے مین جہان مسود بندگمیان سید محمود رضکے کرعرف مبارک
انکا سید یحیی خاتم مرشد ہی معراج پر اعتراض کیا ہی لکہے جاینگی انشاء اللہ تعالی نو یہہ لکہے ہین کہ یہہ
سورہ یا اس سے چند آیت انکی شان مین نازل ہوئی ہین کہ کے امام رہ فرماے ہین لعنت اللہ علی
من کذب وافتری اور معنے آیات مذکورہ کا یہہ ہی پس وحی بہیجا اپنے بندے کے طرف اللہ تعالی
نے جو بہیجا جہوٹ نہ کہا دل کی بناوٹ سے جو دیکہا اب کیا جہگڑتے ہو تم اس سے اسپر جو اس نے دیکہا ہی
اور سچ ہی کہ دیکہا اسکو دوسرے مرتبہ نزدیک سدرہ یعنے جہاڑ کے انکے نزدیک جنت الماوی
ہی جب چہپا رہا تہا سدرے کو جو چہپا رہا تہا کند ہوئی اسکی بصارت اور حد سے نہ گذرا
البتہ سچ ہی کہ دیکہا نشانیون سے اپنے رب کی بہت بڑی۔ تمہید مین عین القضات رح لکہتے ہین
ہر کہ دو بار نزاید یعنے ہر کہ از شکم مادر زاید این جہان بیند و ہر کہ از خود بزاید آن جہان را بیند
ابدانہم فی الدنیا وقلوبہم فی الآخرۃ این معنی باشد یعلم السر فی السموات والارض کتاب وقت او
شود من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اورا روی نماید یوم تبدل الارض در گذشتہ بود وبغیر الارض رسیدہ

را و قلبی سبی بینہا بیت عند ربی یطعمنی و یسقینی بخشید فاوحی الی عبدہ ما اوحی الشنوا الخ پس یہہ
مقامات جب ثانی مہدی کو حاصل ہو چکے تو جناب امام ع آپکو اس بشارت سے مشرف کئے کیونکہ
جب سالک مقام فنا کو پہنچتا ہی کہ رسول فرماے ہین موتوا قبل ان تموتوا کہ حسینی مین یا ایہا الذین
امنوا اصبروا و صابروا الآیہ کے نیچے یہہ بیت لکھا ہی ع گر بقا خواہی فنا شو کز فنا گشتن چو نیکو
میز اید بقاست اسکو شہود ذاتی کا حصول ہوتا ہی کہ جسکے لئے وارد ہی کہ اللہ تعالی اسکی جمع بصر
ثابت یا فوق ہوتا ہی اسی لئے شیخ اکبر اور صاحب تاویلات قولہ تعالی کذب الفواد ما رای کے
نیچے لکھے ہین فی مقام الجمع والفواد ہو القلب المترقی الی مقام الروح فی الشہود والشاہد للذات
مع جمیع الصفات الموجود بالوجود الحقانی و ہذا الجمع ہو جمع الوجود لا جمع الوحدۃ الذی لا فواد فیہ
ولا عبد لفناء الکل فیہا المسمی باصطلاحہم عین جمع الذات واما ہذا الجمع فیسمی وجہ الباقی ای الذات موجودۃ
مع جمیع الصفات نہ یہہ کہ امام ع فرماے کہ یہہ آیات رسول اللہ کے شان مین نازل نہین ہو
ہین بلکہ حضرت بندگیمیان سید محمود ع کی شان مین نازل ہین واہ کیا الٹی سمجہ ہی مسعود کی

تحریف دوم شواہد کے باب ہفدہم مین الخ **ہدایت** مسعود خود سلطان کے معنے
مین اختلاف بیان کرتے ہوئے جزما فقط بادشاہ کرکے خاص کرنا تفسیر بالراے ہی الغرض
اکثر مفسرین بیان دلیل جامع کرکے لکھے ہین چنانچہ مختصر حسینی ہی اسمین بہی حجۃ اور قوت لکھا
ہی اور ایسا ہی بیضاوی و مدارک تاویلات وغیرہ مین اسپر اللہ تعالی جل شانہ کی جاے پر معنے بیان
دلیل و حجت کے ہین لفظ کو یاد کیا ہی مثلا قولہ تعالی ما انزل اللہ بہا من سلطان بیان تمام مفسرین
حجت کا معنی بیان کئے ہین اور فرمایا اللہ تعالی شانہ جل سبحانہ سنلقی فی قلوب الذین کفروا
الرعب بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا الآیہ اور فرمایا تعالی شانہ اتریدون ان تجعلوا
للہ علیکم سلطانا مبینا اور فرمایا اللہ تعالی شانہ انکم اشرکتم باللہ ما لم ینزل بہ علیکم سلطانا الآیہ

ان سب آیتون مین دلیل اور حجت کا معنی ہی نہ بادشاہت کا لکڑا اور بہت جاینون مین
ایسا ہی اللہ تعالی یاد کیا ہی اور اسپر بیہ بھی دلیل ہی اگر آیہ مذکور سے مراد بادشاہ مددگار ہے
تو بہت آیتون کا خلاف ہوتا ہی مثلا اللہ تعالی رسول کو فرماتا ہی یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن
اتبعک من المومنین مدارک مین اسکے نیچے لکھتے ہین والمعنی کفاک اللہ وکفی اتباعک من المومنین
اللہ ناصر النبی اور مفسرین لکھتے ہین کہ بیہ آیت اسوقت نازل ہوئی کہ عمر فاروق وغیرہ مرد وعورت
ملکر چالیس آدمی ایمان لاے تھے باوجود اسکے اللہ تعالی آپ مددگار ہوسکے پر رسول کو حکم کرنے ہو
پھر بادشاہ دنیا کی مدد مانگنے کیون حکم ہوتا اور کاہیکو مانگتے بلکہ اللہ تعالی یہہ بھی فرمایا قولہ تعالی
یا ایہا النبی حرض المومنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین الآیہ باین
دعا جناب رسالتماب کی قبول ہوئی یا نہوی شق ثانی مردود ہی کیونکہ خود جناب باری عز اسمہ
اسپر تعلیم فرماتے ہوے عدم قبول کسی وجہ متصور نہین اور شق اول بھی ایسی ہی کیونکہ رسول
اپنے بعد خلافت فرمانے نہ سلطنت اور فرماے کہ بعد اس خلافت کے بادشاہ کتون سے بیچے
رہینگے پس اس سے ظاہر ہوا کہ خلافت جُدی ہی اور سلطنت جدی ہی کہ جس سے فرزند دینی ہی اور
فرمائے عن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتہم
ابنا الملوک ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارہا علی خیارہا رواہ الترمذی ان حدیثون سے
معلوم ہوا کہ رسول السبب بادشاہون کے دینداری کی بگڑاوٹ بیان فرماے نہ حکم خدا ہوا
کہ تم بادشاہ مددگار مانگو نہ آپ مانگے۔ آپ معلوم کرین کہ شہادت بندگیمیان سید خوندمیر
ہی حجت روشن اظہار واکمال ختم نبوت کے لئے ہی کیونکہ رسول خبر دئے کہ میری آل سے میرا
ہمنام مہدی ہوگا کہ میرے سریکا دین کو قایم کرکے کمال کو پہنچاویگا پس ویسا ہی مہدی
موعود گے اور خبر دئے کہ بیہ میری ذات کا بدلا ہوکر شہید ہونگے اور ویسا ہی ہوا کہ بیان

اتمام حجت بوضوح تمام ہوئی چنانچہ لفظ لدن بھی اجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا مین اُسی پہ
دلالت کرتا ہی کہ اللہ تعالی کے پاس سے دلیل آوے نہ صاحب سلطنت دنیوی اور یہہ وسط مین
ہووے کیونکہ اللہ تعالی فرمایا (لیول ای محمد داخل کر مجھے قبر مین دخل مرضیہ کرکے اور اٹھا مجھے قیامت
مین خروج مکرمہ کرکے اور بنا دے میرے لئے ان دونون مین تیرے نزدیک سے حجت روشن) اور
ایسا ہی ہوا کہ موافق درخواست رسول کے باوجود قلت ہمراہیون کے کہ اعداء مقابل کے نظر کرتے
بندگیان حق کے ہمراہیان عشر عشیر بھی نتھے بلکہ بلا کم دکاست ہزار کو ایک کے شمار مین تھے اول روز
غالب رہے چنانچہ یہہ بات مسعود کی بدخلقی اول اور پانزدہم سے ظاہر ہی کہ لکھا ہی میان خوندمیر نے
بعد جنگ کے کچھ اسباب مخالفین کا نہ لیا اور لینے سے منع کیا پس مال لینا یا چھوڑ دینا غالب کا کام ہی
نہ مغلوب کا اب دیکھیے کہ یہی دلیل حقیت ہی وگرنہ شہادت کے لئے تو امام حسین رضہ باوجود حق پر
ہونے کے جو واقعہ اعدا کے طرف سے گذرا ظاہر ہی اور جیسا وہان شہادت کبری ہوئی بیٹے
مارے جانا اور مال گھر وغیرہ جل جانا اور حرم تاراج اور بے ستر ہونا اور ہمراہی سب کے سب قتل ہو جانا
اور سران اُٹھا لیجانا اور دفن بھی برابر نہونا بیان بھی ہوئی کہ وہ بدلہ رسول کا تھا اور یہہ بدلہ مہدی
مراد اللہ کا اور جناب مرتضوی کی حامی دین نبی اس لئے بدلہ ہوے کہ شان خلافت کبری سے بعید ہی
کہ شہادت کبری حاصل ہو وگرنہ بشارات وہان بھی کچھ کم نہین ہین فاما معاندین کیا وہان بھی زبان
طعن نہ کھولے بلکہ اطلاق کفر کئے اور اُس شہادت کو بھی شہادت نجانے جیسا خوارج مسعود
کی **تحریف سیوم** پنج فضایل مین لکھا ہی الخ **ہدایت** مسعود کو لطائف
قرآنیہ اور نکات کلام الہیہ سے بالکل بہرہ نہین ہے محابہ اُس سے انکار کرتا ہی اور ہر چند متکلم جل جلالہ
علم برہانہ سے نہین ڈرتا ہی دیکھیے اس رمز کے جاننے والے کیا کیا معانی کئے ہین تاویلات
مین ہی قولہ تعالی (ان فی خلق السموات والارض الی آخرہ ای ان فی ایجاد سموات الارواح والقلوب

والعقول وارض النفوس اور قولہ تعالی (الم تران اللہ یزجی) کے نیچے لکھتے ہیں بریاح

النفحات والامادة سحاب العقل فروفا منتشرعة من الصور الجزئیة ثم یولف فیہ علی ضروب التالفات

المنتجة (ثم یجعلہ رکاما) مجاوبراہین (فتری) ذوق النتائج والعلوم الیقینیة (یخرج من خلالہ

وینزل من) سماء الروح من جبال انوار السکینة والیقین الموجبة للوقار والطمانیة والاستقرا

(فیہا) ای فی تلک الجبال من برد الحقائق والمعارف الکشفیة والمعانی الذوقیة او من جبال فی

السماء وہو معادن العلوم والکشوف واوّاعیہا فان لکل علم وصنعة معدنا فی الروح ما بتا فیہ بحسب

الفطرة لیفیض منہ ذلک العلم ولہذا یاتی لبعضہم بعض العلوم بالسہولة دون بعض ویاتی لبعضہم اکثرہا

ولا یاتی لبعضہم شئی منہا وکل میسر لما خلق لہ ای ینزل من سماء الروح من الجبال التی فیہا برد المعارف

والحقائق اور قولہ تعالی (ولقد اتینا داؤد) کے نیچے لکھے ہیں الروح (منا فضلا) یا جبال العلوم الرتبة

ولتبیح المشاہدة والمناغاة فی المحبة مع مزید العبادة والتفکر والکمالات العلمیة والعملیة بان قلنا

یا جبال الاعضاء اور قولہ تعالی (یوم تمور السماء مورا) کے نیچے لکھے ہیں ای تضطرب الروح وتجی

وتذہب عند السکرات ومفارقة البدن (وتسیر الجبال) ای تذہب العظام وترم وتصیر ہباء منبثا۔

اور ایسا ہی تفسیر شیخ اکبر بھی ہے۔ اب انصاف پسندوں سے التماس ہے اگر معنی ہمارے امام

کا کہ مہدی موعود ہیں لغت اور محاورے کے خلاف ہو تو شیخ اکبر اور عبد الرزاق کاشی کو کیا کہو گے

بلکہ اکثر تفسیریں مانند کشف الحقائق وکاشف الحقائق وبطن وغیرہ جو ایسی ہی معانیوں سے پر ہیں

سب تحریفات ٹھہرے اور تفسیر کبیر میں آیہ مذکور مسطور کا معنی امام فخر الدین رازی یہہ لکھے ہیں۔

فی الامانت وجوہ کثیرة منہا من قال ہو التکلیف وسمی امانة لان من قصر فیہ فعلیہ الغرامة ومن وفی

فلہ الکرامة ومنہم من قال وہو قول لا الہ الا اللہ وبعید فان السموات والارض والجبال بالسنتہا

ناطقة بان اللہ واحد لا الہ الا ہو ومنہم من قال الاعضاء فالعین امانة ینبغی ان یحفظہا والاذن

کذلک والید کذلک والرجل کذلک والفرج واللسان ومنهم من قال معرفة الله بما فیها والله اعلم
اب نظر کرین ضمیر یا کی حملہا مین جو امانت کی طرف راجع ہی اسکو بعضون نے تکلیف مقرر کئے جیسا نماز
سو روزہ حج زکوٰۃ جہاد وغیرہ چنانچہ اوسکے نیچے حسینی مین ہی وور موضع فرمودہ کہ نماز ست و روزہ
وزکوٰۃ وجہاد وحج الخ پس تکالیف شرعیہ احکام الہیہ مین کہ جسمین ایک حکم شہادت بھی عظم تکالیف
ہی اسکا خاص ہونا اور اعظم واکرم اعضا کہ سر ہی اسکا عند اللہ نثار کرنا لغت اور محاورہ عرب سے
اس آیت کی معنی مین کیونکر بعید ہوگا اور امام رازی لکھتے ہین فی السموات والارض والجبال اعدہا
ان اکثر اد ہی باعیانہا والثانی المراد اہلہا ففیہ اضمار تقدیرہ انا عرضنا الامانة علی اہل السموات
والارض جب ارض وسما سے مراد اہل سما وارض لئے جاوے اہل سما تو قابل تکلیف ہین خاص کر
اہل ارض پس مراد انبیا کی سما سے اور اولیا کی ارض سے کہ بنسبت انکے اسفل ہین اور مراد علما کی
جبال سے لیا کونسی قباحت ہوئی اور تاویلات کے حوالہ سے بھی لکھا گیا کہ سما سے مراد روح اور
ارض سے مراد نفس اور جبال سے مراد اعضا ہی اور کان ظلوما جہولا مین کی ضمیر کا مرجع ہونے مسوّد
جو قباحت سمجھا سراسر دلیل مسوّد کی نادانی کی ہی کیونکہ یہان ظلوم وجہول مدح ہی نہ ذم یعنے اپنے
نفس پر بہت ظلم کرنیوالا اور ماسواء اللہ سے بہت غافل چنانچہ حسینی مین لکھا ہی ور تفسیر خواجہ محمد پارسا
مذکور ست کہ حق سبحانہ وتعالی امانت را بر اہل آسمان وزمین وجبال عرض کرد ابا نمودند از حمل آن
بجہت عدم استعداد وچون انسان را استعداد حمل آن بود بمیثاق بقہ ومبالغہ قبول نمود واو ظلوم
است بر نفس خود کہ افنا میکند ذات خود را در ہویت مطلقہ وجہول است کہ غیر حق را نمی شناسد و
بقول لا الہ الا اللہ نفی ماسوا میکند ودر فتوحات فرمودہ کہ امانت اتصاف است باسماء حسنی کہ بر ہمہ
موجودات عرضہ کردہ اند وانسان قبول کرد واو ظلوم بودی اگر بر نداشتی وجہول است یعنے
عالم است زیرا کہ نہایت علم باللہ اعتراف است بجہل وعجز از معرفت حق مصرع العجز عن درک

الا ادراک او رک ہو حضرت میر قاسم انوار قدس سرہ در بعضے از رسایل خود امانت را بر خلافت ربانی فرود آوردہ و گفتہ کہ ظلم و جہل ضد علم و عدل است اما بمعنی از اجاوز الشئی حدہ انعکس ضدہ و اینجا جلوہا داد باو ظلوم و جہول صیغہ مبالغہ است ہرگاہ کہ این دو صفت از حد متجاوز گردند ہر آئینہ بضد خود مبدل خواہند گشت در سوح الارواح میگویند ظلوم و جہولا این جا مدح است نہ ذم آدم بار ہمت برداشت کہ فوق الطاقت بود گفتند ظلم کردی بر نفس خود ندانستی کہ بار گران است گفت از غیر حق جاہل بودم آوازہ ظلومی و جہولی او در دور عالم افتاد و عالمیان از سر این غافل اور لوایح کے حوالے سے یہہ بیت لکہا ہی **ع** عاشقانرا در دو بد نامی خوشست ہو عاشقانرا سود و ناکامی خوشست ہو اور امام فخر الدین بہی لکہے ہین کہ ان المراد منہ آدم ع ظلم نفسہ بالمخالفۃ الخ **رجا** دوسری صریح غلطی الخ **ہدایت** مسود کے اس کلام سے بہت عجب ہی اسکو حقیقت شہادت سے بہی خبر نہین کہ اسمین کتنے قسم ہین اگر سب کا جہاد و قتال برابر ہو اور مسلمانون سے لڑنا شہادت ہنو تو امام حسین رض کی شہادت کو کہ یہہ قتال مسلمانان منافقین کے ساتہہ ہوا اور ان کے قاتلون کیلئے اہل سنت سے کسینے اطلاق کفر یا قطع دوزخ کا حکم بہی نہین کیا اور اس قتال کے سبب مسلمانون مین ایسا فساد برپا ہوا کہ ہزارون علما اور صلحا سے صحابہ کا قتل ہو گیا اور مسجد نبوی مین گہوڑے بندہے گئے کیون شہادت کبری اور بدلہ ذات رسول اللہ قرار دیتے ہین پس یہہ بہی شہادت کبری اور بدلہ ذات مہدی مراد اللہ ہی کہ ایسا امر کسی سے نہوا جیسا ذات مہدی کے مانند سوائے ذات ہمارے رسول اللہ کے نہین ہی اس شہادت کے مانند سوائے شہادت امام حسین رض کے نہین مگر وہ تابعین مین بقول بعض اور بقول بعض عوام صحابہ مین ہین اور بندگمیان سید خوندمیر رض اکبر اکابرین صحابہ مہدی سے ہین انکی ہی شہادت امانت الہی ہونا صحیح ہی۔ **رجا** معلوم رہے الخ **ہدایت** یہہ سراسر کم فہمی اور غلط گوئی ہی کیونکہ امام فخر الدین لکہتے ہین

کان اللہ غفورا رحیما ای کان غفورا للظلوم ورحیما علی الجہول پس مغفرت اور رحمت خاصت
مین مومنون کے واسطے ہی نہ منافقین اور کفار کے لئے اس سے معلوم ہوا کہ ہم نے ظلوم اور
جہول کا معنی اوپر جو بیان کیا وہی صحیح ہی کیونکہ یہان اثبات مغفرت اور رحمت ظلوم وجہول
کے واسطے ہی اگر یہان مراد ظلوم اور جہول سے منافقین اور کفار لین تو بڑی قباحت لازم آتی
ہی کہ منافقین اور کفار لایق مغفرت ورحمت کبھی نہین ہین بلکہ اوپر ثابت ہو چکا ظلوم وجہول
اس جگہہ مین ذم نہین بلکہ مدح ہی پس قابل مدح منافقین اور مشرکین ہرچند نہین ہو سکتے
ہین اور لیعذب اللہ الآیہ متعلق ہی کلام سابق کے ساتھہ کہ اللہ تعالی اوپر سے فرماتا ہی ان اللہ
لعن الکافرین واعدلہم سعیرا خلدین فیہا ابدا لا یجدون ولیا ولا نصیرا یوم تقلب وجوہہم فی النار
یقولون یلیتنا اطعنا اللہ واطعنا الرسول وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبرائنا فاضلونا السبیلا
ربنا اٰتہم ضعفین من العذاب والعنہم لعنا کبیرا یا ایہا الذین اٰمنوا لا تکونوا کالذین اٰذوا موسیٰ
فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا
یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما انا عرضنا الامانۃ علی
السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما
جہولا لیعذب اللہ المنافقین والمنافقات والمشرکین والمشرکات ویتوب اللہ علی المومنین
والمومنات وکان اللہ غفورا رحیما اب اس سے صاف ظاہر ہی کہ اللہ تعالی اوپر سے ذکر کافرون
اور مومنون کا کیا ہی کہ یہہ بھی اُسی سے متعلق ہی کہ یہان بھی فرمایا البتہ عذاب کرنیوالا ہی
اللہ تعالی منافقین اور مشرکین کو اور رحمت طرف پھرانیوالا ہی مومنین اور مومنات کو جیسا
قریب اسکے اوپر گذرا کہ فرمایا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم کیونکہ کان ظلوما جہولا کی ضمیر کا
مرجع جب مخصوص ہو جاوے اور ظلوم وجہول مدح ٹھہرے لیعذب اللہ کو اس سے متعلق کرنا

قباحتِ عظیم ہوتی ہی واسے برین قیاس واثر ون کہ خلاف مفسرین کے بیکے جاتا ہی مسود

کی تحریف چہارم رجا شواہد الولایت کے باب ہفتم مین الخ ہدایت صاحب

شواہد الولایت بعد بیان اس بشارت کے لکھے ہین قد ثبت ان الکوثر خیر الکثیر ہو اسم الولایۃ المحمدی الخ خلاصہ اس سے یہہ ہی کہ جناب صدیق ولایت کو بسبب فنا فی ذات المہدی کے یہہ مرتبہ حاصل تھا کہ سرتاپا ولایت محمدی مین آپکو استغراق تھا اس لئے مبشر اس بشارت عظمیٰ کے ہوئے چنانچہ بسبب کثرت وقوع عدل کے زید سے زید عدل کہتے ہین حسینی مین اسکی تفسیر مین لکہا ہی کہ صاحب تاویلات فرمودہ کہ کوثر معرفت کثرت است بوحدت وشہود وحدت در عین کثرت واین نہریست در بوستان معرفت کہ ہر کہ ازان سیراب شد ابداً از تشنگی جہالت ایمن است واین معنی خاصہ حضرت نبی واکمل اولیاے امت اوست پس یہہ بشارت اسی معنی پر دال ہی کہ عین مراد لایزال ہی اور آیۃ اللہ نور السموات آخر رکوع تک بہی بیان مراتب سالک ہی اس لئے اس مراتب کے حصول کی بشارت سے مبشر فرمائے چنانچہ حسینی مین واللہ بکل شئی علیم کے نیچے لکہا ہی از کلمات امام است یعنے فخر الدین رازی رحمہ اللہ کہ نور ایمان را بچراغی تشبیہ کرد بجہت آنکہ در ہر خانہ کہ چراغ بود دزد در پیرامن آن نگردد ہمچنین در ہر دل کہ ایمان باشد شیطان را بدو راہ نبود یا آنکہ بچراغی داخل خانہ روشن بود از روزنہاے خانہ پرتوے بخارج افتد وآنرا نیز روشنی بخشد ہمین منوال نور ایمان دل را روشن گرداند واز انجا شعاع معرفت بروزنہاے حواس افتادہ انوار طاعات بر اعضا وجوارح پدید آید سیماہم فی وجوہہم۔ **مصرع** سیماے ہر کس از دل او میدہد خبر۔ و تشبیہ فرمود دل مومن را بآبگینہ تا از آسیب ظلم وجفا فشکند کہ آبگینہ شکستہ بجا رسد بہ گردد وزجاجۂ دل شکستہ را رسد مرہمی نپذیرد **ع** چون آبگینہ این دل مجروح نازکم ہر چند بیشتر شکنی تیزتر شود و گفتہ اند آن نور نور معرفت اسرار الٰہی است یعنی چراغ معرفت

جواب

در زجاجۂ دلِ عارف مشکوۃ سینہ را افروختہ است از برکت زیت یقین شجرہ وجود مبارک محمدی صلعم

کہ نہ شرقی ست و نہ غربی بلکہ مکی است و مکہ ناف عالم واز فراگرفتن عارف آن اسرار را از تعلیم سید

ابرار سر نور علی نور معلوم توان کرد و قولی آنست کہ آن نور قرآن است و قلب مومن زجاجہ و زبان

او مشکوۃ و قرآن مصباح و شجرہ وحی حق تعالی کہ نہ مخلوق است و نہ متخلق نزدیک است کہ ہنوز قرآن

ناخواندہ دلایل و حجج او بر ہمگنان واضح شود پس چون قرأت بدان کنند نور علی نور شود و در

روح الارواح آوردہ کہ نور نور محمدی است مشکوۃ آدم ع باشد و زجاجہ نوح ع و زیتونہ ابراہیم

کہ نہ یہودیت مایل است چہ یہود غرب را قبلہ ساختہ اند و نہ بنصرانیت چہ نصاری سو بشرق آوردہ اند

و مصباح حضرت پیغمبر ما یا مشکوۃ ابراہیم ع است و زجاجہ اسمعیل ع و مصباح حضرت رسالت پناہ

و شجرہ شجرۂ نبوت کہ نہ کذب است و نہ ہزل یا مشکوۃ سینہ مشروح آنحضرت ص و زجاجہ دل صافی

مظہر اوست و مصباح علم کامل او ص و شجرہ خلق شامل او کہ نہ در جانب غلو و افراط است و نہ طرف

تقصیر و تفریط بلکہ بطریق اعتدال کہ خیر الامور اوسطہا واقع شدہ و صراط سواے عبارت از آنست

و در عین المعانی فرمودہ کہ نور محبت حبیب با نور خلت خلیل نور علی نور است **س** پدر نور و

پسر نور است مشہور را در ینجا فہم کن نور علی نور انتہی بجدا سکے لکھا ہی کہ بہ کتاب مختصر ہونے سے اسکے

اور نکات باقیہ لباطت کے ساتھ جواہر التفسیر مین لکھا ہون اور اخیر رکوع کے بعد یہ نظم لکھا ہی

نظم مومنان از تیرگی دور آمدند کو لاجرم نور علی نور آمدند کو کافر تاریک دل را

نکر نیست کو حال و کارش ظلمت اندر ظلمت است کو اور تاویلات اور تفسیر شیخ اکبر مین

بھی یہی بیان ہی چنانچہ تھوڑا اُس سے لکھا جاتا ہی قولہ تعالی (نور علی نور) ای ہذا النور متضاعف

بالاضاءۃ من کمال الحاصل نور زاید علی نور الاستعداد والشابۃ المشرق فی الاصل کانہ نور

مستفاد عنہ (یہدی اللہ لنورہ) الظاہر بہدایۃ التطہیر وبالتوفیق والہدایۃ (من یشاء) من کمال

العنایۃ للفوز بالسعادۃ (واللہ بکل شئ علیم) بعلم الامثال وتطبیقہا وکشف الاولیاء تحقیقہا۔

(فی بیوت) ای یہدی اللہ بنورہ من یشاء فی مقامات (واللہ) ان یرفع بناؤہا وتعالی درجاتہا

(ویذکر فیہا اسمہ) بالذکر باللسان والمجاہدۃ والتحقق بالاخلاق فی مقام النفس والحضور والمراقبۃ والاتصاف

بالاوصاف فی مقام القلب والمناجات والمکالمۃ والتحقیق بالاسرار فی مقام السر والمناغات

بالمشاہدۃ والتحیر فی مقام الروح والاستغراق والانطماس والفناء فی مقام الذات الخ معلوم

کیجئے کہ یہہ بھی بشارت حصول مراتب ہی جیساکہ اور تفاسیر معتبرہ سے مذکور ہوا کہ اس مقام کا

حصول موجب کمالیت انسانی ہی اور یہہ بھی سمجہئے کہ ائمہ تفاسیر کیسی کیسی مثالین اور کیا کیا نسبتین

بیان کئے ہین مصباح و مشکوۃ و زجاجہ کو پیغمبرون کی مثالین دیئے اور آسمان و زمین کو روح

اور نفس سے نسبت کئے کیا یہہ بھی باطنیہ تو نہ تھے غرضکہ بیان میں قل ہو اللہ احد کے لم یلد ولم یولد

تک جب پہنچے اور بندگیمیان شاہ دلاور یلد و یولد فرماے تو اسکی توضیح جناب بندگیمیان

عبدالملک سجاوندی رحمہ کرتے پر مسودہ نہ سمجھا کہ خود اس تقریر کو بیان کیا اگر سمجھتا ہر چند نہ لکھتا۔

جانا چاہئے کہ خود جناب باری عز اسمہ و عظم برہانہ جہان قرآن مین توحید بیان فرمایا وہان

کثرت کا ذکر کیا اور جہان مومنین کے بشارات اور وعدے فرمایا وہان کفار و مشرکین کے انذار

و وعید بھی ادا فرمایا اور یہی عادت اہل وعظ و بیان کی بھی ہی کہ جہان احدیت و وحدت کا

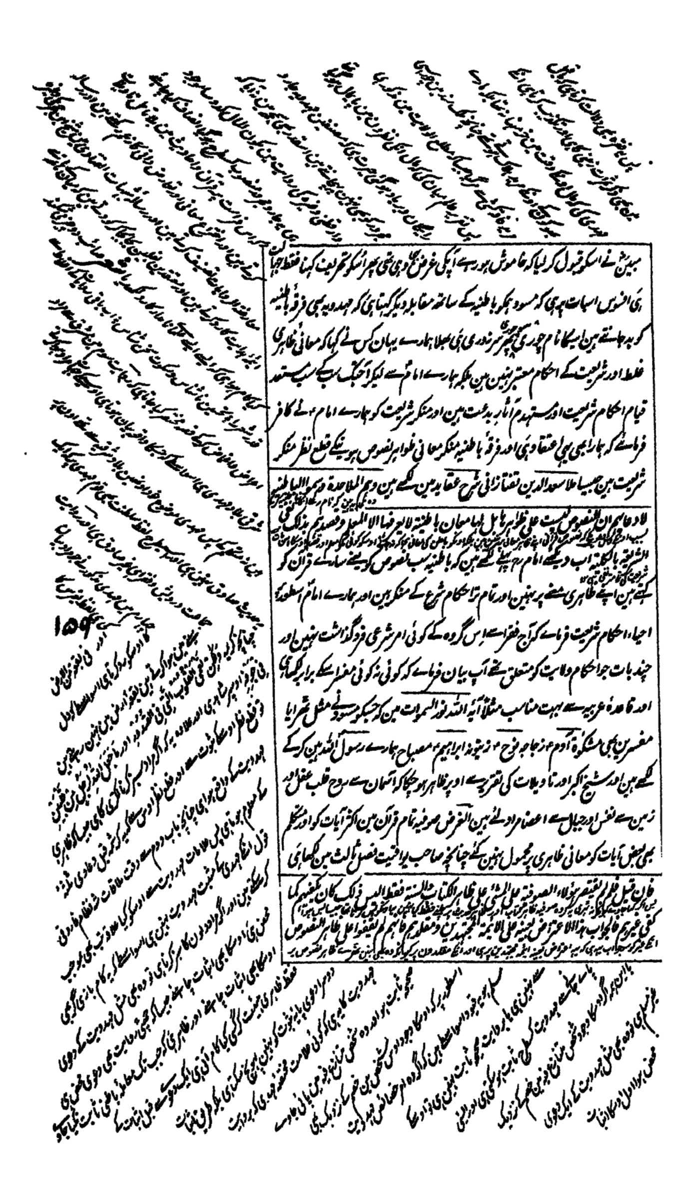
ذکر ہی وہان کثرت اور جہان نور کا بیان ہو وہان حقیقت ظلمت اور جس جگہہ حدوث کی تحقیق ہی

وہان قدم کی تدقیق اور جب عدم کو بیان کرین وجود کو بھی واضح کرتے ہین اس لئے آپ نے بیان

وحدت ذاتیہ مین ظہور کثرت امکانیہ بھی بیان کئے کہ اس پر بندگیمیان عبدالملک سجاوندی رحمہ نے اشارہ

فرماے وگرنہ مبتین کو خبر نہو تی کہ اللہ تعالی لم یلد ولم یولد نہین بلکہ یہہ اعتقاد رکھے ہین کہ اسکو اولاد ہی

اور ماں باپ بھی ہیں بندگمیاں عبد الملک سجاوندی کہ جسکی کتاب سراج الابصار مشہور ہی اُسکو
اقتدا کرتے بلکہ ادنی مسلمان بہہ جانتا ہی کہ اللہ تعالی کو ماں باپ اور جورو کے بالے ہیں اس اعتراض پر
ہر ادنی مسود کے ہم مذہب ہنسینگے چہ جائیکہ علما کیونکہ جسکو ذات باری عز اسمہ کے جننے اور جنے جانے
سے خبر نہو اُس سے علما قرآن کا بیان کیونکر سنینگے اور ویسے شخص کی اقتدا کسطور پر کرینگے چنانچہ
احوال میں درویش احمد کے صاحب رشحات نے لکھا ہی و شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری قدس اللہ
سرہ دیدہ شد کہ در مقام کہ فرمودند میان ما و تو نسبت پدر و فرزندی باشد چنانچہ درمیان حق تعالی و تو
نباشد یعنے اپنے میں خدا میں اور ایسا ایک اشارہ بیان کے طور پر قولہ تعالی قد جاءکم من اللہ نور
و کتاب مبین کے نیچے حسینی میں لکھا ہی کہ در نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص مذکور ست کہ اصل و
منشا و معاد جملہ خلایق حضرت حقیقت الحقایق ست و آن حقیقت محمدی و نور احدی ست کہ صورت
حضرت واحدی احدی ست جامع جملہ کمالات الہی و کیانی و وا ضع میزان ہمہ مراتب اعتدالات
ملکی و حیوانی و انسانی آن حضرت ست الخ الحاصل جبکہ بیان توحید و تنزیہ معا کثرت و تشبیہ کا ذکر
بھی اُس جگہہ لازم ہونے سے جناب بندگمیاں شہ دلاور نے یلد و یولد فرماے اور اسکا بیان بھی کیے
مگر ناقل نے بسبب اختصار کے کہ تحریر اور تبین میں بڑا فرق ہی اُتنا ہی ذکر کئے یعنے حقیقت محمدیہ
بھی کہ اسکا ظل ہی اُسکو بھی وحدت کہتے ہیں کہ جسکے سبب سے رسول فرماے انا من نور اللہ
و کل شئی من نوری اور با فضل المسطلون کی تفسیر میں حسینی میں لکھے ہیں کہ از حسین بن منصور منقول ست
کہ فرمودہ اند غائب از حقائق سوال ست چگونہ جواب دہد پس امر مخاطب و مجیب بنہایت نازل
است ع تو درمیان ہیچ نہ ہر چہ ہست اوست ٭ ہم خود الست گوید و ہم خود بلی کند ٭ فاما اسکا
نام تفسیر و تاویل ہی نہ تحریف و تبدیل کیونکہ بیان لم زاید ہی کہیں یا بیجا تو تحریف و تبدیل بول
سکتے ہیں بلکہ بندگمیاں عبد الملک سجاوندی نے اسکو صاف کر دیا کہ آپ شان ولایت بیان کرنے کو



مبین نے اسکو قبول کر لیا کہ خاموش ہو رہے آپکی غرض بجز وہی تھی پھر اسکو تعریف کہنا فقط جہالت

ہی افسوس اسبات پر ہی کہ مسعود ہمکو باطنیہ کے ساتھ مقابلہ و یکرکہتا ہی کہ جہدویہ بھی فرقہ باطنیہ

کو بد جانتے ہیں ایسکا نام چوری پھر سرزوری ہی بھلا ہمارے یہان کس نے کہا کہ معانی ظاہری

غلط اور شریعت کے احکام معتبر نہین ہین بلکہ ہمارے امام سے لیکر آجتک سب کے سب مستعد

قیام احکام شریعت اور مستہدم آثار بدعت ہین اور منکر شریعت کو ہمارے امام نے کافر

فرماتے کہ ہمارا بھی یہی اعتقاد ہی اور فرقہ باطنیہ منکر معانی ظواہر نصوص ہونیکے قطع نظر منکر

شریعت ہین جیسا ملا سعد الدین تفتازانی شرح عقاید مین لکھے ہین وسموا الباطنیہ

لادعائہم ان النصوص لیست علی ظواہرہا بل لہا معان باطنیۃ لا یعرفہا الا المعلم وقصدہم بذلک نفی

الشریعۃ بالکلیۃ اب دیکھے امام رح پہلے لکھے ہین کہ باطنیہ سب نصوص کو یعنے سارے قران کو

کہتے ہین اپنے ظاہری معنے پر نہین اور تمام تر احکام شرع کے منکر ہین اور ہمارے امام اسطور کو

احیاء احکام شریعت فرماے کہ آج فقرا اس گروہ کے کوئی امر شرعی فروگذاشت نہین اور

چند بات جو احکام ولایت کو متعلق تھے آپ بیان فرماے کہ کوئی نہ کوئی مفسر اسکے برابر لکھا ہی

اور قاعدہ عربیہ سے بہت مناسب مثلا آیۂ اللہ نور السموات مین کہ جسکو مسعود نے مثل ٹھہرایا

مفسرین بھی مشکوٰۃ آدم ع زجاجہ نوح ع زیتونہ ابراہیم ع مصباح ہمارے رسول اللہ ہین کرکے

لکھے ہین اور شیخ اکبر اور تاویلات کی تقریر سے اوپر ظاہر ہو چکا کہ آسمان سے روح قلب عقل اور

زمین سے نفس اور جبال سے اعضا مراد لئے ہین الغرض صوفیہ تمام قران مین اکثر آیات کو اور متکلم

بھی بعض آیات کو معانی ظاہری پر محمول نہین کئے چنانچہ صاحب یواقیت فصل ثالث مین لکھا ہی

فان قیل فلم لم یقتصر ہؤلاء الصوفیۃ علی المشی علی ظاہر الکتاب والسنۃ فقط الیس ذلک کان یکفیہم کما

کفی غیرہم فالجواب ہذا الاعتراض بعینہ علی الائمۃ المجتہدین ومقلدیہم فانہم لم یقفوا علی ظاہر النصوص

ولا اقتصر واعليه بل استنبطوا في النصوص ما اختفى من الاحكام والوقايع كما هو مشاهد الخ اس سے

یہہ بات معلوم ہوئی کہ صوفیہ اور متکلمین سب کے سب فقط ظاہر نصوص پر تفسیر کا انحصار نہیں کیے بلکہ

بہت احکام عملی اور اعتقادی کو معانی باطنیہ سے اُن کے اخذ کئے اور اطلاق اُس امر کا یہہ مسود

کی نادانی اور تعصب پر صاف دلیل ہی کیونکہ مہدی کا خاصہ ہی کہ مراد اللہ اور مراد رسول بیان

کرے اللہ تعالی کی تعلیم اور رسول اللہ کی تحقیق سے نہ کہ اپنی قیاس اور راویون کی تحقیق کو بیان

کرے کہ وہ معصوم ہی اور یہہ مخطی ہین با این اوپر عقیدہ شانزدہم وغیرہ مین ثابت ہوا کہ قرآن کو

ظاہر ہی اور باطن بھی پھر فقط ظاہر پر اقتصار کرنا مشبہ کا اعتقاد ہی نہ سنت وجماعت کا مسود

کی بد خلقی **مفتم** رجال احادیث کا ذبہ اور بے اصل روایت کرنا الخ **ہدایت** یہہ کام

منکران کوردل اور مضلان جاہل کا ہی نہ خلیفۃ اللہ اور اُسکے توابع کا علیہم السلام الحاصل

سید محمد بن جعفر المکی جو خلفاء نصیر الدین اودہی کے ہین اپنی کتاب بحر المعانی کے چودہوین

مکتوب مین لکھے ہین کہ خواجہ عالم فرمودہ است الولایۃ افضل من النبوۃ مینی اور اس حدیث کے

اوپر یہہ بھی لکھے ہین بانیطور حضرت رسالت علیہ السلام رمزی ازین اولیاء خود نمودہ وگفتہ کہ

انی رایت رجالا من امتی فی لیلۃ المعراج یریہم اللہ فی مقامی اور اسی مکتوب مین لکھتے ہین

کہ الولایۃ افضل من النبوۃ اکابرین اولیا سے کسی کا کلام ہی پس خلاصہ کلام یہہ ہی کہ جو ولایت

حدیث مین مذکور ہی اُس سے مراد ولایت مقیدہ ہی اور جو کلام اولیاء اللہ سے ہی اُس سے

مراد ولایت مطلقہ ہی جواب ثانی سند احادیث مین اکثر سلف سے لیکر آجتک اختلاف

رہا پس اب کسیکو یہہ طاقت نہین کہ بول سکے یہہ حدیث نہین ہی اگر کوئی کسی حدیث کی

روایت کرین کیونکہ صحت احادیث فقط صحاح پر یا محدثین کے کتب پر ہی موقوف نہین بہت

احادیث اولیاء اللہ سے بھی مروی ہین چنانچہ اوسکا ذکر اوپر بدلایل گذرا اور آگے بھی آئیگا انشاء اللہ تعالی

بلکہ مسعود خود اکثر جا اختلاف علماے ظاہر بیان کیا ہی مثلا باب سوم دلیل پنجم مین حاتم
الحفاظ سیوطی اور ایک اُن کے محل ادب کسی بزرگ کے لئے ایک حدیث مین ایسا اختلاف
بیان کیا ہی یا سیوطی اسمین مخطی ہوکر مورد وعید ہی یا وہ بزرگ اور اسی دلیل مین الدنیا
سبعة الاف سنة الخ کو محض خلاف کہا ہی ہذا القیاس علماے ظاہر کو اولیاء اللہ کی حدیثون کی
سند مین ایسا کلام رہا کہ انکی تکفیر پر فتوے دیئے اور بہت سے فضلاے متاخرین ان متقدمین کو
جاہلہ پر دلایل قویہ بنا دیئے مثلا بحر العلوم کی شرح منار مین ہی الہام حجت قاطع نیست اگر مخالف
قیاس باشد القیاس خطاست واگر مخالف خبر مروی افتد این الہام دلیل افتد یا آنکہ
این خبر صحیح نیست اور یہہ عبارت شاہ محی الدین صاحب ویلوری اپنی کتاب فصل الخطاب
کے مقدمہ دوم مین بہی حاشیہ لکھے ہین اور لکھے ہین امام ربانی نے لکہا ہی اجتہاد مستند
برائے است والہام مستند بخالق رائے پس در الہام یک قسم اصالت پیدا شد کہ در اجتہاد
نیست والہام شبیہ اعلام نبی است کہ ماخذ سنت است پس اب جانئے جواب اول ثابت
ہوچکا کہ حدیث مین ذکر ولایت مقیدہ کا ہی اور قول مین کسی بزرگ کے ذکر ولایت مطلقہ کا
تو فرمان ہمارے امام کا محی الدین ابن عربی رح کے لئے درست اور یقین ہوا اور انکا لکہنا بہی
سچ ٹہرا رجا سوال دیگر الخ **ہدایت** یہان مراد نبی سے محمد نبی ہین نہ اسم جنس کیونکہ جواب
سے ہمارے امام ع کے صاف ظاہر ہی کہ آپ نے فرمایا رسول ص نے فرمائے الولایت افضل الخ
اور ولایت محمدی ذات مہدی ع ہی اسکا بیان انشاء اللہ تعالی باب تسویہ مین ہوگا اور
مسعود نے ولایت محمدیہ کو اوصاف اور اعراض سے جو فہم کیا ہی دلیل نادانستگی ہی کیونکہ
اوصاف انسانیہ زاید بر ذات ہین ولایت اور نبوت ہمارے رسول ص کی ذاتیات سے
ہی جیسا رسول ص فرمائے ہین کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اور شیخ اکبر فصوص کے فص

شیثیہ مین اس حدیث کے بعد فرماتے ہین کذا خاتم الاولیاء کان ولیا وآدم بین الماء والطین
اور دوسرے اولیا وانبیا کی ولایت ونبوت صفات وعوارض سے ہی اور غرض امام کی
فرمان کی یہہ ہی کہ یہہ بات مین اب نہین کہتا ہون رسول خود آپ کہہ چکے ہین جیسا قریب گذرا
رجا اشکال دیگر الخ **ہدایت** اسکا حل یہہ ہی کہ نبوت تشریعی ولایت کی فرع اور تحت
مین اسیکے داخل ہی چنانچہ فصوص کے فص حکمۃ قدریہ فی کلمۃ عزیزیہ مین محی الدین ابن عربی رح
لکھے ہین واعلم ان الولایۃ ہی الفلک المحیط العالم ولہذا لم تنقطع ولہا الانباء العالم اور اسیکے تھوڑے
بعد لکھے ہین فمرجع الرسول والنبی المشرع الی الولایۃ الخ خلاصہ ان دونون عبارتون کا یہہ ہی
ولایت مانند آسمان کے محیط اور مرجع رسول ونبی کا ہی اور فرماتے ہین کہ نبوت تشریعی کو
انقطاع ہی اور ولایت کو انقطاع نہین چنانچہ فصوص الحکم کے فص شیثیہ مین لکھتے ہین
فان الرسالۃ والنبوۃ اعنی نبوۃ التشریع ورسالتہ تنقطعان والولایۃ لا تنقطع ابدا انتہی اب
جانئے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ مسود کو علم اولیا سے کہ علم حقایق اور معارف ہی بالکل بہرہ
نہین اسلئے اسکو نہ ولایت کی معنی کی خبر ہی نہ نبوت کی حقیقت جانتا ہی نہ مراتب رسول اللہ
سے آگاہ ہی نہ مدارج مہدی سے تنگاہ یہہ بیان انشاء اللہ تعالی باب ہشتم مین مفصل مرقوم ہوگا
اب اتنا جانئے ولایت ونبوت خاتمین مانند تخم اور جہاز کے ہی کشف اس امر کا بجز کسی شیخ
کامل کے ہونا محال ہی بیچارے علمائے ظاہر اس مقام مین کالاعمی ہین یہہ رسالہ اس سے زیادہ
بیان کی گنجایش نہ رکھنے سے لکھا نہین گیا ورنہ یہہ بحث بہت دور دراز ہی اگر کسیکو منظور ہو تو میرے
پیر ومرشد کہ قطب المدار اس عصر کے ہین مدظلہ القدس انکے قدم پکڑے اور مراد حاصل کرے
پس اب مسود کے سب اشکال واعتراضات جو بسبب ناوانستگی کے تھے ہباء منثورا ہوگئے فاما
مسود کی اس جرأت پر حیرت ہی کہ کس بیباکی سے لکھدیا کیونکہ ماہیت انسانیہ مین سب افراد

متساوی الاقدام ہیں جیسی کہ اجناب ہی فرماتے ہیں انما انا بشر مثلکم الخ واسطے برین کو باطنی
بہر بھی نہیں دیکھا کہ جناب خاتم کو سایہ نہین اور بول وبراز کسی نے دیکھا نہین اور کسی کو اگر ہات
لگ جاوے تو بہہ خوشبو پیدا ہو کہ مدت تک نہ نکلے پس آپکا جسم مبارک ہمارے روح سے
لطیف تر تھا چنانچہ بعضے اولیاء اللہ لکھتے ہین قومی از محمد صورتی وبتی و شخصی میدیدند
والبشر والبشریۃ با بیندگان ظاہری نمودند کہ قل انما انا بشر مثلکم است تا ایشان در ہمقام گفتند
وقالوا ما لہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق اما جان اور ابر اہل بصیرت بحقیقت
نمودند تا بیجان محو حقیقت او بدیدند بعضے گفتند اللہم اجعلنا من امۃ محمد وبعضے گفتند لا تحرمنا
من صحبۃ محمد وبعضی گفتند ارزقنا شفاعۃ محمد اگر درین حالت ودرین ولایت او را البشریت جہ بدیدند
یا او را البشر گویند کافر گردند برخوان فقالوا البشر یہدوننا فکفروا بہ تا ہوی نیز بیان گردانی لست
کاحد منکم من تمہید عین القضات ہمدانی رح رجا مثال دوم صاحب شواہد الولایت الخ
ہدایت اگرچہ صحت احادیث مین خلاف اہل ظواہر اور اہل باطن کو متعدد مقامون مین
ہم نے بیان کیا بلکہ ابھی اسی بحث مین مسعود کی تحریر سے ثابت کیا گیا کہ علمائے ظاہری صحت
احادیث مین ایسا خلاف کئے ہین کہ کسی حدیث کو ایک نے صحیح جانا تو دوسرے نے اسکو
وضعی کہا اور چند احادیث جو یہان جسکو مسعود نے بے اصل جانا ہی اسکی صحت کتب معتبر
سے باب اول کے تتمہ مین ہو چکی اور اسی بحث مین بحر المعانی کے حوالے سے بھی ایک حدیث
گذری کہ وہ روایت رجالا من امتی الخ ہی اور شیخ کبیر صدر الدین قونوی تبصرے مین لکھتے
ہین طائفہ را کہ از کمال اولیاء امۃ محمد از اذواق طور او صلی اللہ علیہ وسلم نصیبی است وایشانرا
انبیاء الاولیاء خوانند وخلفاء وورثہ واخوان حضرت مصطفی علی الحقیقت ایشانند واشوقاہ الی
لقاء اخوانی من بعدی اشارہ بدین طائفہ مخصوص است وعلماء امتی کانبیاء سایر الامم ہم

ایضاً تنقش الخ اور اس عبارت کو مولوی شاہ محی الدین صاحب قادری ویلوری نے
اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمہ دوم اور فایدہ چہارم مین لکھے ہین اور باقی احادیث
کی صحت بھی اسی پر قیاس کرین۔ خصوصاً مسود تعین ختم اولیا مین کہا ہی کہ بیہ اصطلاح
حادث ہی الخ دلیل کم فہمی ہی واے برین عقل و از دون فرمان بندگیان سید خوندمیر
صدیق ولایت کا خلاصہ یہہ ہی خبر مہدی کی مین تعین ختم اولیا ہی مگر جیسا احکام ولایت
مخفی اور محتجب رہے ویسا ہی بیان ختمیت ولایت بھی پوشیدہ رہا خاما مہدی ہی خاتم الولایت
ہونے سے تعین و ذکر مہدی کا ہی تعین و ذکر خاتم اولیا کہنا کچھ ممانعت نہین رکھتا کیونکہ کمالیت
دین ختم نبوت پر بسبب اتمام نزول احکام کے ہی اور کمالیت دین ختم ولایت پر بسبب اتمام
بیان اسکے اور حصول مقام کے کہ معارف الٰہی مین ہوتا ہی اسی لئے رسول کو اللہ تعالیٰ جل شانہ
فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم الآیہ اسواسطے مہدی کے لئے رسول فرماے یختم اللہ بہ الدین
یہہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہی کہ حدیث مین مراد کمال دین سے بیان معارف الٰہی اور حصول
مقام کی ہی یعنے آج کے دن جو اللہ تعالیٰ فرمایا سو دن اللہ تعالیٰ کا ہمارے ہزار برس کا ہی
کہ خروج مہدی اسی مین ہوا پس یہی اشارہ ختمیت ولایت پر کہ ختم ولایت بیان معارف الٰہی و
حقایق توحید ذات نامتناہی ہی کہ مہدی اسکی حقیقت رکھتے ہین چنانچہ سعد الدین حموی رحم
فرماے کہ مہدی کے شرائک نعلین سے آثار معارف اور توحید ظاہر ہونگے مگر اس حقیقت توحید
کا کشف جب اولیاء اللہ کو ہوا بسبب قرب وقت خروج جیسا ہمارے نبی کے بعث کے وقت
مین ہوا تھا تردد مین تہے کیونکہ یہہ مقام اعلیٰ ہی انکے بعض کا قیاس اسین قاصر رہا بسبب
اخبار مختلفہ کے اور بعض کو جو یقین ہوا بیان برابر کرتے کہ مہدی خاتم الاولیا ہی اور نوسو کے
بعد یعنے ہزار ہی مین آپکا ظہور ہی اور ایسا ہی ہوا اور الہام اولیا امور غیبیہ مین محدثین اور

مجتہدین کے روایات اور قیاس سے اتباع کے لئے افضل ہی جیسا شاہ محی الدین صاحب قادری

اپنے فصل الخطاب کے مقدمۂ دوم مین لکھے ہین امام ربانی در مکتوب پنجاہ و پنجم جلد دوم میفرمائد

پس رواست کہ خواص اہل اللہ در معارف ذات و صفات و افعال او تعالی بعضے از اسرار درو فائض

فہم کنند کہ ظاہر شریعت ازان معارف ساکت است علما ظواہر در امور دین اخبار غیبیہ را مخصوص با نبیا

پیغمبران می دانند و دیگرانرا در ان اخبار شرکت نمی دہند این معنی منافی ورا ثت است و نفی است عم

بسیاری از علوم و معارف صحیحہ را کہ بدین متین تعلق دارد آری احکام شرعیہ مربوط با و از رابعہ است

کہ الہام را در ان گنجایش نیست اما امور دینیہ کہ ما ورای احکام شرعیت است بسیار است کہ اصل خامس

در انجا الہام است تو ان گفت کہ اصل ثالث الہام است بعد کتاب و سنت این اصل تا انقراض عالم

برپاست پس دیگرانرا باین بزرگواران چہ نسبت بعد او بداقیت کے فصل ثالث مین لکھا ہی

شیخ اکبر نے فرمایا ہی اولیاء اللہ کا معلم خدا ہی اور علما ظاہر کا معلم او نکا قیاس و فکر پس جنکا معلم خدا ہو

وہی اتباع کو تیرے حقدار ہین **مسود کی بدخلقی ہشتم** رجا جو فصل کہ حضرت رسالت پناہ

نے الخ **ہدایت** مسود ہمارے امام اور اُن کے توابع کے ہر کلام مین بیجے معانیان

کرتا ہی بیان ہمی مانند کور مادرزاد کے بتحیر تمام کہتا ہی کہ یہہ عجیب رنگ و ڈھنگ ہی الخ

بلکہ حقیقت تو یہہ ہی کہ ہر بندہ اللہ کے منکرین ایسا ہی متحیر رہتے ہین یہان مراد تعین

وظائف و ادرارات سلاطین و امرا کی ہی کہ ہر فرع تعین کا وہی اصل ہوتا ہی کیمیا سعادت کے

دوسرے رکن سے چوتھے اصل کے چوتھے باب مین ہی جو چیز اس زمانے کے سلاطین کے پاس ہی

جسکو مسلمانون سے لطور خراج یا جرمانہ یا رشوت کے لئے ہون سب حرام ہی اور تین قسم کے

مال حلال ہین ایک وہ جو مال کفار سے لوٹے ہون بیچے حربیوں کے دوسرا وہ جزیہ جو ذمیون سے لئے ہون

شرع کے طور پر بیعہ جزیہ کے طور پر تیسرا مال میراث ہی ایسے کا جو مرجاوے اور اسکا کوئی وارث نہو

کہ یہ حال مسلمانوں کے کام کا ہی اور جب اس زمانے میں ایسا مال حلال نادر ہی اور اکثر مال
خلط ہو جاتا ہی تو ان سلاطین سے کہ لینا درست نہیں اتنی بات سمجھ کے فصل اول میں جو
ہیں معلوم کیجئے کہ علما و صوفیا کو سلاطین اور عمال کے ساتھ تین حالتیں ہیں ایک یہ کہ نہ وے
ان کے پاس جاویں نہ وہ انکے ملنے ہی آویں یہی بہتر ہی دوسری حالت یہ کہ انکے پاس جا کر
سلام اپنا کریں یہ بات شرع میں نہایت بری ہی مگر یہ کہ کچھ ضرورت واقع ہو جیسے وہ پکڑ بلا
منگا دیں یا اپنی آبرو جاتی ہو یا جان کا نقصان نظر آتا ہو مجبور ہو گئے ہیں ایک بار حضرت امرا ایسے
ظالم کی صفت بیان کرتے تھے پھر بولے جو ان سے پرہیز کریگا بچیگا اور جو ان کے ساتھ دنیا
کی حرص میں پڑیگا وہ بھی ان میں داخل ہی اور حضرت فرماتے ہیں کہ میرے بعد بادشاہان
ظالم پیدا ہونگے جو ان کے دروغ اور ظلم کو قبول کریگا اور راضی رہیگا وہ میری امت سے
نہیں ہی اور قیامت میں میری حوض کے طرف اسکو راستہ نہ ملیگا اور ابو ذر نے سلمہ سے کہا
کہ بادشاہ کی درگاہ سے دور رہ کر ان کی دنیا سے جسقدر تجھے پہنچیگا اس سے زیادہ تیرے
دین کا نقصان ہوگا عبادہ بن الصامت نے کہا ہی کہ علما اور زہاد کی دوستی تونگروں اور
امراؤں کے ساتھ نفاق اور ریا کی دلیل ہی اب دیکھئے اصحاب اپنے وقت کے بادشاہوں کا
مال برا جانتے اور امام محمد غزالی حرام فرماتے اب کا وقت تو کچھ اور ہی پاتے ہیں ہمارے امام جونپوری
مہدویت کا کئے اکثر امرا و سلاطین آپ کے منکر رہے پس اصل پر تعین کا مال منکران تھا الا بر
نام واسطے مطابق لاکن حکم الکل کے تعین کو تعین فرمائے اور جو حلال تھا اسکو لینے حکم کئے
مسود اتنی صاف بات بھی کہ موافق شرع کی تھی نہ سمجھا اور اس وظائف و ادرارات بادشاہان
اور امراے ظالم کو رسول اللہ اور خلفاے راشدین کے تعین معاش اور یومیہ جات پر قیاس
کر دلیل جہالت و بیعلمی پیاں لاکن عجب تر یہ معتقد ہی کہ مسود نے سمجھا یہ کہہ دیا بلکہ آجتک امت کا ...

یہ حدیث ہے الٰہی اور رسول فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے پادشاہوں کا موافق میری امت سے تین
پھر امت کہلانا تیری شہرہ کی بات ہے اب جانتے کہ مسودہ کو توکل کے معنے سے بالکل خبر نہیں
اگر تحقیق ہے نہ گفتا کہ اگر جزیرہ جانے سے معین ہووے الخ کیونکہ توکل کی بنا نہیں ہے کیمیا سعادت کے
توکل کے اعمال کے بیان میں لکھے ہیں کہ توکل بحیز ہوئے ممکن نہیں ہے اور ہی توکل کی تحریر
ہی ہاتھی اور منہ ہو کی حقیقت میں لکھتے ہیں سو اسکا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص کے نزدیک
نیچ ہی اسکے گلنے کے خوف سے پیسوں کے باقی رہنے کی تحقیق پر اسکو بجز الے ایسا ہی
دنیا فنا ہونے کی نظر سے عاقبت کے بدلے میں ترک کرنے کو زہد کہتے ہیں یعنے جو آتی
ہوئی دنیا کی متاع جو مباح ہے اُسکو اپنے اختیار سے چھوڑ دیوے یہ ادنیٰ مرتبہ ہے اعلیٰ
مرتبہ یہ ہے کہ دنیا و آخرت دونوں سے دست بردار ہو اتنی خلاصہ کا اور توکل کے اعمال کے
بیان میں لکھتے ہیں وہ صوفیان جو خانقاہ میں گوشہ نشین ہوتے ہیں اور اُن کے خادم
مرید کسب وغیرہ کے لئے باہر جاکر کچھ لاتے ہیں انکا توکل ناقص ہے جیسا کہ کسب کرنیوالے کا
توکل ضعیف ہے اگر کسی مشہور جگہہ پر بیٹھے پس بازاری سر کیا ہے اگر اُسکا دل اہل خلق کے
لانے طرف ہو تو یہ بھی کاسب کا سا ناقص ہے خلاصہ رکن چہارم کی اصل چہارم
زاہد و قناعت کرنیکے بیان میں لکھتے ہیں اور آیندہ کھانیکی چیز رکھنے میں اصلی وجہ یہ ہے
کہ ایک وقت کے قوت سے زیادہ نہ رکھے اور عایشہ صدیقہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ
کے گھر میں کبھی ایسا ہوتا کہ چالیس دن چراغ نہ لگتا اور کھجور و پانی کے سوا کے کھانا نہ ہوتا اور
لکھتے ہیں کہ ایک روز رسولؐ سفر سے تشریف لاتے ہوے فاطمہؓ کے دروازے پہنچے
اور دروازے پر پردہ اور ہاتوں میں بی بی کے دو چاندی کے کڑے دیکھ کر کراہت سے
واپس ہوئے فاطمہؓ اسبات کو سمجھ کر دیر درم کو کڑے بیچ اُس پردے سمیت خیرات کر دینے بعد

پس رسول مقبول صلعم فرماتے کہ اٹھا لے گئے ہین عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہین
ایک روز رسول اللہ نے مجھکو کہ ان چھ دینار کو اٹھالا رات تک سب تقسیم کئے مگر چھ دینار باقی رہے پس آپ
تمام رات آرام نہ فرماتے جس وقت بات ارشاد فرمایا کہ وہ دینے تقسیم ہوگئے اور فرماتے کہ اگر مین
مرتا اور یہہ چھ دینار باقی رہتے میرا کیا حال ہوتا اور ایک وقت عائشہ کے دروازے پر ایک پردہ
دیکھکر رسول اللہ فرماتے یہہ پردہ کے دیکھنے سے مجھے دنیا یاد آتی ہی فلان کو دیدو اور نہی باقی مقصود
مسعود کی دنیا طلبی پر نظر کرکے کہتا ہی ترک اسباب کا نام توکل نہین ہی الخ پس رسول کیون ترک
اسباب کئے اور حکم فرماتے چنانچہ روایت ہی کہ جب رسول کی وفات ہوئی عائشہ صدیقہ نے
ایک کمل اور ایک موٹی ازار نکالے اور فرماتے کہ یہی حضرت کا اسباب ہی اور رکھے ہین وہ کہتی
ہی کہ ایک روز ایک کپڑا پہنے ہوئے جناب رسالتمآب کو ہدیہ آنے سے پہنے اسیوقت نکالکے
فرماتے یہہ ابوجہم کو دیدو اور اسکی فلان کمل لاؤ کہ اسکے پہننے میری آنکھ کو اپنی طرف لگالیا پس
کونسا ایسا ہی کہ رسول سے زیادہ زاہد و متوکل ہو کہ باوجود جمع اسباب کے اسکی طرف نظر کرے
اسی لئے ضرور ہی کہ ترک اشیاء مباح کرے کہ اصل توکل یہی ہی اور جو گذرا اگر بقدر کفایت
اسمین داخل نہین کہ وہ بھی حلال ہو جب ترک اسباب کفایت سے زیادہ ضروری ہی تو ترک یہہ
اور تعین کہ جسکا ذکر قریب گذرا الطریق یا دلی واجب ہوا اور لینے والا اسکا ملعون کہ الدنیا ملعونۃ
وملعون ما فیہا وارد ہی اسی لئے کیمیائے سعادت کے تیسرے رکن کی چھٹی اصل مال کے آفتون مین
لکھتے ہین سو خلاصہ اسکا یہہ ہی آدمی کو قدرت مال پر ہو کر معصیت مین پڑا تو ہلاک ہوگا اگر صبر کریگا
تو محنت مین پڑیگا کیونکہ یہہ بڑی دشوار ہی ہی اگر گیا تو دنیا مین مباح چیزون کی لذت سے
بچنا دشوار تر ہی کہ جسکی نباہ کے لئے ضرور بادشاہ کی کلک کا محتاج ہوگا کہ اسکے آفات بہت سے
ہین اسی لئے رسول حب الدنیا راس کل خطیئۃ فرماتے پس یہہ آفت ایک نہ دس نہ سو بلکہ

۱۶۸

بحساب ہین اور یہہ ایک غار دوزخ کا سا ہی کہ جسکو نہایت نہین اگر تنعم اور خواہش سے بچے تو
بہی اسکا تعلق خدا کے ذکر اور اسکے عظمت کے خیال سے کبہی نہ کبہی باز رکہیگا حالانکہ تمام عبادتون
کا خلاصہ ذکر ہی پس جو کوئی چاہتا ہی دنیا کے اسباب کے ساتہہ خاطر جمعی ذکر کی حاصل کرے وہ
اس شخص کے مانند ہی کہ پانی مین ڈوبے اور ارادہ کرے کہ نہ بہیگون اسی لئے عقلمند دنیا سے
قدر ضرورت پر اکتفا کئے اور حضرت رسالت پناہ اپنے اہل بیت کے لئے دعا مانگے کہ
یا اللہ میری آل کو قوت بقدر کفایت دے انتہی عرف شرع مین کفایت و ضرورت یہہ ہی کہ
موٹا کہانا اتنا کہ جان بچے اور کپڑا موٹا ایسا کہ بدن ڈہپے اور گہر ایسا کہ دہوپ اور بارش
ٹہنڈ کی پناہ رہے اور اگر ضرور ہو نکاح کرے گہر بہی عورت کو یا جورو والے مرد کو چاہئے
وگرنہ مسجد و یا خانقاہ بس ہی یہی خلاصہ کیمیاے سعادت اور احیاء العلوم کا ہی اسی لئے امام
حسن بعد اتمام ایام خلافتِ کبری جو چہہ مہینے تہے ترک قصد حکومت کئے **مسعود کی**
بدخلقی نہم رجا ترک کسب حلال الخ **ہدایت** مسعود کی عبارت سے جعل سازی
صاف نظر آتی ہی یعنے جواب مذکور سب صوفیہ کا عقیدہ ہی نہ فقط ہمارا اور قول مسعود کا اسواسطے
ہم کسب نہین کرتے ہین الخ محض افترا ہی کیونکہ انکا کسب نکرنا اسواسطے ہی کہ کاسب کا توکل
ضعیف ہی جیسا مسعود کی بدخلقی ہشتم مین اسکا بیان ہوا اور انکا ہرام موافق اس فرمان
رسول کے ہی ان اللہ یحب معالی الامور واشرافہا ویبغض سفسافہا اسی لئے اہل بیت رسول
(یہ ہے کہ اللہ تعالی دوست رکہتا ہی بلند چیزونکو اور دشمن رکہتا ہی کمینے کامونکو)
اور اکثر اصحاب رسول اللہ مانند اصحاب صفہ وغیرہ کے اور اکثر مشائخین کبار کسب وغیرہ ہرگز
نہین کئے چنانچہ آج یہہ بات انکی اولاد مین جو مسعود کے ہم مذہب ہین جاری ہی اور بعض
انبیا اور اولیا جو کسب کئے یا تعلیم کے واسطے کئے جیسا رسول نے نماز بہی قضا کئے وگرنہ شان رسول
کی اس موافق نہین کہ نماز قضا کرے یا اپنے توکل کو چہپانے چنانچہ کیمیا کے چوتہے رکن کے

آٹھوین اصل ہے توکل کے اعمال کے بیان مین ہی ابو جعفر حداد رحمہ جو خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ کے پیر ہین فرماتے ہین کہ مین توکل کے چھپانے کو بیس سال کسب کیا مگر کبھو اُس کسب کی کمائی سے ایکدرم دیکر حمام کو نہین گیا سب خیرات کر دیا خلاصہ الغرض بعض انبیا اور صحابہ کا کسب اسلئے تھا کہ انکو سلطنت دنیوی سے بھی علاقہ تھا اور اُس سے کچھ لیکر کھانیکو مکروہ جانتے تھے کیونکہ وہ حق سب مومنین کا ہوتا ہی جیسا داؤد و سلیمان علیہما السلام نہ یہ کہ انکو یہ یقین تھا کہ ہمکو بن کسب کی روزی نہ ملیگی یہہ کام ناقصون کا ہی اور اسی کے نیچے کیمیا مین لکھتے ہین اس مقام مین توکل کے تین درجے ہین پہلا درجہ جنگل مین بھی بے توشہ جانا یہہ سب سے عالی ہی دوسرا مرتبہ یہہ ہی کہ کسب نکرے اور جنگل مین بھی بے توشہ نجاوے بلکہ کسی مسجد مین اقامت اختیار کرے پر لوگون سے توقع نرکھے تیسرا درجہ یہہ ہی کہ کسب سنت اور شرع کے موافق کرے انتہی خلاصہ اور اسکے بعد لکھے ہین کسب کرنا توکل کا ادنی مرتبہ ہی اور اُسکی حالت پیدا کرنے کی تدبیر مین لکھتے ہین کہ ایک عابد متوکل کسی مسجد مین تھا وہان کا امام اسکو کہا کہ کچھ کسب کرنا تجھے بہتر ہی عابد نے کہا مجھے ہمسایہ کا ایک یہودی دو روٹی کا روز کفیل ہی تو امام نے کہا کہ ایسا ہو تو کسب نکرے بعد اس نے کہا کہ تجھے خدا کے بھروسے یہودی کا بھروسا زیادہ ہی تو امامت مت کیا کر اور ایک مسجد کا امام کسی سے پوچھا کہ تو روٹی کہان سے کھاتا ہی اوسنے کہا ذرہ صبر کر پہلا جو مین نمازان تیرے پیچھے ادا کیا ہون پھیر لون کیونکہ تجھے اللہ پر ایمان نہین ہی اور حذیفہ مرعشی اور ابراہیم ادہم اور ابو یعقوب بصری رحمۃ اللہ علیہم کے حکایات بیان کئے ہین کہ بھوک پر بسبب توکل صبر کئے اور باوجود مجبور و مضطر ہونیکے کسب نہین کئے اور صاحب عیال کے توکل مین لکھتے ہین کہ اگر بھوک کی سختی پر صبر نکر سکے تو کسب کرے کہ یہہ ادنی درجہ ہی اگر سختی کر سکتا ہی اور عیال بھی راضی ہون کسب نکرنا

ادنی ہی کہ اعلی درجہ ہی انتہی خلاصہ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ
رزقہا اب ہم مسعود سے پوچھتے ہین کہ کسیکو بن کسب کے قوت حلال ایسا ملے کہ اسکی جان بچے
اور اسکے عبادات مین خلل واقع نہو اور اسکو اللہ تعالی کی رزاقیت کامل پر بھروسا ہے
سو اسکو بھی کسب کرنا ضرور ہی یا نہین اگر کہے کہ اسکو بھی کسب کرنا فرض ہی تو یہ سب مشائخین کا
خلاف ہی بلکہ اکثر علماے ظواہر کا بھی کیونکہ بہت علماے سلف بھی ایسی روزی سے عمر بسر کئے اور
کرتے ہین ہمارے امام کا دعوی توکل تمام کا تھا کہ بن زہد کے آدمی متوکل نہین ہو سکتا
پس زہد تو بن ترک طلب حلال حاصل نہین بلکہ کمال وہ ہی کہ بہشت بھی نچاہے جیسا کہ احیاء وغیرہ
سے اسی بحث مین اوپر لکھے گیا اور مسعود کی بد خلقی یا ندہم مین بھی اسکا جواب معلوم ہوگا کہ دونا ان
ایسے لوگون کا ذکر ہی کہ اپنی عمر عزلت مین آخر کئے ہین اور ان کے اسما اور اقوال بھی لکھے
جاوینگے انشاء اللہ اور مسعود نے حدیث جعل رزقی تحت ظل رمحی کا معنے یا بسبب بے سمجھی کے
ایسا لکھا ہی یا بسبب تحریف معنوی کے کیونکہ رسول فرماتے ہین رجعنا من الجہاد الاصغر الی
الجہاد الاکبر ترجمہ پھر گئے ہم چھوٹی لڑائی سے بڑی لڑائی طرف پس اس حدیث سے ثابت ہوا
کہ حضرت آپ ہی جہاد اصغر سے جہاد اکبر طرف پھر گئے ہین اور جو دنیا کے طالب ہین اور اہل دنیا
مانند کتون کے دنیا کے لذات مین دانت لگائے ہین جیسا حدیث مین آیا ہی الدنیا جیفۃ و
طلابہا کلاب یا اب اگر کہین کہ رسول کا کسب جہاد اصغر ہی اور مخالف ایکا ذلیل و صغیر
پس اسمین دوسرے کسب کے کاسب اور کسب بالکل نکرنیوالے برابر ہوے اب ہم حدیث کے صحیح
معنے بیان کرتے ہین اہل انصاف کو ضرور ہی کہ وہ انصاف کی دیوین یعنے رسول فرماتے
ہین کہ اللہ تعالی مجھے کفار سے جہاد کرکے انکا مال لیکر تصرف مین لانیکو حلال کیا ہی بخلاف
دوسرے انبیا کے کہ انکو مال کفار کا لینا درست نتھا اور فرماتے ہین گردانی گئی ذلت اور

١٧١

ہلاک کی اُسکو جو میرے حکم کا خلاف کیا یعنے اسلام نہ لایا یعنے عورتون کو منکرین کے بے نکاح اپنے علاقے مین لانا اور بندے بنانا اور گھرونسے نکال دینا میرے واسطے اللہ تعالی نے حلال کیا ہی کہ یہہ بھی دوسرے انبیا کو نتھا نہ یہہ کہ جو شخص مسلمان جہاد نکرے وہ بھی ذلیل و صغیر ہو بلکہ ایک وقت فقرا صحابہ رسول سے عرض کرواسنے کہ ہم بسبب محتاجی کے نہ خیرات کرسکتے ہین نہ جہاد تو آپ سنے ان کے رسول کی بڑی تعظیم کرکے فرماے کہ تمھاری ایک تسبیح اغنیا کے ہزار دینار کے خیرات اور بندونکے آزاد کرنے اور جہاد کرنے سے افضل ہی کیونکہ وہ لوگ ہمیشہ جہاد اکبر مین مصروف تھے اور رسول سے منع کسب کردی

ہی عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ لاتتخذ والضیعۃ فترغبوا فی الدنیا رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان — عن جبیر بن نفیر مرسلا قال قال رسول اللہ ما اوحی الی ان اجمع المال واکون من التاجرین ولکن اوحی الی ان سبح بحمد ربک وکن من الساجدین واعبد ربک حتی یاتیک الیقین رواہ فی شرح السنۃ وابونعیم فی الحلیۃ عن ابی مسلم اور مسعود حدیث اطیب ما اکلتم من کسبکم الخ جو دلیل لایا ہی مسعود کے جہل مرکب کی دلیل صریح ہی کیونکہ یہہ دلیل ہماری ہی کسواسطے کہ ایک حدیث دوسرے حدیث کی تفسیر ہوا کرتی ہی رسول فرماے ہین کہ تمہارے تین باپ ہین ایک وہ کہ جس سے جنے گئے ہو دوسرا سسرا تیسرا جو علم دین سکھایا پس مریدین فرزندون مین داخل ہین کہ انکی وساطت سے جو پہنچے پیرون کے لئے بھی اطیب ہی اس حدیث کے موافق اور امام احمد رح کی روایت کا خلاصہ یہہ ہی کہ بے صبر آدمی کو بھیک مانگنے سے کسب کرنا اچھا ہی چنانچہ ایک شخص رسول سے سوال کیا آپ نے فرماے کہ کچھ تو رکھتا بھی ہی تو اسنے عرض کیا کہ ایک کاسہ چوبین اور ایک چادر آپ نے کاسہ منگوا کر فروخت کرکے ایک تیشہ منگا کر اسکو

دیگر فرماے کہ لکڑی کاٹ کر لاہا گذر کرنا بھیک نہ مانگنا اگر اپنے ہات سے کسب کا بھی حال اگر نہ
ہوتا اصحاب رسول کوئی اسبات سے محروم نہ تھے کیونکہ انکو ایسے باتون کی بڑی حرص تھی
اور بیہقی رح کی روایت مین جو فضیت بیان ہی مضطر کے لئے ہی کہ اُسکو بن کسب کے کچہ نملے
اور جان کا خوف ہو یا بھیک مانگنا ضرور پڑے کہ حرام ہی نہ یہہ کہ کسب پر فرض ہی جیسا نماز
روزہ وغیرہ بلکہ یہہ فرض نکاح کے مانند ہی مضطر کے لئے افسوس ہی کہ یہہ تحریفات اور تو جیہات
معانیون مین کرنا اور عالم کو راہِ حق سے فریب دیکر پہرانا دین کی چوری ہی اسی سبب سے رسول اللہ
فرماے کہ علما دین کے چور اور رہزن ہین کسواسطے کہ اکثر اولیاے کبار جو اُن سے بعض کا ذکر
مسود کی بدخلقی یازدہم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی بلکہ اکثر اصحاب رسول اللہ بقول مسود
کے خدا کے گناہ گار ٹہرے کہ مانند جہدیون کے کسب نہین کئے اور آج بہت مشائخ مسود کے
ہم مذہب کسب نہین کرتے ہین کہ اونکے مرید اونکی خدمت کرتے ہین **مسود کی بدخلقی**

دہم رجا دعوی اہل سنت وجماعت مین ہونیکا کرنا الخ ہدایت

یہہ اعتراض بھی مسود کا مانند اعتراضات ماقبل کے یا دلیل جہل مرکب ہی یا دین کی چوری
کیونکہ اول اُس نے کلام امام مین تحریف کیا دوسرا اکابرین صوفیہ نے جس امر کی تحقیق کی
اسکو اعتقاد خوارج بیان کیا پس لازم ہوا کہ اکثر لوگ جو سنت جماعت کہلاتے ہین انکا اعتقاد
بھی خوارج کے اعتقاد سے ملا یعنے جو لوگ اولیاء اللہ کے مرید اور معتقد ہین سب کے سب
خوارج بنے مگر چند مسود سریکے جو منکر اولیاء اللہ ہین وہی سنت جماعت ٹہرے الحاصل
حسینی مین لکل وجہۃ ہو مولیہا الآیہ کی تفسیر مین لکھا ہی سو اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ہر ایک
کے گہمت سے ایک چیز نکلے اور ہر ایک کے دل سے ایک چاہت ظہور کرے کہ وہ اُسکا قبلہ
ہی اور یہہ ابیات بھی لکھا ہی **نظم** قبلہ شاہان بود تاج وکمر قبلہ ارباب دنیا سیم وزر

قبلۂ صورت پرستان آب و گل ٭ قبلۂ معنی شناسان جان و دل ٭ قبلۂ زہاد محراب قبول ٭
قبلۂ بد سیرتان کار فضول ٭ قبلۂ تن پروران خواب و خورش ٭ قبلۂ انسان بدانش پرورش ٭
قبلۂ عاشق وصال بی زوال ٭ قبلۂ عارف جمال ذو الجلال ٭ اور یا ایہا الذین آمنوا آمنوا

کی تفسیر مین لکھا ہی از حضرت سید الطائفہ جنید قدس سرہ منقول ست کہ فرمودند یا ایہا الذین آمنوا آمنوا پنجاہ سال ست کہ در ایمان آوردنم و در ایمان تازہ کردن ہنوز در انم **مثنوی**

دمی بحق زدن محض گناہ ہست ٭ بخود مشغول گشتن کفر راہ ہست ٭ ترا ہر دم کشد پندار ہستی
سوی ظلمت سرای خود پرستی ٭ خودی کفر ست نفی خویش کن زود ٭ کہ جز حق در حقیقت
نیست موجود ٭ اور علی بن الحسین رشحات مین مولانا علاؤ الدین آبری سے انفاس قدسیہ
قسم دوم کے بارہوین رشحے مین لکھا ہی مولانا موصوف نے اس امر کو بیان کر کے
شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ کا یہ شعر دلیل لائے ہین **شعر** ہر آن کو غافل از
حق یک زمان ست ٭ در آندم کافر ست اما نہانست ٭ اگر آن غافلی پیوستہ بودی ٭ در
اسلام بروی بستہ بودی ٭ اور خواجہ امامی اصفہانی کے پہلے رشحے مین لکھا ہی کہ فرماتے
ہین فکر در حقایق و توجہ بجزیات مین کفر ست **مصرع** باخودی کفر و بیخودی دین ست ٭
اور بہت سے اولیاء اللہ سے ایسا ہی منقول ہی اور جو منکر اولیاء اللہ ہی اسکا قول
مجہول ہی فاما جسکو اس امر کی تحقیق منظور ہی انصاف نامے کا باب پنجم دیکھین کہ اسمین
اس امر پر جو آیات کہ دال ہین سو بھی لکھے ہین مگر یہان اسقدر پر ہی کفایت ہوا اور امام محمد غزالی
احیا اور کیمیا وغیرہ مین یہی لکھے ہین کہ کوئی شخص جسکے قید مین اور حبس مین مشغول ہوا وہی
اسکا خدا ہی کہ یہی فرمان امام ع کا ہی چنانچہ انصاف نامے کے باب مذکور مین یون ہی
نقلست کہ حضرت میران علیہ الصلوۃ والسلام فرمودند وجود حیات دنیا کفر ست یعنی

زیستن یکجان ہر کہ خواہد ہستی و خودی گوئیم اموال و اولاد و جزآن متاع حیات دنیا نام
کردند پس مراد اس نقل سے یہ ہی کہ جو اللہ تعالی سے غافل ہو کر اپنی ہستی یعنے دنیا کی محبت
اور زندگی مین مشغول ہوا کہ وہ مال وزن و فرزند وغیرہ اسباب زندگی دنیا ہی کافر ہوا
کہ اللہ تعالی سے منہ پھیرا پس یہی معنی کفر کا ہی جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی زین للناس حب الشہوات
من النساء والبنین الآیہ رجا اب سوال یہ ہی کہ زنان و فرزندان الخ **ہدایت**
یہہ سوال بھی دلیل نادانستگی مسودہ ہی کیونکہ دنیا کے تین درجے ہین ایک درجہ مقدار ضرورت
کا کہ کہانا لباس گھر مرد کو عورت اور عورت کو مرد وغیرہ آدمی کو بجز اسکے گزیر نہین یہہ اشیا
بقدر کفایت داخل دنیا نہین چنانچہ رسول دعا مانگے ہین یا اللہ قوت آل محمد بقدر کفایت
دے اور ابراہیم ع ایک وقت اپنے ایک دوست سے قرض مانگے وحی آئی کہ یا ابراہیم
مین تیرا دوست ہون تو قرض میرے سے کیون نہین چاہا تو عرض کئے کہ یا الہی مین جانتا ہون
کہ دنیا تیری مغضوب ہی اسلئے مین ڈرا پھر وحی آئی کہ بقدر ضرورت دنیا نہین ہی چنانچہ حدیث
مین آیا کہ رسول فرماتے ہین دنیا کو اہل دنیا کے ساتھ چھوڑ دو کہ جسنے اسکو حاجت سے زیادہ
لیگا وہ اسکی ہلاکت کا سبب ہوگی دوسرا درجہ مقدار حاجت کا ہی تیسرا درجہ مقدار زینت
کا لاکن جو مقدار ضرورت پر اکتفا کیا وہ مقصود ہی کہ جسکے لئے اللہ تعالی فرمایا و نہی النفس عن
الہوی فان الجنۃ ہی الماوی مشکات کے باب القیامت مین ہی کہ رسول فرماتے ہین
شرم ڈھانپے اتنا کپڑا اور بھوک دفع کرے اتنی روٹی اور گرمی سردی سے بچے اتنا گھر
روز قیامت داخل پرسش نہین اور جو زینت کو اختیار کیا ہلاک ہوا کہ جسکے لئے اللہ تعالی
فرماتا ہی من کان یرید الدنیا نؤتہ منہا مالہ فی الآخرۃ من نصیب اور حاجت کے مقدار پر جو
اسکے استثنا سے انبیا اولیا علیہم الصلوۃ والسلام قدر کہ قدر ضرورت پر ہی اکتفا کئے تصرف کرنا

از بس خطرناک ہی یہہ سب خلاصہ کیمیاء سعادت کا ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ بقدر کفایت

دنیا مین داخل نہین ہی کہ ترجیح بلا مرجح کہا جاوے اور ترک اسکا بالکلیہ رہبانیت ہی

او میان جب مسود سے کچہ بات بن نہ آئی تیتر بتیر کی بولی پر آیا الیسون کے لئے اللہ تعالی

فرمایا ہی اولئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا

مسود کی بدخلقی یازدہم - رجا - سنت اجابت دعوت الخ

ہدایت خود مسود کے کلام سے چوری اور تحریف ظاہر ہی

یعنے لکہا ہی کہ دائرے سے باہر موافقین مذہب کے مکان پر بہی واسطے ضیافت کے نجاتا

اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دایرے کے اندر ضیافت کو جاتے تہے پہر ترک مطلق ثابت نہوا

اور باب ہشتم انصاف نامے کا ترک ملاقات تارکان ہجرت اور اہل دنیا مین ہی چنانچہ انصاف

نامے کی عبارت یہہ ہی باب ہشتم میل کردن و دوستی کردن با تارکان ہجرت حضرت میران

علیہ الصلوۃ والسلام منع فرمودہ اند و درین باب آیات قرآن و نقلہا سے حضرت میران علیہ السلام

بسیار ست اس عبارت سے دیکہئے کہ بنائے باب یا ترک اجابت دعوت مین ہی یا ترک

صحبت تارکان ہجرت مین اور چند نقل بہی اس سے لکہے جاتے ہین نقل ست از حضرت میران

علیہ السلام اگر کسی ہجرت کردہ از گجرات بخراسان رفتہ باشد و قرابتان او در گجرات باشند

و میل دل او سوء قرابتیان باشد آنکس ظالم ست و در حق ایشان این آیتہا خواندند یا ایہا الذین

امنوا لا تتخذوا آباءکم و ابناءکم و اخوانکم اولیاء الآیہ - قولہ تعالی والذین لم یہاجروا مالکم

من ولایتہم من شیٔ حتی یہاجروا الآیہ نقلست کہ حضرت میرانؑ و مہاجران کہ در خانہ کسی نہ از جہت

طعام خوردن و نہ در مرض و نہ در معذرت رفتند مگر درون دائرہ نقلست از میان

عبد القادر برادری از احمد آباد آمدند و از سید مصطفی عرف غالب خان میران سید محمود را

سلام آوردند میرانؑ بسیار زجر کردند کہ آنجا چرا رفتی کہ سلام آوردی نقلست کہ وقتی ملک

۱۷۷

الہداد رضہ با دائرہ نزدیک شہر والا چند روز ماندند فرمودند کہ مبادا کسی برای ملاقات قرابتان روند در شہر پس باندر دائرہ بیایند ہر جا کہ خواہند بروند یا ہمانجا بانند دیکھئے کہ ان نقلون سے ترک اجابتِ دعوت ہی یا ثبوت سنت عزلت کرچہ اکثر اکابرین اہل تصوف کا اتفاق ہی اللہ تعالی فرماتا ہی قل اللہ ثم ذرہم یعنے اللہ تعالی کے ذکر مین مشغول رہ اور اہل دنیا کو چھوڑ اور فرمایا واہجرہم ہجرا جمیلا یعنے چھوڑ اہل دنیا کو پورا چھوڑنا اور عبد اللہ بن مسعودؓ نے روایت کیا کہ رسولؐ فرماتے ہین ایک زمانہ آویگا کہ آدمی کا دین سلامت نرہیگا مگر بھاگے ایک جاسے دوسری جاے کو اور ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کو اور ایک سوراخ سے دوسری سوراخ کو مانند لومڑیون کے جو اپنے کو لوگون سے چھپاتے ہین آبن سیرینؒ سے روایت ہی فرماے عزلت عبادت ہی اور رسولؐ ایک مدت غار حرہ مین عزلت اختیار کئے تھے اور مالک بن انس رضہ اور سعید بن زید رضہ کہ اکابرینِ صحابہ سے تھے ایسا عزلت اختیار کئے تھے کہ تا دم مرگ نہ جماعت کی نماز مین حاضر ہوئے نہ جنازے مین نہ کسیکی ملاقات کو نہ عیادت کو بلکہ عزلت کی فضیلت کو اکابرین سلف اتفاق کئے ہین مثلاً سفیان ثوری ابراہیم ادہم داؤد طائی فضیل عیاض ابراہیم خواص یوسف اسباط حذیفہ مرعشی بشر حافی رضی اللہ عنہم اجمعین وہم رضوا عنہ یہہ خلاصہ کیمیای سعادت کا ہی باین ہمہ عزلت مین اتنا اعتدال بدرجۂ کمال ہی کہ جس سے کوئی فرض یا واجب یا سنت ترک نہین ہوتا اور اکثر آفات و منہیات سے بچاؤ ہی مثلاً نماز جنازہ اور اشاعت اسکی اور نماز جماعت وغیرہ اور ترک صحبت اہل دنیا کہ جسکے لئے رسولؐ عائشہ صدیقہ رضہ کو فرماے کہ مجھ سے اول بہشت مین ملنا چاہتی ہی تو اہل دنیا کی صحبت ترک کر اور فرماے صہ دنیا کو اہل دنیا کے ساتھ چھوڑ و بلکہ دنیا دارون کی دنیا کو دیکھنا منع فرمائے رسولؐ کو اللہ تعالی فرمایا لا تمدن عینیک الی ما متعنا الایہ اور رسولؐ فرماتے مت دیکھو تم آن کی دنیا کو کہ وہ

تمہارا فتنہ ہی اور یہہ بھی سبب تھا کہ دائرے کے باہر رہنے والونکو فاسق جانتے تھے چنانچہ
کیمیا کے تیسرے رکن سے پانچوین اصل مین ہی کہ ایک روز عیسی م کا گذر ایسے مقام مین ہوا
کہ جہان مردون کے بہت ہڈیان پڑے تھے آپنے حواریون سے فرمایا کہ یہہ لوگ خدا کے
غضب سے مرے ہین حواریون نے انکا کشف حال چاہنے سے آپ نے پکارے ای اہل قبر
سو ایک شخص آواز دیا آپنے پوچھے تم کیا مرے اُس نے کہا دنیا کو دوست رکھنے کے سبب
ہمپر خدا کا غضب ہوکر سب ہلاک ہوکر دوزخ مین ہین آپنے کہے کہ توہی جواب دینے کا کیا سبب
وہ عرض کیا سب کے منہہ مین لگام ہین میرے منہہ مین نہین اسکا یہہ سبب ہی کہ مین اُنمین تھا مگر
دنیا کو دوست رکھنے مین اُن مین داخل نتھا الخ اور حدیث مین آیا ہی کہ فاسق کی دعوت قبولنا
نچاہئے اور امر معروف کرنے نکرنے کی آفت سے بچنا ہی۔ اور مسود احادیث کے معانیون مین
بھی بازنبس تحریف کیا یعنے اجابت کہ معنی مین قبول کرینگے ہی اسکو حاضر ہونیکا معنی کہدیا اور ترک
دعوت کہ بیعذر منع ہی اسکو مطلقا حمل کیا یہہ کہنا اسکا ہماری دلیل ہی چنانچہ لکھا ہی اسی لئے
تھا جب کھانا دائرے کے اندر لایا جاتا تھا کھاتے تھے الخ پس معلوم ہوا کہ دائرے کے باہر
بسبب اندیشہ وقوع آفات کثیرہ کے نہ جاتے تھے کہ یہہ ترک اجابت نہین ہی بلکہ عین اجابت
ہی کہ یہی سنت ہی اب جاننے کہ مسود احادیث کی صحت امام مہ کے موافقت پر منحصر ہونے مین جیسا
ہمپر افترا کیا ہی ویسا ہی یہہ سب اُسیکے مفتریات ہین کہ اسکا ذکر عقیدہ ہفتم اور دلیل ہفدہم
مین بدلائل قاطعہ ہوچکا مذہب مین کذب **مسود کی بدخلقی دوازدہم**
رہا کہ راس واصل تمامی بداخلاقیون کی ہی الخ **ہدایت** مسود کو دروغ گوئی مین
اتنا کمال ہی کہ اس مثل کی حد تک پہنچا یعنے دروغ گو نیم بر وی تو کیونکہ ہمارے اکثر علما فرضی
پڑہنے مین تاکید شدید فرماتے تھے چنانچہ انصاف نامہ کے باب نہم مین کہ مسود جسکا

حوالہ دیا ہی یون مذکور ہی نقلست از بندگیمیان ملک جو بن برخوردار مہ کہ بعضے خراسانی پیش
میران گفتند کہ یاران شما نماز گزاردن ہم نمیدانند میران علیہ السلام زجر کردند و فرمودند کہ این
مقدار ریش کجا دراز کردید نماز گزاردن ہم نمیدانید فرمودند میان یکدیگر بیاموزید نقلست
از بندگیمیان لاڑ شاہ رض کہ حضرت میران علیہ السلام فرمودہ اند کہ علم لابدی میباید تا نماز وضو
وامانند این افعال در دین رسول اللہ درست خواہد نقلست از میان عبد الفتح کہ در شہر نہروالہ بدست
بندگیمیان شاہ نظام رض کتابی میران ع دیدند حضرت میران پرسیدند چہ میخوانید عرض کردند کتاب
پس از دست میان گرفتند و برفتند و بعد از چند روز در ناگور باز بدست میان مذکور کتاب
دیدند باز منع کردند بعدہ ہوس خواندن علم تمام منقطع کردند بعد مدتی در خراسان میان
مذکور را حضرت میران ع فرمودند چیزی علم حدیث بخوانید چونکہ کسی کامل شد زبان ندارد
نقلست از میان نظام غالب رض در خراسان بحجرہ ملک معروف رض و میان مذکور متصل بود
میان نظام غالب را ملک معروف پرسیدند شمارا چیزی خواندن می آید گفتند اندک اندک
فرمودند بعد از مشغولی گاہی چیزی بخوانید باز ملک مذکور فرمودند کہ حضرت میران ع را بپرسیم
پس ہر دو پیش میران ع رفتند حضرت میران ع در خلوت نشستہ بودند ہنوز این معاملہ بسمع مبارک
نرسیدہ بود کہ این رباعی خواندند **رباعی** علمی بطلب کہ با تو ماند ہر آن علم کہ تر از تو رہاند
آن علم فریضہ را بخوانی بتحقیق صفات حق برانی ہا و نیز فرمودند کسیکہ بسیار خواند بسیار خوار شد
یا طلب دنیا کند یا عجب بسیار شود بعدہ فرمودند آنچہ بندہ ذکر کردن گوید بکنند تا بینائی خدا
حاصل شود اب جاننے کہ یہی دوسری نقل سے ثابت ہوا کہ امام ع علم رسمی لابدی پڑہنے
کو وہ بہی علم فریضہ مین داخل ہی زجر و تاکید فرماتے ہین کسواسطے کہ علم ظاہری علم باطنی
کے لئے مانند وسائل کے ہی جیسا کہ نماز کو وضو اور طہارت ظاہری کہ جسکا ذکر آگے قریب

۱۷۹

ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ تیسری نقل سے یہی تحقیق ہوا کہ سالک مبتدی کو زاید حاجت سے
ترہنا منع ہی کس لئے کہ بندگیمیان شاہ نظام رح جب امام رح کے حضور مین آ کے طالب العلمی
کر چکے تھے جیسا مسودا اپنی کتاب کے دوسرے باب مین چھبیسوین صفحے پہ لکھا ہی اور امام
محمد غزالی رح کیمیا کے چوتھے رکن کی چوتھی اصل سے زاہد قناعت کرنیکے چیزون کے بیان مین
لکھے ہین کہ جنید بغدادی رح فرماتے ہین دوست نہین رکھتا ہون یہہ کہ صوفی کچھ پڑے اور لکھے
اور علی بن الحسین نے مولانا علاؤ الدین آبری رح کے احوالات مین لکھا ہی مولوی گفتند کہ در مبادی
حال در ہرات بتحصیل علوم اشتغال داشتم چون ملازمت حضرت مولانا سعد الدین قدس سرہ اختیار
کردم فتوری در مطالعہ پیدا شد متردد بودم کہ آیا بتمام ترک تحصیل نمایم یا گاہی مشغولی کنم
درین اندیشہ روزی از شہر بیرون آمدم چون بدر مدرسۂ میر فیروز شاہ رسیدم بجماعت خانۂ وی
درآمدم و در را از اندرون بستم و پشت بمحراب نشستم و در اندیشہ تحصیل و ترک آن افتادم ناگاہ
از گوشۂ محراب آوازی شنیدم کہ گویندۂ گفت ترک نما و بیا سا، حال بر من بگشت از انجا
بیرون آمدم و روی بخیابان نہادم تا بتل قطبان رسیدم دران گورستان دیوانۂ بود کلدین
عمر نام ناگاہ از دور پیدا شد و با خود زمزمہ میکرد گفتم پیش وی روم و ببینم کہ درین باب چہ میگوید
چون نزدیک او رسیدم گفت حالیکہ در مسجد فیروز شاہ بودی نہ ترا گفتم کہ ترک نما و بیا سا،
متحیر شدم و از پیش برگشتم و داعیہ ترک و تجرید غالب شد بہمان قدم بملازمت مولانا سعد الدین
قدس سرہ آمدم و دران محل ایشان تنہا در مسجد جامع جائی مراقب نشستہ بودند چون پیش ایشان
نشستم سر برآوردند و فرمودند کہ اطرح و افرح مثل مشہور است حاصل آنکہ ترک تحصیل
بی حاصل میباید کرد و بتمامی روی درین نسبت میباید آورد ازین سخن کہ ایشان فرمودند
خاطرم بتمام از تردد خلاص یافت اور مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی قدس سرہ کے

احوالات میں لکھا ہی مولانا عبد الرحیم کاشغری کہ از دانشمندان شہر ہرات بود چنین میگفتہ
است کہ با خدمت مولانا عبد الرحمن جامی ترک مطالعہ نکردند و روی بطریق صوفیہ نیاوردند
بار الیقین داشتند کہ بغیر از مطالعہ و تحصیل علوم رسمی کاری دیگر نمیباشد و ذوق و فرحہ و فتوحی
او دیگر میبودہ است اور مولانا سعد الدین کاشغری کے انفاس قدسیہ میں لکھا ہی کہ حضرت
پیغمبر مودند کہ خواجہ محمد پارسا شرح فرمودہ اند کہ حجاب میان بندہ و حق سبحانہ تعالی این
انتقاش صور کونیہ است در دل و این انتقاش بسبب صحبتہای پراگندہ و سیرہا و دیدنہای
الوان و اشکال گوناگون زیادہ میشود و در دل جا میکند و بمحنت و مشقت تمام نفی میباید کرد
و دیگر از مطالعہ کتب و گفتن و شنیدن سخنان رسمی و کلمات شتی آن نقوش می افزاید و از
مشاہدہ صور جمیلہ و استماع نغمات و سازہای طرب انگیز آن نقوش در حرکت و تموج می آید
و این جملہ موجبات بعد و غفلت است از حق سبحانہ تعالی و طالب را نفی از ان کردن واجب
است پس باید کہ از ہر چہ خیال را می افزاید بواجبی اجتناب نماید و با دل صافی توجہ بجناب
حق کند الخ اور رشحہ میں لکھا ہی انہم الآداب و لوازم حضور اغیار نگاہ داشتن است چہ خیر و چہ شر
ہر دو برابر است در حجاب بودن از حق تعالی سبحانہ انتہی اور رشحہ میں لکھا ہی پیغمبر مودند کہ حق سبحانہ
تعالی پیغمبر خود را طریقہ مراقبہ تعلیم کردہ است آنجا کہ فرمودہ و ما تکون فی شان و ما تتلوا منہ من قرآن و
لا تعملون من عمل الا کنا علیکم شہودا اذ تفیضون فیہ اصل مسئلہ اینست کہ حق سبحانہ تعالی فرمودہ
است و حضرت رسالت را تعلیم کردہ خلاصہ کار اینست کہ بجناب حق سبحانہ مشغول باشید حق سبحانہ
بہ بندہ از ہمہ نزدیک تر است و از نزدیک تر گفتن ہم نزدیک تر است چرا کہ در حال قرب
عبارت نمی گنجد و وقتیکہ قرب را بعبارت در آورند بعد میشود اور دوسرے رشحہ میں لکھا ہی
فرمودند کہ در ابتدا باید کہ بہیچ چیز مشغول نشود مگر بنفی خواطر آنہا کہ رسایل مطالعہ میکنند سخنان

از اینجا می چنید ایشانرا هیچ نقصیت اینها همه بیکاریها است راه حق سبحانه تعالی و کار او
رفتنی و کردنی است نه گفتنی و شنیدنی اگر کسی پیش پادشاه و در بغداد نشسته باشد و در حضور
پادشاه دایم تواند بود و پادشاه مکتوبی بنام او فرستاده باشد از ان مکتوب غائبانه حظی
میگیرند نباید که هر کسیکه جاهل و بی عقل و غافل باشد که حضور پادشاه باختیار خود دور شود و از
برای خواندن آن مکتوب از بغداد بروی ایشام بهنداد در مولانا محمد روحی رحمه الله ذکر مین لکھا ہی
میفرمودند که در مبادی حال در سقایه مسجد بودم و کتاب مثنوی در دست داشتم ناگاه حضرت
مولانا بسقایه در آمدند و فرمودند از خواندن مثنوی کاری نگشاید سعی کنید که معانی آن از دل
شما جوشد میفرمودند که وقتی ایشان بحجرهٔ من در آمدند مصحفی بر کنار طاق دیدند فرمودند
که آن چه کتاب ست گفتم مصحف است فرمودند که اینها علامت بیکاریست یعنی مبتدی را باید
که در بدایت سلوک بطریق نفی و اثبات مشغول بود تلاوت قرآن کار متوسطانست و نماز
یعنی نماز نوافل گزاردن کار منتهیان اہل ہدایت را ہم جہات نفی و اثبات ہست اور ارشاد
السالکین کے مقدمے میں کہ خلاصہ معدن الاسرار کا ہی لکھا ہی و دیگر ذاکر را باید که در حین
اشتغال بذکر تا فراغ آن بجز صلوة فریضه و سنن موکده بنماز تطوع و اوراد و وظایف
بلکه بتلاوت قرآن ہم متوجه نگردد و در رسالهٔ ثمرة الحیوة مکتوب است که بهترین عبادات
و نیکوترین طاعات در جمیع احوال و اوقات ذکر حق است سبحانه زیرا که نافی ما سوا الله است
و مثبت اسرار اوست چوتھی نقل اسبات کی دلیل ہی کہ علم فانی سے علم باقی سیکھنا افضل
ہی جسکے سبب اس ہستی موہوم سے رہائی ہو کہ دار دیں ہو تو اقبل ان تموتوا اور علوم فریضه
حسب حال ہر ایک شخص کے ہیں مگر ان سے اس علم کو برتر ہے کہ جس سے صفات حق تعالی
سبحانہ جانے اور زاید علی الحاجات پڑھنے والا یا طلب دنیا مین گرفتار رہے یا عجب و تکبر مین

چنانچہ کیمیا کے پہلے رکن کے دوسری اصل مین طلب العلم فریضۃ کی شرح مین ہی کہ علم
ہر آدمی کے حال کے موافق متفاوت ہی یعنے ہر مسلمان پہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالی ہمارا
خالق ایک ہی اور اسکو فرشتے ہین اور اس کے کتابان بھیجے ہین اور اسکے احکام رسولون
کی معرفت سے بھیجے ہین اور آخر ایک روز قیامت کا ہی کہ اس روز سب ارواح سنا دینگے
اور تقدیر نیکی اور بدی کی اُسی سے ہی اور نماز کے روزے کے اور زکوۃ کے اور حج کے
اور جورو والے کو متعلقات نکاح کے اور عورت کو مرد کی خدمت کے موافق اور بیماری
کو فرق بیچ عدہ باکا اور جو اسکے متعلقات ہین جاننا فرض ہی مگر ہر بالغ عاقل مسلم کو اللہ تعالی
کی پہچانت واجب ہی کہ اسکا جاننا بجز علم سلوک کے کہ وہ بغیر از کسی شیخ کامل کے حاصل ہوگا
پس اسی ہیلئے ثابت ہی کہ یہان جسقدر اندھا وہان اسقدر اندھا ہی۔ اور آدمی جب منطق
حکمت اور علم کلام اور صرف و نحو کے طرف مشغول ہوا تو اُس بیمار کے مانند ہوگا جو ایک
چیز کھایا جس سے بیماری اسکی ترجہ گئی کیونکہ یہہ علوم اکثر حسد و ریا و فخر اور عداوت اور نخوت
اور مکر اور حب جاہ کا تخم دلمین بوتے ہین جتنا زیادہ پڑہیگا اُسکی بیخ دلمین محکم تر ہوگی
اور جب صحبت رکھیگا ایسون سے جو علوم مذکور کی طرف مشغول ہون تو ایسا ہو جاتا ہی کہ ندامت
اُس سے توبہ کرنا دشوار ہو۔ خلاصہ اور معرفت الٰہی بجز ذکر و فکر کے کہ وہ کسی پیر کامل سے بسند
صحیح حاصل کیا جاوے محال ہی انتہی اور تیسرے رکن کی پہلی اصل مین ہی سالک کو پہلے
مرتبے مین چند شرط ہین پہلی شرط یہہ کہ اپنے مین اور خدا مین جو پردہ ہوا اسکو اٹھا دیوے
کہ وہ مال و جاہ و تقلید و معصیت ہی مال زاید ضرورت سے کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور
جاہ بھی باز بس بدہی اور تقلید اِس لئے بدہی کہ کسیکے مذہب کا معتقد رہے تو اسکے مناظر
مین رہیگا اور معصیت دلکو اندھارے مین ڈالتی ہی جب ان سب باتون سے پاک ہوا تو

ایسا ہوا کہ طہارت کرکے نماز کو تیار ہی اب اُسکو امام چاہئے سو وہ پیر ہی کہ بن پیر کے یہ راہ
چلنا نہین ہو سکتا ہی کہ شیطان کے ہزار راہ اُس سے ملے ہین جب پیر پکڑے اپنے کو پیر کے
ایسا سپرد کرے کہ پیر کی خطا کو اپنی منفعت سمجھے یہہ سب مانند پاکی زمین کے ہی اب بیان تخم ذکر
الٰہی کا بووے لیکن سلوک سے پہلے اُسکی حقیقت نہ جانا ہو کیونکہ اسکا علم بسبب انتظار معلوم
کے حجاب ہوتا ہی اور اسکی حقیقت لایق قیل و قال نہین کیونکہ یہہ راہ سلوک ہی یہہ سب کہنے
سے مقصود یہہ ہی کہ آدمی اسپر ایمان لاوے کہ اکثر علما اسبات سے منکر ہین اور جو بات علم
رسمی کے برخلاف ہوائسے باور نہین کرتے ہین انتہی اس تقریر سے ثابت ہوا کہ مسعود ہمارے
امام پر افترا کیا ہی اور ہمارے امام علم بقدر فرض پڑہنے اور سیکھنے ہر شخص کے حال کے موافق
فرماتے ہین اور علم سلوک بغیر اتباع کسی پیر کامل کے حاصل ہونیوالا نہین اور ایسا ہی یواقیت
کے تیسرے فصل اور تیسرے بحث مین بھی لکھا ہی اور شاہ شرف یحیٰی منیری رح مکتوب پنجم
مین فرماتے ہین باجماع مشایخ طریقہ سنہ پیر طلب کرنا فرض ہی کہ یہ علم و سلوک بے پیر ہرگز
نہین **رجا** اور میران کا یہہ قول الخ **ہدایت** یہہ مسعود کی جہل اور تعصب کی دلیل
ہی یعنے فرمان امام کا یہہ ہی نقلست کہ حضرت میران فرمودند کہ براہ فہم معنی قرآن و فقیکہ
بیان کردہ شود نور ایمان بس است مراد اس فرمان سے یہہ ہی کہ بعد پڑہنے قرآن اور اسکے
معنے ظاہر سمجھنے کے دقایق و حقایق قرآنیہ سمجھنے نور ایمان بس ہی چنانچہ اُسپر لفظ فہم اور بیان
دلالت کرتا ہی کیونکہ بیان ہر کلام کا بعد اُسکے علم کے ہی مسعود داب علما کو بھی خیال نکیا ہان
کچہ وتیقہ ہو فافہم کہتے ہین اور یہہ فرمان امام کا مطابق قرآن و حدیث کے ہی جیسا
اللہ تعالی فرماتا ہی فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ الآیہ اُسکی نیچے مدارک
مین ہی بیان و البصیرۃ اور بیضاوی مین ہی المعرفۃ والاہتداء اور حدیث مین ہی عن ابن

ابن مسعود رض قال تلا رسول اللہ فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ
ان النور اذا دخل الصدر انفسح رجا اوسکے سر پر یہہ دلیل ہی الخ ہدایت یہہ بھی سراسر
دغا اور بدیانتی پر اسکے دلیل ہی کیونکہ اوپر کے نقلون وغیرہ سے ثابت ہوا کہ علم منطق
وغیرہ جو زاید علی الحاجت ہو موجب انکار حق اور سبب ارتکاب اخلاق رذیلہ
ہوتا ہی اسی لئے عیسیٰ پر چند ہی اور ہمارے رسولؐ پر بھی اکثر بےعلم محتاج لوگ
ایمان لائے بلکہ اکثر انبیا پر ایسے ہی لوگ ایمان لائے ہیں اب مسعود کے کہنے سے معلوم
ہوا کہ ہمارے نبی کی بلکہ اکثر انبیا کی نبوت بھی مانند مہدویت ہمارے امام کے ہی پس
یہی اصل حقیقت ہوئی اور مصنف ہدایۃ المسلمین عماد الدین عیسوی نے بھی اپنی کتاب کے
ساتوین باب میں یون ہی لکھا ہی بلکہ ہر نبی کے منکرین یہی تقریر کئے جو مسعود سے بن پڑی
مرحبا اسکی تحقیق پر کہ اپنے بزرگونکی پیروی مانند فرمان رسولؐ کے بالشت بالشت گز بگز
کیا رجا میان خوندمیر نے الخ ہدایت یہہ بھی قبیل سابق ہی یعنے یہہ حدیث حسن
غریب ہی جیسا کہ مشکات میں ہی اور ذکر کے شرف کے لئے اسی مشکات میں بہت احادیث
صحیح بخاری اور مسلم کی روایت سے موجود ہیں یعنے ذاکر کو قرب الٰہی حاصل ہی بلکہ مرد
ہی جو ذاکر کے ساتھ بیٹھے گو کہ گنہگار بھی ہو بخشے جاتا ہی اور بسند صحیح اسمین لکھا ہی کہ ذکر
تمامی اعمال سے بہتر ہی پس ان حدیثون کے بہ نسبت حکم ایسی حدیث کا جو غریب ہی ساقط
ہی بلکہ حدیث بیہقی جو عایشہ رض سے روایت کیا اسمین فقط تسبیح و تکبیر ہی نہ ذکر اللہ اور
مسعود ذکر بھی قبیل [illegible] سے ہی کہ [illegible] پر جو ذکر کیا عین خطا اور حقیقت ذکر و ذاکر سے
جہالت ہی کیونکہ ذکر سے مراد نفی ماسوا اللہ اور اثبات ذات واجب الوجود ہی کہ موجب
تقرب اور رویت ہی بیان کمال یہی ہی کہ خود باقی نرہے پھر سوال کہان جب سایل

خود خالی ہو اگر ہو موافق مسودے کے فرض ہی کرین سنت ہے اور قرب الٰہی سے کونسی بات بہتر
اور بہتر ہی مگر جو لوگ اس مقام کو پہنچے ہین انکو دوسرے نوافل مستحبات سے قرأت قرآن
افضل ہی اسی لئے امام احمد بن حنبل رح کو حکم ہوا فہم او بغیر فہم مداوم فرض ہی کہ اللہ تعالیٰ فرمایا
فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم الآیہ اور فرمایا جل جلالہ فاذکرونی اذکرکم الآیہ اور فرماتے
رسول اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون من فصل الخطاب مولوی ویلوری وہو حال الی شاء اللہ
پانی ہی فی فائدة ۳۴ تیسرے عبادات مین افادہ فرضیت کا دیتا ہی جیسا سب کتب اصول
اسپر دال ہین اور تلاوت قرآن سنت یا مستحب ہی تلاوت قرآن کو طہارت ظاہری ضروری
اور ذکر کو طہارت باطنی اور ترک تلاوت موجب عصیان نہین ترک ذکر موجب عصیان
بلکہ صوفیہ کے نزدیک کفر ہی اور قرأت قرآن موجب حصول صواب ہی اور ذکر سبب تقرب
ذات باری عز اسمہ بلکہ حصولِ مودت کہ اسیکا نام ولایت ہی کہ جسکے لئے قرآن مین اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ان اولیاء اللہ لا یموتون اور حدیث قدسی مین ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری بخلاف
قاری قرآن کے یعنے اکثر ذاکر بسبب ذکر الٰہی کے مرتبہ ولایت وقطبیت وابدالیت وغیرہ کو
پہنچے ہین نہ کوئی قاری بسبب قرأت کثیرہ کے بلکہ بعض اولیاء اللہ قرآن پڑھنا بھی نہین جانتے
تھے مگر بقدر ضرورت یعنے حصول ولایت کو ذکر شرط ہی نہ قرأتِ قرآن چنانچہ علی بن حسین الحسینی نے
رشحات مین حضرت مولانا سعد الدین کے خلیفہ مولانا شمس الدین محمد روجی رحمۃ اللہ علیہ کے
ذکر مین جو لکھا ہی مع دوسرے چند دلایل کے اوپر مذکور ہوا الغرض موجب حصول نفی
واثبات ذکر لا الہ الا اللہ ہی اور تلاوت قرآن بعد اثبات ذکر کے دوسرے سنن ومستحبات
سے افضل کیونکہ یہ جب ثابت ہو چکا پھر سالک کسی حال مین رہے ذکر اس سے چھوٹنے
والا نہین جو یا کہ اسکے تیسرے رکن کی پہلی اصل مین ہی جب زمین پاک ہو گئی تو اسمین

۲ ہر اور عمل بالقرآن ۱۲

تخم ریزی کرتا ہے یہان تخم ذکر الٰہی ہی جب ما سوا اللہ سے خالی ہو گیا گوشہ مین بیٹھ کر اللہ
اللہ دل اور زبان سے کہا کرے یہان تک کہ زبان خاموش ہو اور دل گویا ہو پھر
دل بھی خاموش ہو کر معنی بس گئے کا دل پہ یون غالب ہو کر اُسمین حرف کا دخل نہ ہے
نہ عربی نہ فارسی کیونکہ وسطے یہ لنا بھی بات کرنا ہی اور مگر بانی اس تخم کا پوست ہی نہ عین
تخم پھر یہ دل مین ایسا نقش ہو کر بلا تکلف دل اُس سے وابستہ ہو جاوے بلکہ تکلف سے بھی
اُس سے نکل نہ سکے انتہی ایسے شخص کو کوئی چیز مانع نہین اب اسکا قرآن پڑھنا دوسرے
سنن و نوافل سے افضل ہوا یہی معنے احادیث کے ہین اور فضیلت علم و عالم مین جو آیات
و احادیث مسطور ہوئی ہی برابر ہین لاکن ان بشارات کے احق علماء باطنی ہین کیونکہ ہر علم کا
شرف اسکے موضوع اور معلوم کے شرف کے تابع ہی پس جس علم کا معلوم معرفت صفات
و ذات باری عز اسمہ ہو اسکا شرف سب علوم پہ ہوگا پھر عالم اُس علم کا سب سے اشرف و
اکرم و افضل ہوا اور ہر ایک کا مرتبہ موافق اسکے تشبیہ اور تنزیہ کے رہیگا بلکہ جو علم رسمی سے
معرفت ذات الٰہی حاصل کرے فی الحقیقت وہ جاہل ہی چنانچہ یواقیت کے مبحث رابع مین
لکھا ہی فان قول فی من اخذ معرفۃ الحق تعالی من خلف حجاب الحروف والالفاظ الواردۃ فی
الکتاب والسنۃ فہل یسمی عارفا فالجواب کما قال الشیخ رحمہ اللہ فی الباب الوصایا من الفتوحات
لیس ہو عارف بل ہو جاہل باللہ تعالی اور حدیث العلماء ورثۃ الانبیاء کا معنی یواقیت کے
۴۷ وین مبحث مین یہہ لکھا ہی المراد بقولہ العلماء ورثۃ الانبیاء ہل ہم المحدثون او مطلق العلماء
فالجواب المراد بہم کل من کان علمہ لا یستفید بالعقول ولا الحواس بل تحمیلہ العقول من نظر ما و المراد
المراد بہم المستقل العقول والحواس بما فی ذلک علمہم فان ذلک لا یکون وارثہ فافہم واعلم انہ لا یصح
میراث لاحد الا بعد انتقال الموروث الی البرزخ لان کل ما حصل للعبد بغیر انتقال فلیس ارثا وانما

[illegible]

میں حضرت شیخ محی الدین ابن عربی [illegible]

[illegible] الله تعالی [illegible]

[illegible]

[illegible] فان [illegible] الله تعالی [illegible]

[illegible]

وقال [illegible] الانسان [illegible]

[illegible] الله تعالی [illegible]

ولا رسول قال الله تعالی [illegible]

[illegible] فی الدنیا [illegible] الآخرة [illegible] الله تعالی [illegible]

الکتاب [illegible]

[illegible]

[illegible]

ایسے لائق [illegible] اصطلاح میں پوشیدہ ہو سکے اور سبب انکے انکار کا اولیاء اللہ سے یہی

[illegible]

کہ علماء ظاہر یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اولیاء اللہ علم شریعت نہیں جانتے ہیں اور اولیاء اللہ
کو علم سے ظاہر جاہل و عامی جانتے ہیں کیونکہ اولیاء اللہ کسی عالم ظاہری سے کچھ پڑھے لکھے
نہیں اور عبث لوگ جیسے علماء ظاہری ہی جانتے ہیں انکو علم کہاں سے آیا سبب اسکا یہ ہے کہ اُس
اعتقاد کے کہ کسی کو بغیر کسی استاد سے سیکھنے کے علم نہیں آتا ہی سمجھتے ہیں یہ بات جو سوا
استاد کے علم آتا نہیں کہ کر سکتے ہیں سو اس میں سچے ہیں مگر اولیاء اللہ جیسا اپنے پیر و فقیر
نماز روزے و غیرہ فرضیات کے موافق علم سیکھے پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالی آپ انکو تعلیم
کرتا ہی سو نہیں جانتے ہیں یہ علماء ظاہر کی یہ خطا ہی کہ بغیر انبیاء اور رسولوں کے اللہ تعالی
کسیکو تعلیم نہیں کرتا ہی ایسا سمجھتے ہیں اللہ تعالی فرماتا ہی اللہ تعالی جسکو چاہے اسکو علم دیتا ہی
یہاں کسیکا قید نہیں لاکن یہ علم ظاہر نہ ہو کو دنیا میں لگ کر چھوڑ دے اور محبت دنیا و
آخرت پر اور اللہ تعالی سے نزدیک ہونے کی راہ جو سلوک ہی اُسپر غالب کے اور یہ
مقرر کرے کہ علم بجز کتاب کے اور بن استاد کے نہیں آتا ہی تو یہ بات اُنکی اللہ کی پہچان کا
پردہ ہوئی کہ اللہ تعالی اپنے خاص بندوں کو آپ تعلیم کرتا ہی کہ وہی علم حقیقی ہی اسکو
اسمیں یہی علم صحیح ہی کہ کسی مومن اور کافر کو اسمیں شک نہیں اعجب بحر العلوم کی شرح مسلم میں
ہی فالعجب کل العجب ممن یشک بہذا الشیخ قدس سرہ و ما ہو من العلم و لعلہ یزعم ان الالہام ما یجری
فی القلب من قبیل الخطرات و لیس کذلک و اما سمعت ما کتب الشیخ قطب وقتہ ابو یزید البسطامی
قدس سرہ الشریف لبعض من المحدثین انتم تاخذون عن میت عن میت فتنسبون الی رسول اللہ
و نحن ناخذ من الحی الذی لا یموت و لا تکلمت فی مقامات الاولیاء و مواجیدہم و اذواقہم
کمقامات الشیخ محی الدین و قطب الوقت السید محی الملۃ و الدین السید عبد القادر الجیلانی الذی
قدمہ علی رقاب کل اولیاء اللہ و الشیخ السہل ابن عبد اللہ التستری و الشیخ ابی مدین المغربی

والشیخ ابی یزید البسطامی والسید الطائفہ جنید البغدادی والشیخ ابو بکر الشبلی والشیخ عبد اللہ

الانصاری والشیخ احمد النامقی وغیرہم قدس اسرارہم گفت علم الیقین ان یعلمون بہ لا یطرق
الیہ احتمال و شبہۃ بل ہو حق حق مطابق لما فی نفس الامر انتہی چنانچہ اسکی تحقیق سید شاہ
محی الدین قادری نے فصل الخطاب مین لکھا ہی اور خلاصہ اسکا یہ ہی کہ بعض شیخ سے
یہ ہی کہ الہام کو قسم خطرات سے سمجھا کیا نہین سنا خواجہ ابو یزید قدس سرہ اپنے وقت کے
علماے ظاہری حدیث سے فرماتے تھے کہ تم اپنا علم ایک میت دوسرے میت سے لئے ہو
اور اوسکی نسبت رسول طرف کرتے ہو اور ہم اپنا علم حی لا یموت سے لئے ہین پس اس
تحریر و تقریر کا خلاصہ یہ ہی کہ شیخ ہونیکے لئے علم ظاہر سے بقدر ضرورت بس ہی اگرچہ
باسکہ سے نہ یہ کہ کمال علم رسمی موجب حصول فضیلت شیخیت و ولایت یا شرط شیخیت
و ولایت ہی بلکہ جو کوئی یون سمجھا تو اسکا علم معرفت الہی کا حجاب ہوگیا جیسا اوپر گذرا
اسی لئے ہی العلم حجاب الاکبر **فائدہ** جاننا چاہیے کہ علماے ظاہری کی طہارت اور
نماز و روزہ حج اور زکوۃ سے علماے باطنی یعنے صوفیہ کی نہین انکی اور انکی عبادت
مین زمین آسمان کا فرق ہی یعنے علماے ظاہری کی طہارت فقط نجاسات ظاہری سے
بدن اور کپڑے کو پاک کرنا ہی انکی طہارت نجاسات باطنی سے یعنے ماسوا اللہ سے پاک
ہونا تمام جب ایسی طہارت سے نماز روزہ وغیرہ عمل کرتے ہین تو معرفت خاص ذات
باری عز اسمہ تنزہ صفاتہ کا علم حاصل ہوتا ہی یہی مضمون اس حدیث شریف کا کہ من عمل
بما علم ورثہ اللہ علم ما لم یعلم ہی نہ یہ کہ علماے ظاہری کو یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی علماے ظاہری
کی عبادت تو ہر ادنا مسلمان بھی کر سکتا ہی چنانچہ حدیث ابی داؤد و ابن ماجہ
العلم ثلاثہ الخ اسی پر دال ہی کہ علم یا قرآن ہی یا حدیث یا فریضہ عادلہ یعنے جیسا حدیث

191

اور قرآن مین فرق ہی و لیکن یہ فریضہ عاد ابھی علم وہی ہی کہ دو قومن سے جدا ہین احکام
مستنبطہ ہمین قرآن و حدیث مین نہ شاید مگر عمل اسپر اس سے جدا ہی کہ کمال اسکا صوفیہ
کو حاصل ہی یہی ہے رسول فریضہ عاد فرماتے فافہم چنانچہ شیخ الہند نے مشکات سے
کتاب العلم کی شرح مین لکھا ہی کہ مراد علم دین است کہ متعلق است بکتاب و سنت و آن دو قسم
است مبادی و مقاصد مبادی علومیکہ موقوف است معرفت کتاب و سنت بران مثل لغت
و نحو و جز آن از علوم عربیہ و مقاصد آنچہ متعلق است باعمال و اخلاق و عقاید و انہیہ علم معاملت
است و علم مکاشفہ نور است بعد از سلوک طریق حق و صدق معاملت در دل افتد کہ بدان
معرفت حقایق اشیا چنانچہ ہست منکشف گردد و معرفت ذات و صفات و افعال حق سبحانہ
تعالی روی نماید و این را علم حقیقت و علم وراثت خوانند بحکم حدیث من عمل بما علم ورثہ
اللہ علم ما لم یعلم اور اسکو سید شاہ محی الدین قادری سنے فصل الخطاب کے دوسرے مقدمے
مین لکھا ہی یعنے علم عمل کا جیسا صوفیہ کے نزدیک یہ ہی کہ فاغسلوا وجوہکم سے مراد دنیا کے
الواث سے منہہ دہونا یعنے پہیرنا ہی ایسا ہی ہاتہہ دہونا اور مسح غرض اسپنے سے گذرنا ہی
کریہی علم فریضہ عاد ہی اعمایہ واتقوا اللہ و یعلمکم اللہ بہی اسی معنی پر ججت قوی ہر
ہی کہ اللہ تعالی فرمایا ہی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم اور آیہ والذین جاہدوا فینا الآیہ بہی صاف
دلیل روشن ہی جو لوگ اللہ کی عبادت مین ریاضت شاق کرتے ہین کہ وہ نفس کا خلاف
اور عمل بمتابعت رسول اللہ کہ وہ ترک دنیا و طلب مولا ہی انہون کو تعلیم ربانی ہوتی
ہی اور جو علم ظاہر پر عمل کرکے طالب دنیا ہوتے ہین کہ عین اطاعت نفس ہی انکو تعلیم
شیطانی ہوا کرتی ہی پس اب معلوم ہوا کہ علما دو طور پر ہین ایک طبقہ ربانی کہ وہ
دنیا اور اہل دنیا سے بیزار اور محبت مولا کی شراب کے نشہ سے سرشار ہین دوسرا طبقہ

شیطانی کہ دنیا اور اہل دنیا کے طالب اور پرستش مین گرفتار اور رہزنی مین لوگونکے
استوار کر اُن کے واسطے رسولؐ فرماتے ہین کہ یہہ دین کے چور اور رہزن ہین کیونکہ
دین کی راہ یعنے خدا کی معرفت کی راہ دنیا کی راہ کے خلاف ہی جو خود دنیا مین گرفتار ہو
دوسرے کو بھی اُسپر دعوت کریگا جیسا مسود عقیدۂ چہاردہم مین لکھا ہی کہ مال دنیا کا کتا بھی
رکھین تبرا نہین ہی بلکہ مالدارونکی تبری صفت کرتا ہی اور یہہ خادم الفقرا اُسکی برائی یا بجہ د
براہین اُسی جگہہ لکھ چکا اور یہہ مشہور ہی کہ رسولؐ فرماتے ہین دنیا مُردار ہی اور طالب اُسکا
کتا پس مسود جیسا یہہ جھوٹ لکھا ہی کہ مشائخ طریقت سب اُمّی تھے اور اسمین بایزید بسطامی
اور جنید قدس سرہما کا بھی نام ہی مکرر قول اُنکے جواوپر گذرے اُس سے صاف معلوم ہوتا ہی
کہ اُنکا علم خلاف علم ظاہری کے تھا اور علما سے علم باطن سیکھتے نہ علما علم ظاہر جو علما ظاہر کے
عرف مین حد اکتساب ظاہری اسقدر وہ علم رسمی نہین رکھتے تھے بلکہ اس دلایل سابقہ
سے یہی پایا جاتا ہی کہ بعضے مشائخ جو علم رسمی مین تبحر رکھتے تھے بعد داخل طریقت ہو
ہونیکے اُسکو ترک کئے ہین چنانچہ صاحب رشحات لکھتا ہی کہ مولانا جامی رحمۃ علم رسمی کو
ایسا بھولے تھے کہ بتکلف تمام کچھ لکھتے تھے اور مسود یہہ بھی یک دروغ بیفروغ لکھ دیا
کہ منشا اس غلطی کا یہہ ہوا کہ سن پایا ہی کہ حضرت خاتم الرسالتؐ امّی تھے بھلا یہہ کہان سے
تحقیق کیا اُسکا پتا نہین بتایا یہہ دروغ اور افترا دلیل تعصب اور بدیانتی ہی کہ صاحب
سراج الابصار کو اپنے پر قیاس کیا کہ مشہور ہی المرء یقیس علی نفسہ مگر مسود کا حال اُس مثل کے
موافق ہی کہ چور اور چھنال کی زبان دراز ہوتی ہی۔ جاننا چاہئے کہ اب ہم مسود کی اس
بدخلقی اور اُسکے جوابات کا خلاصہ لکھتے ہین یعنے مسود امین پانچ امر فرض کیا اول یہہ کہ
ہمارے امام ع علم پر بہنے منع شدید کرتے تھے جو لکھا ہی سو صاف دلایل قویہ سے ثابت

۱۹۲

[illegible]

[illegible] سید شاہ محی الدین قادری [illegible]

[illegible] ارشاد و بیعت [illegible]

[illegible]

۱۹۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسعود کی بخاری میں [illegible]

[illegible] ہدایت جب آدمی کا اصل [illegible]

اسکی سیدھی بات تیری سمجھ میں آتی ہی اسی سے کفار رسول [illegible]

شام کا ملک ہی تو آنحضرت سفر کی تیاری کرتے جب حکم ہوا کہ اسطرف سے منھ موڑ [illegible]

کر کے اور جب بیت المقدس کی طرف سے آپ کعبے کی طرف پھر گئے [illegible]

کفار یہی کہنے لگے کہ یہ سب [illegible] کے خلاف اپنے باپ دادوں کے [illegible] بات

[illegible] فصل [illegible]

[illegible] محمد صاحب [illegible] کی نماز پڑھتے [illegible]

بلکہ [illegible] قرآن [illegible]

اسکا [illegible] جناب رسالت مآب فرماتے ہیں [illegible]

گویا مجھ سے زندگی میں [illegible] ظاہری [illegible] حیات کے [illegible]

[illegible]

[illegible] سفر [illegible]

وہ [illegible] ساری باتوں سے واقف [illegible] سفر [illegible]

بلکہ [illegible] بیت المقدس [illegible]

[illegible]

اگر امام تشریف لے جاتے اکثر لوگ ایمان سے منحرف ہوتے [illegible]

١٩٥

[illegible]

اللہ تعالی نے فرمایا قل قد جاءکم رسل من قبلی بالبینات وبالذی قلتم فلم قتلتموهم ان کنتم صادقین

[illegible]

انکی سمجھ کرتی ہی جیسے اولیاء اللہ کے کلام علماء ظاہر کے نظر میں منافی دین تو خاتم الاولیا
کا کلام پر اعتراض کرنا بہت [illegible] خلاصہ اعتراض یہہ ہی کہ دعوی کرنا مجتہد ہی کو فرض ہی
اُنکے مقام اور وقت پر جیسا [illegible] قبر شریف رسول اللہ مسجد
ہی فافہم وادمن **مسعود کی بد خلقی چہاردہم** — جبکہ بیان کیا وہ اتباع سنت
محمدی کا کرتا الخ **ہدایت** مسعود کا یہہ اعتراض بچند وجہ سراسر اسکی تعصب وجہالت کی
دلیل قوی ظاہر ہی پہلا حدیث بخاری کے مطلب کو بالکل نہیں سمجھا کہ صاف ظاہری ارادہ
رسول خدا کا بسبب عائشہ رضہ کا مکان ہی محض وفات ہونیکے اُسی جاسے کی واقعیت کا تھا
کہ بی بیون نے جناب رسالت مآب کے ارادے کو سمجھ کر اجازت دی دوسرا حدیث متفق علیہ
سے ثابت ہی کہ سودہ رضہ نے اپنی نوبت عائشہ رضہ کو ہبہ کیا تھا نہ کہ جیسا اُن بی بیون نے
کیا تھا تیسرا مسئلہ عدل نوبت میں خلاف جمہور لکھا ہی کہ روز داخل نوبت نہیں مسعود کا ان
للحرۃ والمملوک امرأتان حرتان ان شاء اقام عند کل واحدۃ یوما ولیلۃ وان شاء ثلثۃ ایام و
لیالیہا لان المستحق علیہ التسویۃ فمفوض الیہ وہذہ التسویۃ فی البیتوتۃ عندنا فی الصحبۃ والمؤانسۃ
لا فی المجامعۃ لانہا تبتنی علی النشاط فلا یقدر علی المساواۃ کما فی المجتبی عن خزانۃ الروایۃ من الکافی
خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ دو عورت والا ہر ایک کے نزدیک ایک ایک رات دن یا تین رات
دن رہے کیونکہ برابری گھر میں رہنے سے صحبت اور موانست کی غرض ہی نہ مجامعت سے
پس اسمین روز کو بھی دخل ہی مگر کوئی ضرورت والا ہو اپنی ضرورت کے لئے باہر جانا منع
نہیں کہ الضرورات تبیح المحظورات ہی چوتھا حد شرع محمدی سے غرض حد مقدرہ الہی قیاسی
واسطے برابر [illegible] عقل کی نہیں بلکہ اس حد سے مراد حد متعارفہ عامہ ہی ہر مسئلہ اور حکم شرعیہ کیلئے
ایک حد ہی کہ اسکی نگاہبانی ضرور ہی جیسا اللہ تعالی فرمایا تلک حدود اللہ ومن یتعد حدود اللہ

ورسولہ الایۃ اسکی تفسیر جلالین مین لکھا ہی الاحکام المذکورۃ من امر الیتامی وما بعدہ الخ یعنے

مراد حدود سے یہان یتیمون کے مال کی تسلیم اور تقسیم ترکات ووصایا ہی پس ہر ایک

اللہ تعالی اور رسول اللہ کے حکم کو حد بولنا درست ہوا پہر کیونکہ عدل فی القسم واجب ہی

جیسا ہدایہ مین ہی القسم واجب اور ہبہ اور قبول اسکا جائز ہی جیسا خزانۃ الروایت مین

ہی ان رضیت احدی الزوجان ان ترک قسمہا لصاحبتہا جاز الخ ترجمہ اگر راضی ہو ایک دو

عورتون مین سے اپنی نوبت دوسری کو چھوڑنے تو جائز ہی پس فعل امام ہ مین یہان چند

نکات غریبہ مین کہ جسکی پہچانت مومنون کا حق ہی ایک یہہ کہ جب کسی امر مین وجوب اور

جواز جمع ہون ادا کرنا واجب کا اولی ہی دوسرا یہہ کہ قبول ہبہ کو موہوب لہ مختار ہی کسی

شی مین ہو کیونکہ ہبہ کا قبول کچھ امر ضروری نہین کہ جسکا خلاف ترک سنت ہو جاوے

بلکہ خلاف سنت وہ ہی کہ اس امر کو ناجائز جانے تیسرا یہہ کہ رسول کے بی بیون نے عائشہ صدیقہ

کو ہبہ کیا تھا نہ رسول کو یہان اسکے خلاف پر ہی کہ بی بی ملکان نے امام ہ کو بخشا نہ کسی دوسری

بی بی کو کہ وہان اختیار امام ہ کو نہ ہے جب امام ہ کو بخشا تو امام ہ کو ہی اختیار رہا کہ جہان

چاہین وہان رہین یہان افضل واحق وہی تحقہ ہی کہ جسکی نوبت واجب تھی اسی لئے امام

فرمائے کہ حد شرع محمدی کہ خدا سبحانی کا حکم ہی کون بخش سکتا ہی چوتھا یہہ کہ رسول کو خبر تھی

کہ مکان وفات عائشہ کا گھر ہی اور امام ہ کو خبر تھی کہ اپنا مکان وفات بی بی بون کا گھر ہی

پانچوان یہہ کہ بی بی ملکان کے بہ نسبت بی بون کے مکان مین اسباب خانہ کمتر تھا کہ بجز ایک

پرانے بورئے اور ان کے لنگ پہنے کے کپڑے اور کچھ ضروری مٹی کے برتن کے اور کچھ نہ تھا چنانچہ

عائشہ صدیقہ رض کے یہان بھی ویسا ہی تھا اور مسودہ کی آخری بات بعینہ اسکے ترے

بھائی عماد الدین عیسوی مصنف ہدایۃ المسلمین کی پیروی ہی کہ اپنی کتاب کے ساتوین باب کے

۱۹۷

پہلے فصل مین رسالے کے جواب مین لکھا ہی کہ وہ جاہل آدمی تھے جاہل جاہلین انکا بہت خراب تھا

مسعود کی بدخلقی پانزدہم

عورتون کا بہت شوق تھا لعنت اللہ علی طاعنین الناتین

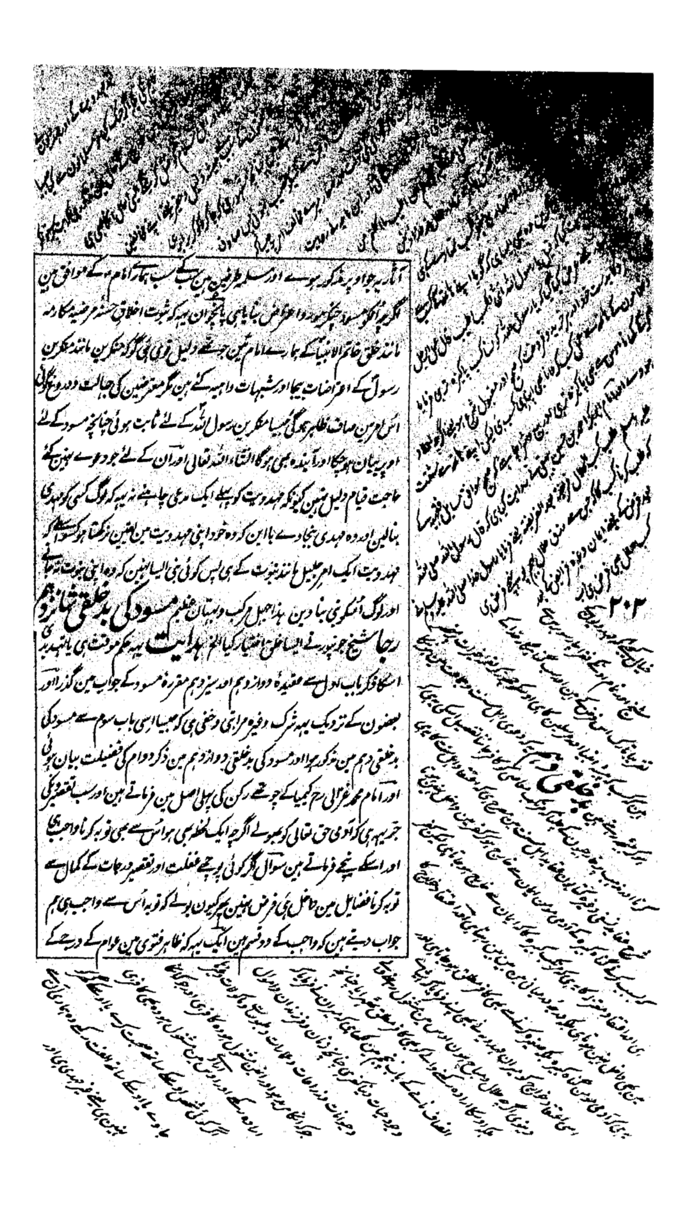
رہا یہہ کہ بسبب اپنے مہدویت کے انکار کے الخ **ہدایت** اسکا جواب اتنا ہی بس تھا
کہ یہہ مصرع لکھین **مصرع** جواب جاہلان باشد خموشی ہو مگر یہہ کتاب ہندی ہونے سے
کم علم لوگ اس دقیقے کو سمجھنا محال جانکر لکھا جاتا ہی یعنے اسی اپنی بدخلقی کے جواب سوم مین
مسعود خود لکھتا ہی پس علامات مہدویت کہ احادیث مین مذکور ہین وہ اوس مدعی مین
موجود چاہئے ہونا تاکہ اوسکی تصدیق لازم ہو اور انکار کفر ہو ابس تسویہ مسعود سے ثابت ہی
کہ مسعود کا اعتقاد یہہ ہی کہ مہدئی موعود حقیقی گو کہ اپنے منکر پر کفر کا حکم نکرے تب بھی منکر
اُسکا کافر ہی جب مہدئی موعود حقیقی حکم تکفیر کرے بطریق اولی ثابت ہوا فاما مسعود کو شک
و تردد اسمین ہوا کہ باوجود ہمارے امام ع منکر کو کافر کہنے کے انکا حکم حربیون کا یا ذمیون
وغیرہ کا نرکھے بلکہ اُن کے پیچھے نماز جمعہ و اعیاد و تراویح پڑہے یہہ خلاف شرع محمدیہ ہی پہلے جواب کا
رد یہہ ہی کہ انکا کفر عدیم الایمان ہی نہ عدیم الاسلام جیسا شرح عقاید نسفی مین کبایر کے
بحث مین لکھے ہین ولا نزاع فی ان من المعاصی ما جعلہ الشارع امارۃ التکذیب و علم کونہ
کذلک بالادلۃ الشرعیہ کسجود الصنم والقاء المصحف فی القاذورات والتلفظ بکلمات الکفر
ونحو ذلک مما ثبت بالادلۃ انہ کفر انتہی اور ایمان کے بحث مین لکھے ہین کما فرضنا ان احدا
صدق بجمیع ما جاء بہ النبی وسلمہ واقر بہ وعمل بہ و مع ذلک شد الزنار بالاختیار او سجد للصنم
بالاختیار نجعلہ کافرا اب جانئے کہ ایسے لوگون پر حکم اہل اسلام کا جاری رکھتے ہوئے کافر
کہنا درست ہی نہ انکو مانند حربیون کے قتل کرنا اور ان کا مال اور انکے عورتون کو لینا
اسی لئے ہمارے امام ع یون ہی فرماتے ہین چنانچہ فرمان ہمارے امام ع کا مسعود خود

اپنے پہلے جواب مین انصاف نامے کے باب چہارم کے حوالے سے لکھا ہی کہ میران نے کہا کہ جو کو گر گہے اُنسے جزیہ چاہئے لیا اور اُن کے عورتون کو بے نکاح تصرف نچاہئے کرنا اسیطرح حرمت گلے کی چاہئے رکھنا جیسا رسولؐ فرماتے ہین امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لاالہ الا اللہ فمن قال لاالہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ اسی لئے بندگیان سید خوندمیر سید الشہدا بھی نہ لئے جبکہ موافق بشارت میران ع کے پہلے روز ظفر یاب ہوئے اور میران ملا کی درخواست دعا سے فرماتے کہ اللہ تعالی قوت دیوے یعنے حکم کرے تو جزیہ لیوین پر حکم نہین اسی لئے بندگیمیان سید خوندمیر بھی اتنا ہی فرماتے کہ یہ اب حربی ہوتے ہین یعنے منکرین طریقہ حربیون کا اختیار کئے ہین کہ مانع تسبیح و صلوۃ ہوتے ہین چنانچہ آجتک منکرین مین یہہ طریقہ جاری ہی کہ ہمارے لوگون کو تسبیح و صلوۃ سے مانع ہو کر قتل کر دیتے ہین نہ یہہ فرماتے کہ اُن پر حربیون کے احکام جاری کرنا ہی اب مخالفت و تردد کہان رہا دوسرے جواب کا رد نماز کے نہ پڑہنے مین بھی خود مسودہ فرمان امام علیہ السلام بندگیمیان سید خوندمیر رض کو لکھ چکا ہی مگر اُسمین یعنے اصحاب کا شک ہی سو اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ہمارے امام قبل دعوت پڑہتے ہین نہ بعد دعوت چنانچہ خود مولف انصاف نامہ نقل مذکور مسودے کے اخیر مین لکھتے ہین کہ حکم اس نقل کا بھی اوپر کے نقلون کے موافق ہی یعنے اوپر کے نقلون مین میرانؑ سے منع وارد ہی اُسکی تحقیق دلیل پانزدہم کی روایت چہارم مین ہو چکی اور بندگیمیان عبد الملک سجاوندی منہاج التقویم مین اُسکو مفصلاً بیان کئے ہین مگر ہمارے یہان اسوقت کے بعض لوگ جو عید اور جمعہ مین اقتدا کرتے ہین اُنکو یہہ دہوکا ہوا ہی کہ بندگیمیان سید خوندمیر رض فرماتے ہین جمعہ اور عید مین جاؤ تو اس فرمان سے غرض فقط جانے کی ہی اظہار رعب کے لئے نہ نماز مین اقتدا کرنے کی۔ تیسرا جواب

یہہ ہی کہ بیان دور سمجھنا میں نادالستگی ہی کہ مہدویت کا ثبوت موقوف ہی اخلاق و
آثار اور معجزات پر جب انسے مہدویت ثابت ہو چکی وہ مدعی مہدویت کہ وہی موعود
ہی اگر اس حدیث کی صحت بیان کرے بلاشبہ منکر اوسکا کافر ہی اور اگر مسعود کا کہنا صحیح ہو تو
یہہ شبہہ ہمارے رسول کی رسالت میں بھی موجود ہی چنانچہ اسکا بیان اسی باب کی دلیل
اول میں ہو چکا مگر تعجب یہہ ہی مسعود اپنے جواب حقیقی سے کیا مراد رکھتا ہی اگر مراد یہہ ہی
کہ خروج کا انکار کفر ہی تو از بس جہل ہوا یعنے جسکے خروج کا انکار کفر ہو بعد خروج اسکی
ذات کا انکار بطریق اولی کفر ٹھرا کیونکہ خروج تو اسی ذات کا موجود ہی اگر مراد یہہ ہی کہ اول
خروج کا انکار کفر ہی بعد خروج کے ذات کا تو وہی ہمارا مطلوب ہی کہ ہمارے امام کی ذات
ہی مہدی موعود ہونے میں اوپر آثار و اخلاق سے ثبوت ہو چکا اگرچہ منکرین ایسے چند امر
میں متردد ہیں جیسا منکرین رسول دقایقِ اوامرِ الٰہیہ اور حقایقِ احکامِ نبویہ نہ سمجھکر متردد
ہوتے ہیں چنانچہ اسمت عیسوی نے دین حق کی تحقیق کے پہلے باب میں لکھا ہی اور آخر میں
لکھا بھی ہی کہ بدلتے ہیں اللہ کی باتیں تو بھی دوسرے آیتوں سے ثابت ہوتا ہی کہ بدلتے
ہیں اللہ کی باتیں کیونکہ ایک دوسرے کو رد کرتی ہی اور ایک حکم دوسرے کو منسوخ کرتا ہی الخ
رجا ہر چیز کے واسطے کچھ علامات الخ **ہدایت** اخبارِ شارع سے آثار کو قابل
صحت و سند خاص کرنا مجتہد کا کام ہی باین اکثر امور دینیہ میں مجتہد و نکو حیرت و خلاف
رہا پس امر جدید میں اخبارات کا خلاف اتنا ہی کہ مجتہد و نکو بھی طاقتِ دم زدنی نہو ئی
چہ جائیکہ دوسرے قطاع الطریق اس راہ میں قدم رکھیں مگر ہمارے امام کے لئے دلایل
مسلمۂ طرفین کہ حکم قطعیت کا رکھتے ہیں موافق ہیں جیسا اشارہ اسکا اسی باب کی ابتدا
میں مذکور ہوا بلکہ بنظر انصاف دیکھو تو یہہ ساری کتاب حجت واثقہ ثبوت ہی رجا

۲۰۱

اب اِن مدعیان مہدویت کا ابطال الخ **ہدایت** اوّل یہہ کہ مسودان کے بعض کے فسادات و فسق و فجور اور دنیا طلبی کہ تمام گنا ہو نکا سری اور انکی باوجود دولت دنیوی رکھنے کے بربادی اور توبہ بعض کا اُس دعوے سے آپ ہی لکھا ہی کہ پھران کے ابطال کو دوسری دلیل کی حاجت نہین بخلاف ہمارے امام برحق مہدی موعود ؑ کے کہ یہان بجز خدا طلبی و ترک دنیا کہ سب عبادت تہا اور علامت امام برحق کی ہی دوسری بات مقصود نہین اور اخلاق ایسے کہ آپکی یک دو روز کی صحبت کے فیض سے بڑے بڑے فاسق و فاجر چور زانی خونی شرابی زاہد و متوکل متقی و صالح ذاکر و شاغل شب‌خیز و صایم و سخی و حلیم ایسے ہوسئے کہ ہمقدم اصحاب رسول اللہ ؐ کے بنے کہ انکی صحبت سے کئی عالم متورع و فاضل متشرع فیض یاب علم باطنی ہوکر ایسے مقامات عالی کو پہنچے کہ جنکی صوم و صلوٰۃ و ترک و تجرد و تاثیر وعظ و بیان قرآن کے مخالفین متعصبین بہی قایل ہین جیسا شیخ علی اور یہہ مسود بہی چنانچہ اِن کے اِس حال کی تسلیم کے مقولے انکی کتاب مردودہ کے باب دوم اور باب سوم کے دلیل دوازدہم کے جواب مین لکھے گئے ہین بلکہ آج کہ چار سو برس کا زمانہ امام ؑ سے گذر چکا ہی فقرا و علما ہماری قوم کے کہ جن پر مدار دینداری کا ہی ایسے اخلاق سے متخلق ہین کہ اُن کے ادنی کی نظیر اُن کے مخالفین کے اعلی مین محال ہی دوسری یہہ کہ باوجود فقیری اور محتاجی کے مانند دین انبیا کے آج ہمارا مذہب روز بروز شہرت و ترقی پر ہی گو کہ بعض بادشاہان وغیرہ مخالفین اِس مذہب حقہ کے انہدام و ابطال کے لئے صدہا کوشش کئے اور کرتے ہین پر کچہ سود مند نہوئی یہی دلیل حقیت بس ہی تیسرا یہہ کہ اتفاق اہل حق کا ہی جو مذہب بعد صاحب مذہب کے تیئیس برس باظہار غلبہ و حجت اور بقیام آثار مقررہ چلے وہ دین حق ہی جیسا خاتم النبی ؐ کے لئے امام سعد الدین ؒ شرح عقاید نسفی مین لکھے ہین جو بہایہ کہ احادیث



آثار یہ جو اوپر مذکور ہوئے اور سلسلہ طرفین میں جب کے سب ہمارے امام ؑ کے موافق ہیں
مگر یہ اُنکو مسعود جنکر ہوا وہ اعتراض بنا یا ہی پانچوان یہہ کہ ثبوت اخلاق حسنہ مرضیہ مکارمہ
مانند خلق خاتم الانبیا کے ہمارے امام ؑ میں جو تھے دلیل قوی ہی گو کہ منکرین مانند منکرین
رسول کے اعتراضات بیجا اور شبہات واہیہ کئے ہین مگر معترضین کی جہالت و دروغگوئی
اُس امر مین صاف ظاہر ہوگی جیسا منکرین رسول اللہ ؐ کے لئے ثابت ہوئی چنانچہ مسعود کے لئے
اوپر بیان ہو چکا اور آیندہ بھی ہوگا انشاء اللہ تعالی اور آن کے لئے جو دعوے ہین کچھ
حاجت قیام دلیل نہین کیونکہ مہدویت کو پہلے ایک مدعی چاہئے نہ یہہ کہ لوگ کسی کو مہدی
بنالین اور وہ مہدی بنجاوے با این کہ وہ خود اپنی مہدویت مین لا یقین نرکھتا ہو کسواسطے کہ
مہدویت ایک امر جلیل مانند نبوت کے ہی پس کوئی نبی ایسا نہین کہ وہ اپنی نبوت نہ جانے
اور لوگ اُنکو نبی بنا دین ہذا جہل مرکب و بہتان عظیم **مسعود کی بدخلقی شانزدہم**
رجا شیخ جونپور نے ایسا خلق اختیار کیا الخ **ہدایت** یہہ حکم موقت ہی یا تہدید
اسکا ذکر باب اول سے عقیدہ دوازدہم اور سیزدہم مقررہ مسعود کے جواب مین گذرا اور
بعضون کے نزدیک یہہ شرک رفیع مراتب و خفی ہی کہ جیسا اسی باب سوم سے مسعود کی
بدخلقی دہم مین مذکور ہوا اور مسعود کی بدخلقی دوازدہم مین ذکر دوام کی فضیلت بیان ہوئی
اور امام محمد غزالی رح کیمیا کے چوتھے رکن کی پہلی اصل مین فرماتے ہین اور سب تقصیر کی
جڑ یہہ ہی کہ آدمی حق تعالی کو بھولے اگرچہ ایک لحظہ بھی ہو اُس سے بھی توبہ کرنا واجب ہی
اور اسکے نیچے فرماتے ہین سوال اگر کوئی پوچھے غفلت اور تقصیر درجات کے کمال سے
توبہ کرنا فضایل مین داخل ہی فرض نہین پھر کیون بولے کہ توبہ اُس سے واجب ہی ہم
جواب دیتے ہین کہ واجب کے دو قسم ہین ایک یہہ کہ ظاہر فتوی مین عوام کے درجے کے

موافق وہ مشرف ہوا جب یہ کلام آنکے سامنے کی حالت میں اتنی خلاصہ بیان مراد
واجب ہے فرض کی جو بات واجب ہو اسکے ترک سے فرض ہی ادا کر کے حرام ہی
فرض یا واجب الادا جس ترک وکفر وغیرہ بھی اسی قیاس پر ہی رہا علاوہ لگو وہ کے
مذہب کے موافق الحمد ہدایت یہ مذہب اور تعصب ہی کیونکہ یہ بیان صاحب
توضیح الرتب میں کہ بیان کیا ہی کہ مرتے دم کا توبہ قبول نہیں بلکہ انہوں نے کہا ہی کہ جو
شخص فسق و فجور میں عمر گذارے اور امید رکھے کہ مرتے دم توبہ کر لوں تو یہ فریب نفس کا
شاید کہ اسی حال میں مر جاوے اور توبہ کرنے کے نہ موافق فرمان رسول اللہ کے جس حال میں
مرے اسی حال میں محشور ہونگے ہیں کہ گنہگار مرتے دم توبہ کرے تب بھی مقبول
نہیں بلکہ حدیث شریف ہوا ہے میں اس سے صاف ظاہر ہی کہ بعد توبہ کے سب پاک
مرتے ہیں اور حشر بھی انکا پاکی کے ساتھ ہو گا کیونکہ رسول اللہ فرماتے ہیں جیسا مرتے ہو ویسا
تم حشر ہوگے الخ تو بعد یہ سب اولی اعلی پیر و جوان غریب و تونگر مرد و عورت مر کے اسکے ہوشیاری
تمام بزرگی عشق و حواس ترک جیسا دولت حقیقی سے مشرف ہوکر مرتے ہیں کہ اصل حقیقت
عقیدہ یازدہم میں بھی بہ اول بیان ہوگی کہ بعد ترک بیماری سے صحت پاتے ہیں اپنی غریبی کو
قائم رکھتے ہیں چنانچہ اکثر آدمی ایسے موجود ہیں اور حدیث میں مراد عمر بھر کا جینا نہیں بعد توبہ کے
حالت ہوشیاری میں ایک ساعت کا جینا بھی ایسی کرتا ہی کیونکہ معنی عیش کا جینا ہی مطلقاً
بس اٹھایا جانا اسی جیسے پھر تب اور مقدر ہی کہ انکو مرتے دم حاصل ہوا چنانچہ آیت بھی اسکی
دلیل ہی اللہ تعالیٰ فرمایا اذا حضر احدکم الموت الآیۃ یعنے جب موت حاضر ہو یا وے تو حضور کا
معنی نزدیک ہونا ہی کہ وہ حالت پاس ہی اگر انکو قبل پاس مقرر کریں تو سب کے سو برس موت ہی کہ
ہر ایک ... ہی اچھے صحیح سالم تندرست کو بھی ایک ساعت کی زیست کا اعتبار نہیں پس

مستند وقت ہیں بخشان کا سسن وہ گزرتا جو گمان کی تحریف شہر کی ہی جیسا وقت میں
تحریف کیا ایسا ہی مستند میں تحریف کی کہ اس آیت کو پوشیدہ کی کی حالت زندگی
پیچھے کی ہی اور حضور موت کی حالت جیسی ہی وہ زندگی اور موت کے درمیان موت سے
ملتی حالت ہی جیسا شام کہ روز اور شب کے درمیان رات سے ملتا وقت ہی اور اسی
مانند سید محمد خان صاحب کی تحریر میں بھی تحریف کیا جیسا اوپر مذکور ہوا بلکہ سب مہدویہ
سبب اپنے شک ہی کے بیر ثواب پاتے ہیں کہ رسول اکرم فرماتے ہیں نیۃ المومن خیر من
عملہ یعنی نیت مومن کی بہتری عمل سے اسکے اور فرماتے المنتظر الصلوۃ کا بنی فی الصلوۃ
یعنی نماز کے لئے انتظاری کرنیوالا گویا کہ وہ نماز میں ہی کہ مہدوی لوگ جنہوں نے کی
تصدیق کہ مانند طہارت کے ہی کہ لیکر ترک دنیا کو کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ ہی
ہمیشہ مستعد و منتظر ہیں بلکہ منکرین ہمارے امام کے ہمیشہ حب دنیا
کرتے رہتے ہیں کہ حب دنیا راس کل خطیئۃ ہی اور یہ اکثر فرماتے ہیں کہ اسی حال
میں انکا حشر ہوگا پس ثمرہ حصول ثواب کہ نجات اخروی ہی سب مہدویہ کو حاصل ہی اور
بے توبہ مرجانا کہ ثمرہ انکار مہدی موعود ہی کہ قتل اسکا عذاب دوزخ ہی سب منکرین مہدی
موعود کو کہ ہمارے امام ہیں نقد وقت ہی رجا غرض کہ مہدوی لوگ ہر چند کہ اپنے
مہدی پر بھول رہے ہیں الخ ہدایت ہم فقط اپنے مہدی ہی پر نہیں بھول رہے
ہیں جناب ختم المرسلین پر بھی بھول رہے ہیں کہ منکرین آنحضرت سے مخذول ہو رہے ہیں
رجا از ینجا رانده واز انجا مانده الخ ہدایت یہ مانند قول عیسویوں کے ہی کہ
عماد الدین عیسوی نے اپنی کتاب ہدایۃ المسلمین کے ساتویں باب سے چوتھے فصل میں
لکھا ہی سوا اسکا خلاصہ یہی ہی کہ تمام ورد تسبیح و ذکر کرنا و بیان میں ہی اسم و اصطلاح نے

کیا ہی جو جو روں کے اندر تک بند کر دیا ہے حسن لاہوری کی کتاب میں ہی
دوسری تعریف ایسے ہیں کہ ہی مسعود کی بدخلقی سے غضب ہے اور جا
جو لوگ کہ باطنے کی ہدایت ہیں یہ بھی مسعود کا اندھا پن ہی ایسے غضب پر دل
بیان کیا ہی اُسی سے صاف ظاہر ہی کہ وہ جن تھا کہ اُسکی شکل سے مشتبہ ہو گیا اور ام
میں ساکن تھا جیسا کہ مسعود کہتا ہی کہ جنھی مغلوں کے پاس بھی ایک کتا تھا کہ اسکا نام
سعد بلی ہی عثمان نے اسکو بہت کاٹا اور سیاہ نے کہا کہ اگر وہ کتا ہو تو اسکو مار دو لیکن
وہ کتا نہیں ہی الخ اور قصہ ان دل یوسف کی جو المنشی کے قول میں ہی مسعود ہو گیا
ہی کر وہ گئے ہیں ہم نے بانگ نماز کے وقت وہ کتا پکارتا تھا اگر کبھی موذن بے
شب بیدار کی بانگ یا اور کسی سبب سے جو دیگر میں غافل رہے تو ہوشیار ہوتا تھا اور
جنوں کے بہشت میں جانے کے باب میں علما سے سلف کو اگرچہ اختلاف ہی مگر قوی یہی
جانب ہی جو انکا دخول بہشت ثابت کرتے ہیں کیونکہ نتیجہ تکالیف شرعیہ کا حصول اجر
و ثواب اور دخول بہشت ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
یعنے نہیں پیدا کیا میں نے جن و انسان کو مگر یہ چاہتا ہوں کہ عبادت کریں اور دخول دوزخ بھی
کہ مرتب اسپر اپنا پایا ہی جنوں کو ثابت ہی تو دلیا ہی دخول بہشت بھی اُن کے لئے
واجب ہوا کیونکہ جو سبب بد عملی کے سزاوار عذاب ہو جائے کہ سبب نیک عمل کے لائق
ثواب ہو اور انسان بھی بعد ترک تعلق جسم خاکی کے مجرد روح بہشت میں داخل ہوتا ہی پس
جنّی بعد ترک جسم ناری کے داخل ہونے کو کسی مخالفت ہی اگرچہ اسمیں بہت دلایل ہیں لیکن
یہہ محل اسکے بیان کا نہونے سے اتنے پر ہی اکتفا کیا گیا پس معلوم نہیں کہ اُس مردہ جنّی کا
کیا مرتبہ تھا کہ لوگ اسکی برابری کو آرزو کرتے تھے اور جن اشکال مختلفہ سے بدلنا اور سلام

لا نا مشہور ہونے سے اسکے دلایل کی حاجت نہوئی خاما یک نکتہ نادرہ لکھا جاتا ہی
کہ اگرچہ اللہ تعالی علماے بے دیانت کو کتے سے مثال دیا ہی مگر علماے کفار کتے سے
کئی درجے بدتر ہین اور کتا اُن سے کئی درجے بہتر یعنے کتا عذاب و عقاب سے پاک ہی
انکو بڑا سخت عذاب ہی اور کتا اپنے مالک کو اندھارے اُجالے مین پہچانتا ہی یہہ
با وجود علم و عقل کے اُسکو بالکل نہین پہچانتے ہین اور کتا اپنے مالک کا حکم بجالانے
مین جان تک دریغ نہین کرتا اور انکو بالکل اداسے احکام پر التفات نہین بلکہ اکثر کام
اُسکے حکم کے برخلاف کرتے ہین اور کتا اپنے مالک کے دروازے سے ہرچند نہین جاتا
اگرچہ بھوک سے مرجاوے یہہ باوجود اگمانے رہنے کے اپنی ترقی زینت دنیا کے لئے
خدا کے دشمنون کے دروازے پر مرتے ہین اگر کوئی کہے کہ مسلمان جن کتے کی صورت
جو نجس العین ہی کیون اختیار کیا جواب اسکا یہہ ہی کتے کی صورت نجس نہین بلکہ کتے
کی ذات نجس ہی اسمین بڑی حکمت ہی کیونکہ دوسرے جانور یا آدمی کی صورت لیوے تو
بسبب مصاحبت کے راز فاش ہونیکے قطع نظر دوسرے جانور کو اتنی مطلق العنانی
محال ہی بنظر اُن تعلقات کے جو ہر جانور کے ساتھ ہین بہر کیف اسود کیا بوستان سعدی
بھی نہین دیکھا کہ فرماتے ہین **نظم** زویرانہ عارف ژندہ پوش ہکی بانگ بلنج
سگ آمد بگوش ہو یعنے یک عارف کی جاے سے کتے کی آواز آنے لگی سننے والا تعجب
کرکے اُسکے حجرے پاس گیا تو وہان کتا نتھا اُسکے تعجب کو دیکھ وہ عارف کہا چو دیدم کہ
بیچارگی می خرد ہو نہادم ز سر کبر و راے خرد ہو چو سگ بر درش بانگ کردم بسی ہو کہ مسکین تر
از سگ ندیدم کسی کو اور جنید بغدادی قدس سرہ کا مقولہ لکھتے ہین ع کہ سگ باہمہ
زشت نامی چو مرد ہو مرا در ابد و زخ نخواہند برد ہو اور لکھتے ہین ع ازین بر ملایک شرف

داشتند کہ خوردابہ از سنگ نہ پنداشتند ہو شاید اسی لئے وہ مردجی سکتے کی صورت
لیا ہوا اور اکثر صحابہ رضی سے بہی مروی ہی کہ اپنے کو جنوروں سے کم تر سمجھتے تھے اور کہتے تھے
کہ کاشکے ہم ایسے ہوتے **مسعود کی بدخلقی بجا ہم** – رجاشیخ جو نہیں حج
بیت اللہ سے الخ **ہدایت** اللہ تعالی فرماتا ہی من استطاع الیہ سبیلا انکا
خلاصہ یہہ ہی کہ جو قدرت بیت اللہ کے طرف کی راہ جانے کی رکہے اور حدیث بہی اسی معنی
پر دلالت کرتی ہی کہ جسکو حاجت ظاہری کسی طرح کی مانع نہو اب ہم مسعود سے پوچھتے ہین
خدا کو حاصل کرنے کی حاجت سے بہی کوئی بڑی حاجت ہی اگر کہے کہ معرفت الہی سے
اسکا گمر دیکہنا افضل ہی تو اس کلام کی قباحتین ہر ادنی و اعلی پر ظاہر ہین کیونکہ موافق
ضابطہ اصول و فقہ کے حج کرنے تمام عمر کی وسعت ہی بخلاف حصول معرفت الہی کہ بعد وصول
بلوغ فرض ہو جاتی ہی جب کوئی ایسا شخص ملے کہ اس سے معرفت الہی حاصل ہو بلکہ دیدار
ذات نامتناہی تو اسکو چہوڑ کر بیت اللہ کا جانا کہ مشروط بشرائط ہی اور اسمین یہہ بہی سبب
حاجت قویہ ہونیکے داخل ہی ہر چند جائز ہین اسیلئے بایزید بسطامی رح اور کئی مشائخین
کبار حج موقوف کر کے بزرگان دین کی خدمت مین رہے ہین اور جب اس امر قوی الفرض
سے فراغت پا چکے بیت اللہ کو گئے ہین مثلا مثنوی شریف کے دوسرے دفتر کے ترجمے
مین شاہ مستعان نے لکہا ہی **حکایت** جب کہین جاتے سفر کو بایزید جستجو
کرتے بزرگون کی مزید کو راہ مین دیکہے کہین یک پیر مرد کو اسکو دیکہے اہل دل وہ شاہ
فرد کو ذات مین تہا انکے مردون کا کمال کو نہایت درویش اور صاحب عیال کو سو بر
انکے ادب سے بیٹہ کر کے پوچہتے تہے حال انکا سر بسر کو پس کہے اسکو کہ ای روشن ضمیر کو
ہی مجہے کعبے کو جانا ناگزیر کو وہ کہا تم پاس کیا ہی زاد راہ کو وہ کہے دو سو درم اندر گرہ کو

پس کہا طواف میرے سات بار ہو گیا طواف حج سے پہلے تیرے ساتھ ہی بجان خدمت
حرمی ہو خدا کی ... اور تنبیہ الحقایق کی تمہید اصل ہفتم کے آخر میں
میں التقسیمات ہمدانی رح بھی یہی نقل کر گئے ہیں جیسے کہ مثنوی میں نور بیت کعبہ الاول
ما خلق الله نوری در قالب بایزید بود زیارت کعبہ حاصل آمد شاہ محی الدین صاحب
قادری ویلوری نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں لکھا ہے پس بایزید دانست کہ در مثنوی
شریف ہے گفت طوفی کن بگردم ہفت بار الخ آمدہ است بحر العلوم در شرح آن میفرماید
درین اشارت است بانکہ چنانچہ ظہور ذات با اسما و صفات در صورت انسانیہ است
ہمچنین در صورت کعبہ است اگرچہ در ہر دو ظہور مختلف است کہ در صورت انسانیہ ظہور ذات
با اسما و صفات الہیہ است با ظہور صفات کونیہ پس انسان مظہر اتم است بخلاف کعبہ کہ
در وی ظہور جمیع صفات منفعلہ کونیہ نیست و نیست ظاہر در وی مگر ذات با اسما و صفات
الہیہ بحسب پس کعبہ شریفہ محل الہ است لہذا الکعبہ قبلۂ عبادت گردید نہ انسان کہ اینجا مذکور
است شاید در آن وقت در آن قلب الہ مشہود بود نہ صفات کونیہ انتہی و نیز بحر العلوم
در شرح مصرع ہے تا ببینی نور حق اندر بشر می نگارد این دلیل است بر آنکہ در وقت
طواف الہ مشہود بود در بشر پس طواف آن الہ مشہود را بود چنانکہ در کعبہ الہ مشہود
می شود عارفان را و طواف کعبہ طواف الہ است و مشاہدہ کہ در طواف حاصل میشود عارفان
را بایزید را درین بشر حاصل شد اور شاہ شرف الدین یحیی منیری رح مکتوب ششم و بیستم
میں فرماتے ہیں سلطان العارفین قدس الله تعالی سرہ العزیز نے گفت چون بحرم رفتم و جمال
کعبہ دیدم با خود گفتم من چنین خانہ بسیار دیدم مر خداوند خانہ باید باز گشتم سال دوم
چون بحرم رسیدم چشم خیر بکشادم خداوند خانہ دیدم و خانہ گفتم در عالم الوہیت مشارکت

[illegible]

اہل کلام بھی اثبات کے قائل ہیں کہ معنی اولیاء اللہ کا حج بھی جیسا شرح عقائد نسفی میں

لکھے ہیں اما ذہب البعض [illegible] علی ظواہرہا ومع ذلک [illegible]

[illegible] ارباب السلوک کی [illegible] ہیں [illegible]

الا بیان [illegible] الفرقان ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے پہلے فرمایا وللہ علی الناس حج البیت مراد

اس سے یہ ہے کہ حج مقبول حسب شرائط کامل مرتب ہو کہ نتیجہ اسکا رویت الٰہی ہی انسان کی

ہی واجب ہی [illegible] انسان صوفیہ کے نزدیک وہی ہی ہوتا ہے کہ [illegible] معرفت الٰہی بکمال حاصل

کرے یا اللہ کی معرفت سے ہی کمال [illegible] پیدا کرے اگر ایسا ہو تو علی المومنین یا علی [illegible]

کیونکہ [illegible] انسان سے مراد نوع انسان لیتے ہیں بالجملہ حج ہی کی [illegible]

[illegible] کے باب حج کی [illegible] شرائط حج میں [illegible] تحقیق اس

۲۰۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حاجت خالیہ
مانع ہو اور کوئی مرض بھی موجب پانچویں حالت ہیں جو دفع کر حصول معرفت الٰہی سے کوئی بڑی
حاجت خالیہ مانع ہوئی اور مرض روحانی سے زیادہ کونسا مرض حالت ہی جب کوئی پیر
حاذق اور طبیب حاذق راہ معرفت الٰہی بتانیوالا اور مرض روحانی کا علاج کرنیوالا
ملے اسکو چھوڑ کر فقط ادائے طاعت بدنی بغیر معرفت کے لئے اور بھی دشمن سے [illegible]

ہیں اسی لئے رسول فرماتے ہیں [illegible] نظر [illegible]

معبود [illegible] یا رسول [illegible] الیوم [illegible]
اور خزانۃ الروایۃ میں بھی اصحاب [illegible]
[illegible]
کر حاصل کرنا بھی حاصل لینا انسب ہی کیونکہ جب [illegible] کمال کو پہنچا کعبۃ اللہ خود اسکے لئے
آتا ہی جیسا امام محمد غزالی رحمہ کیمیائے سعادت کے دوسرے رکن کی [illegible] میں لکھتے ہیں سفر باطنی سے
ایسا فایدہ حاصل ہوتا ہی کہ کعبہ اسکے نزدیک آتا ہی اور اسکے اطراف طواف کرتا ہی اور
اپنا بھید اس سے کہتا ہی جس سے یہ ہو سکے اپنے کالبد کو لیکر پھرے اور ہر جانے سے
فایدہ لیوے اور اپنے پاؤں سے کعبہ کو جاکر ظاہر کعبے کو دیکھے اسی لئے شیخ ابو سعید کہتے ہیں
کہ نامردوں کے پاؤں کو چھالے پڑے ہیں اور مردوں کے چوتڑوں کو انتہی خلاصہ اور
کیمیائے مترجم مطبوعہ مطبع مسلمانی واقع بنگلور کے حاشیے پر دیکھا گیا کہ حضرت غوث الصمدانی
محبوب سبحانی قدس سرہ کے رسالے کے حوالے سے یہ لکھا ہی قال اللہ تعالیٰ یا غوث الاعظم

٢١٠

[illegible]

[illegible] حرم میں [illegible] الصبر [illegible] السعید [illegible]

[illegible] اس سے [illegible] طرف کے [illegible]

[illegible] کہ بغیر [illegible] کے سوا [illegible] ساتھ [illegible]

سلام تھا ہر شخص کو ضروری کہ دو بار حج کر لیوے اسی لئے اکثر بزرگوں نے اپنے

مریدوں [illegible] حج نہیں [illegible] اسکا معنی منع حج نہیں بلکہ ادا سے حج اکبر

ہی چاہیے [illegible] کے باب حج میں لکھا ہی فی زاد المعاد قال ابو بکر بن الصادق رح

لا [illegible] الف حجة مبرورة جیسے زاد المعاد میں ہی کہ

کہا ابو بکر [illegible] شیخ سلف سے ہی [illegible] کے حفاظت کر [illegible]

نزدیک ہزار حج مبرور سے زیادہ دوستی ہی اس لئے ہمارے امام کہ امام المہدیین

سید الاولیاء [illegible] اور اپنے اصحاب کی صحبت سے دوری گوارا نہیں فرمائی

ہی لیکن امام اور اصحاب وغیرہ بنظر عطا فیض صحبت و حصول کمال انسانی رہ گئے ہیں تا بعد

کمال کے حج بیت اللہ بجا لاویں اور خود جناب امام کا حج کو جانا سیر دلیل ہی اور زمانہ

امام سے آج تک ہمارے یہاں حج کو جاتے رہے ہیں اور آج بھی ہمارے یہاں سیکڑوں

حاجی موجود ہیں اور زندگیان شاہ دلاور کے حجرے کی چھت سے مرواتے استفادہ

لینا ہی الطریق انکی خوشنودی کے واسطے [illegible] جو زن پارسا، بکر کا ذکر کیا محض نادانستگی

کہ عورتوں کو تین دن کا سفر بھی حج کے واسطے بے ہمراہی محارم یا شوہر کے منع ہی لیکن

[illegible] مسعود سے پوچھتے ہیں کہ اگر تمہارے کے موافق ہی تو ضرور [illegible]

پکارتے ہوں کہ یا اس گھر کے حج کو آنا یا باپ کو دیکھتے رہنا یا کسی فقیر کی خوشی میں لگے رہنا

یریدون ان یطفئوا نور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون رہا خدائے عالم کے

بیت اطہر کے طواف مین نظر نہین آتا ہی الخ **ہدایت** اور یہ تمہارے مقتدا کے
اُس مقولے سے جو مثنوی شریف کے ابیات کی شرح مین لکھا ہی اور شاہ شرف الدین
یحییٰ منیری رہ کے فرمان سے اپنے جواب کو سمجھ لیوین رفعا مسعود کا لکھنا بیجا نہین کیونکہ
اندہے کا مقولہ ہی رأیت الشمس ولاضوٴلہا یعنے آفتاب کو مین نے دیکھا کہ اسکو روشنی
بالکل نہین اگر مسعود کو بالکل اندہا یا گمیرا ہو تو حافظ شیرازی قدس سرہ سے سن لیوے
بیت جلوہ بر من مفروش ای ملک الحاج کہ تو۔ خانہ می بینی و من خانہ خدا می بینم۔
جو ازلی اندہے ہین یہان بھی اندہے ہین اور وہان بھی اندہے رہینگے **بیت** خر عیسی
اگر بمکہ برود۔ چون بیاید ہنوز خر باشد۔ **مسعود کی بدخلقی نوزدہم۔ رجا**
یہی میان ولا ور الخ **ہدایت** حجرے کی تجلی گاہ ہونیکا جواب مسعود کی بدخلقی
ہجدہم سے اور عرش سے تحت الثریٰ تک روشن ہونیکا باب اول عقیدۂ ہفدہم سے
اور خلاصہ رام وغیرہ کے نار سے معذب ہونیکا جواب بندگیمیان شاہ دلاور رہ کے
جواب سے ظاہر ہی کہ آپ نے فرمایا انکو عذاب زمہریر کا ہی یعنے خاص انکو پس اس سے
انکار مطلق جنون کے ناری ہونیکا کہان سے ثابت ہوا اور آیۂ مذکورہ مین بھی لفظ
من سے یہی معنی ظاہر ہی وگرنہ سب جن اور سب انس کافر و عاصی معذب بعذاب نار
ہونا مقصود ہوگا اور یہہ خلاف جمہور ہی کہ درکات باردہ کا ہونا باطل یا بیکار ہوگا
اور جواب لم یلد ولم یولد کا مسعود کی بدخلقی ہشتم مین گذرا پس یہہ نکات سمجھنا کام
مومنین علو منزل کا ہی نہ اغبیا کہ بیدل کا **مسعود کی بدخلقی بیستم۔ رجا**
پنج فضایل مین لکھا الخ **ہدایت** کشف کی حقیقت اور اسکا جواب باب اول
عقیدہ ہفدہم مسعود مین گذرا اور مقبولیت اور مردودیت لکھنے لکھانیکا جواب ہم انکے

معتقد عبد الوہاب شعرانی صاحب یواقیت کے طرف سے وارد دیتے ہیں کہ حجت

خامس میں لکھا ہی کما قال الشیخ فی الباب السادس و السبعین و ثلثمائة ان الحق تعالی ان

اوجب علی نفسه شیا و لکن لا یدخل تحت حد الواجب علی عبادہ من الذم من ترک ذلک

الواجب لانه تعالی یفعل ما یرید فان قال ان یخلف ما کتبه و تحمل من شاء من المومنین ما الحقه

ذم و لا لوم لان الواحد المختار لا یصح منه ان یلزم نفسه و لو الزمها لا یلزمها الوفاء بخلاف العبد

اور اسی مبحث میں دوسری جاے پر لکھا ہی ثم قال فعلم ان الحق تعالی لا یجب علیه شی و لو

اوجب ہو علی نفسه شیا فله الرجوع عنه من حضرة الاطلاق اسکے بعد لکھا ہی ذکر الشیخ محی الدین

فی الباب الثالث و الخمسین و ماتین ایضا ما ہو مذ اعتقاد اہل السنة و الجماعة من ان الحق تعالی

لا یجب علیه شی ان تینوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہی کہ اللہ تعالی پر کوئی چیز واجب

نہین اگر وہ اپنے لکھیکا خلاف کرے برا نہین کہ وہ یگانہ مختار ہی اور اسکو سزاوار ہی

جو کہ اپنے پر لازم کر لیوے اسکو وفا نکرے بلکہ اس سے رجوع کرے اور اعتقاد سنت

جماعت کا یہ ہی کہ اللہ تعالی پہ کوئی بات واجب نہین یعنی اگر چاہے جیسا فرمایا ویسا

کرے اگر چاہے اسکا خلاف کرے اور اسی مبحث مین لکھا ہی فان التوبة و الاصلاح من

الجود المطلق یعنی قبول توبہ و توفیق اصلاح جود مطلق سے ہی اگرچہ یہ دلایل معتزلہ کے ہین

لاکن اہل کلام بھی اسکے قایل ہین چنانچہ مسلم الثبوت کے دوسرے باب میں ہی تعریف

الواجب و ہو ما یستحق العقاب تارکه استحقاقا عقلیا او عادیا و العفو من الکرم و قیل ما اوعد

بالعقاب علی ترکه و لا یخرج العفو لان الخلف فی الوعید جایز دون الوعد اور اسکے حاشیہ

ملک العلما عبد العلی بحر العلوم کا یہ ہی لان الخلف فی الوعید جایز فیجوز ان یوعد بالعقاب

و لا یاتی به فان اہل عقول السلیمة یعدونه فضلا لا نقصا و ہو مروی عن عبد اللہ بن عباس

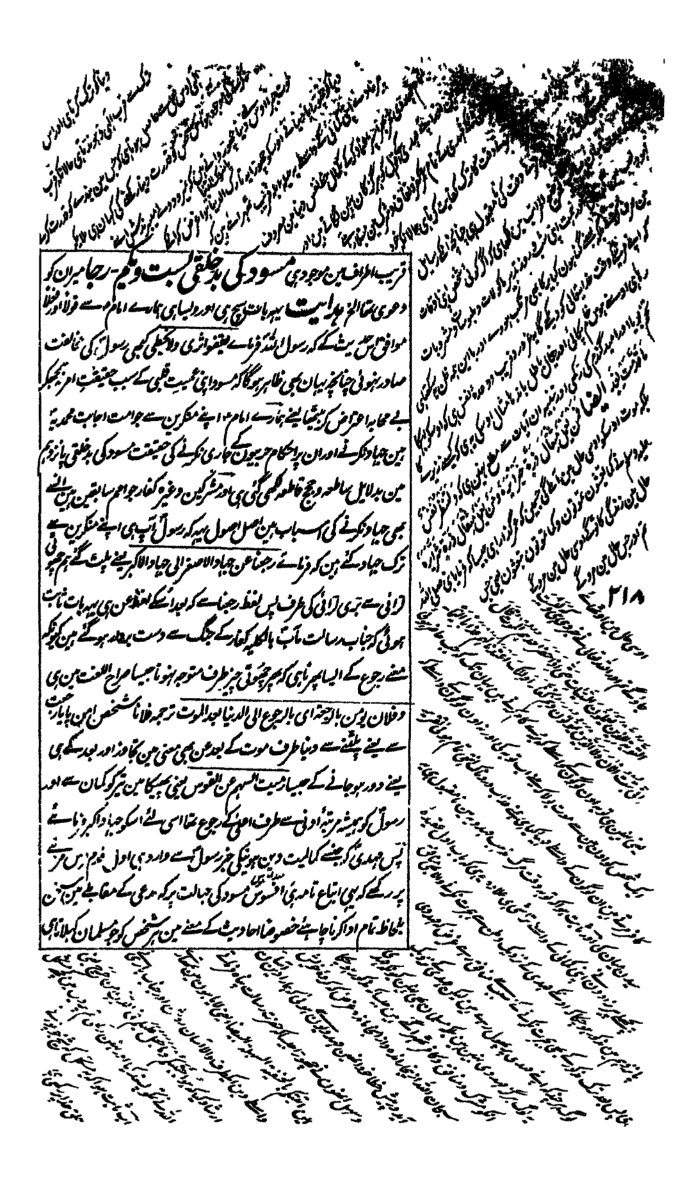
خلاصہ ان دونوں عبارتوں کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی وعید سے خلاف کرنا جایز ہی یعنی
گنہگاروں کے عذاب جو خبر دیا ہی اوس سے خلاف کرنا جایز ہی اسبات کو عقل والے
حسن سمجھتے ہیں علم الٰہی کا نقصان نہین سمجھتے مگر سوا سریکے جاہل کہ یہہ بات عبد اللہ
بن عباس نے روایت کیا ہی اور اسکے حاشیے پر مولوی محمد معین الدین نے لکھا ہی کہ
خلاف کرنا اللہ تعالی کا اپنے قرار سے درست ہی کہ شفاعت اور قبول توبہ جو ثابت ہی
مستحق عفو ہوتا ہی بسبب رفع کدورت عصیان عاصی اور حزین ہونے اسکے اخلاق حسنہ
مرضیہ سے کہ اللہ تعالی ہے غفور رحیم ہی خلاصتہً اور لسان المحدثین کے دیکھو ساتوین صفحہ
لکھا ہی کہ ابو الحسن علی جزء فضل اہل بیت کی آخر کتاب مین کہتا ہی عبد اللہ رضہ نے روایت
کیا کہ فرماتے ہی بنی اسرائیل مین دو بادشاہ تھے بھائیان ایک نیک دوسرا بد تو اوس وقت
کے نبی کو حکم ہوا نیک کی عمر سے تین برس اور بد کی عمر سے تیس برس باقی ہین سو وہ
نبی اونکے رعیتون سے کہے تو سب رعیت اپنے اہل و عیال سمیت شہر کے باہر جاکر
تین دن بھوکے دعا مانگنے لگے تو اللہ تعالی اونکی دعا مستجاب کرکے عادل کی عمر بدکو
اور ظالم کی عمر عادل کو بدلا دیا پھر ظالم تین سال مین مرگیا اور عادل تیس سال جیا کیا یہ
بھی اللہ تعالی کو معلوم تھا جو وحی کیا پس یہان یا جھوٹ بولنا یا جہل لازم آیگا نعوذ
باللہ عما قال الظالمون وہو علوا کبیرا ایسے حکمتونکو فضل و کرم کہتے ہین کہ اوسیکو اسکا
بھید معلوم ہی اور اس امر مین ایک حکمت عظیمہ ہی کہ اسکو مومنین جانتے ہین خوف
رجا اس کشف عرشی اور فرشی پر تاریخ وانی الخ ہدایت اکثر اہل حق پر اہل باطل
ایسے ہی اعتراضات کئے ہین جیسا عماد الدین عیسوی ہدایۃ المسلمین کے باب ہفتم
سے فصل سوم کی ابتدا مین قرآن کے واسطے لکھا ہی اول اگر رسول پیغمبرون کے جو

۲۱۵

قصے اسمین محمد صاحب سے بیان کئے اکثر بیان خلاف واقع ہی کیونکہ سنے سنائے قصے
اکثر آدمی کو کم یاد غلط یاد رہا کرتے ہین خصوصاً اس شخص کو جو بے علم ہی اور آسمت میور
نے اپنی کتاب دین حق کی تحقیق سے ❁ دین محمد کی ازمایش کے
چوتھے باب مین لکھا ہی قطع نظر اُس سے تیت سے باتین تاریخ کی بھی ہین جنکو محمد صاحب
نے نہ توریت زبور نبیونکی کتاب اور انجیل سے انتخاب کیا بلکہ یہود و ناصریون کے
قصے کہانیون سے نکالا کیونکہ اگر ان باتون کو اگلی کتابون سے لیا ہوتا تو اسقدر اختلاف
نہ پڑتا انتہی بعد اسکے اکثر نبیون کا ذکر لاکر لکھا ہی کہ یہہ سب خدائی کتابونکا خلاف ہی
خصوص سکندر کے واسطے لکھتا ہی کہ وہ بت پرست تھا اور سکندر کے دیوار بنانیکا
بھی انکار کیا ہی الغرض مسود نے بھی اپنے بڑے بھائیون کی اتباع کیا آدم بر سر مطلب
مسود جہاڑ سے آدمی کے پیدا ہونے مین جو لکھا ہی عین جہالت ہی غرض آدمی سے
صورت آدم ہی نہ بنی آدم چنانچہ ایک کتاب ۱۲۸۰ھ ہجری مطبع عیسوی مین باہتمام
شیخ عبد العزیز کے مولفات سے میرزا نادر حسین کے مسمی بطلسمات عجایب اور مشہور
باندر جال کو اُسپر میرزا بہادر علی کی غرایب الاشکال بھی مندرج ہی چھپی ہی سو اسکے
۳۲ بتیسوین صفحے پر ہی کہ ایک جزیرے مین پھل بشکل انسان ایک جھاڑ کو لگتے ہین اور
کدو سریکے بھی کہ اسکو انسانی شکل کے پھل لپیٹ کر دودھ پیتے ہین اور ۳۸ اڑتیسوین صفحے
پر ہی ایک درخت کہ نام اُسکا واق واق ہی اسکو انسان سریکے پھل لگتے ہین چالیسوین
صفحے پر ہی کوہ عجیبہ مین بیل کو انسان سریکے پھل لگتے ہین انچاسوین صفحے پر ہی کہ اندر
کے بادشاہ کے باغ مین ایک جھاڑ ہی کہ دیو کی صورت کے پھل ہوتے ہین اُنسٹھوین
صفحے پر ہی کہ درخت عجیبہ کو ہیئت انسان کا پھل لگتا ہی پس عجب نہین کہ وہان صورت

انسان کے قبیل ہون اور خروج منی سہاسے بنی آدم کے دوسری کسی صورت سے
شاید انکے نبی کی شرع مین منع ہو نوشتہ آگیا ہو یہہ سکندر کی پیغمبری قطعی نہین اگر
پیغمبر بھی ہوں ہماری شرع کی صورت سے بھی پیغمبر وزین فاما مسعود کی عقل سے
یہہ عجب ہی کہ بیان بے نکاح دختر نورحمی سے جماع کیا گیا گمان ہی واہ کیا علم وفہم ہی
نکاح تو نوع انسانی مین بشرط ایجاب وقبول ہی نہ کسی جز بیان ہے مرحبا مسعود کے
اسناد دیکہ اسکو علم فقہ مین جدید پایا ایسا احوال مسعود کے فہم کی تحقیق کرنے آب
قرآن وحدیث اور تاریخ کی تو فیق دیکھے کہ اس سے بہرکی ہی کیونکہ معتبر تفسیرون اور
تاریخون سے معلوم ہوتا ہی کہ اس شہر کا احاطہ ہر جانب چالیس کوس اور بعض دس کوس
لکھے ہین چارون طرف سے ایکسو ساٹھ یا چالیس کوس ہوئے اور اسکی دیوار بالشکر
اونچی ہی اور اسمین ہزار محل بڑے بڑے ہین اور انکو شداد بن سوبرس مین تیار کیا
اور عمر شداد کی چھے سو برس ہوئی اس شہر کی تیاری وغیرہ کو دس بارہ برس لگے تھے
مصاحبون وغیرہ سے کوچ کرکے بعد قطع منازل کے ایک رات دن کے راستے پر دم
اور بخشے اسکے اہل قوم کے چار سو گز کے تھے جیسا مدارک بیضاوی وغیرہ معتبر کتابون مین
ہی پس اس بیان سے بچند وجہ ظاہر ہی کہ وہ شہر ارم قاف مین ہی ایک یہہ کہ عدن سے
اُسکا بہت دور رہنا ثابت ہی کہ ہمارے بچے کے موافق ہماری ایک منزل معتدل آٹھ
دس کوس یعنی سولہ یا بیس میل ہی پس انکا جثہ ہمارے بہ نسبت سو تھا بلکہ بڑہکر ہمارے
سو منزل انکو ایک منزل ہوتی جیسے ہمارے ساڑھے تین مہینونکی راہ انکو ایک روزہ
راہ تھی پس اب عدن کا تمام ملک ساڑھے تین مہینونکی راہ نہین اگر کتب معتبرہ سے کہ
جس مین ذکر اقالیم سبعہ وغیرہ مذکور ہی پایا جاتا ہی کہ عدن سے قاف جنوبی اور مغربی آخر

ہی چنانچہ آج کوئی شخص قصد کرے اُس ملک کی راہ سے کہ وہی سیدہا اسمین جا سکتا ہی
قاف جنوبی کو کم و بیش یکسال مین پہنچ سکتا ہی مین انکی بہی چار مہین کی راہ ہوتی ہی
جب بادشاہ اُس باغ کی تیاری کیا البتہ کوئی سیدہا راستہ بہی تیار کروایا ہوگا کہ کام
تمام ہوئے تب تنگ کام کرنیوالے آسانی سے جاوین اور لشکر بادشاہی کو جو بادشاہ
کے ہمراہ رہے آرام کا رستہ رہے اس صورت مین اور نزدیک تر ہونا لازم ہی دوسرا
یہہ کہ اتنی دور پہنچ جانے ایسے مکانات اور باغ وغیرہ بنانے قریب آبادی مین ملنا
دشوار اور قاف مین ملنا آسان ہی تیسرا جب ایسا باغ بنانے چاہا تو البتہ اسکو جاے
بہی لایق خرید ہوتی ہی اور عدن کے اطراف کوئی ایسا مقام نہین کہ وہان اتنی بڑی
جاے شاداب ہے چوتہا وجہ یہہ کہ آثار اسکے جب لوگون کو پہنچنے لگے تب ہو
بسبب راہ بند ہونے یا اختلاف جہت میسر ہونگے البتہ وہ جاے مشہور ہوتی اگرچہ
آنکہون سے نظر پڑے کیونکہ اسمین آبادیان مختلف مقامون مین ہوئی ہین اور
آج عدن کا جنگل موجود ہی کہ لوگ وہان سب طرف بلا ممانعت پہرتے ہین اگر کہین کہ آدمی
اُس پر گذر جاتے ہین اور انکو نظر نہین آتا ہی یا اور کسی سبب وجہ اللہ تعالی کی قدرت سے
وقوع مین آنا ممکن ہی تو ہم کہتے ہین کہ اللہ تعالی کو کیا قدرت نہین کہ فقط بہ کہ قاف
مین پہنچا دے اور وہان سے ایسا لا دے کہ انکو مسافت سے خبر ہو بلکہ یہہ بات
موافق عادت اللہ کے ہی اور وہ مخالف کیونکہ ایک آدمی ایسا جانا آنا اکثر حکایتون
وغیرہ سے ظاہر ہی پس اب ثابت ہوا کہ باغ ارم قاف کے پہاڑون مین ہی تیار ہوا
ہی مگر ایک شخص جو عہد رسول سے اسکے دیکہنے کا موعود تہا دیکہہ لیا تا کہ اس سند سے
بعضے شکی لوگون کا رفع شبہ ہو وے نہ یہہ کہ وہ عدن کے قریب بنا تہا اور اسکے



قریب الاطراف مین موجود ہی مسعود کی بدخلقی نسبت وکیم - رجا میران کو
دعوی تھا الخ ہدایت یہہ بات سچ ہی اور ویسا ہی ہمارے امام سے قولاً اور فعلاً
موافق اس حدیث کے کہ رسول اللہ فرمائے یعقفو اثری ولا یخطی کبھی رسولؐ کی مخالفت
صادر ہوئی چنانچہ بیان بھی ظاہر ہوگا کہ مسعود اپنی خبیث قلبی کے سبب حقیقت امر نہ سمجھکر
بے محابا اعتراض کر بیٹھا یعنے ہمارے امامؑ اپنے منکرین سے جو امت اجابت محمدیہ
مین جہاد نکرنے اور ان پر احکام حربیون کے جاری نکرنے کی حقیقت مسعود کی بدخلقی پا زدہم
مین بدلایل ساطعہ وحجج قاطعہ لکھی گئی ہی اور مشرکین وغیرہ کفار جو امم سابقین ہین انسے
بھی جہاد نکرنے کی اسباب مین اصل اصول یہہ کہ رسولؐ آپ ہی اپنے منکرین سے
ترک جہاد کئے ہین کہ فرمائے رجعنا عن جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر یعنے پلٹ گئے ہم چھوٹی
لڑائی سے بڑی لڑائی کی طرف پس لفظ رجعنا سے کہ بعد اسکے لفظ عن ہی یہہ بات ثابت
ہوئی کہ جناب رسالت مآب بالکلیہ کفار کے جنگ سے دست بردار ہوگئے ہین کیونکہ
معنے رجوع کے ایسا پھرنا ہی کہ پھر چھوتی چیز طرف متوجہ ہونا جیسا صراح اللغت مین ہی
وفلان یومن بالرجعۃ ای بالرجوع الی الدنیا بعد الموت ترجمہ فلانا شخص ایمن پا یار جعت
سے یعنے پلٹنے سے دنیا طرف موت کے بعد عن بھی معنی مین تجاوز اور بعد کے ہی
یعنے دور ہوجانے کے جیسا رمیت السہم عن القوس یعنی پھینکا مین تیر کو کمان سے اور
رسولؐ کو ہمیشہ مرتبہ ادنی سے طرف اعلی کے رجوع تھا اسی لئے اسکو جہاد اکبر فرمائے
پس مہدیؑ کہ جنکے کمالیت دین ہونیکی خبر رسولؐ سے وارد ہی اول قدم اس امر میں
پر رکھے کہ یہی اتباع تامہ ہی افسوس مسعود کی جہالت پر کہ مدعی کے مقابلے مین سخن
بلحاظ تمام ادا کرنا چاہئے خصوصاً احادیث کے معنے مین ہر شخص کو جو مسلمان کہلاتا ہی

۲۱۸

احتیاط کامل لازم ہی سو سمجھا بہ لکھدیا کہ وقت دعا کے ہاتھ اٹھانا خصوصًا بعد فرض
نمازون کے کہ سنت مستمرہ ہی الخ اب ہر انصاف پسند کو لازم ہی کہ مسودہ کے جھوٹ
پر بغور و تامل نظر کرے کہ اسکی لکھے ہوئے حدیثون مین کسی ایک حدیث سے صراحتًا
تو کجا کنایتًا بھی یہہ معنی پایا جاتا ہی کہ رسول کسی نماز کے پیچھے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے ہین
سوائے استسقا کے چہ جائے کہ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھائے ہون یا کسی صحابہ سے
مروی ہی فاما حدیث ابو داؤد اور ترمذی سے جو حضرت عمر فاروق رض کی روایت ہی
اور حصن حصین سے بھی یہی پایا جاتا ہی جہان کہین دعا مین ہاتھ اٹھانا مروی ہی پنجون
اور بغلونکو خوب کھولکر ہتھلیان آسمان طرف کرکر دعا مانگے اور بعد فراغت منہہ پر پھیر لیوے
نہ یہہ کہ کسی نماز کے بعد ہاتھ اٹھانا رسول سے مروی ہی اور دوسری حدیث ترمذی سے
بھی صاف ظاہر ہی کہ پچھلی بات اور فرض نماز کے بعد یعنے دبر صلوۃ کے دعا مقبول ہی
اور دبر بضمتین و بضمتین پس آیندہ ہر کار یقال فلان لایصلی الصلوۃ الا دبرا ای فی آخر
وقتہا کذا فی الصراح پس دبر صلوۃ آخر نماز ہی کہ بعد درود اور قبل سلام دعا پڑھنا سنت
بلکہ بعض تابعین واجب جانتے ہین نہ یہہ ثابت ہی کہ امام فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر
رسول دعا مانگے یا مانگنے حکم کئے ہین یا اس بات کو پسند فرمائے ہین اور ابراہیم
سے ہر چند یہہ دلیل نہین ملتی کہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے پس اسکو نماز کے بعد
کی دعا کر کے تخصیص کرنا انبیاء پر افترا کرنا ہی اور کسی پر خیالی واہیات سے تہمت
کرنا نمیمہ ہی [illegible] رسول [illegible] دوزخ مین [illegible] ہین بھلا اسکو کیونکر معلوم
ہوا کہ [illegible] پر اپنے عمل کو ثابت کرتے ہین [illegible] ہمارے امام [illegible]
تحقیق کر چکے ہین کہ رسول [illegible] استسقا کے سوا بھی کئی جاے پر دعا مین ہاتھ اٹھائے ہین

اور حدیث بخاری سے معلوم ہوتا ہی کہ ابوبکر صدیق رضہ عین نماز مین ہاتھہ اٹھا کر حمد
خداے پاک بجالاے ہین نہ بعد نماز کے ہاتھہ اٹھا کر دعا مانگے ہین حیرت ہی کہ مسود
کو ان دلیلون کے پیش کرنے سے شرم نہ آئی اور خیر جاری مین ایک وقت سواے
عقب نماز کے رسول اللہ کا ہاتھہ اٹھانا مروی ہی نہ بعد نماز گو کہ نفل ہی ہو پس فرض
تو کجا اور ویسی روایت بخاری خیبر پر رسول پہنچنے کے وقت کی بھی ہی الحاصل ان
تمام روایات مذکورۂ مسود سے اتنا بھی ثابت ہوا کہ جب دعا مانگین مستحب ہی کہ
ہاتھہ اٹھاوے مگر اتنا ہی ان روایات مین پایا جاتا ہی کہ کبھی کبھی رسول اللہ سواے
عقب کسی نماز کے دوسرے خالی وقتون مین ہاتھہ اٹھا کر دعا مانگے ہین اور منہہ پر پھیرے
ہین اور ہاتھہ جہان اٹھانا ہی وہان سیدھے کھلے ہاتون کو اٹھا کر دعا مانگنے اور بعد
اتمام دعا کے منہہ پر پھیر لینے حکم فرماے ہین مگر نماز استسقا کے بعد ضرور ہاتھہ اٹھا کر
دعا مانگے ہین پس انس رض سے مسلم نے جو روایت کیا ہی اُسکا خلاصہ موافق تاویل نووی
کے یہہ ہی کہ رسول دعایون مین جہان ہاتھہ نہین اٹھاے وہی انس رض نے دیکھا
مگر اورون نے حضرت کو دعا مین ہاتھہ اٹھاتے بھی دیکھا ہی تو صحت دیکھنے والون کو
طرف ہی یا یہہ کہ رفع بلیغ استسقا مین کیا ہی ان ہر دو تاویل کے سواے اس خادم
الفقرا کے نظر مین ایک معنی آتا ہی کہ اگر یہان مستثنی متصل مانین کلام ابلغ ہوتا ہی کہ
الکنایة ابلغ من الصراحة ہی یعنے شی سے مراد عقب صلوة لیا جاوے مگر موافق ضابطے
مسود کے نووی کی دوسری تاویل غلط ہو جاتی ہی یا یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ
انس رض نے بجز نماز استسقا رسول اللہ کو کبھی دوسری نماز پڑھتے نہین دیکھا ہی یہہ
جہل بسیط ہی اب انصاف پسندون سے التماس یہہ ہی کہ مسود جو دلایل کہ نماز کے بعد

ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا سنت مستمرہ ہونے پر لایا ہی اس سے مرجاتو گا کیا ہاں کبھی کبھی
پایا جاتا ہی کہ جان کبھی دعا مانگیں ہاتھ اٹھانا مستحب ہی ہو جاے کہ رسول خصوص
ہاتھ اٹھانے کے قطع نظر دعا بھی بے ہاتھ اٹھانے بعد نماز فرض مانگے ہیں مگر اٹھا کر کبھی
کبھی رسول اللہ بھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے ہیں اب ہم اسکا بدعت ہونا ثابت کرتے ہیں ذرا
غور و ملاحظہ فرما کہ بعد نماز ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ترک کر دیں احمد بن محمد قسطلانی ارشاد
الساری فی شرح صحیح البخاری کے باب مکث الامام فی مصلاہ بعد السلام سے ام سلمہ
کی روایت کی شرح میں لکھا ہی عن ام سلمۃ ان النبی کان اذا سلم من صلوٰتہ یمکث فی
مکانہ الذی صلی فیہ یسیرا قال ابن شہاب الزہری بالاسناد المذکور فنری بضم النون ای
فنظن واللہ اعلم ان مکثہ فی مکانہ کان لکی ینفذ بفتح اولہ وضم ثالثہ والذال معجمۃ ای یخرج
من ینصرف من النساء قبل ان یدرکہن من ینصرف من الرجال مقتضی ہذا ان المامومین
اذا کانوا رجالا فقط انہ لا یستحب ہذا المکث اس تمام حدیث کا خلاصہ یہی ہی کہ رسول
بعد سلام نماز کے تھوڑا وقت اسی جاے پر بیٹھ کر بعد وہاں سے اٹھتے تھے اس لئے
کہ جماعت میں عورات بھی حاضر ہوتے تھے سو چلے جانے کے بعد مرد اپنے جاے سے
اٹھیں تا عورت مرد نہ ملیں شارح نے لکھا ہی کہ اگر فقط مردوں کی جماعت ہو تو بعد
نماز کے تھوڑا وقت بیٹھنا بھی مستحب نہیں ہی اور آخر باب میں لکھا ہی قال فی الفتح
واستنبط من مجموع الادلۃ ان للامام احوالا لان الصلوٰۃ اما ان تکون مما یتنفل
بعدہا اولا فان کان الاول فاختلف ہل یتشاغل قبل التنفل بالذکر الماثور ثم یتنفل وہذا
الذی علیہ الاکثرون بحدیث معاویۃ رض وعند الحنفیۃ یکرہ لہ المکث قاعدا یشتغل بالدعاء والصلوٰۃ
علی النبی ص والتسبیح قبل ان یصلی السنۃ لان القیام الی السنۃ بعد اداء الفریضۃ افضل من

الدعاء والتسبیح والصلوة لان الصلوة مشتقة من المواصلة وبکثرة الصلوة یصل العبد الی

مقصوده انتهی من المحیط والصلوة التی لا یتنفل بعدها کالعصر فیشاغل الامام ومن معه بالذکر

الماثور لا یتعین له مکان بل ان شاؤا انصرفوا وان شاؤا مکثوا وذکروا انتهی اس عبارت کا
خلاصہ یہہ ہی کہ جس نماز کے بعد سنت ہو اُسمین اختلاف ہی کہ بعد سلام کے امام ذکر ماثورہ
کا شغل کرے یا نکرے یہی بات بہتون نے قبول کیا [illegible] کی حدیث پر اور نزدیک
حنفیہ کے امام کو بیٹھنا مکروہ ہی اگرچہ دعا یا ورد وظیفہ پڑہے یا تسبیح آگے سنت ادا کرنے کے
پڑہے کیونکہ بعد فرض ادا کرنے کے ان سب سے بہتر سنت کی طرف رہنا افضل ہی
کسواسطے کہ صلوۃ مشتق ہی مواصلۃ سے یعنی مطلب کو پہنچنا اور بسبب کثرت نماز کے
بندہ اپنے مطلب کو پہنچتا ہی یعنی نمازون کے ملجانے سے کثرت صلوۃ ثابت ہوتی
ہی اور کسی دوسری شی کے درمیان آنے سے ہر نماز جدا گانہ ہوجاتی ہی اور جسکے بعد
سنت نہو تو امام اور قوم ذکر ماثور مین شغل کرے مگر اسکو یہہ بات مقرر نہین کہ
جہان نماز پڑہے ہون اُسی جاے پر ذکر کرین انتہی پس حدیث سلمہ رض سے اور شارح
کے فتح القدیر پر اور محیط کے حوالے سے معلوم ہوا کہ فرض نماز کے بعد رسول سنت ہوتو
ہرگز بیٹھے نہین بلکہ سنت ادا کئے ہین مگر معاویہ رض کی روایت سے بسبب بیان
ثواب کے لوگون نے کچھ ذکر وغیرہ کا شغل کئے ہین اور حنفیہ کے نزدیک جس فرض
کے بعد سنت ہو سنت نہ پڑہکر نماز کے بعد ذکر و تسبیح وغیرہ مین مشغول ہونا مکروہ ہی۔
اور عبادات کے مکروہات امام محمد رح کے نزدیک جتنے ہین سب تحریمی ہین اور
اُسی پر فتوی ہی جب فرض نماز کے بعد کچھ پڑہنا مکروہ تحریمی ہی تو ہاتھ اٹھانا کہ دعا کی
طلب کی صورت ہی اور کہین حدیثون اور محدثون کے کتابون مین بعد نماز کے اسکا

ہا ہمی ہاتھ رنگے بدوضع سے ہی اور مسودے بھی جواسکوست شروع کرکے قرار دیا سو

فقط اسکی جہالت کی دلیل ہی ہر جا اور ایک سنت انبیا بھی ہی الخ ہدایت

عرب ہی مین بلکہ ہر ملک مین آج بھی بکریان والون یعنے ڈھنگرون کو دوسرے لوگ

حقیر رکھتے ہین خصوص گھوڑے اونٹ بیل رکھنے والے کہ وہان گھمنڈ اسمین ہی

اسی لئے رسول اللہ سب برابری سب اہل اسلام کے انکی تسلی خاطر کے لئے فرماے

چنانچہ یہ حدیث بخاری کی اسپر دلیل ہی عن ابی ہریرۃ رض ان رسول اللہ قال راس

الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اہل الخیل والابل والفدادین اہل الوبر والسکینۃ فی

اہل الغنم ابوہریرہ رض سے روایت ہی فرماے رسول نے اصل کفر کی مشرق طرف ہی

اور فخر اور تکبر گھوڑے اور اونٹ اور بیل اور گدہے والون مین ہی کہ بلند آواز تکبر

سے انکے لئے کرتے ہین کہ موجب قساوت قلبی ہی اور نرمی دلکی بکریان والون مین

ہی اور فرماے رسول اللہ الجفاء والقسوۃ فی الفدادین یعنے جفا اور بےدلی اپنے چوپایون کو

بڑے آواز سے پکارنیوالون مین ہی یعنے اونٹ وغیرہ کو اور حدیث مذکور مسودہ بھی اسی

مانند ہی چنانچہ باندیون کی اولاد کے لئے رسول اللہ فرماے انجب ولد الجاریۃ انا ولد

الجاریۃ یعنے بہت اشرف ہوتا ہی باندی کا جنا اور مین باندی کا جنا ہون پس اگر

جو بکریان چرایا ہو وہ نبی ہوا تو عیسیٰ ع اور یوسف ع اور کئی نبی اللہ بکریان نہین چرائے

کیا وہ نبی نتھے فاما رسول کے عمل دو طور پر ہین ایک رخصت کہ عوام اسکی اتباع کرین

دوسری عالیت کہ وہ بجالانا خواص کا کام ہی چنانچہ رسول فرماے ہین کہ اللہ تعالی

امور عالیہ کو دوست رکھتا ہی اور سفلی کو دشمن پس رسول سے یہ بھی وارد ہی کہ

فرماے ہین اللہ تعالی میرے طرف یہ وحی نہین بھیجا کہ مال جمع کرون اور بیوپاریون

باطل ہوتان مگر یہہ وحی بھیجا ہی کہ اللہ تعالی کے حمد کی تسبیح کر اور ہو سجدہ کرنیوالون مین
اُنکی پس بکریان بھی حال بن باطل ہین کہ یہہ عوام کے لئے منع نہین ہی نہ خواص کو
ہی لئے ہمارے امام دین کا سکے کہ جو عالم ہو اور نبی سے بعد نبوت کے اسکا ثبوت
ورود ہو یا این بکریان چرانا باطل عبادت بھی نہین ہی بحمد اللہ عزیز القوی الباری
مسعود کے اعتراضات جو آثار اور اخلاق جناب امام الاولین والآخرین وارث ختم
ولایت خاتم النبیین مہدی موعود محمود رسول اللہ سید محمد بن سید عبد اللہ صلی اللہ علیہا
افضل الصلوۃ مین کیا ہی سبکے سب باطل ہوکر کذب اور مفتریات اسکے صاف صاف
ظاہر ہو چکے اب روان اعتراضات واہیہ کا جو مسعود نے اصحاب اور توابع جناب خاتم
الاولیا پر کیا ہی لکھا جاتا ہی رجا باء الفاسد علی الفاسد الخ **ہدایت** بناء
الفاسد علی الفاسد کی نسبت مسعود کے جانب صحیح ہی با ینطور کہ پہلے اُس ہجرت کو جو
فرض ہی اور اسکا ثبوت عقیدہ مقررہ یازدہم مسعود مین معہ رد مسعود کی رہبانیت
کے گزرا افضل منع یعنے لایق ترک مقرر کیا کہ معنی انکار کا یہی ہی اور فرض کا انکار
کفر اور اسپر عاصیونکی مدد کو خدا اور اسکے رسول کی اتباع قرار دیا چنانچہ اسکی تصریح
اور توضیح مسعود کی بدخلقی اول مین بیان ہو چکی ہی نے بندگیمیان سید خوندمیر سید الشہدا
امیر کبیر خلافت خاتم الاولیا ولیل واضح رسالت ختم الرسل والانبیا فرماے اگر اقربا
اسکے ہجرت وجہاد کرین تم مین سے ہونگے الخ جیسا ابو بکر الصدیق اور عمر فاروق
رضی اللہ عنہما وہمارضا عنہ نے تارکان زکوۃ وغیرہ کو قتل کئے پس جان کا امن مال سے
زیادہ اور اقدم ہی کا فہم اور وہ مال الیسا متروکہ تھا اگر انکو اُسی مرض موت مین نپایا تھا
کہ انکو خرچ کرنے نپایا فاما اگر ایک شخص مر کے نقصان دین ہوا جیسا اصحاب صفہ

کہی ہے دو معلوم ہوا کہ چھوڑا تو جناب رسالتمآب نے فرمایا اُسکے لئے دو واقع ہین
رجا بندہ کہتا ہی کہ دعویٰ میان ملا وراقم ہدایت مسعود کو علم مناظرے سے بالکل
بہرہ نہین کیونکہ جسپر اعتراض الساعہ کیا جاہئے کہ اتفاقی ہو نہ یہہ کہ کسی ایک سے کچہہ بن آوے
اور خیال کوئے اُرادے یہہ نقل ہارے کسی کتب معتبرہ کے قطع نظر غیر معتبر کتب مین
بہی مذکور نہین مگر بعض طرق مین اُسکو بیان کرتے ہین بہر تقدیر ہر دانشمند سمجہہ سکتا ہی کہ
مسعود باوجود بیان خطا امین اتنا جارص ہی کہ اُسکو ابن الحارث کہا جاوے الغرض
مسعود نے جہان کہین کہ سراج الابصار مین جہد دریافت لیا ہر بین چار ایک تنگ مطالعہ
کرکے اپنی جانب سے پر بیت ثابت اور اُسکو اعتراضات اور پر لکہا ہی سو اُسکے روات جو
گذرے اُن سے مسعود کا کذب اور تعصب اور جہل خوب معلوم ہو چکا اگر اور کچہہ اعتراضات
ہوتے کیون چہوڑتا یہہ فقط منہہ زوری ہی اب اسمقام مین بہی بدیدۂ انصاف دیکہیں
کہ کس کی جانب خطا ہی یعنی ترکیب عبارت کی یہہ ہی فالجواب مبتدا اور ہذا الحدیث تک
اُسکی خبر ہی نہ ان الحدیث کیونکہ یہہ اِنّ مکسورہ ہی ورنہ انما کا لانا کس فایدے پر پس
اس صورت مین کلام فصیح و بلیغ ہوتا ہی اسی لئے میان ملا باللہ رہ نے لکہے ہین کہ
یون کہنا بہتر تہا اگرچہ ویسی صورت بہی بتکلف بن سکتی ہی پس دیکہئے کہ شیخ علی کا رسالہ
پورا ایک جزو کا نہین کہ اُسمین دوسرے علوم کے قبایح کثیرہ کے سوا سے فقط نحو مین دس جگہ
میان ملا باللہ رہ نے اعتراض کئے ہین سو سب چہوڑ کر اُن مین سے جسکو مسعود نے محل نظر
کیا ہی سو اُسکا حال دیکہہ لئے جب سراج الابصار کو کوئی قابل منصف دیکہیگا تو سمجہیگا
کہ گویا یہہ کتاب سراسر دلیل اعجاز ہی گو کہ منکرین متعصبین کا کام ہی کہ قرآن پر اعتراض
کرتے ہین اور مخذول اور مخسور ہوتے ہین جیسا حال مسعود کا ہی فاما حیرت ہی کہ مسعود کو

جھوٹ بولنے مین کیا جرأت ہی اتنا خیال نہین کیا کہ البتہ اہل انصاف فقط اپنے کلام پر
اعتبار نہین کرینگے کیونکہ اکثر مقام مین آپ اپنی تسویدکو کذب اور مفتریات سے بھر دیا
ہی پس جو سرج الابصار کو دیکھیگا اس جرأت پر کیا کچھ نہ کہیگا کس لئے کہ مشہور ہی
چون از قومی یکی بیدانشی کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را ۞ رجا ایضا سید محمود بن
سید خوندمیر الخ ہدایت جب آدمی کے ولیکن کسی کی دشمنی پیدا ہو کر اسکی
بدنامی کے درپے ہوتا ہی تو اپنی بدنامی کا لحاظ بھی اٹھا دیتا ہی خصوصًا کفار کو بسبب
کور باطنی کے بھلا برا بالکل نظر نہین آتا یعنے پہلے تو اسنے خواب کو مورد اعتراض کیا
دوسرا صاحب رویاسے کوی تعبیر بھی تحقیق نہین کیا تا کہ اسپر اعتراض کیا جاوے
اور آپ بھی اسکی کوئی تعبیر موافق داب معبرین کے کہ جسمین بہت کتب بنے ہین تحریر کئے
بعد الزام نہین دیا الغرض ایسے واہیات کا جواب خاموشی ہی اگرچہ اس امر کو صاحب
علم و شعور سمجھتے ہین فاما کم علم والون کے لئے لکھا جاتا ہی تا کہ حقیقت اسکی فہم کرین
خواب تین قسم پر ہی ایک رویاے صادق کہ انبیا کا خواب ہی دوسرا رویاے
صالح کہ اولیاء اللہ کا خواب ہی تیسرا اضغاث احلام کہ عوام کا خواب ہی شیخ اکبر رح
فصوص کی فص حکمۃ حنفیہ فے کلمہ استحافیہ مین لکھتے ہین فالتجلی الصوری فی حضرت الخیال
محتاج الی علم آخر یدرک بہ ما اراد اللہ بتلک الصورت الا تری کیف قال رسول اللہ
لابی بکر رض فی تعبیر الرؤیا اصبت بعضًا واخطات بعضًا ترجمہ پس تجلی صوری حضرت
خیال مین محتاج ہی دوسرے علم طرف کہ پایا جاوے اس علم سے اس صورت مین
اللہ تعالی کیا ارادہ کیا ہی کیا نہین دیکھا تونے کیا فرماے رسول ابی بکر صدیق رض
کو خواب کی تعبیر مین کہ تھوڑا برابر سمجھا تو اور تھوڑے کے سمجھنے مین خطا کیا تو اور ایسے

۲۲۶

بہت خواب مین کہ دیکھا گیا ہی اور معنی کچھ ہوتا جیسا رسول اللہ صلعم فرماتے کہ مین اپنے رب کو خواب مین دیکھا جوان بریشہ بال سر کے چھٹے اور پاؤن مین سونے کی جوتیان تہے اسکی صحت یواقیت کے بارہوین مبحث مین طبرانی اور شیخ اکبر اور جلال الدین سیوطی سے کیا ہی یواقیت کی عبارت یہہ ہی الی الاصل فی صحة الرویا ما رواہ الطبرانی وغیرہ مرفوعا رایتہ لیلة ربی فی صورة شاب امرد قطط له وفرۃ من شعرہ وفی رجلیه نعلان من ذہب الحدیث قال الحافظ السیوطی و ہو حدیث صحیح قال الشیخ محی الدین فی الباب الحادی والثمانین وثلث مایة قد اضطربت عقول العلماء فی معنی ہذا الحدیث وفی صحته فنفاہ بعضہم واثبته بعضہم و توقف فی معناہ واوله والاحکام الامر الی ما اول عالمه ... فی عالم الخیال الذی ہو النوم و شان الخیال ان النایم یری فیه تجسد المعنی فی الصورۃ المحسوسة و تجسد ما لیس من شانه ان یکون جسدا الان حضرة تعطی ذلک فما ثم اوسع من الخیال قال ومن حضرۃ الخیال ظہر وجود المحال فانک تری واجب الوجود الذی لا یقبل الصورۃ فی صورۃ و یقول لک المعبر المنام صحیح ما رایت ولکن تاویله کذا و کذا انتہی یوسف اور زلیخا رہ کا خواب مشہور ہی اگر مسود کو سورۂ یوسف سے معنی نہ سمجھا ہو کیا کتاب زلیخا دیکھنا بھی نصیب ہوا کہ خواب کیا تھا اور تعبیر کیا ہوئی پس خواب مین اعتراض کرنا صاف دلیل تعصب وجہالت ہی کہ جسکا نتیجہ خذلان وخسران ہی اور معراج اولیا کے لئے سب محققین متفق ہین خواجہ شاہ شرف الدین یحیی منیری مکتوب بستم مین ایک ایسی نقل بایزید بسطامی رح کی لکھکر فرماتے ہین این را اہل طریقه معراج بایزید خوانند الخ اور یواقیت کے سینتالیسوین مبحث مین فتوحات کے تین سو انچاسوین باب کی یہہ عبارت لکھا ہی کہ شیخ نے

۲۲۷

فرماتے کہ فاطلعنی اللہ تعالیٰ علی مقامات الانبیاء فقلت ان للاولیاء معراجین الخ

اور چھیالیسوین مبحث مین شیخ اکبرؒ کے حوالے سے یہی لکھا ہی کہ فرماتے وانما صح

ذلک ان لو کان المعراج باجسامہم مع ارواحہم ان صح ان احدا یرث رسول اللہ

فی ہذا المعراج ومن عرج بہ بجاطرہ فرد وحانیتہ بغیر انفصال موت وجسدہ فی بیتہ مثلاً

فقد لا یحفظ من التلبیس الا ان یکون لہ علامۃ فی ذلک الخ ان دونون عبارتون کا

خلاصہ یہی ہی کہ اولیاء اللہ کو دو معراج ہین ایک مع جسد وروح کے اگر صحت کو

پہنچا کہ کوئی وارث رسول اللہ کا ہی اور جسکو فقط روحی معراج ہی انہین علامت

چاہئے یعنے دیکھنے والا اسکے لایق ہو ورنہ تلبیس ہی پس ہمارے یہان کی علی العموم

ریاضت اور تورع اور ترک دنیا کے مخالفین جب قایل ہین جسکو خطاب خاتم

مرشدی کا ہو اون کا احوال کیا کچھ ہوگا کیا عجب کہ انکو معراج ہو اور اصحاب مہدی

موعودؑ کے دستگیر بجانے وغیرہ میں جو اعتراض کیا ہی یہہ بھی عدم علم پر دلیل ہی

کہ اسنے کتب صوفیہ بالکل نہین دیکھا عین القضات ہمدانی قدس سرہ زبدۃ الحقایق

مین کہ تمہید عین القضات سے مشہور ہی لکھے ہین شنوی کہ ما را در خدمت پیر از خضر

بطریق سمع حاصل شدہ است کہ او را بطریق مشافہ از خدمت مصطفیٰ حاصل آمدہ بود

چون راوی خضر باشد حدیث چنین جامع وکامل بود گوشدار قال علیہ السلام خلق اللہ

تعالیٰ بنور بہائہ سبعین الف رجل من امتی واقامہم فوق العرش والکرسی فی حضرت القدس

ولباسہم الصوف الاخضر وجوہہم کالقمر لیلۃ النصف من الجلال صورہم کصورۃ اللہ

الی والشاب الحسن وعلی رؤسہم شعر کشعر النساء وقاموا متواجدین والبین الی بعد

حدیث طویل بیان کرینگے اخر حدیث مین لکھتے ہین کہ یہہ بھی رسول اللہ فرماتے

اہ اسکو بھی انہا احوال لکہا اور امام ع کے معراج کے واسطے وہی جواب اپنی جا پر مسعود کو فہم کیا چاہئے جو منکرین معراج خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے معتبر ہی فافہم ان کنت ذا فہم اب مسعود کے واسطے ان آیات پر جواب کی انتہی کرتے ہین قولہ تعالی ان الذین اجرموا کانوا من الذین امنوا یضحکون ترجمہ بیچ ہی وہ جو بری بات لگانیوالے تھے یعنے کفار ان سے جو ایمان والے ہین ٹہٹہ کرنیوالے ہین وقولہ تعالی وما یاتیہم من نبی الا کانوا بہ یستہزؤن ترجمہ اور نہین آیا ان کو یعنے کفار کو کوئی نبی مگر کرتے اس سے ٹہٹہ کرتے دوسری مسعود کی بدزبانی کا علاج اور بدلہ منتقم حقیقی کے حوالے کیا گیا اتنا ہی اسکو بس ہی کہ اعتقاد اور آثار اور اخلاق مین اعتراضات کرکے جھوٹا بنا کہ سب اعتقاد ہمارے موافق سنت جماعت کے اور آثار سب ہمارے امام کے احوال کے اور اخلاق بھی برابر جناب رسالت مآب ختم الانبیا کے ہوچکے کہ علت تصدیق مہدی موعود یہی ہی اور مسعود کہین اعتقاد معتزلہ بیان کیا اور کہین مشبہ وغیرہ کا پس اہل علم و انصاف اسکی بداعتقادی اور کذب کو اس کتاب کے یہان تک مطالعہ سے خوب سمجھینگے اور آگے بھی چند واہیات و مفتریات لکھا ہی سو اسکا سبب یہہ ہی کہ سب لوگ ہمارے دشمن ہوجاوین کیونکہ مسعود بالکل جاہل محض نہین مگر متعصب احمق ہی یہہ سمجھا کہ ان کے اعتقادات وغیرہ اکثر موافق صوفیہ کے ہین کہین ان کے ساتھ اپنے مشائخین بھی اپنے پر معترض ہوں جب نام پر مشائخین کبار کے ہمارے طرف سے کچھ برائیاں لگین تو البتہ وہ بھی ہم سے بدگمان ہوجاوینگے نعوذ باللہ من شرور المفسدین اللہم ثبتنا علی دینک وعلی اتباع حبیبک بہ برکتہ اولیائک اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن اتبعہ العذیم — یہان سے مسعود کے باب چہارم کا بیان ہی کہ بنا اس باب کی

فقط لوگون کو ہمارے دشمن کرنیکا نشان ہی رجحاب محرر اوراق ان سے
پوچھنا ہی الغرض ہدایت جانا چاہیے کہ غرض معترض کی اس تمامی بات سے
ایک ہونے کے سبب بطریق شمول اسکا جواب لکھا جاتا ہی یعنے مسودا مین چھے امر
مورد اعتراض فرض کیا - پہلا جناب خواجہ سید محمد گیسو دراز قدس سرہ کی قبر شریف
کو مہدی موعود کا بسبب انکی درخواست کے جوتیون کے پاؤن سے روندنا اور بندگمیان
شاہ دلاور رضہ کہ خلیفہ خاص مہدی موعود ہین کسی عاصی کی قبر کو خدا کے حکم سے روندنا
دوسرا مقام قربۃ مین مہدی موعود کا بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ السامی وغیرہ اولیا کبار
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تم بھی بڑے ہین ہو بولنا تیسرا مہدی موعود کے جنازے
کے درمیان کاندھون پر اولیا اللہ کا اٹھانا چوتھا ایک میان یوسف نامی مہدی
موعود کے تابعی کا چند اولیا اللہ سے اعلی مرتبہ بندگمیان شاہ دلاور رضہ خلیفہ
خاص مہدی موعود بیان کرنا پانچوان ایک تابعی مہدی موعود کے لئے بندگمیان
شاہ دلاور موصوف رضہ بعد مرنے کے باوجود بایزید بسطامی قدس سرہ کا مرتبہ ملنے کے
اسپر راضی ہوکر جناب باری مین اپنی ترقی چاہنے کی خبر دینا - چھٹا مہدی موعود
جناب سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل اولیاء اللہ
فرمانے سونکر اولیا اللہ کا قدم اپنے کاندھے پر بولنا اچھا تھا فرمانا - اب معلوم
کرین کہ ہم جواب اسکا بطور جامعیت مسود کے قول سے ہی پہنچاتے ہین مگر بعض
دلایل بطور حجت بیان بھی ہونگے نہ بطور انکار بہر کیف فرمان مین خواجہ محبوب سبحانی رحمہ
کے کسی طور کا قید ان کے وقت کے اولیا ہی مقرر کرنے پایا نہین جاتا اور اکثر اولیا
اس کلام کے بے قید ہونے پر قایل بھی ہین مگر یہہ مقام اس بحث کا ہونے سے

کہا نہیں گیا لاکن منع تفاخر میں اتنے احادیث صحیحہ وارد ہین کہ اس امر کو
متواتر المعنی کہا جاوے بعض ان سے یہہ ہین مشکات کے باب الریا والسمعہ
مین ہی عن ابی تمیمہ قال شہدت صفوان واصحابہ وجندب یوصیہم فقالوا ہل سمعت
من رسول اللہ شئی قال سمعت رسول یقول من سمع سمع اللہ بہ یوم القیمۃ ومن
شاق شق اللہ علیہ یوم القیمۃ الخ رواہ البخاری ترجمہ ابی تمیمہ نے کہا دیکھا مین نے
صفوان اور اسکے مصاحبون کو کہ جندب نے انکو وصی کرتے تھے پس کہے وے
جندب کو کیا سنا ہی تم رسول سے کوئی بات تو کہا جندب نے کہ سنا ہون مین کہ
رسول فرماتے تھے جو اپنی برائی سنا یا گیا برائی سناویگا اللہ تعالی اس کر کے
یعنے جتنا آپ کو بزرگی اور صلاحیت کی مفاخرت سے یہان ظاہر کریگا اتنا قیامت
کے دن سبکی سے مشہور ہوگا اور جکہ ایذا دیا ایذا دیگا اسکو اللہ تعالی قیامت کے
دن روایت کیا اسکو بخاری نے عن عبد اللہ بن عمر رض انہ سمع رسول اللہ یقول من
سمع الناس بعملہ سمع اللہ بہ اسامع خلقہ وحقرہ وصغرہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی سچ ہی کہ سنا انہون نے رسول سے کہ
فرماتے تھے جکہ اپنے عمل کی برائی سنا یا یعنے اپنی بزرگی جتا یا لوگون کو رسوا کریگا
اسکو اللہ تعالی اپنی خلق کو سنانے اور حقیر کریگا اسکو اور ہلکا کریگا اسکو اور اسی کتاب
کے باب التفاخر مین ہی عن انس رض قال جاء رجل الی رسول اللہ فقال یا خیر البریۃ
فقال رسول اللہ ذاک ابراہیم رواہ مسلم انس رض نے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ
طرف آیا اور کہا ای بہتر زمانے کے تو آپ نے فرمایا یہہ ابراہیم ہی روایت کیا اسکو
مسلم نے عن عیاض بن حمار المجاشعی رض ان رسول اللہ قال ان اللہ تعالی اوحی

الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغ احد علی احد رواہ مسلم ترجمہ عیاض سے روایت ہی یہہ کہ فرماے رسول اللہ نے سچ ہی کہ اللہ تعالی وحی بھیجا مجھے یہہ کہ تواضع کرو یہان تک کہ فخر نہ کرے کوئی تمسے کسی پر اور نہ ستم کرے کوئی کسی پر روایت کیا اسکو مسلم نے اور مدارک مین قولہ تعالی تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا کے نیچے لکھا ہی عن علی ان الرجل لیعجبہ ان یکون شراک نعلہ اجود من شراک نعل صاحبہ فیدخل تحتہا یعنے علی رض نے فرمایا کہ سچ ہی آدمی جب البتہ اپنی بزرگی اور بہتری پر نظر کرے یہان تک کہ ہے موزہ بند اپنے موزیکا بہتر اپنے ہمراہی کے موزہ بند نعل سے پس داخل ہوتا ہی اس وعید کے نیچے اور بیچ میری کے مکتوب نہم مین ہی ام المومنان عائشہ صدیقہ رض سے عرض کئے کہ آدمی کب بد ہوتا ہی فرماے جب اپنے کو نیک دیکھتا ہی اور اجماع اہل طریقت کا ہی جو فرعون سے اپنے کو بہتر جانا وہ فرعون سے بد اور نظر مین اس طائفے کے متکبر خود پرست ہی اللہ تعالی فرمایا فلا تزکوا انفسکم یعنی تعریف مت کرلیو تم اپنی اور فرماے جب اللہ تعالی کسی بندے کو دوست رکھتا ہی تو اسکے عیب اسکو دکھاتا ہی اور بھی فرماے اسکو خوشی ہووے جو اسکا عیب اوسکو نظر آیا کہ دوسرون کے عیب سے بچا پس دیکھنا اپنے عیبون کا اللہ تعالی کی دوستی کی نشانی ہی اور دوسرون کے عیب نہ دیکھنا نشانی بہتری اور خوشی کی اسی سبب سے ہی کہ بزرگان آپ کو کتے سے بتر سے بلکہ کافر فرنگ سے بدتر کہے ہین اور چند وبیش دستی کا فرشتون سے لگئے ہین

ابیات

تواضع کرے ہوشمند گزین کو رکھے شاخ پر میوہ سر بر زمین کو

فرشتون پہ اُس سے شرف تے رکھے ہتھ کتے سے اپنے کو کم جانتے ہو

تعدا سکے جان کہ کبر یعنی تکبر خلق بدہی کا کہ اس کے سبب سے مرد آگے رکتا ہی اور
اچھا جانتا اور اسی سبب سے اسمین بار اور خوشی پیدا آوے کہ اسیکو کبر کہین رسول فرماتے
ہین پناہ چاہتا ہون مین تکبر کے بارے سے جب یہہ بار اسمین ظاہر ہووے دوسرونکو
اپنے سے کم جانے فرماتے بہشت مین وہ شخص نہ جاوے کہ دلمین اسکے رائی کے
دانے برابر غرور ہووے اور فرماتے ایک شخص ہو جو اپنی بزرگی کا پیشہ قبول کرے
یہان تک کہ اسکو جبارون مین لکھتے ہین اور وہی اسکو پہنچے جو انکو پہنچتا ہی اور فرماتے
متکبرون کو چیونٹیون سریکے حشر مین کرینگے کہ لوگون کے پاؤن مین پڑے رہین ہن
فصل الخطاب سید شاہ محی الدین صاحب قادری ویلوری قاعدہ ۲۶ — اب ہم مسعود سے
پوچھتے ہین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی تم اپنے کو بہتر مت جانو اور رسول فرماتے کہ مجھے
اللہ تعالی وحی بھیجا ہی کہ ایک دوسرے پر فخر نکرے اور اپنے کو بہتر نہ اوے اور
جناب رسالت مآب آپ کسر نفسی سے فرماتے کہ مین خلق اللہ سے بہتر نہین ہون
بلکہ ابراہیم ہی اور فرماتے جو کہ اپنے کو بڑا یا بزرگ جانتا قیامت مین اللہ تعالی اسکو
حقیر و ذلیل کریگا اور علی کرم اللہ وجہہ فرماتے اگر کوئی اپنا موزہ بندہ دوسرے کے
موزہ بندے سے بہتر جانا وہ اس وعید مین داخل ہی جو قارون کے لئے نازل ہوئی
ہی باوجود یہہ کشف جناب قطب الاقطاب غوث الصمدانی خواجہ محبوب سبحانی سید
عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کو کیونکر ہوا کہ خلاف شرع شریف ہی اگر کہے
کہ آپ کو خدا کا حکم ہوا تو ہم پوچھتے ہین کہ رسول اللہ کو وحی آئی حکم کرو کہ ایک دوسرے
پر فخر نکرے ویسا ہی جناب رسالتمآب فرماتے پھر آپکو خلاف وحی اور فرمان رسول اللہ
کیسا حکم ہوگا پس اسکا جو کچھ جواب مسعود کے نزدیک ہی وہی جواب ہمارے طرف سے

تصور کر لیوے بلکہ جو احادیث منع فخر مین ہین سب صحیح ہین اور روایت کی حدیث
ضعیف اُحاد کی قسم سے ہی اور ہیہ بھی خوب تامل سے جان لیوے کہ ایک غوث
کی مقبولیت سے آدمی ایسے مرتبے کو پہنچتا ہی کہ جس مرتبے کا دعوی انبیا بھی نہین
کئے اور غضب سے اُسکے دنیا دار اور کافر ہو جاتا ہی گو کہ کیسا ہی عالم فاضل متورع
اور حافظ قرآن ہو تو بشارت اور قبولیت سے مہدی موعودؑ کے صحابی کے کیا کچھ
مرتبہ نہ ملے بالیقین مہدی موعودؑ خاتم الاولیا کہ ذات انکی خاتم الرسل سید الانبیا علیہما
الصلوۃ والسلام کے برابر ہو کہ جسکا ثبوت باب ہشتم مین ہوگا اسکے اصحاب و توابع
کا مرتبہ کیسا ہوگا اور اُن سکے مرتبے کا بیان مسودے کے باب اول کے تتمے مین ہو ہی
کہ جنکے لئے اللہ تعالی فرماتا ہی فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ الآیہ اور خود مسود
دلیل پنجم مین ذکر کیا ہی۔ مسودے کے فایدۂ ذلیلہ کا جواب یہہ ہی کہ ایک ولی کے
خطا کرنے اور دہوکا کھانے سے یہہ لازم نہین کہ ہر جگہ مہدویت پر وہی قیاس
ہو وگرنہ تمیز اور تصدیق مہدی موعودؑ کی محال ہوگی پس مہدویت کے واسطے چہار
امر ضرور ہین اول دعوی موکد کہ وقت وفات تک رہے بعد اخلاق بعد معجزات بعد
آثار یہہ سب ذات کے لئے ہین سیواے اسکے کیسا فاسق فاجر بے علم ہو جب صحبت
مین اُسکے جاوے مثل اصحاب خلفا کا بلکہ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کا ہو جاوے اور
مذہب اُنکا بعد اُسکے قایم اور ترقی پر رہے چنانچہ یہہ سب امور ہمارے امام ع
مین اور گروہ مبارک مین ظاہر اور ثابت ہین جیسا اوپر بیان ہوا اور آیندہ بھی
ہوگا انشاء اللہ تعالی پس عجب نہین کہ مہدی موعودؑ کا تابعی محبوب عالم اور بایزید
قدس سرہما سے بڑہکر مرتبہ پاوے اور وجہ اس تابعی کے مرتبکی یہہ ہی کہ اسوقت کے

۲۳۵

فاتے خود مسعود کے بیان سے ظاہر ہین اسپر معلوم نہین کہ اس بزرگ پہ کتنے فاقے
گزرے تھے اور وہ ہین بھی کسی کی ملک تھی جو اسکو لوگون کا مال کہہ سکین جب
ندی مین بہا دے اگر یہو ہو بھی جب تین دن کے حرام بھی حلال ہو جاتا ہی مضطر
کے لئے اور اختلاف میان عبد الفتح رہ کا خطاء اجتہادی ہی اور توبہ کے لئے
مسعود جو لکھا ہی یہہ توبہ نہین بلکہ رفع خجلت ہی اگرچہ مقبولیت توبہ بمجرد توبہ حاصل
نہین یہہ محل اسکے بحث کا نہین ہی فاما مسعود کی بلادت پر افسوس ہی یک ولی
کسیکو بسبب اپنی مقبولیت کے مرتبہ غوثیت کا دلا دیوے اور کسیکو بسبب غضب کے
کافر بنا دیوے اور ایک ولی بسبب قرب کے یہہ مرتبہ پاوے کہ اسکا قدم دوسرے تمام
اولیا کی گردنون پر رکھا جاوے خاتم الاولیا کہ سب اولیا بلکہ سب انبیا کا سردار ہی
دوسرے اولیا کو بھلے کہنا اور وہ اسکے فیض مقیدہ کے خواہان ہونا اور اسکے
جہازکے رسیان جاپنے کا نذہون پر لینا برا ہو جاوے اور عجب تر اس سے یہہ ہی
کہ اللہ تعالی سے کچھ مانگنا برا سمجھا چنانچہ اللہ تعالی قرآن مین متعدد جاؤن مین دعا کے لئے
فرمایا ہی اور اس باب مین احادیث بیشمار وارد ہین اور معنی دعا کا مانگنا ہی جو اپنی
خواہش ہو اللہ سے کہ شرع اسکے منع طلب پر وارد ہو نہ یہہ کہ اللہ تعالی سے کچھ نہ
مانگے کہ وہ خود سب جانتا ہی اور بدلہ ہر عمل کا دینے والا ہی اور جواب مقرر کیا پر
پہنچانے والا ہی یہہ کہنا دعا سے انکار ہی اعدا سپر تیری دلیل شفاعت شافع یوم
المحشر صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیونکہ رسول پر بھی یہہ جرأت لازم آتی ہی نعوذ باللہ من
ذلک جب اللہ تعالی جسکا حق اسکو برابر دینے والا ہی تو سفارش کی کیا حاجت اور
منکر دعا اور شفاعت کا فر ہی اور عمل کا معنی محنت کا ایسا کیونکر ہو سکتا ہی جو عمل جاری

نیک ہو یا بد جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ یعنی جوکہ کام کرے ذرے برابر نیک تو دیکھیگا اسکو اور جوکہ کام کرے

ذرے برابر بد تو دیکھیگا اسکو قولہ تعالی یومئذ یصدر الناس اشتاتا لیروا اعمالہم ترجمہ وہ روز جو گذرین آدمی جدا جدا یعنے نیک و بد تا دیکھین اپنے اعمال کو یعنے ثواب و عقاب کو کہ عمل پر مرتب ہی مگر مسعود کے ان آیات کو لانے سے انکار شفاعت بھی پایا جاتا ہی اور دوسری آیت بھی منع طلب پر نہین بلکہ اظہار فضل ہی اگر مسعود کا یہی اعتقاد ہی تو دعا نہ مانگے اور شفاعت شافع محشر کے امید نرکھے اگرچہ فی الحقیقت تو محروم ہی **رجا** دوسرے ملا فیظ مشایخ الخ **ہدایت** یہہ کہنا صاف اسبات کی دلیل ہی کہ مشایخین کو من حیث المجموع اُسنے لفاظ یعنی جھوٹے زبان دراز معتر کیا کہ کہا یہہ بات مشایخون کے دوسرے جھوٹے باتون سریکے نہین ہی یہہ کہنا بھی اسکا منافقانہ ہی کیونکہ ہمارے الزام کے لئے اِسکو تسلیم کیا ورنہ دوسرے امور مشایخین سریکا یہہ بھی ایک امر ہی **رجا** اب باقی رہا کلام مہدیون کے میان سے **ہدایت** اسکا جواب یہہ ہی کہ فرمان امام عم اسپر دال ہی کہ اگر یہہ بات ہوتی مرتبہ جناب محبوب ص کا اور ترقی پاتا مثلاً رسول ص کے روبرو کسی نے کہا کہ عیسی ع پانی پر جاتے تھے آپ نے فرمایا کہ اگر اسکا یقین اور زیادہ ہوتا ہوا پر جاتا فاما مرتبہ خوف کا مرتبہ رجا سے افضل ہی جیسا امام محمد غزالی رح کیمیا کے رکن چہارم کے اصل چہارم مین لکھتے ہین جوکہ زیادہ عارف ہی اسکو خوف زیادہ ہی یہان تک کہ حدیثون مین آیا ہی رسول ص اور جبریئل ع ہر دو رونے لگے تو حکم اللہ تعالی کا ہوا ہم تمکو بیفکر کردیتے ہین پھر کیون روتے ہو عرض کئے خداوندا ہم تیرے مکر سے بیفکر نہین ہین حکم ہوا

ایسا ہی چاہیئے پھر آدمی پڑھتے ہیں یہہ بسبب کمال معرفت کے کہے تا ہمیں کچھ بعید
دوسرا ہو کہ ہم نہ جان سکیں تعالیٰ ہم پہنچتے ہیں کیا صحابہ کبار و غیرہم کو اپنے حرکتوں
سے خبر نہ تھی کہ اپنے کو بالکل ناچیز محض سمجھے ہیں چنانچہ کیمیا کی اصل مذکور ہیں ہی کہ
صدیق اکبر رضہ باوجود اپنی ایسی بزرگی کے جب کسی جانور کو دیکھتے تھے فرماتے کاش
میں تیرے مانند ہوتا اور ابو ذر رضہ فرماتے تھے کاش میں ایک جھاڑ ہوتا اور عایشہ
فرماتے کاش مجھ سے نام و نشان ہوتا اور عمر رضہ فرماتے کہ کاش عمر ماں سے جنا نجاتا
بہتر ہوتا اگر کوئی کہے کہ جناب محبوب سبحانی قدس سرہ السامی کو حکم ہوا تھا تو جواب اسکا
یہہ ہی کہ رسول اللہ باوجود حکم مغفرت ہونے کے کیوں ایسی نیند نہ کرتے تھے جتنا علم و معرفت
زیادہ اتنا خوف زیادہ بلکہ خود مسودہ باب ششم کے مطالب دوم میں دوسوا انتہا سے
صفحے پہ لکھا ہی کہ عارفوں نے فرمایا ہی حقیقۃ الطریق ان تکون مفلسا ابدا و ان تکون

طالب الاعلیٰ و متی ظننت انک وصلت ما وصلت و متی ظننت انک ظفرت ما ظفرت
و متی ظننت انک حصل لک حال لا حال لک خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ جب سالک کو معلوم
ہوا کہ میں بھی کچھ ہوں تو وہ کچھ چیز نہیں ہی اور شاہ شرف الدین یحییٰ منیری رح کے
مکتوب سی و ہشتم میں بساط عزت ربوبیت لباطیست کہ ہرکہ بحاشیہ آن رسید بر خود پیدا
بر بیر سے یعنی نماند خبر رسید و ہمہ سر انتہاش فرو نگریست اور مکتوب پنجاہ و چہارم میں
فرماتے ہیں ہمہ گفتہ اند فی البدایۃ نطق فی النطق و فی النہایۃ سکوۃ فی سکوۃ مبتدی را
زبان بود و گفت و منتہی را نہ زبان بود نہ گفت پس یہی فرمان امام کا ہی اسی لیے
فرماتے کہ شیخ شانے قدم ستور و نگاہ اپنے کانوں سے پہلیا یعنی زبان کھولتے والا خوف
و نقصان میں ہی اب مسودے ہمارا بیان یہہ سوال ہی کہ ہمارے نبی کی امت کے

اور ایسا ہی اُن کے بھید والون کو طبقہ بطبقہ بیان رسالت پناہ فیہم باقی اصحابی
فرماے یعنے اصحاب اور اہل بیت مین میری نگہبانی کرو اس نگاہبانی سے حفظ
مراتب مرادی ہی چنانچہ بعضون نے نبی کو سب انبیا کے برابر کر دیا جیسا مسود باب اول
عقیدہ دہم مین لکھا ہی اور اسی باب کے ابتدا مین رسولؐ کے لئے صلوۃ اور اصحاب کے لئے
رضوان لکھا اور بعضون نے صحابہ کو رسولؐ کے برابر اعتقاد کئے اور بعضے اپنے بھائی
برادر سریک کہتے ہین چنانچہ مسود کا یہی اعتقاد ہی باب سیوم سے اپنی بد خلقی بہتم
کی مثال العل سوال دیگر کے جواب مین لکھا ہی کہ ہمارے رسولؐ سب انسانون کے برابر
ہین نعوذ باللہ یہہ کفر ہی اور بعضے بعض صحابہ کو کہ کی تکفیر کے قایل ہین اسی لئے رسولؐ
فرماے کہ میری اور میری آل و اصحاب کی حفاظت کرو اور ایذا نہ دو یعنے برا نہ بولو حق
اللہ لمن اعتقد بذلک نہ یہہ کہ جنکے لئے اللہ تعالی مراتب صدیقیہ مقرر فرماوے انکو
صدیق نہ کہا جاوے - دوسرا جواب یہہ ہی کہ مسود خود لکھا ہی کہ ایک حدیث سے
دوسری حدیث کی تفسیر ہوتی ہی پس رسولؐ ابابکر صدیق کے لئے بشارات فضیلت
جو فرماے ہین بعد انبیا کے ہی جیسا مسود خود چند احادیث جو تبرکا بیان کرتا ہون
کرکے لکھا ہی اُس سے ظاہر ہی اور مہدی موعود کا نبی ہونا باب اول عقیدہ شانزدہم
کے جواب مین ثابت ہو چکا اور مہدیؑ کا فرمان مین رسولؐ کا فرمان ہونا بھی کسی جگہہ
مذکور ہوا تیسرا جواب یہہ ہی کہ مہدی موعود کا خلیفۃ اللہ ہونا اور معصوم ہونا اور مبعوث
من اللہ ہونا احادیث صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہی اور مہدیؑ کا رسولؐ سے ہم مرتبہ ہونا کچھ
اوپر بیان ہوا اور باب ہشتم مین بخوبی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی پس ہر دو خاتمین کے
خلیفے بھی ہم مرتبہ ہونا لازم ہوا چوتھا جواب یہہ ہی کہ اصحاب سے ہر فرد بنا بر جراءت

اور مہدی موعود سید امت ہیں جیسا رسول فرماتے ہیں کیونکر ہلاک ہو امت کہ جسکی ابتدا میں
میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ اور وسط میں مہدی بلکہ مسعود کی ابو نعیم کی حلیہ سے لائی ہوئی
حدیث بھی مہدی موعود کے اصحاب کی افضلیت پر دلالت کرتی ہے کہ اس سے برابری
اصحاب رسول اور اصحاب عیسیٰ کی ثابت ہے اور دوسرے جن حدیثوں میں کہ مہدی کا ذکر
آیا ہے آپ کے اصحاب کی فضیلت کل امت پر ثابت ہوتی ہے جیسا مشکات کے باب ثواب
ہذہ الامۃ میں رزین کی روایت ہے امام جعفر نے اپنے باپ سے اور وہ دادا سے روایت
کرتے ہیں کہ فرماتے رسول میری امت کی مثل مانند باغ کے ہے کہ اس سے دوسرے
طبقے والوں نے کہ جنمیں مہدی ہے سب امت سے بہتر فایدہ پایا اور میری امت کے
تین مددگار ہیں پہلا میں دوسرا مہدی تیسرا عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام لیکن جو ان سے
منہ پھیری نہ وہ میری شے میں ان کا ہوں یہ حدیث کا خلاصہ ہے کہ اس حدیث کو یہ خادم
الفقرا باب سیوم دلیل پنجم میں لکھ چکا ہے اسپر فرمان جناب مرتضوی بھی شاہد ہے کہ اصحاب
مہدی کے لئے فرماتے ہیں نہ ان سے اول والے بڑھتے ہیں نہ بعد والے انکو پہنچینگے پس
حاکم کی روایت کا حکم طبقہ اول کے واسطے تمام ہو چکا کہ جسکے لئے رسول فرماتے ہیں اگر
میری امت صلاحیت پہ ہو تو ہزار برس تک پہنچیگی یہ حدیث باب سیوم دلیل دوازدہم
میں مذکور ہے تحقیق امت کا وہ طبقہ کہ جسمیں رسول اللہ آپ مددگار ہیں پہلا طبقہ ہے
دوسرا طبقہ ہوا کہ جسمیں مہدی ہیں اور نعیم کی حدیث میں آخر سے معنی انتہا کا نہیں جیسا کہ
مسعود نے سمجھا ہے بلکہ دوسرے کا ہے اب دونوں حدیث موافق ہو گئے ورنہ مسعود کی سمجھ کے
مطابق حدیث حاکم کا معنی کہ جسمیں ثم کا قید ہے حدیث نعیم سے مخالف ہو جاتا ہے اور
اولہا فیہم رسول اللہ و اخرہا فیہم عیسیٰ بن مریم جو نعیم کی روایت میں ہے کسی راوی کی

تفسیر صافی میں صاف معلوم ہوتی ہی نہ لفظ حدیث کیونکہ رسول نے فرمایا یا رسولکم یا انا
وغیرہ فرمانے اسپر اوپر کی توجیہ تو معلوم ہو چکی پانچواں جواب یہہ ہی کہ احادیث عامہ
التفضیل جو ابابکر صدیق رض کے لئے وارد ہیں ان آیات کے موافق ہیں قولہ تعالی
ولقد اخترناہم علی علم علی العالمین ترجمہ اور البتہ سچ ہی کہ چن لئے ہم انکو علم پر یعنی فضیلت
علمیہ کے سبب سب عالم پر کیونکہ عالمین عالم کی جمع ہی اور قولہ تعالی یا بنی اسرائیل اذکروا
نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین ترجمہ اے بنی اسرائیل یاد کرو تم میری وہ
نعمت کہ انعام کیا میں تم پر یہہ دونوں آیت موسیٰ نبی کی امت کے لئے ہیں اور سب مفسرین
اسکو اسیوقت کے لوگوں کے واسطے خاص کئے ہیں اور امت محمدیہ کو بسبب ورود
دوسرے دلایل کے مستثنی کرتے ہیں اور قولہ تعالی یا مریم ان اللہ اصطفاک وطہرک
علی نساء العالمین ترجمہ اے مریم سچ یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے بہتر اور پاک تر کیا ہی تجھے تمام
زمانے کے عورتوں پر باوجود ایسے طور کے بیان بالکل شبہ نظر نہیں آتا ہی حضرت
رسول کی بیٹی فاطمہ وغیرہا کو مریم سے افضل جانتا ہی پس ایسا ہی مہدی اور آپکے
اصحاب وغیرہ بسبب ورود دوسرے احادیث کے کہ انکی شرف وعلوی منزلت پر
دلالت کرتے ہیں اسمیں داخل نہیں ہیں جیسا اوپر بارہا مذکور ہوا اسی لئے شیخ اکبر
بھی جناب خاتم الاولیا کا شرف بیان کرتے ہیں یواقیت کے سینتالیسویں مبحث
میں ہی فان قلت فمن ہو اعظم الورثۃ للانبیاء فالجواب کما قال الشیخ فی الجواب الثالث
عشر من الباب الثالث والسبعین ان اعظم الورثۃ اثنان واحدہما اعظم من الآخر اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ شیخ رح کو تردد تھا کہ ان دونوں میں کون افضل ہی یعنی مہدی اور
عیسی ہیں علیہما الصلوۃ والسلام چنانچہ خود فرماتے ہیں کہ مہدی کے اصحاب کا احوال

جناب باری عز اسمہ سے بسبب ادب کے پوچھ نسکا جب مہدی کے اصحاب کا احوال
ادب سے نہ پوچھے ہون تو خاتم الولی کا حال کہ وہی مہدی ہی دریافت کرنا از بس سوے
ادب جاننے ہین اُسکا ذکر دلیل ہشتم مین مفصل ہی اور کچہ عقیدۂ شانزدہم مین بھی
گذرا اور باب ہشتم مین مفصل ہوگا انشاء اللہ تعالی رجا جیساکہ شروع اسباب مین
ضمن نقل دوم مین الخ ہدایت خطیب کہ ثقہ رُوات ہی طنفسی کی روایت
کیا ہی کرکے خود مسود قایل ہی قطع نظر اس سے کہ اور بھی اسکے راوی ہین ہم فقط
مسود کے معقولے سے ہی اُسکا رد کرتے ہین ابن کثیر کا قول دلالت کرتا ہی کہ اس
حدیث کو بہت سے لوگ متداول کئے ہین پس یہہ کیسی جہالت و بد دیانتی ہی کہ
قطب الدین اور ابن العراق کے قول کو مانند نص قطعی کے حجت پیش کیا اوپر اکثر جا بے
مذکور ہوا کہ صحابہ سے لیکر الی یومنا ہذا ہر ہر باب مین کئی طرح کے اختلافات وارد
ہین خصوصًا حدیث مین کسی کے ضابطے کو قطعی الثبوت جاننا صاف دلیل کور باطنی ہی
مگر کہ معصوم عن الخطا ہو جیسا مہدی موعود پس ہمارے امام کی مہدویت کا ثبوت
من کل الوجوہ یہان تک ہو چکا وہی حق ہی جو وہ فرماے کہ فرمان مہدی من
جانب اللہ و من روح رسول اللہ قطعی ہی اور مخالف مہدی موعود کا مخطی کہ
اپنے قیاس و اجتہاد سے کہتا ہی کہ ظنی ہی پس ظن مقابلے مین قطع کے ساقط
الاعتبار ہی مگر حیرت مسود کی بلادت پر یہہ ہی کہ تھوڑی دور مین گو کہ ایک ہی
بحث ہونیے رعایت اپنے کلام سابق کے جو جی چاہا لکھ دیتا ہی چنانچہ اسی بحث
مین لکھا ہی کہ رسول صلعم خیر القرون قرنی الخ فرماے ہین یعنے بہتر میرے وقت کے
لوگ ہین بعد تابعین ایسا ہی مرتبا بعد مرتبہ تیس اشخاص کرکئی طبقے قطب الدین

اور ابن عراق سے اعلیٰ مرتبے مین ہی ان سے بہتر اور اتقیٰ ہونا مفرد ہوا سو اسکے
واسطے اِنا ترا مقدمہ ثابت کر دیا جب متقدمین سابقہ کا اعتبار نہو متاخرین بطریق
اولیٰ بے اعتبار ہوسکتے ہین خصوصًا اس مقدمے مین انسانی کو کوئی امر متنافی
نہین کہ رسولؐ اور ابن عباس رضہ پر جھوٹ باندہے اور خطیب بھی کہ بڑا محدث
اور عیوب محدثین کے جاننے مین فرد کامل اور اوپر کا آدمی ہی قطب الدین اور ابن
عراق کہ اُس سے کئی درجے کمتر ہین اُن کے مقابلے پر اُسکو مخفی جاننا محض نادانی
اور مین تعصب و جہالت ہی کہ مسود جسمین گرفتار و ہلاک ہوا وگرنہ خلاف حدیث
مذکور کا لازم آتا ہی بالآخر کونسی دلیل قطعی یا ظنی ہی جو قطب الدین اور ابن عراق نے
اُس تہمت پر قائم کیا مگر فقط اپنا قیاس کہ از بس وہم باطل ہی رجا **باب ششم**
بیان مین اُن بے ادبیون کے الخ **ہدایت** اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم مسود
کی زبان درازی اور تعصب و بددلی ثابت اور ظاہر کرتے ہوئے شرم آتی ہی مگر مسود
عجب بیحیا کا آدمی ہی کہ بے محابہ جو جی چاہتے لکھ دیتا ہی رسولؐ فرماتے ہین الحیاء
من الایمان یعنی حیا بھی جز ایمان ہی الحاصل اس باب مین مسود نے انیس شبہے جو جمع کیا محض
ہماری بدنامی کے قصد سے ہی اسکی دلیل یہ ہی کہ تحفہ باب سیوم مین لکھا ہی کہ اگر اس سے
زیادہ شوق مطالعہ کا ہووے ابواب اربع مابعد مین شیخ موصوف اور اُن کے
خلفا کے مابقی اقوال و افعال ہر باب کے آغاز مین جمع کر دئے گئے ہین کہ اُن سے اُنکی
مخالفت اخلاق زیادہ تر واضح ہوتی ہی انتہی یہ مقولہ مسود کا سراسر جھوٹ ہی کیونکہ
اِس عبارت سے معلوم ہوا جو کہ اِن ابواب اربع اخیرہ کے آغاز مین شبہات جمع کیا ہی
سواے اُن کے ہون جو ابواب ثلثہ سابقہ مین انکا ذکر ہوا فاما یہان بھی انھین شبہات کو

بعینہٖ بیان کیا جاوے اور ابواب سابقہ مین متعدد جاے بیان ہوے ہین اگرچہ عبارات
مختلفہ مین پر معنی متحد ہی مثلاً چھٹا شبہ انبیا کے اسلام کی کم و بیش کا باب اول عقیدہ
دہم مین لکھا ہی اور اسکا جواب بھی بدلایل واضحہ اسی مقام مین گذرا اور نوان شبہ
باب اول عقیدہ ہفدہم مین کہ اسکا جواب بھی کچھ تو اسی محل مین مذکور ہی اور چودہوان
شبہ باب اول عقیدہ شانزدہم مین مع جواب اور مسود کی چوری اور عبارت شواہد
الولایت کے گذرا اور سولہوان شبہ باب اول عقیدہ پانزدہم مین بتفصیل و تحقیق بیان
ہوا اور سترہوان اٹھارہوان انیسوان شبہ مسود کے باب اول کے تتمہ مین ذکر کیا گیا
اور یہ خادم الفقرا ان سبہو کے جوابات بھی بتحقیق تمام لکھ چکا بیان بھی بطور اختصار اسی
باب کی ترتیب پر ذکر کیا جاتا ہی شبہ اول کہ بشارت مقام انبیا کی موافق حدیث رسول
کے ہی کہ جناب رسالت مآب بھی ایسے بشارات اپنے عوام مومنین کے لئے فرماے
ہین چہ جائیکہ خواص اصحاب کے لئے مدارک مین قولہ تعالی فتہاجروا فیہا کی تفسیر مین لکھتے
ہین کہ نبی نے فرمایا جو کہ بھاگا اپنا دین سنبھال کر ایک زمین سے دوسری زمین طرف
اگرچہ ہووے ایک بالشت بھر زمین بھی واجب ہو گئی اسکے لئے جنت اور ہی رفیق
بیچ جنت مین اپنے باپ ابراہیم کا اور اپنے نبی محمد کا صلی اللہ علیہما وسلم اور مشکات کے
باب العلم مین دارمی کی روایت سے ہی کہ فرماے رسول نے جسکو آئی موت اور علم
سیکھتا ہی تاکہ زندہ کرے اس علم سے اسلام کو پس اسکے اور انبیا کے درمیان جنت مین
ایک ہی درجہ ہی انتہی پس جب اپنے دین کو بچانے کے لئے ہجرت کرنیوالے کو اور دین
کے زندہ کرنے طالب العلمی کرنیوالے کو یعنی علم فریضہ کہ جسکی تحقیق اور تفصیل مسود کی
بدخلقی دوازدہم کی تحقیق مین گذری انبیا کا مرتبہ ملے تو اغواث و اقطاب و ابدال کا

مرتبہ کیا کچھ ہوگا فاما اس سے یہہ بات صادق نہین کہ نبی ہوجاتا ہی نعوذ باللہ منہا
اسکا بیان مفصلاً مع دلایل مسودہ کے باب اول کے تتمے مین گذرا اور اسی مانند ہی
دوسرا تیسرا شبہہ بھی چنانچہ خود مسودہ نے مصنف شواہد الولایت سے نقل کرتا ہی
کہ انہون نے لکھا ہی البتہ فیضیاب مہدی کو چاہیے کہ مین مقام عیسیٰ مین قم باذن اللہ
سے احتراز کرے یعنے باوجود قرب مقام عیسی ع کے اپنی کرامت کہ قم باذن اللہ کرکے
مردے اٹھاتا ہی ظاہر نکرے کیونکہ کرامت ظاہر کرنا دلیل ضعف ایمان ہی اسی لیے تھا
کہ صحابہ رض اور تابعین سے نادر کرامتین منقول ہین بخلاف اولیاء خلف کے کہ ان سے
بہت سے کرامات سرزد ہوے اور اکثر مقام مین اس رسالے کے خصوص باب اول کے
تتمے مین یواقیت سے منقول ہی کہ اکثر کاملین امت محمد قدم وقلب پر انبیا کے ہوتے ہین
اور چوتھا شبہہ انشاء اللہ تعالی باب ہشتم مین حل ہوگا کیونکہ مسودہ اس جگہہ ترا
وہم و ہم کیا ہی یہہ خادم الفقرا بھی اقوی الدلایل احد او ضح الحجج اس جگہہ بیان کریگا
کہ مہدی موعود مانند رسول کے سب انبیا اور اولیا کے سردار ہین اور کچھ باب ہفتم کے
شبہہ دوم کے دفع مین لکھا جاینگا انشاء اللہ تعالی جواب پانچوین شبہے کا بھی مانند جواب
اول کے ہی کہ وہ بھی باب اول کے تتمۃ الباب عقیدۂ تسویہ کے جواب سے حل ہوچکا
چھٹا شبہہ دلیل جہالت مسودہ ہی کہ اسلام انبیا سے غرض انکی توحید واخلاص ہی
کہ جسمین ہر ایک کو فرق ہی اسکا کمال بجز خاتمین کے دوسرے کو نہین اسکا بیان باب اول
عقیدۂ دہم مین گذرا مع جواب باصواب ساتوان آٹھوان شبہہ مسئلہ تسویہ کو متعلق
ہونے کے سبب سے باب ہشتم مین جو دلایل کہ لکھے جاینگے انشاء اللہ تعالی اسکے دلایل
ہین اور اتفاق اہل سنت کا بلکہ سب اہل اسلام اسپر ہی کہ ہمارے رسول ساری جہان کے

سردار ہین چنانچہ رسول اللہ ؐ فرماتے ہین انا سید ولد آدم یعنے مین سردار سب اولاد
آدم کا ہون اس شبہ کا باقی بحث جو ولایت کے واسطے مسود لکھا ہی باب اول
عقیدۂ ہجدہم مین بھی اسکو ذکر کرنے سے اسکا جواب اسی جگہہ مذکور ہوا اور جواہر نامہ
کس مفتری کا کلام ہی معلوم نہین اور نوین[9] شبہ کو مسود عقیدہ ہفدہم مین ذکر کر چکا
ہی اسکا جواب بھی وہان گذرا دسوین[10] شبہے کے بعض کا جواب عقیدۂ دہم مین گذرا
اور بعض کہ تسویہ ہی باب ہشتم مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی گیارہوان[11] شبہ
فتح الاسرار سے لکھا ہی اگرچہ اس امر کی سند صاحب کتاب نہ ہمارے امامؑ سے
لکھا ہی نہ کسی اکابرین اہل سلف نے کہ اُسکے جواب کے لئے التفات کیا جاوے فاما
اسمین کونسی قباحت ہی کہ مسود مورد اعتراض کیا کیونکہ معنی نظیر کے یا مانند کے یا منظور
کے ہوتے ہین اور عیسیٰؑ کو جو میرانؑ سے کم لکھا ہی سو باب ہشتم سے اسکی تحقیق ظاہر ہوگی
بارہوان[12] شبہ بھی تسویہ سے متعلق ہی انشاء اللہ تعالی اثبات تسویہ باب ہشتم مین
بخوبی ہوگا اور تیرہوین[13] شبہے کا جواب خود مسود کی تحریر ہی جو باب سیوم کی دلیل ہشتم
سے اپنی دوسری تحریف مین شیخ اکبر کے حوالے سے مہدی کے لئے لکھا ہی مشابہ ہوگا
رسول خدا کے یہہ خلیفہ صورت و شکل مین اتنی پس ہمارے امامؑ بسبب ہم شکل ہونیکے
یہہ دعوی کئے یعنے جیسا اخلاق مین برابر رسولؐ سے تھی ویسی شکل مین مناسبت تامہ
تھی کہ اُسی سبب سے ہندگیمیان شاہ دلاورؓ فرماتے چنانچہ رسولؐ بھی فرماتے ہین کہ معراج
کی رات مین ابراہیمؑ کو دیکھا میری ہمشکل ہین چودہوین[14] شبہے کا جواب عقیدۂ شانزدہم
مین گذرا پندرہوان[15] شبہ متعلق بہ تسویہ ہی باب ہشتم مین اُسکا ثبوت ہوگا انشاء اللہ
تعالی سولہوان[16] شبہ مسود باب اول کے گیارہوین عقیدے مین بیان کرنے سے

۲۴۷

اسکا جواب بدلایل قویہ وہان گذرا سترہوان اٹھارہوان انیسوان یہہ تینون شبہے بعینہ باب اول کے تتمے مین لکھا ہی اُسکا جواب بھی براہین واضحہ قویہ سے اسی مقام مین تحریر کیا گیا۔ ای مسلمانو خدا اور اسکے رسول کے لئے مقامات مذکورہ مین بدیدۂ انصاف نظر فرماکر جھوٹے مفتری پر لعنت ملامت کرو تاکہ اتباع حق نصیب ہو اور مسلمانون پر پھر ایسے جھوٹے بہتان نہ لگاوے۔ اور قول مسعود کا کہ لیکن بعضے راویون سے جو اپنے تئین اہل علم جانتے ہین الخ سراسر افترا اور بہتان کی قسم سے ہی کس لئے کہ اس کو جھوٹ بولنے کی عادت بہت ہی ورگرنہ نام کیون نہ لکھتا سمجھنے کی بات ہی تھوڑا علم رکھنے والا بھی یہہ بات کیون بولیگا کہ ایسا کہنا صاف اپنے مذہب کو جھوٹا قرار دینا ہی۔ اور یہہ قول مسعود کا کہ اور ان کے خلیفون کا اپنے مریدون کو حضرت خاتم الرسالت سے افضل بولنا الی آخر یاب سب جھوٹ اور افترا ہی نعوذ باللہ منہا محل غور ہی کہ جسکے مرتبے کو نبی مرسل اور اولوا العزم نہ پہنچین امتیون کی کیا طاقت وہ صاحب یہہ خدمتگار حضور باشی ہین کہ وہان بجز ان خدمتگارون کے نہ کسی نبی کا گذر ہی نہ رسول کا جیسا باب اول کے تتمے وغیرہ مین مذکور ہوا رجا **باب ہفتم** مین بیان ابنی اور غوث ہدایت اب بیان مسعود کے لئے کچھ لکھنے دل نہین چاہتا کیونکہ جو شخص سراسر عیب ہی اسکا عیب بیان کرنا عیب ہی مگر یہہ بیت مثنوی شریف کی تا دیا اسکو بس ہی ع چشم ابلیسانہ را یکدم بہ بند کو تا بہ بینی صورت آخر چند چند کو آب مسعود اور اسکے اخوان کو چاہئے کہ پہلے ان آیات واحادیث کو جو فقیہ علی جہائجی نے مع چند قواعد کے امحاض النصیحہ مین لکھا ہی بغور و تامل دیکھین تا عقل و فہم سلیم سے

بہرہ یاب ہوون الشیخ الامام الکامل محی الحق و الحقیقۃ والدین محمد بن عربی الطائی الاندلسی

۲۴۹

نفع به اہل الفہم وانکرہ اہل التقلید والوہم الکمالات صدرۃ عنہ مثل ما صدرۃ من اللہ تعالی ورسولہ وقرما والصوفیۃ
من المتشابہات فکفر عامۃ زماننا للاولیا کما نسب عامۃ الاولین الی الجنون للانبیاء فو سمعوا من ابن العربی مثلا
نحو ید اللہ فوق ایدیہم وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی الرحمن علی العرش استوی الحجر الاسود یمین اللہ فی
الارض انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن مرضت فلم تعدنی وجعت فلم تطعمنی ولا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی
احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا رایت ربی
فی احسن صورۃ فقال لی فیما یختصم الملاء الاعلی یا محمد فقلت انت اعلم ای رب فوضع یدہ بین کتفی فوجدت بردہا
بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض لہبط علی اللہ ولم یسمعوا
ذلک من اللہ ولا من رسولہ لقالوا ما اکفرہ جعل للہ یدا ورجلا وجعل رمیہ رمی اللہ ویدہ ید اللہ وجعل اللہ مریضا
وجائعا اثبت لہ صورۃ ومکانا ولیدہ برودۃ وجعل الحجر جزءا منہ وجعل الیمین انف الرحمن وجعل اللہ تحت رجلیہ تعالی
عما یقولون علوا کبیرا او زعموا ان قول الحلاج انا الحق وقول ابی یزید سبحانی ما اعظم شانی کقول فرعون انا ربکم
الاعلی وما علمت لکم من الہ غیری وان من اقر کلامہما کالامام حجۃ الاسلام وفخر الدین رازی وشیخ شہاب الدین
سہروردی کآل فرعون واعتمدوا فی معرفۃ رایہم وردوا علی اولیائہ فیما احاطوا بدقائق باب الحیض والطلاق
واللعان فکذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولم یطلعوا علی اصطلاحہ فیہم کما قال علیہ السلام ان من العلم کہیئۃ المکنون لا یعلمہ الا
العلماء باللہ فاذا نطقوا بہ لا ینکرہ الا اہل الغرۃ باللہ انتہی وویل لکل ہمزۃ لمزۃ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ علی ہمامی نے
اوپر کے چند آیات واحادیث بیان کر کے لکھتے ہین کہ شیخ محی الدین ابن عربی پر جو اعتراض کرتے ہو کیا
اللہ ورسول سے نہین سنتے کہ فرماتے ہین اللہ کو ہاتھ ہی اور پاؤن ہی اور مٹی پھینکنے کو رسول اللہ تعالی اپنے
ہاتھ سے پھینکنا فرماتے اور فرماتے رسول کہ اللہ تعالی بیمار ہوکر مجھے کہا کہ تو میری بیمار پرسی کیون نہین
کیا اور بھوکا ہوکر مجھے کہا کہ تو مجھے کیون نہین کھلایا رسول فرماتے کہ اللہ کو صورت ہی اور مکان اور
ہات اسکا ٹھنڈا ہی اور حجر اسود اللہ کا ایک جز ہی اور یمن اللہ تعالی کی ناک ہی اور اللہ تعالی پاؤن کے
نیچے ہی بعضون نے زعم کئے سچ ہی کہ قول منصور حلاج کا ہی جو انا الحق ہی اور قول ابی یزید کا جو سبحانی ما اعظم
شانی ہی مانند قول فرعون کے ہی جو کہا انا ربکم الاعلی وما علمت لکم من الہ غیری پس جو کہ ان کے کلام کو مانند
کلام فرعون کے کہا آل فرعون سے ہی اور اعتماد کئے انکار کرنیوالے اپنی رائے پر اور رد کئے اولیا کے
کلام کو اسپر جو سمجھے ہین حیض اور طلاق اور لعان کے باریکیون کو اور جھٹلائے ایسی چیز پر جو نہین

سمجھے اُسکو آپ رسولؐ فرماتے ہین کہ بعض علم سے مانند چھپے بھید کے ہی کہ نہین جانتے ہین اُسکو مگر علما باللہ
پس جبکہ وہ اُس علم سے بات کرتے ہین انکار کرتے ہین اُسکا اللہ تعالی سے غرور کرنیوالے اللہ تعالی فرماتا
ہی دوزخ ہی واسطے ہر طعنہ کرنیوالے اور عیب چین کے اِسکی تفصیل شاہ محی الدین صاحب قادری ویلوری
فصل الخطاب کے چودہوین مقدمے مین بھی لکھے ہین پس ایسا ہی مسعود بھی ہمارے امامؑ اور اصحاب رضکے
کلام پر طعنہ اور عیب جینی کرتا ہی بہر کیف مسعود اِسباب مین تیرہ شبہے اور پانچ سوال لکھا ہی شبہہ اوّل مین
سوال کرنے سے اُسکا جواب سوالات مین دیا جائیگا شبہہ دوم کا جواب یہہ ہی کہ زبدۃ الحقایق مین عین
القضات ہمدانی قدس سرہ فرماتے ہین قومی از محمدؐ صورتی وتنی وشخصی میدیدند وبشر وبشریتی مایندگان ظاہر
مینمودند قل انما انا بشر مثلکم تا ایشان درین مقام گفتند وقالوا ما لہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق اما جان
او را بہ اہل بصیرۃ بحقیقت نمودند تا بہ جان ودل حقیقت او بدیدند بعضی اللہم اجعلنا من امۃ محمدؐ وبعضی گفتند
لا تحرمنا من صحبۃ محمدؐ وبعضی گفتند اللہم ارزقنا شفاعۃ محمدؐ اگر درین حالت ودرین ولایت اورا بشریت جویند
یا او را بشر گویند کافر گردند بر خوان فقالوا ابشر یہدوننا فکفروا بہ تا وی نیز بیان گردانی لست کاحد منکم پس خاتم
ولایت محمدی کہ خاص باطن خاتم النبوۃ ہی آپ کا مرتبہ جسکو کہ خدانے جتنا کچھ بتایا اتنا ہی پایا جبکہ نادر لوگ
بقدر حوصلہ پہچانے بحکم النادر کالمعدوم اور بموجب للاکثر حکم الکل کے یعنے نادر کا دیکھنا نہ دیکھنے کی جاے
ہی اور اکثر کا حکم کل کا ہی فرماے کہ کسی نے جیسا پہچاننا تھا ویسا نہین پہچانا۔ شبہہ سوم کا جواب یہہ کہ مسعود
اس مین چوری اور تحریف کیا ہی یعنی شواہد الولایت کی عبارت کے آخر مین یہہ بڑھایا اور اُنہون نے اس کلام
پر کچھ انکار نہ کیا انتہی۔ بہلا غور کرین کفار کے مقولے مین دخل نہ دینا کچھ عیب کی بات ہوتی ہی مثلاً رسولؐ
کفار کو فرماے کہ لا الہ الا اللہ کہو تو کفار بکے کہ اِتنے الہونکو ایک اللہ بنا دیا کہ اُسسے اتنے عالم کی سربراہی
کیسی ہوگی یہان مفسرین ومحدثین بعد اس بیان کے یہہ کسی نے نہین لکھا کہ رسولؐ اس سے انکار کئے اور یہہ امر
قبل ہجرت واقع ہوا ہی اُسوقت جہاد کا حکم بھی نہین تھا کہ بول سکین ابہی پر جہاد شروع ہوا پس صاحب شواہد
الولایت بھی واقع بیان کئے ہین اسپر عدم انکار کا قیاس کرکے ایک عبارت اپنی طرف سے درج کرنا بد دیانتی
ہی ہان اُسکا کہنا کیا بیجا تھا کہ کہا گاے کے پیدا کرنیوالے نے گاے کو مارا یعنے اللہ تعالی یہہ نہین کہا کہ آپ
خدا ہو کہ محل انکار رہے چوتھا شبہہ سوالات کے جوابات مین حل ہوگا انشاء اللہ تعالی شبہہ پنجم کا جواب
مسعود کے پیشوا کے جانب سے دلواتے ہین علی بن الحسین رشحات مین مولانا علاء الدین ابریؒ کے ذکر مین

لکھاہی راقم این حروف گوید کہ بعضی اکابر گفتہ اند کہ پیر در آئینہ مرید خود را بیند امام مرید در آئینہ پیر خدا را می بیند
از ایشان در سمرقند استماع افتاد میفرمودند اکنون کہ من در قید حیاتم شما خدا بین نمیشوید کی خواہید شد انتہی
اور زبدۃ الحقایق مین کہ تمہید عین القضات ہمدانی ہی فرماتے ہین ای دوست دلہا منقسم است بر دو قسم قسمی خود
در مقابلہ قلم اللہ است بر وی نوشتہ شدہ است اولئک کتب فی قلوبہم الایمان و بین اللہ کاتب باشد ہرچہ داند
با دل خود رجوع کند بدین سبب ہر اند قسم دوم ہنوز نارسیدہ باشد و خام در مقابلہ قلم اللہ نبود و چون از کسیکہ دلش
آئینۂ لوح و قلم اللہ باشد بہ پرسد و معلوم کند وانیجا باشد و بداند کہ خدا را در آئینہ جان پیر دیدن چہ بود پیر در جان
مرید خود را بیند اما مرید خدا را در جان پیر بیند یہہ جواب اُسکا ہوا کہ بندگمیان سید خوندمیر سے نقل کیا ہی کہ تین
وہ آنکھین کہ مہدی کو دیکھین ہوں بندے نے اپنے خدا کو دیکھا اور جواب فرمان امام کہ خدا کتین خدا دیکھتا ہی
یہہ ہی کہ اُسی علی بن حسین نے اُسی رشحات کے اُسی مولانا آبری کے انفاس قدسیہ کی دوسری قسم کے چودہوین
رشحہ کے نیچے لکھا ہی راقم این حروف مویداین سخن بخط مبارک حضرت ایشان بر ظہر کتابی نوشتہ دیدہ بود
این کلمات قدسیہ را کہ کمال سلطنت و سلطانی آنکہ بتصرف خود تمام رعایا و خواص خود را کسوت خود پوشاند
چنانکہ نظر او بہر کہ افتد جز خود را بیند کمال بندگان او و برانکہ از خود بنا می تہی شوند و در خود و غیر خود آنچہ غیر از یاد شاہ
در ایشان است نہ بیند و نہ دانند و از نادیدن و نادانستن نیز تہی شوند اذا تم فقرہم فلاہم الا انا اور اُسی تمہید
مذکور مین مسطور ہی شیخ بایزید از ان نشان میدہد کہ ان اللہ تعالی صفی الصوفیۃ عن صفاتہم فاذا صفیہم سموا
صوفیۃ مقام تصوف اول زہد باشد و اعراض از جملہ موجودات پس صفات حق تعالی صوفی را از ہمہ صفات
ذمیمہ و لشبریت صفا دہد زاہد و صوفی حقیقی شود آنگہ فقر روی نماید کہ اذا تم الفقر فہو اللہ مگر این از نیجا گفت اورا
پرسیدند کہ صوفی کیست و کدام است گفت الصوفی ہو اللہ تعالی گفت صوفی خداے تعالی اذا تم الفقر فہو اللہ
این باشد الفقر فخری ہمین این صوفی و زاہد فقیر شود دریغا کہ از وگفتن اما گوشدار کہ وقتی بایزید را پرسیدند من
الزاہد فقال ہو الفقیر ومن الفقیر ہو الصوفی من الصوفی ہو اللہ تعالی مرتدی اگر ہمہ عمر در فہم این کلمات نہی نزدنی
ونہ الستن این کلمات عیبی و ضرری عظیم است و این ضرر را ہرگز تدارک نباشد و عوض نباشد انتہی پس ہر شخص کو
ضروری کہ تصدیق مہدی موعود کرے اور اُسکی حقیقت کو جانے وگرنہ مانند فرمان عین القضات رح کے مرتد
مرجاوے سید شاہ محی الدین صاحب کی فصل الخطاب کے فائدہ بیست و ہشتم مین ہی و نیز در اثبات در بیان سلسلہ
صحابیہ کہ بوساطت شیخ مجید در رسیدہ است میگذارد مطلوب دیگر آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کردہ بود

ذکر گویید الرفیق ثم الطریق در حق ایشان ہست وبرای نفی خواطر اثری تمام دارد بلکہ حضرت الموحدین وبرہان
العاشقین حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصح قدس سرہ العزیز
چنین میفرماید کہ صورت مرشد کہ ظاہرا دیدہ میشود مشاہدۂ حق تعالی ہست در پردۂ آب وگل اما صورت مرشد
کہ در خلوت نمودار میشود آن مشاہدۂ حق تعالی ہست بی پردہ آب وگل کہ ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن
ومن رانی فقد رای الحق در حق او وارد شدہ است ف گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بہ بین کو ذات
حق را آشکارا اندر وخندان بہ بین کو شبہ ششم کا جواب بسبب تسویۃ کے وہی ہی جو مسود باب اول عقیدۂ
ششم مین لکھا ہی مصرع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کو ساتوین شبہ کو مسود سوالات مین لانے سے
اسکا جواب اسی جگہہ لایا جائیگا انشاء اللہ تعالی شبہ ہشتم کا جواب شبہ پنجم سے معلوم کرلین یعنی اذا تم الفقر
فہو اللہ اور شبہ نہم بھی اسی پنجم کے قیاس پر ہی کہ رسول بھی فرماتے ہین انا احمد بلا میم یعنے مین احد ہون اور
فرماتے انا عرب بلا عین یعنی مین رب ہون شبہ دہم مین مسود سوال کرنے سے اسکا جواب سوالات مین
دیا جائیگا انشاء اللہ تعالی شبہ یازدہم کا جواب وہی شبہ پنجم کا جواب ہی اور حدیث قدسی ہی کہ اللہ تعالی
فرمایا جب بندے کو قرب نوافل کہ صوفیہ کے نزدیک ایک مرتبۂ عروجیہ کا نام ہی حاصل ہوتا ہی تو مین اسکے آنکھین
کان ہات پاؤن ہوجاتا ہون مختصرا الخ اور اسکے بعض کا جواب یعنی دیدار کا باب اول عقیدۂ دوازدہم مین
گذرا شبہ دوازدہم کا جواب یواقیت کے چالیس پر پانچوین مبحث مین شیخ اکبر کے فتوحات کے حوالے سے
لکھا ہی کہ قطب سے اللہ تعالی عالم کی حفاظت کرواتا ہی ایسا کہ اسی پر کام سب عالم کا رہتا کہ وہ ہمیشہ حضور الٰہی
مین رہتا ہی ہر حکم اسی کی وساطت سے جاری ہوتا ہی پس وہ مانند حاجب بادشاہ کے ہی چنانچہ اسکی عبارت
بعینہ باب اول عقیدۂ شانزدہم اور تتمۃ الباب عقیدۂ تسویہ مین گذری شبہ سیزدہم کا جواب خاموشی
ہی کہ مثل ہی مصرع جواب جاہلان باشد خموشی کو کیونکہ خواب پر اعتراض کرنا فقط جہل بسیط ہی اور
خواب کا بیان باب سیوم کے تتمے کے جوابات مین گذرا رجا سلف سے خلف تک آجتک کوئی
مسلمان الخ ہدایت تقریر بالا مذکور سے معلوم ہوا کہ مسود سراسر جہوٹا ہی رجا با این ہمہ خلفا ان کے
کہتے ہین الخ ہدایت یہ اعتراض تمہارا ہمپر نہین بلکہ اصحاب رسول اور تابعین اور کبار مشائخین
سلف پر ہی کیونکہ وہ بھی اسیطرح کہہ رہے ہین چنانچہ یواقیت کے تیسرے فصل مین لکھا ہی ذکرہ الشیخ
محی الدین رح فی رسالۃ التی کتبھا الی الشیخ فخر الدین الرازی وہی نحو ثلثہ کراریس ثم لو قدر ان الانکار لم یقع

... وجد على اهل الله تعالى وكان الناس كلهم من اصحاب يقول عليه السلام لقد قول ابي هريرة رض حفظت من

رسول الله وعاءين فاما احدهما فبثثته واما الآخر فلو بثثته لقطع مني هذا البلعوم يعني مجرى الطعام وكذلك لم يفد قول

ابن عباس رض لو اني ذكرت لكم ما اعلم من تفسير قوله تعالى يتنزل الامر بينهن لرجمتموني وفي رواية لقلتم انه كافر ونقل الامام

الغزالي في الاحياء وغيره عن الامام زين العابدين علي بن الحسين رض انه كان يقول شعر يا رب جوهر علم لو ابوح به

لقيل لي انت ممن يعبد الوثنا ولاستحل رجال المسلمين دمي يرون اقبح ما ياتونه حسنا قال الغزالي رح المراد

بهذا العلم الذي يستحلون دمه هو العلم اللدني الذي هو علم الاسرار لا من يتولى من الخلفاء حاصل اس عبارت کا

یہہ ہی کہ شیخ محی الدین ابن عربی رح امام فخر الدین رازی کو ایک رسالہ بھیجا کہ اسمین یہہ مذکور تھا پس اگر مقرر

یہہ ہوا کہ سب آدمی عقل سلیم رکھنے سے اہل اللہ پر کسی نے صحابہ کے وقت انکار نہین کیا تو کیون فایدہ

نہ دیا ابو ہریرہ رض کا یہہ کہنا اُن کے اہل زمان کو کہ انہون کہا یاد کیا مین نے رسول سے دو امر اُن سے ایک کو

مین نے شہرت دیا اگر دوسرے کو ویساہی مشہور کرون تو البتہ میرا گلا کاٹا جائیگا اور ایساہی ابن عباس رض

کا کہنا بھی بے فایدہ ہوا کہ انہون نے کہا قولہ تعالی یتنزل الامر بینہن کی تفسیر جو مین جانتا ہون اگر بیان

کرون تو تم لوگ مجکو پتہر مار کرینگے یا مجھے کافر کہینگے اور امام محمد غزالی رح نے اپنی احیاء العلوم وغیرہ مین امام

زین العابدین علی بن حسین رض سے نقل کیا ہی کہ وہ یہہ اشعار پڑہتے تھے کہ اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ای میرے

رب اگر مین علم کے جوہر کو مباح رکھون تو لوگ مجھے بت پرست کہینگے اور مسلمان میرا قتل مباح رکھینگے کیونکہ

سمجھینگے کہ آپ جس بات کو نیک جانتے ہین مین بری کہتا ہون امام محمد غزالی رح نے اس سخن پر کہا ہی کہ

جس علم پر آپ کا قتل حلال جانتے تھے وہ علم لدنی ہی کہ وہی علم اسرار ہی نہ وہ کہ خلفا سے پہنچا انتہی اور یہی

فصل مین لکھا ہی وقد کان الحسن البصري وكذلك الجنيد والشبلي وغيرهم لا يقرؤن علم التوحيد الا في قعود بيوتهم

بعد غلق ابوابهم وجعل مفاتيحها تحت وركهم ويقولون اتحبون ان ترمى الصحابة والتابعون الذين اخذنا عنهم هذا

العلم بالزندقة بهتانا وظلما ترجمہ اور تھے حسن بصری اور ایساہی جنید اور شبلی رض اور مشایخین اُن کے

سوائے بھی نہین پڑہتے تھے علم توحید کو مگر اپنے گھرون کی بیٹھک کی جاے مین اور دروازے اپنے

بند کر لیتے تھے اور کنجیان اپنے چوتڑون کے نیچے رکھ لیتے تھے اور جو کہ آشکار اکرنا چاہئے اُسکو کہتے

تھے کیا گالیان کھانیکو اصحاب اور تابعین کے دوست رکھتے ہو کہ جنسے ہم نے اس علم کو لئے زندیقیت کے

بہتان وظلم کے طور پر مین القضات رح بھی تمہید مین چند اصحاب کے ایسے ہی اقوال لکھے ہین سو باب اول

عقیدهٔ شانزدہم کے جواب مین یہہ خادم الفقرا بعینہ نقل کیا ہی پس اب یہود و نصاری کہین کہ اُن کے ظاہری
اعتقاد یہہ ہین کہ خدا آدم سر کا جوان بے ریشہ ڑکا ہی بلکہ انکا خدا امات یا فون بھی ہوجاتا ہی پھر اُن کے بڑے بڑے
لوگ کہتے ہین کہ ہمارے رسول اللہ فرماے سو ہم کہین تو ہمارے ساتھی ہمارا گلا کاٹین اور کافر بولین یہہ کیا
بُرا اعتقاد ہوا پس اسکا تم جو جواب دوگے وہی ہمارے طرف سے بھی سمجھ لیوین رجا مقبولیت خلایق علامت
ہی مقبولیت خالق کی الخ ہدایت یہہ بھی کم فہمی اور سراسر مسود کی جہالت کی دلیل ہی کہ حدیث مشکات
شریف کی اِس امر مین بیان کیا سو اسکا معنی بالکل نہ سمجھا یا عمداً التحریف معنوی کیا کیونکہ حدیث مذکورہ مین مراد اہل
زمین سے ان لوگونکی ہی جو صفت ملایکہ رکھتے ہون کہ سننے سے ندا ے جبرئیلؑ کے یا اس تاثیر سے جو اُن کے
دل بسبب محبت الٰہی اور خلوص و یقین کے اللہ تعالی اور ملایکہ کے محبوب انکے بھی محبوب ہوجاتے ہین اُس محبوب
الٰہی کی محبت اور مقبولیت انکے دل مین القا کئے جاتی ہی و گرنہ بہت محبوبان الٰہی کو علی الخصوص پیغمبرونکو خلق اللہ
اتنا ایذا دے کہ کوئی مومن اُن کے برابر ایذا نہ پایا ہوگا چنانچہ رسولؐ سے مروی ہی آپ نے فرماے اشد
بلا انبیا کے لئے ہی بعد اولیا کے بعد عام مومنین کے اور اللہ تعالی فرماتا ہی ولیبلی المومنین بلاء حسنا اور بلا مین
ڈالتا ہی اللہ تعالی مومنین کو بلاء حسنہ کر کے یعنے اُس بلا کے سبب انکو بہتری دیتا ہی بھلا انبیا کے نقول اگرچہ
چندان مشہور نہین ہین گو کہ اُن کو منکرین قتل کئے ایذا دئے ہین اور صحابہ اور تابعین و ائمہ مجتہدین اور سلف
و خلف کے مشایخین کہ اولیاء اللہ ہین اُن کے حکایات بھی کم کسی جا ے لکھے ہین کہ عوام کو اُس سے خبر نہین فاما
ہم مسود سے پوچھتے ہین کہ امام حسین رض کو بھی اللہ تعالی دوست رکھتا تھا یا دشمن اگر دوست رکھتا تھا تو
مسلمان کہ سب توابعین تھے کس لئے آپ کو معہ علایق و عشایر و رفقا بہزار تصدیع و ایذا قتل کئے بلکہ حق یہہ ہی
جو اللہ تعالی کا دوست ہوا اسپر اللہ تعالی بلا نازل کرتا ہی کہ حدیث مین آیا ہی قولہ ان اللہ یجرب المومنین
بالبلاء کما یجرب احدکم الذہب بالنار یعنے اللہ تعالی مومن کو آزماتا ہی جیسا کہ کوئی تم مین سونے کو آتش مین
آزماتا ہی کیمیا کے چوتھے رکن کی چوتھی اصل سے درویشی کی فضیلت مین ہی کہ رسول اللہؐ فرماے ہین
جب خدا کسی کو دوست رکھتا ہی تو اسکو اقسام کے آفتون مین گرفتار کرتا ہی جب کسی کو زیادہ چاہتا ہی اقتنا
کرتا ہی اصحاب عرض کئے یا رسول اللہ اقتنا کیا ہی تو فرماے اقتناوہ ہی کہ نہ اُسکا مال باقی رکھے نہ اہل و عیال
اور ملا حسین کاشفی مصنف تفسیر حسینی روضۃ الشہدا کی ابتدا مین لکھا ہی رسالت پناہؐ فرماے ہین کہ ان
اعظم الجزاء مع عظم البلاء اور فرماے ما اوذی نبی مثل ما اوذیت اور لکھا ہی کتب سماویہ سے ظاہر ہی من

احب او احب نصب عبد اللہ اور لکہا ہی کہ حدیث مین آیا ہی اذا احب خوما ابتلاہم پہلی حدیث کا معنی یہ ہین

کہ بری زیادتی ثواب کی بلاکی زیادتی پر ہی دوسری حدیث کا معنی یہ ہی کہ کوئی نبی اتنی ایذا نہین پایا کہ جتنی

مین پایا ہون اور خلاصہ کتب سماوی کا یہہ ہی کہ جو اللہ تعالی کو دوست رکہا یا اللہ تعالی کا دوست ہوا نازل ہوا اسکے

اور تیسری حدیث کا معنی یہہ ہی کہ جب اللہ تعالی کسی قوم کو دوست رکہتا ہی اسکو بلا مین گرفتار کرتا ہی

اور یواقیت کے مفصل ثانی مین لکہا ہی وقد قال تعالی وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون وقد نقل الجلال الدین

السیوطی فی کتابہ التحدث بالنعمہ ما صورتہ مما انعم اللہ بہ علی ان اقام لی عدوا یوذینی ویمزق فی عرضی لیکون لی

اسوۃ بالانبیاء والاولیاء وقال رسول اللہ صلعم اشد الناس بلاء الانبیاء ثم العلماء ثم الصالحون رواہ الحاکم فی

مستدرکہ واوحی اللہ تعالی الی عیسیٰ لا یفقد نبی حرمتہ الا فی بلدہ الخ ترجمہ اس عبارت کا مع اسکے بقیہ کے مقدمہ

کی سبب پنجم کی ابتدا مین لکہا گیا ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالی کا دوست ہوا خلق اسکو ایذا دینا

شروع کرتے ہین جتنی محبت زیادہ اُتنی ایذا زیادہ ہوتی ہی اور دنیا کا آرام اللہ تعالی کے دشمنون کے لئے

ہی چنانچہ اللہ تعالی سورۂ زخرف مین فرماتا ہی نحن قسمنا بینہم معیشتہم الآیہ اور جلالین وغیرہ مین قولہ تعالی یبسط

الرزق لمن یشاء کی تفسیر مین لکہتے ہین یوسعہ امتحانا یعنے اللہ تعالی کشادہ کرتا ہی رزق دنیا کو جن کے لئے چاہتا ہی

امتحان کرنا کرکے اور قولہ تعالی ویقدر لمن یشاء یعنے ابتلاء تنگ کرتا ہی رزق دنیا کو جن کے لئے کہ چاہتا ہی

مبتلا کرنا کرکے پس کشادگی دنیا کہ جسکا نام آرام دنیا ہی کہ سبب راحت دنیا ہی دشمنون کے امتحان کے

واسطے ہی اور تنگی دنیا کی کہ سبب ایذاء دنیا ہی دوستونکو مبتلا کرنیکے لئے ہی کہ دنیا سے متنافر ہوکر تمام تر

اُسی کی طرف رجوع کرین بشرط سلامتی ایمان کہ علامت اسکی بیزاری دنیا اور اہل دنیا سے اور متوجہ ہونا

ریاضات شاقہ کے لئے کہ جسکے سبب انکے دل روشن ہوکر تاثیر وعظ وبیان قرآن پیدا ہوا اور جو انکی صحبت

بصدق دل کیا دنیا ومافیہا سے بیزار اور اللہ تعالی کی محبت اور عبادت کے نشہ مین سرشار ہوجاتا ہی جیسا

حال عہد دیوبند کا ہی جیسا کہ مروی ہی کسی نے آنحضرت سے عرض کیا کہ مین آپکو بہت دوست رکہتا ہون تو آپنے

فرمایا ہان کیا کہتا ہی اُسنے عرض کیا مین آپکو بہت دوست رکہتا ہون پھر آپ نے ویساہی فرماے اس نے

وہی عرض کیا آپ فرماے محتاجی اور فقیری کو تیار ہو بعد عرض کیا یارسول اللہ مین اللہ تعالی کو بہت دوست

رکہتا ہون تو آپنے تین بار ویساہی فرماے اُسنے ویساہی عرض کیا تو آپ نے فرمایا بلا کو تیار ہو رجا

سوال حل نقل اول کے کیا معنے ہین الخ ہدایت اللہ تعالی فرمایا ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یعنے

الله تعالی کسیکو اسکی قدرت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا ہی اسی لئے ہی لڑکون پر تکلیف شرعیہ نہین کہ
انکو کھیل اور بازی منع ہو بلکہ کبھی علی العموم بھی جواز ہی جیساکہ کیمیا ء سعادت مین امام محمد غزالی رح لکھتے ہین سو
اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ رسول الله عایشہ صدیقہ رض کو آپ باعث ہوکر زنگیون کا ناچ کہ مسجد مین ہوتا تھا دکھاے
ہین اور زنگیون کو حکم کئے ہین کہ ناچو پس منہیات پر حکم کرنا اُس جناب کا کام نہین ہی اور آپ بھی دیکھے ہین
اور عایشہ صدیقہ کو گڑیان کھیلنے سے کہ اُس مین شباہت انسان وغیرہ حیوانات کی صورت پرستی کی تھی
منع کرنے کے قطع نظر مدد فرماے کہ لڑکیون کو جناب عایشہ صدیقہ رض کے نزدیک کھیلنے کو بھجواے ہین اور
امام رح فرماتے ہین کہ جو کام جسکے لایق ہی وہ کرے تو بُرا نہین انتہی فاما نقل بحفضایل کی یون ہی روزی
درکہا ہنیل میان سید یحیی پیش دایرہ تنہا بازی میکردند میان دولت شاہ دست گرفتہ پیش بندگیمیان رض
آوردند وگفتند میانجی الیشان تنہا بر سر راہ بازی میکردند ما آوردیم کہ مبادا کسی بردا شتہ بردمیان درکنار
گرفتند و پرسیدند سید یحیی راست بگوئید کہ شما آنجا تنہا بودید و دیگر کدام کس بود گفتند یکی من بودم و دیگر خدا
با من بازی میکردہ بود پس میان فرمودند ای برادران بعد امروز بار دیگر کسی سید یحیی را آزار نرسانید

کہ خدا با او ہمیشہ در بازی شریک است اس نقل سے کہان ثابت ہی کہ خدا کھیلتا ہی بلکہ یہہ بات ظاہر ہی کہ
خدا تعالی آپ کے ساتھ ہی چنانچہ الله تعالی فرماتا ہی انی معکم اینما کنتم سچ ہی کہ مین تمھارے ساتھ ہون
جہان کہ تم ہو یعنے مین تمھارا مددگار رہون پس نقل مین بھی خدا با او ہمیشہ شریک است سے یہی مراد ہی چنانچہ
رسول ایک وقت ایک باندی سے پوچھے ہین کہ تیرا رب کہان ہی جیسا یواقیت کے اٹھوین مبحث مین
ہی فان قیل فما الحکمۃ فی سوال رسول الله الجاریۃ التی شکوا فی اسلامہا وارادوا عتقہا بالاینیۃ حین قال لہا
این الله فاشارۃ الی السماء فقال مومنۃ ورب الکعبۃ مع انہ یعلم قطعا استحالۃ الاینیۃ علی الباری جل وعلا
فالجواب کما قالہ الشیخ فی الباب خامس والثمانین وثلثمائۃ انہ ما سال الجاریۃ بالاینیۃ الا تنزلا لعقلہا والشریعۃ
قد نزلت علی حسب ما وقع علیہ التواطی فی الالسنۃ العالم قال تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم
ترجمہ پس اگر کہا جاوے کیا حکمت تھی اس باندی سے رسول کے سوال مین کہ جسکے اسلام مین لوگ شک
رکھتے تھے اور ارادہ رکھتے تھے اُسکو آزاد کرنیکا قید مکان کرکے جبکہ فرماے اُسکو کہان ہی الله تعالی تو اشارہ
کری آسمان کیطرف پس فرماے رسول مومنہ ہی قسم ہی رب کعبہ کی باوجودیکہ رسول جانتے تھے یقینا محال
ہونیکو مکان کے باریتعالی جل علا پس جواب یہہ ہی جیساکہ کہے شیخ اکبر رح نے تین سو پچاسی باب مین سچ ہی

کو رسول سوال نہین ہے کے باندہی کو مکان ہے کے واسطے مگر نزول کرنے اسکی عقل طرف اور شریعت نازل ہوئی ہی برابری پر اسکے جو ہے موافقت عالم کی زبان مین فرمایا اللہ تعالی اور نہین بہیجے ہم کوئی رسول مگر انکی قوم کی زبان کی موافقت پرتا بیان کرے انکو انتہی بندگیمیان سید خوندمیر بہی میران سید محمود کو کرتے تھے انکی موافقت پر کسی کا لفظ بیان فرماے وگرنہ مراد نقل سے یہہ ہی اللہ تعالی انکا مددگار ہی جس حال مین کہ ہون کس کی طاقت ہی جو پکڑ لیجاوے چنانچہ وارد ہی کہ اللہ تعالی فرمایا مین بندے کے انکہہ کان ہاتھ پاؤن ہوجاتا ہون رجا سوال دوم نقل چہارم مین الخ **ہدایت** اسکا پہلا جواب ہم مسود کے مقتدا کی طرف سے دلاتے ہین سید شاہ محی الدین صاحب قادری اپنی کتاب فصل الخطاب کے مقدمہ دوم مین لکہے ہین صاحب حل التائید فی شرح ادلۃ التوحید میں نگارد انما یقولون افشاء سر الربوبیۃ کفر نظرا الی العامۃ اذ یتصورون بذلک حیث لا یبلغ فہمہم وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام من حدث علی قوم بحدیث لم یبلغہ افہامہم الا کان فتنۃ علی بعضہم فہو یصیر سببا لانکارہم علی الاولیاء وتکفیرہم ایاہم وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام ان من العلم کہیئۃ المکنون لا یعلمہ الا العلماء باللہ فاذا نطقوا بہ لا ینکرہ الا اہل الغرۃ باللہ انتہی اور مسود نے لکہا ہی کہ وہان عوام کہان تھے نعوذ باللہ من ذلک الجہل رسول کے حضور مین ناقص کامل تھے مہدی کے نزدیک اس امر محال کو فرض کرنا جہل بسیط ہی دوسرا جواب حقیقی یہہ ہی کہ مسود یا معنی فرمان امام کا نہین جانا یا تحریف کیا کیونکہ شواہد الولایت کی نقل یہہ ہی نقل است یکروز بندگیمیان شیخ بہیکہ را جذبہ حق شدہ بزبان شان ہمین سخن مکرر بود کہ ہمہ حق است بنابر حضرت امیر بر سر ایشان خود تشریف آوردہ فرمودند کہ می بینید یا میگوئید ایشان ہمین جواب دادند ہمہ حق است حضرت امام فرمودند کہ آرے دانستن ایمان گفتن کفر است ایسا پس یہہ کہنا مطابق اسکے ہی کہ علی بن الحسین نے رشحات مین مولانا علاؤ الدین آبری کے انفاس سے دوسری قسم کے تیولیسوین رشحہ مین لکہا ہی رشحہ میفرمودند کہ حسین بن منصور ہم کہ انا الحق گفت حقیقت خود را میگفت و فرعون کہ انا ربکم گفت صورت خود را میگفت کہ اگر او نیز حقیقت را بشناختی آن انا گفتن از وی مقبول بودی اگر ایسا مسود کے فہم ناقص مین نہ آوے تو نہ سمجھے کہ جب اپنی حقیقت اپنے پر منکشف ہووے جیسا جانا اور دیکہا ویسا کہنا عین ایمان ہی اور بن دیکہے فقط زبان سے کہنا کفر ہی کہ وہ منطبق حقیقت پر ہی اور یہہ فقط صورت پر چنانچہ امام کے استفسار سے ظاہر ہی کہ فرماے می بینید یا میگوئید رجا سوال سوم اسی نقل چہارم الخ **ہدایت** ایک ہی تجلی مین محو ہو جانا نقصان مرتبہ سالک ہی کہ وہ

تجلی الٰہی کو تکرار نہیں جیسا بیان کیا گیا اوپر میں لیکن بحث میں کلام ہی فان قلت ثم ترجع صورۃ التجلی الالٰہی الی
مرتبۃ فی العدد فالجواب کما قال الشیخ فی باب الثامن والستین ومائتہ انہا ترجع کلہا الی صورتین صورۃ تنکر وصورۃ
تعرف ولا ثالث لہا قال یعد ان اللہ تعالٰی لما کلم موسیٰ تجلی لہ فی الف صورۃ وفی کل صورۃ تقول لہ
یا موسٰی لتنبیہ موسٰی فیعلم انہ لو کان جمیع التجلی بصورۃ واحدۃ لم تقیل لہ فی کل صورۃ وکلمۃ یا موسٰی انتہی ترجمہ پس
اگر کہیے تو کتنے عدد سے رجوع ہوتی ہی اللہ تعالٰی کی تجلی کی صورت پس جواب یہہ ہی جیسا کہا انکو شیخ اکبر
ایکسو اٹھیانویں باب میں سچ ہی کہ تجلی الٰہی رجوع کرتی ہی اپنے تمامی افراد سے دو صورت کی طرف ایک
صورت وہ کہ پہچانے نجاوے ایک صورت وہ کہ پہچانے جاوے تیسری نہین ہی انکے لئے کہا شیخ نے
وارد ہوا حدیث میں تحقیق ہی کہ اللہ تعالٰی جب کلام کیا موسیٰ سے ظاہر ہوا ہزار وجہ سے تجلی کے ان پر بارہ ہزار
صورت میں اور ہر صورت میں فرماتا تھا انکو یا موسٰی تاکہ آگاہ ہوں موسٰی پس جانا جاتا ہی سچ شان یہہ ہی کہ اگر
ہوتی سب تجلی ایک ہی صورت پر نفرماتا ہر صورت اور ہر بات میں یا موسٰی انتہی یا اسی لئے رسول فرماتے ہین
یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی کل یوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم ترجمہ ای لوگو توبہ کرو بیچ اللہ تعالٰی
کے طرف پس سچ ہی کہ مین ایکدن مین سو بار توبہ کرتا ہون اور فرماتے ہین کہ سو بار میرے دل پر پردہ آتا ہی کہ
سو بار استغفار کرتا ہون یہہ روایت مسلم سے ثابت ہی اور بخاری کی روایت سے ہی کہ آنحضرت ستر بار
فرماتے اور شارحین وغیرہ اس تعدد سے مراد کثرت کی لیتے ہین جیسا قسطلانی وغیرہ مین لکھے ہین اور امام
محمد غزالی رحمہ فرماتے ہین کہ مراد یہہ ہوگی کہ جناب رسالت مآب کو ہمیشہ ہر قدم مین ترقی تھی جس مقام پر کہ
پہنچے تھے قدم گذشتہ سے کمال زیادہ پاتے تھے اسلئے قدم گذشتہ سے توبہ استغفار کرتے تھے پس کمال
جناب ختم نبوت ؐ قرب الٰہی ہی کہ مراد صوفیہ کے نزدیک رویت سے ہی کہ تازہ تازہ تجلیات ہوا کرتے تھے
اسی لئے جناب ختم ولایت محمدی محمد مہدی موعود فرماتے تجلی حاصلہ تجلی آتیہ کے بہ نسبت پرانی ہی مین
اس سے بیزار ہون تم بھی اسپر مقید نہ ہوئیگے ترجمہ جیسا کہ رسول بھی فرماتے اس سے قدر و خدا ذکی غرض
کرنا فقط اندھا پنا ہی رجا سوال چہارم نقل ہفتم مین الخ ہدایت اسی باب کے شبہ پنجم کے درج سے
اسکا بھی حل ہو چکا ہے اذا تم الفقر فہو اللہ فقیر جب اتمام فقر کے مرتبے کو پہنچا اسکو سوائے خدا کے نہ آپ نظر آتا ہی
نہ دوسرے کوی شی یہہ مرتبہ صوفیہ کے نزدیک ادنیٰ ہی مگر مرتبہ اعلیٰ وہ ہی کہ اس قرب مین اپنا بندہ پنا
نجھوٹے یہہ مرتبہ کمال ہی کہ جتنا قرب زیادہ ہوتا اپنی بندگی مین بڑہتا جاوے جیسا رسول ؐ فرماتے

٢٥٩

[illegible] عبادت [illegible] الہی [illegible] عبادت [illegible]

[illegible] بخلاف [illegible] مراتب [illegible] ہوتے ہی [illegible] ذات کے [illegible]

سبب [illegible] کہتا ہی [illegible] ان الحکم الا للہ [illegible]

الصوت بالحق و المستقیم معانی [illegible] میں دو مسرا بیان [illegible]

ہو کہ امام قطب [illegible] عبد اللہ اور عبد الملک [illegible] گر مرا گیا ہی [illegible] سبب اخلاق اور

تحقیق نامی اسما الہی کی معانیوں کے موجب حکم خلافت کے ہی اور قطب وقت مالک الملک ہی اسکی تحقیق

باب اول مجیدہ شانزدہم اور [illegible] عقیدہ [illegible] کے جواب میں مفصل لکھی گئی ہی جب کہ [illegible] قطب وقت

مالک الملک خلافۃ اور نیابۃ ہو سکتا ہی تو مہدی ہی موعود کہ جسکا خلیفۃ اللہ اور امام العالمین اور معصوم خطا سے

ہونا نص ہی کہ رسول سے اسکا ثبوت بحد تواتر پہنچا مالک الملک ہونا اور خلیفہ مہدی کا اس بشارت سے

بشر ہونا بطریق اولی ثابت ہوا اور یہ قل اللہم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء

بیدک الخیر اسی معنی پر دلیل ہی کہ اسکا ترجمہ یہی ہی کہ ای خدای بار تعالی مالک ملک کا ہی تو دیتا ہی ملک

جسکو کہ چاہتا ہی تو عزت دیتا ہی تو جسکو کہ چاہتا ہی اور ذلیل کرتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی تیرے ہی ہات میں سب

بھلائیاں ہیں مسودہ اس آیت میں تحریف معنوی کرکے لفظ قل اللہم مالک الملک ہی لکھا ہی بلکہ اللہ تعالی فرماتا ہی

کہ بول ای محمد اللہ تعالی جسکو چاہتا ہی اپنے ملک کا خلیفہ بناتا ہی کہ وہ بھی مالک الملک بطریق مجاز کہا جاتا

جیسا کہ مختار الملک خطاب وزیروں کا ہی اور دوسری آیت کہ دلالت شرکت پر کرتی ہی خلیفہ کے مالک الملک

ہونے پر متعارض نہیں کیونکہ شریک وہ ہی کہ حکومت میں برابری کا دعوی کرے نہ اتباع کا پس مسودہ کو

جب صاف کلام آیات میں تحریف کرنیکا اندیشہ نہ مالک الملک علام الغیوب سے ہی نہ اسکے مخلوقات سے

شرم ہے ہمارے اور دوسرے کتب کے عبارات و معنی میں تحریف اور تبدیل کرنے اسکو کیا خوف [illegible]

علی نفسہ چنانچہ ہر جگہہ اس کتاب میں ایسا ہی کیا ہی بہ پیروی اور مطابقت ہی یہود و نصاری کے علما کی کہ

جنکے لئے اللہ تعالی نے فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنی اہل کتاب بدلاتے ہیں باتونکو انکی جگہون سے رجا

سوال پنجم نقل وہم میں الخ **ہدایت** افسوس اس مسودہ کی چوری اور جرأت پر کہ بے محابہ تبدیل

و تحریف کرتا ہی کہان کا معاملہ کہ پر لگایا جواب جلد دیا ہر کا مسودہ کی بدخلقی ششم تحریف چہارم میں گذرا

وہ بیان ذات باری تعالی نہیں بلکہ مراد کثرت در وحدت بیان کرنیکی تھی اسلئے ولایت کے مرتبے کو جلدو

یولد فرماتے ہین چونکہ محرومان فیض ولایت کو یہہ نکتہ نہ سمجھا جاوے اور جواب فرمان امام ہو گا یہہ ہی اللہ تعالی
رسول اللہ کو ما کان محمد ابا احد الآیہ فرمایا یعنے محمد کسیکے باپ نہین خاتم النبیین ہین اور رسول فرماتے کہ انبیا
نہ کسی کے وارث ہین نہ انکا کوئی وارث کہ جس حدیث پر باغ فدک تحت حکومت خلافت رہا پس ہمارے امام
کہ خاتم ولایت محمدی ہین یہہ بھی نہ کسیکے وارث ہین نہ کوئی انکا وارث نہ یہہ کہ بیٹے یا باپ کے ہون یریدون

ان یطفئوا نور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

مسود کے باب ہشتم کا جواب

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین آمین اب جانئے کہ مسود او پر ابواب ہفتگانہ مین قرآن وحدیث وآثار وغیرہ کے جو جو
تحریفات کیا اور جھوٹے افترے کرکے ہمارے مذہب حقہ کو کہ مین پیروی رسول رہنے سے اسکی مدد پر
آپ مالک الملک احکم الحاکمین جل جلالہ وعظم برہانہ وسلطانہ یعنے حسبک اللہ ومن اتبعک الآیہ ہی باطل
کرنے چاہا سوائسی مالک الملک ناصر المومنین کی مدد وقوت سے سب چوریان و دغابازیان اور ابلہ فریبیان
مسود کے ظاہر ہوکر یقین کو پہنچا کہ جناب سید محمد بن سید عبد اللہ المعروف بہ سید خان جونپوری مہدی موعود
ہین اور تصدیق اُس ذات کی عین تصدیق محمد مصطفی ہی اور انکار اِس ذات کا عین انکار اس ذات کا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بمجرد ثبوت اس امر کے کل مطلب باب ہشتم مسود کہ فرع اسی اصل کا ہی باطل
ہو چکا یعنے جو مہدی موعود فرماوین اور آپکے یار و اصحاب جسبات پر اتفاق کرین وہی حق ہی اور مخالف
اونکا جو کہے باطل فاما جب کوئی معترض پیش آوے تو علما کو واجب ہی کہ اسکا دفع اعتراض کرکے طالب
حق کو راہ صواب کہ صراط المستقیم ہی بتاوین اس لئے مسود کے ان اعتراضات واہیہ ظاہر البطلان کی
حقیقت لکھی جاتی ہی رجا بلکہ اسواسطے کہ وہ دو نون امر بھی الخ ہدایت مسود کی پہلی جہالت اس
امر مین یہہ ہی کہ مہدی نے سے شیخین افضل ہونے کے دلایل پر صحت واثقہ کا اعتقاد کرتے ہوئے رسول
ابطال تسویہ کے دلایل کے بیان مین طول کلامی کیا اور ہمکو بھی شیخین پر مہدی موعود کی تفضیل ثابت کرنا
ہر چند ضرورت نہین کیونکہ ہم برابری اس جناب کی رسول سے بدلایل قویہ ثابت کرتے ہین کہ یہی اصل
مذہب اولیا و کبار امت ہی اور وہی خاص پیروان سنت وجماعت ہین مگر مسود کے مطلب اول مقدمہ
ثانیہ سے بعض اقوال کے ابطال سے فقط مسود کا اندھاپنا اور اسکی چوری ظاہر کرنا مطلوب ہی و اللہ ولی
الذین آمنوا اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ رجا مخفی نرہے کہ

کہ مہدوی اپنے مہدی ؑ کی الخ **ہدایت** سچ ہی یہہ تقریر خلیفۃ اللہ کی ہی
اسکی غرابت واعجاب کو سمجھنا کام مومنان ضیا شمل کا ہی نہ منکران کوردل کا کہ بیچارے
ایسی ضلالت کی اندہیری مین ہین انکو آفتاب بھی روبرو آوے نظر نہین آتا الغرض
مسود اپنے برادرونکی غرض کو ہی پایا مثل ہی کہ دل را دل شناسد ولی رالی مگر امام
کے جواب کو ہر چند فہم نکیا کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا اسی لئے
مسود کو گمراہی نصیب ہوئی یہہ بھی فہم نکیا کہ خود لکھا ہی علمانے کہا کہ تم اس امت مین
داخل ہو الخ تو اسکا جواب امام نے فرمایا کہ مین داخل ہون جیسا نبی اس امت مین
داخل ہین کیونکہ رسول فرماتے ہین کیف تہلک امۃ انا فی اولہا وعیسی فی آخرہا والمہدی
من اہل بیتی فی وسطہا ترجمہ کیونکر ہلاک ہووہ امت کہ مین اسکے اول مین ہون اور
عیسی اسکے آخر مین اور مہدی میری اہل بیت سے اسکے بیچ مین ہی یہہ حدیث مدارک
مین قولہ تعالی یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی الآیہ کے نیچے ہی یعنے علما جب دخول
امام کو جزئیت امت پر حمل کئے تو امام انکے دفع شبہہ کے لئے فرماتے کہ میرا داخل ہونا
مانند رسول کے ہی کہ سید امت ہون نہ جز امت اور ان کا یہی جواب شافی تھا
الجواب معاد للسوال مگر بلادت پر مسود کی افسوس ہی کہ خود کہتا ہی آیت مین ظرفیت
کا بیان ہی پھر کہتا ہی کہ انبیا انمین داخل ہونا محال ہی شاید دخول سے معنی اتحاد حقیقت
کا سمجھا بلکہ داخل ہونا انبیا کا امت دعوت مین قرآن سے ثابت ہی قولہ تعالی الی عاد
اخاہم ہود الآیہ قولہ تعالی الی ثمود اخاہم صالحا یعنے بھیجے ہم انکیطرف انکے بھائی ہودؑ
اور صالح کو ان دونون قومون کی سرکشی وخرابی مشہور ہی اور قولہ تعالی لقد جاءکم
رسول من انفسکم الآیہ ترجمہ سچ ہی آیا تمکو رسول یعنے محمدؐ تمہاری جنس سے یعنے عربی

قریشی سب مفسرین ناسمین متفق ہین اور ایسا ہی ہمارے امام کا داخل ہونا بھی ہی بہر کیف
ضمیر فیہم کی کفار طرف پھرتی ہی کرکے مسود لکھا اور اکثر معتبر تفسیر و نمین لکھتے ہین کہ کفار
قابل استغفار نہین اسلئے ضمیر مومنونکی طرف راجع ہی مدارک مین اسکے نیچے لکھا ہی معنا

وما کان اللہ معذبہم وفیہم من یستغفر وہم المسلمون اور حسینی مین ہی حالانکہ ایشان استغفار
میکنند یعنی در میان ایشان استغفر اللہ از مومنان پس ببرکت ایشان بلائی رسد الیہا ایسا ہی
بیضاوی جلالین کبیر وغیرہ مین ہی پس مسود مرجع فیہم کی ضمیر کا کفار ہی ٹھہرایا سوا سی کا
نام تفسیر بالرای ہی اب معلوم ہوا کہ مرجع فیہم کا امت ہی کہ جسمین کفار مومن سب تھے مگر
عذاب کے مستحق کفار اور مغفرت کے مستحق مومن کہ نبی بھی انہین مین تھے ایسا ہی امام
کے وقت بھی پس قول مسود کا ان کے مہدی سے اس ظاہر آیت کے فہم مین الخ جو نام
دلیل تعصب وجہالت ہی رجا سوال اسکے کیا معنے ہین کہ ایمان اس بندے کا
ہدایت اگرچہ اسکا بیان اسی باب کے مطلب دوم مین بوضوح تمام ہوگا انشاء اللہ
تعالی لاکن یہان تھوڑا اجمالا لکھا جاتا ہی کہ خاتم الاولیا کو کہ حقیقت و باطن خاتم الانبیا
ہونیسے تمام و خلاق وشکل و شباہت امت کی ہر دو کاری و افتتاح اور استکمال دین اور انہدام
اختلافات ما قبل اور حکم مین رسول اللہ سے جب برابری ہی دلیل ہی ایمان کی عینیت
پر یعنے ہر دو خاتم کی حقیقت یک ہی ہی جیسا حیوان و ناطق زید و عمر کے لئے فافہم
پس ایمان بھی ویسا ہی کہ اسی سے متعلق ہی با این مسود کو یہ حدیث بھی یاد نہ آئی کہ
رسول نے علی کرم اللہ وجہہ کے لئے لحمک لحمی جسمک جسمی روحک روحی فرمائے یہ نکات
عالیہ کور باطنون کو کب معلوم ہوتے ہین اور مسود کا قیاس وخیال شیخین سے کم ہونیکا
باطل وکذب ہوگیا اور دوسرے احتمالات واہیہ ہباء منثورا ہین اور قول صاحب فتوحات کا

مسود کے نزدیک اگر منظور ہی ہو ہمارے نزدیک مردود ہی **مصرع** باطل است
آنچہ مدعی گوید کو اور اس مقدمے کی تقریر باقی کہ اُس سے غرض مسود کی یہی ہی
بعد انبیا کے ابابکر صدیق رضہ افضل امت ہین اور مہدی بسبب جزامت ہونیکے
مفضول ہین سب صریح البطلان ہی کہ اسکا بیان باب اول عقیدۂ شانزدہم اور
باب سوم و پنجم اور کچہ اسی باب مین ہوچکا کہ مہدی موعود نبی متبع اور معصوم عن الخطا
اور خلیفۃ اللہ اور مبعوث من اللہ سید امت ہین اور امامت مہدی موعود کی افضلی
ہی سنہ ابابکر صدیق رضہ کی الی غیر ذلک لسبب اندیشہ طوالت کے اس محل مین مشروحاً
لکھا نہین گیا پس تمام باب کا یہی جواب بس ہی اور مسود عالم میان صاحب میان
دام برکاتہ کے چھٹے قول کے نیچے لکھا ہی کہ کہان سے ثابت ہوا کہ بری ہین ضعف سے الخ
جواب غرض ضعف سے بری ہونیکی فقط اسی حدیث مین ہی جو ابن سیرین سے
روایت کیا کیونکہ یہ حدیث دوسری طریق صحیحہ سے بھی مروی ہی نہ یہہ کہ بالکلیہ ضعف سے
بری ہو جاوے اور ابن عراق کی عبارت کا نتیجہ نکالا کہ اُس سے ظاہر ہوتا ہی وہ
حدیث ابوہریرہ رضہ سے مروی نہین بلکہ قول ابن سیرین کا ہی یہہ محض بددیانتی
ہی کیونکہ ابن عراق اوپر من حدیث ابی ہریرۃ رضہ لکھا ہی اور مراد فقد ورد لبسند صحیح اخرجہ
ابن ابی شیبہ فی المصنف عن ابن سیرین قولہ سے یہہ ہی کہ ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین
سے دوسری طریق سے روایت کیا ہی نہ یہہ کہ ابن سیرین کا قول ہی اور اٹھوین
قول کے نیچے اسکے جواب مین مسود عجب چوری اور حیلہ سازی کیا کنز الدلائل کی
عبارت سے یک این کا لفظ نکال دیا یعنے صاحب کنز الدلائل رح فرماتے ہین نزدیک
ابن سیرین این مہدی غیر بنی فاطمہ ست یعنے مہدی موعود جو بنی فاطمہ ہین وہ نہین

اسی لئے مجدد اتمام حدیث فرماتے ہین اہذا ابن سیرین ذکر کردہ المہدی من ہذہ الامۃ

یوم عیسی بن مریم بلا قید از بنی فاطمہ انتہی بلکہ اس مہدی کے ذکر مین رجل صالح اور مہدی

موعود کے ذکر مین خلیفے کا لفظ ہی پس یہ مہدی بمعنی ہدایت یافتہ ہی یعنے ابو الیمین

مہدی موعود نہین اور جواب شیخ محی الدین ابن عربی رہ کے قول کا قریب مطلب دوم

کے رد مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی رجا بلکہ ابن عدی کی حدیث الخ **ہدایت**

مراد آخر زمانے سے نہایت زمان نہین بلکہ اختتام دور ولایت ہی جیسا ہمارے رسول

کو پیغمبر آخر زمان کہتے ہین بسبب اختتام دور نبوت کے فافہم اور مسود کے باقی دوسرے

واہیات کا جواب اوپر ہوچکا **مسود کے مطلب دوم کا جواب و رد**

رجا والدو ولد کا ایک ہونا الخ **ہدایت** افسوس ہی مسود کی اس بلادت

اور جہالت پر کہ ہندی عبارات سے مطلب کو فہم نہین کرسکتا کسینے کہا ایک ہین

لفظ برابری اور لفظ دو محمد سے ظاہر ہی کہ دو مظہر ہین دو شخص کو دو چیز کو روا نہین

کہنے سے مراد یہہ ہی کہ دوسرے دو شخص کو اور دوسرے دو چیز کو مانند خاتمین کے

برابری روا نہین نہ یہہ کہ مہدیت اور رسالت پناہ مین بھی روا نہین کیونکہ لکھے

ہین اتنی برابری دو محمد کی پاسے ہم یعنے جیسی برابری نام مین پائی گئی ویسی برابری

من کل الوجوہ ہی سوائے ان دونون ذات کے زمانے مین کسی دوسرے دو مین ایسی

برابری روا نہین اسکا خلاصہ آگے قریب محل پر ہوگا انشاء اللہ تعالی **رجا** ہمارے

حضرت کی کونسی بات پر الخ **ہدایت** یہہ خصیصہ سب انبیا کے منکرین کا ہی کہ ہر ایک

بات مین انبیاء کے تعجب کرنا اور اسکو اعتبار نکرنا اور مسخری کرنا چنانچہ اللہ تعالی فرمایا

یا حسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن بڑی افسوس ہی ان بندون پہ

٢٦٥

کہ نہیں پایا اون پر کوئی رسول مگر کہتے وہ اوسکی تمسخری کرنیوالے اور رسول کے

مومنین کہ کہے اون تبعون الا رجلا مسحورا یعنے اتباع نہیں کرتے ہو تم مگر جادو مارے کی

یعنے دیوانہ کی اور مسعود کو بھی اپنے اکابرین سابقین کی سنت موروثہ کی اتباع واجب

ہی فقط اس اعتراض کا جواب مسعود کے باب ہفتم کے تیسرے چوتھے سوال کے جواب میں

مفصل بدلائل قویہ گذرا بیان حاجت اعادہ نہیں رہا معلوم ہوا کہ یہ دو حیث

واسطے مساوات کے الخ **ہدایت** یہ بھی وہی موروثی اندھے پنے کی تقریر

ہی قریب اوپر مسعود کے باب ہفتم سے سوال سوم کے جواب میں چند احادیث بخاری

اور مسلم کی روایت سے گذرے کہ رسول فرماتے تھے میں دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں

اور مسعود بھی اسی باب کے مطلب اول میں دو سو چوالیسویں صفحے پر ہمارے امام

اور رسول کا ایمان ناقص ہونے کے رد کے طور پر لکھا ہی کہ روح مقدس جیسا

حیات میں باعلی صفات و کمالات بشریہ موصوف تھی اب بھی انھیں صفات سے

بلکہ پورا فیوما زیادہ اوس سے موصوف ہی الخ پس اس سے معلوم ہوا کہ جب بعد وفات

کے ترقی مراتب ہو تو حیات میں اوس جناب کو یقین ہی کہ زیادتی مراتب کی ہوگی

جیسا احادیث سے بھی پایا جاتا ہی اسی سبب بلحاظ زیادتی مراتب ریاضات

شاقہ کیا کرتے تھے جب بسبب ریاضات کے خاتم الانبیا کو زیادتی مراتب ہو تو بدی

کہ فی الحقیقت باطن خاتم الانبیا میں بطریق اعلی لازم آیا کہ مترتب ریاضات میں

حین الحیات جیسا کہ عائشہ صدیقہ رضہ روایت کرتی ہیں رسول ہرگز پیٹ بھر نکھاتے تھے

ایسا ہوتا کہ مجھے آنحضرت پر رحم آتا بھوک کے سبب سے اور آپ کے شکم مبارک میں

ہاتھ رکھتی میں اور کہتی میں کہ میرا تن آپ پر فدا ہووے کیا ہوگا کہ اگر آپ اتنا کہ کھاتے

کہ سب کے تئین فرماے یا عائشہ اور اولوالعزم پیغمبرون سے سب بہائی آگے گئے ہین
اور اللہ تعالی سے جیسے ڈرنے چاہیے مین ڈرتا ہون مین اگر تم کرون وہ جو میرا جی
کہتا ہی تھوڑے رو اور صبر کرو ان مین کہ جب دولت رکھتا ہون سب سے جو مرتبہ میرا
آخرت مین ناقص ہو اور کوئی چیز مجھے اتنی دولت نہین جو اپنے بہائیون کے مرتبے کو
پہنچون ہین کیمیاء سعادت کے رکن سوم سے اصل دوم مین ہی اگر کوئی یہود یا نصرانی
کہے کہ کیا آپکی نبوت اور رسالت دوسرے انبیاء و رسل کی برابری کرکافی نہتی پہر بڑہاو اور کہ
اسکا جو جواب مسعود کے نزدیک ہو وہی جواب ہمارے طرف سے تصور کر لیوے پس
اس تقریر سے یہی ثابت ہوا کہ یہہ ترقی مراتب قرب ہی کہ صوفیہ جسکو رویت کہتے ہین
اور جناب امام کا ہر دم یہہ حال تھا کہ تجلی تازہ و تجلی ماضیہ سے اعلی تر تھی نہ کہ نبوت اور
مہدویت کی زیادتی و کمی سے مراد ہی کیونکہ یہان ہر دو مظہر کی ولایت و نبوت
ذاتیات سے ہین جیسا اوپر بیان ہوا اور آیندہ بہی ہوگا انشاء اللہ تعالی اس جگہ
ہمارا موافق فرمان ہمارے امام کے مطابق سنت و جماعت ہی البتہ اہل انصاف کو
مطالعہ سے اس کتاب کے ظاہر ہوگا فاما مسعود کہ متعصب مفتری ہی بغیر کذب و
بہتان کے اپنی کتاب مین کہین سچی بات نہ لکھا چنانچہ ذیل کے لئے لکھا ہی کہ
ہمارے نزدیک حرام ہی اور یہہ سراسر بہتان ہی اسکی تحقیق باب اول عقیدہ نہم
کے جواب مین گذری رجا شاید کہ اصحاب نے دیکھا الخ ہدایت ذات بہی
تشخص فہم کرنا جیسی مرکب ہی بلکہ جیسی بسیط ذات یہان معنی مین حقیقت کے ہی اور حقیقت
خاتم النبوۃ اور خاتم الولایت کی مظہر وحدت ذاتیہ الہیہ ہی کہ جسکے سبب رسول اول
ما خلق اللہ نوری فرماے اور اصطلاح صوفیہ مین اسکو جوہر اول اور حقیقت محمدی

و ختم نبوت تمام شد چنانچه حضرت ابن العربی قدس سره الاعلی در فصوص الحکم فرمود کہ

فص شیثیہ میں لکھا ہے کہ جیسا اول کو وجود ظہور بیت آیا ایک خاتم الانبیا دوسرا خاتم الاولیا اور کہا کہ راز

میں محمود تبریزی نے لکھا ہے نظم ولایت بود باقی تا سفر کرد چو نقطہ در جہان دوری دگر

کرد ازو ظاہر کل اولیا شد بخاتم پیدا و با تمامی دوره عالم وجود اولیا اوست چو عضو اند که

او کل است و ایشان ہمچو جزوند کہ چو او با خواجہ دارد نسبت تام ازو با ظاہر آمد رحمت عام

شود او مقتدای ہر دو عالم خلیفہ گردد از اولاد آدم کو اعنا اس کی شرح مفاتیح الاعجاز میں

بیت اول کی شرح میں یہ ہے و تحقیقاً ختم نبوت ظہور ولایت است زیراکہ از ظاہر بباطن

رسید ظہور و وجود ولایت بود و باقی الخ بیت دوم کے نیچے لکھے ہیں یعنے ظہور

تامی ولایت و کمالش بخاتم اولیا خواہد بود یہ کمال حقیقت دایرہ در نقطہ اخیرہ در ظہور

میرسد و خاتم الاولیا عبارت از محمد مہدی است کہ موعود حضرت رسالت است علیہ السلام

حیث قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذلک الیوم حتی یبعث فیہ رجل منی او من

اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما

و قال ایضا المہدی من عترتی من اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا بدو با تمامی دور عالم یعنی بخاتم الاولیا

کہ عبارت از مہدی است دور عالم تمام یعنے کمال تمام یابد و حقایق و اسرار الہی در زمان آنحضرت

تمام ظاہر شود زیراکہ چنانچہ در دور نبوت کمال احکام شریعت و اوضاع ملت در زمان

حضرت خاتم انبیا بظہور پیوست ختم نبوت شد و در دور ولایت نیز اسرار الہی و حقایق

و معارف یقینی در دور خاتم اولیا بکمال رسیدہ بآنحضرت مختتم میشود ظہورا در صفت

حضرت مہدی حضرت رسالت فرمود کہ یرضی عنہ ساکن السماء والارض لا تدع السماء

من قطرہا شیئا الا صبتہ مدرارا و لا تدع الارض من نباتہا شیئا الا اخرجتہ حتی تمنی

الاحیاء الاموات یعنے زندگان تمنی کنند کہ کاشکی مردگان زندہ شدندی تا فایدہ و غرض حیات حاصل کردندی و عارف حقیقی کشتندی الخ بیت سیوم کے نیچے لکھتے ہین یعنی در دایرۂ ولایت کہ خاتم الاولیا مظہر آنست نقاط وجودات اولیا بمثال اجزاء اعضاء خاتم الاولیا اند چہ حقیقت ولایت در ہر فردی از افراد اولیا بصفتی از صفات کمال ظاہر گشتہ است و بجمیع صفت کمال در نقطۂ اخیرہ کہ محمد جہد است ظہور یافتہ و کمال بالقوۂ دایرۂ ولایت درین نقطۂ آخرین بظہور رسیدہ و بفعل آمدہ الخ بیت چہارم کے نیچے لکھے ہین بدانکہ نسبت فرزندی بسہ نوع متحقق میشود یکی نسبت صلبی کہ متعارف و مشہور است و دوم نسبت قلبی کہ بحسن ارشاد و متابعت دل تابع در صفا مثل دل مطبوع گردد و سیوم نسبت حقی حقیقی کہ تابع ببرکت حسن متابعت متبوع بہ نہایت مرتبہ کمال کہ جمع و فرق بعد الجمع است رسد و تابع و مطبوع یکی گردد چون خاتم الاولیا البتہ از آل محمد است نسبت صلبی ثابت است و چون دل مبارکش بسبب حسن متابعت خاتم انبیا مرآت تجلیات نامتناہی الہی شدہ است و نسبت قلبی واقعست و چون وارث مقام لی مع اللہ وقت گشتہ است نسبت حقی حقیقی کہ فوق جمیع نسبتہاست تحقق یافتہ است پس ہر آیینہ میان خاتم الولایت و خاتم نبوت علیہما السلام نسبت تام کہ نسب ثلاثہ است واقع باشد و بحقیقت خاتم الاولیا ہمان حقیقت و باطن نبوت خاتم انبیا کہ در نشاۂ اخری بطریق بروز نہ بطریق تناسخ ظاہر گشتہ و ختم کمالات ولایت صورتاً و معناً فرمودہ فلہذا فرمود از و باطن ظاہر آمد رحمت عام یعنے چون میان الختمین این نسبت تام محقق شد چنانچہ بمظہریت اسم الرحمن خاتم الانبیا رحمۃ للعالمین گشت و جامع خاتمات دایرۂ طرق نبوت شد خاتم الاولیا نیز بحکم الولد سر لابیہ مظہر رحمت عام کہ رحمت رحمانی

مراد است گشته مخالفاتِ دایرهٔ طرف ولایت و ہدایت را جامع گردد و سعادت دو جہان
در متابعت آنحضرت منحصر شود و اصول دین بر یک اساس قرار گیرد و اختلاف کثرات
بحکم ظہور احکام وحدة از ما بین برخیزد و شیخ سعد الدین حمویہ رح فرمود کہ لن یخرج
المہدی حتی لیسمع من شرک نغلیہ اسرار التوحید بر منصۂ ظہور جلوہ گری کند چون حقیقت
انسان کامل مظہر اسم جامع الہیت و نسبت با جمیع موجودات ربوبیتی دارد فرمود
بیت پنجم اسکے نیچے لکھتے ہین یعنے خاتم الاولیا کہ باطن نبوت خاتم الانبیا است
حسنہ از حسنات آنحضرت است بعد از انکہ بمقتضای لی مع اللہ وقت از خودی خود فنا یافتہ
بلقاء حق باقی گردد و بحکم اتحاد مظہر و ظاہر کمالات بالقوہ در و بفعل آید و مطلع بر حقیقت و
کمال نشاء انسانی شود مقدم و مقتدا و واسطہ فیض ہر دو عالم کہ ملک و ملکوت گردد و با سماء
الٰہیہ تصرف در جمیع عوالم نماید و خلافت در وی بظہور پیوندد و بدانکہ جمیع اقطاب را
اگرچہ خلافت حاصل گشتہ فاما چون خلافت تام باصالت حقیقت محمدی است ختم الولایت
بحقیقت باطن نبوت آنحضرت است کہ در نشات باکمال خاتم الاولیا ظہور یافتہ است
پس گانہ کہ خلافت بحقیقت از میان اولاد آدم مخصوص اوست و دیگر آنکہ نشاط اقطاب
در ہر دور زمان علی تفاوت استعداداتہم مظاہر خلافت خاتم الاولیا اند و در جمیع نشاط
خلافت و قطبیت بغیر آنحضرت را نیست زیرا کہ چنانچہ ذکر یافت باطن نبوت ختم محمدی خاتم
ولایت است کہ جمیع کمل از حیثیت ولایت اقتباس نور کمال از مشکوٰۃ آنحضرت مینمایند و
خلافت باصالت او راست و دیگران را بواسطۂ مظہریت و تابعیت است پس ابیات بالا
مذکورہ اور اسکے شرح کا خلاصہ یہہ ہی کہ حقیقت محمدی پہلا مخلوق ہی یعنے آینہ اور مظہر
وحدت ذاتیہ الٰہیہ کہ صوفیہ کے اصطلاح مین جوہر اول اسکو کہتے ہین مانند ایک نقطے کے

ہی کہ ابتدا اور انتہا دایرۂ وجود عالم کا وہی ہی جس جہت سے کہ ابتداء دایرہ اُس سے
متصور ہی ظہور نبوت ہی کہ اُسکا ختم محمد مصطفیؐ پر ہوچکا اور جس جہت سے کہ انتہا دایرہ
اُسپر متصور ہی ظہور ولایت ہی کہ اسکا ختم محمد مہدی موعودؑ پر ہی اِس سے ثابت ہوا
کہ خاتمین یعنی محمد نبی و محمد مہدی علیہما الصلوٰۃ والسلام من حیث الحقیقت ایک ہی ہین
اِسی لئے نام اور بنوت اور حلیہ اور اخلاق وغیرہ مین ہر دو کو ایسی برابری ہی کہ پھر عالم
مین اتنی برابری من کل الوجوہ کسی کے لئے متصور نہین چنانچہ ابیات مذکورہ سے چند
بیتون کے بعد یہہ بیت فرماے ہین **ع** ولایت شد بخاتم جملہ ظاہر ؛ باول نقطہ ہم
ختم آمد آخر ؛ شارح اسکے نیچے لکھے ہین و این ولایت بسبیل اتمیت و اکملیت در نشاء
کاملہ خاتم الاولیا ظہور می یابد زیرا کہ مظہر ولایت مطلقہ اوست و باقی اولیا علی تفاوت
مراتبہم اقتباس نور ولایت از مشکات خاتم الاولیا مینمایند والبتہ مطلق شامل مقید است
و این ولایت مطلقہ باطن نبوت حضرت رسالت است کہ در نشاء نبوت وصف رسالت مانع
اظہار کمال آن بود چون باطن آنحضرت در صورت خاتم الاولیا بروز و ظہور یابد اظہار
آن کمال کہ بروجہ اتم و اکمل باشد بفرماید فلہذا فرمود کہ براول نقطہ ہم ختم آمد آخر یعنے در دایرہ
کمال ظہور و اظہار براول نقطہ کہ حقیقت محمدی مراد است کہ اول ما خلق اللہ نوری است ولایت
ختم شود چنانچہ دران نشاء ختم نبوت نمود درین نشاء ختم ولایت کند و خاتم الاولیا ہمان
خاتم الانبیا و باطن نبوت آنحضرت است الخ اب ہم مسود سے پوچھتے ہین اتفاق اصحاب
کا خاتمین کی حقیقت کے ایک ہونے مین ہی آپ جو اسکو ایک شخص ہونا فہم کئے ہو
اسکی کیا دلیل بتاتے ہو اگر آپ کو اس عبارت سے یہ معنے معلوم ہوا اور ہمارے سخن کو
صحیح نجانین تو کسی اپنے برادر سے تحقیق کرین کہ اس عبارت سے مراد شخصیت ہی

یا حقیقت مہربان من ظلم تام صدق گردانی کا نہیں افسوس تمکو شرم نہیں آتی کہ ہندی

صاف عبارت سمجھ نہیں سکتے ہو ایسے پستے ذہن بدوست مناظرہ مین کیون دخل کر بیٹھے

خیر بھلی آگے ایسی جرأت نکرنا کیا تمکو تمہارا استاد نہیں کہا کہ یہ عبارت صدرہ کی جواہر کی

حقیقت ایک ہونے کے منع مین نہیں بلکہ خود باکثر جوہر کا یا بعضا عن جائیکے منع مین

ہی تمکو اور تمہارے استاد کو مرحبا اور اسپر یہہ بھی خوب سمجھین کہ اصطلاح صوفیہ کچھ اور ہی

اور اصطلاح حکما کچھ اور جبتک کسی کی اصطلاح سے خبر نہو اون پر اعتراض کرنا داب

مناظرہ سے بعید ہی یہہ بھی ہم سے یاد رکھیں اور شکر یہہ بجا لاوین کہ جبتک رسول اللہ

اپنا مرتبہ نہیں بیان کئے صحابہ کیا جانتے تھے کہ انکا رتبہ کیا ہی پس حق تعالیٰ کو واجب ہی

کہ اپنا رتبہ بیان کرے تاکہ اپنے مومنین کا ایمان صحیح ہووے چنانچہ رسول فرماے کہ

مین تمامی بنی آدم کا سردار ہون اور یہہ بات فخر سے نہیں کہتے فی الحقیقت ایسا ہی ہی

پس مہدی کو بھی واجب تھا کہ اپنا رتبہ بیان فرماوین بلکہ خود رسول سے ثابت ہوچکا

ہی کہ فرماے مہدی خُلق بالضم اور خلقت مین میرے سر یکا ہی جیسا باب سوم کی دلیل

ہشتم سے مسعود کی دوسری تعریف مین اسکا اثبات ہوا اور فرماے مومنین کی کمالیت

اُسی سے ہوگی کہ ہمین سے فتنون سے مومنین امت چھٹنگے اور ہمین سے باہم دوست ہونگے

بعد عداوت رکھنے کے اور فرماے کہ میرا نام ہوا سکا میرے باپ کا نام ہوا سکے باپ کا

نام ہوگا کہ یہہ سب اشارات اتحاد حقیقت ہین کہ وہی جوہر اول ولایت محمدی حقیقت

محمدی ہی کہ جسکے مظہر اکمل الاتم خاتم محمد مہدی ہین علیہما السلام جب ولایت حقیقت متعین

ہونے پر ہمارے یہان کے اکابرین کا اتفاق ہوا اور نبوت خاتم النبی اسیکا ظاہر مطابق

حقیقۃ الشی ما علیہ الشی کے ٹھہرا ہمارا اعتقاد رتبہ جناب ختم رسالت کسبی ہونے پر ہے سر یکا

اہتمام کرنا محض تعصب اور بددیانتی ہی قس علی ہذا الباقی **رجا** اصل سخن یہہ ہی کہ خبر خروج
مہدی کی الخ **ہدایت** ہم یہہ سخن یعنے فقط مہدی کے خروج کا انکار کفر ہی نہ مہدی کا
بعض عوام بازاری سے سنتے تھے انھین کی سنت پر مسود کا بھی اعتقاد پایا گیا افسوس ہی
اس جہل بسیط پر جسکے خروج کا انکار کفر ہو اُسکے خروج سے بعد اُسکا انکار عین انکار خروج
ہی کیونکہ وہ بسبب ایک شخص ہونیکے خروج اُنکا ایک ہی بار موعود ہوگا بعد خروج پھر انتظار
کرنا انکار متواتر ہی وگرنہ ہر بعثۃ اللہ کے منکر مخصوص جناب رسالتماب کے منکر کتابی
بھی یہی بول سکتے ہین موافق قول مسود کے انکو بھی کافر کہنا درست ہوا **رجا** بلکہ خبر وا ہ
بھی الخ **ہدایت** یہہ مقولہ بعینہ منکرین رسول اللہ کا ہی علی الخصوص یہود کا کہ کہے تم
بشر اور مستحق اس رتبے کے نہین بلکہ وہ ابویوسف بن مسیح داؤدی ہی کہ بادشاہ بر و بحر
ہوگا اور ندیان اُسکے ہمراہ رہینگے اور دولت ہم کو آویگی تب اللہ تعالی فرمایا۔
ان الذین یجادلون فی آیات اللہ بغیر سلطان اتٰھم ان فی صدورھم الا کبر ما ھم ببالغیہ فاستعذ
باللہ انہ ھو السمیع البصیر حسینی کشاف ارواح ثلثہ اگرچہ اس اعتراض جہل کے جوابات باب
سیوم مین بدلایل ساطعہ گذرے تا مسود جہان سلطنت کا پا بھی نہین وہان فقط بادشاہت
دنیوی مراد بے بنیاد نکالا اور لفظ سلطان جہان کہ آیۃ یا حدیث مین دیکھا بمفہوم الدنیا
جیفۃ و طالبہا کلاب کے بے اختیار بہکا اگرچہ معنی وہان دلیل و حجت کا ہی جیسا ابھی
آیت سے معلوم ہوا علاوہ یہہ کہ آپ خبر خروج مہدی کی متواتر نہین جانتے ہین چنانچہ لکھے
ہین علماء محققین کے نزدیک خبر واحد ہی الخ اگرچہ یہہ بات مجہول ہی کیونکہ خبر خروج بطرق
متعددہ اسطور سے مروی ہی کہ احتمال کذب باقی نہین بہرکیف علامات کہ بتعارض
واقع ہین مسود کے قرار داد کے موافق کیونکر متواتر ہوسکتی ہین بلکہ جن کے نزدیک خبر

۲۷۳

خروج متواتر ہی اُن کے نزدیک بھی سواے فاطمیت اور مطابقت اسمی اور خروج فی آخر زمان اور بعیت رکن ومقام اور نصرت دین محمدی کے کوئی علامت بصحت تام متحقق نہین مگر اعتقاد کے لئے مہدی موعود کا خلیفۃ اللہ مبعوث من اللہ ہونا بھی بیشک متواتر ہی اِس محل مین اہل انصاف سے ہمکو یہہ التماس ہی کہ بقیاس مستو ہمارے امام درویش متوکل مظلوم ظاہراً مجبور سلاطین ایام بیکس اور بے بس نہ مالک ملک نہ زوانہ صاحب جہاد و غزوات تھے اور سب لوگ جانتے ہین کہ بسبب اغواے علماے متعصبین اکثر بادشاہان ہمارے امام کو اپنے اپنے ملکون سے اخراج کئے اور بعد امام کے اکثر اصحاب و تابعین وغیرہ کو اکثر جاہون مین قید و قتل و طرح طرح کے ظلم کئے تاکہ اس مذہب حقہ سے باز آوین جیسا انبیا اور ان کے توابع وتذیبہ ہوگئے لاکن مدد سے امیر المومنین مالک آسمان وزمین کے یہہ مذہب ترقی پر رہا اور ہمارے لوگ جہان رہے آشکارا رہے اور جس جگہہ مقابلہ ہوا باوجود اس درویشی اور بے اسبابی اور تھوڑے لوگ رہنے کے غالب رہے اور ہمارے امام کے قطع نظر صحابہ کو بھی بسبب فیض صحبت اور خلوص ویقین کے وعظ و بیان قرآن مین تاثیر کیا کچھ ہوتی تھی کہ اکثر لوگ متاثر ہو جاتے تھے گوکہ مخالفین بھی ہون بلکہ یہہ اثر بہت دور پہنچا کہ جسکے لئے مسود سر کا متعصب قایل ہی کہ باب دوم مین میان شیخ علائی قدس اللہ اسرارہ کے احوال مین لکھا ہی پس اس سے زیادہ دلایل آپکی تصدیق کے اور کیا ہین کہ تم مہدویت کا انکار کرتے ہو اور خروج سفیانی کی خبر بالکل اضعف ہی بلکہ مہدی موعود کے خروج کے لئے خروج سفیانی کو علامت ٹھہرانا خطاء فاحش ہی کہ خروج سفیانی عیسیٰ کے زمانے مین ہوگا اور مہدی موعود کا عیسیٰ سے ملنا ممنوع ہی جو کہ یہہ بات لکھا ہمنے اس سے رجوع کیا جیسا ملا سعد الدین تفتازانی رح شرح عقاید نسفی مین لکھکر پھر شرح مقاصد مین

اس سے رجوع کیے ہین کیونکہ رسول فرماے کیونکر ہلاک ہو وہ امت کہ جسکے اول مین مین
ہون اور وسط مین مہدی اور آخر مین عیسیٰ ہی بلکہ جو مہدی کہ حدیث سفیانی مین مذکور
ہی وہ بمعنی ہدایت یافتہ کوئی اور مومن ہی کہ بادشاہ ہوگا اور جنگ عظیم کریگا بخلاف
مہدی موعود کے کہ جسکے لئے بہت اخبار و آثار سے ثابت ہی کہ مہدی کے طرف سے
فتنے مٹ جاوینگے اور مہدی کے ہمراہ قوم گریان کہ یہہ حال فقر انکا ہی بقدر اصحاب بدر
ہوگی با این خبر سفیانی کا ثبوت کتب معتبرہ صحاح وغیرہ سے کہین نہین جبکہ صحت مین اوسکی
توقف ہی لایق حجت و اعتقاد نہوئی چنانچہ مسعود کا معتقد شیخ علی لکھا ہی فالجواب علی
التنزل من ان الحدیث احاد ضعیف و علی تقدیر صحتہ فلا یفید الا الظن خلاصہ اسکا یہہ ہی
حدیث احاد ضعیف ہی اسکا حکم گمانی ہوا پس ایسی گمانی ضعیف خبر کو قریب بتواتر کہنا
عوام فریبی اور بد دیانتی ہی با این حدیث کی صحت و سند مجتہد کو سزاوار ہی اسکا
بیان باب سویم کے ابتدا مین گذرا الغرض جن علامتون کو مسعود متواتر سمجھے جانا انکا
حال بخوبی سن لئے کہ انکو صحیح کہنا بھی خلاف عقیدۂ اہل سنت ہی چہ جائیکہ متواتر کہین
اور ابواب سبعہ ماسبق مین تحقیق تاریخ خروج مہدی موعود اور مہدویت جناب سید محمد
بن سید عبد اللہ جونپوری علیہ و علی آبائہ الصلوٰۃ والسلام اور مساوات اصحاب مہدی
و اصحاب خاتم النبی بدلایل قویہ گذری پس انکار مہدویت و حکم بامر اتفاقی اجماع اصحاب
جناب موصوف علیہ السلام مین انکار فرمان رسالت مآب علیہ التحیات ہی یعنے انتظار
بعد خروج موعود اشد للانکار خبر خروج اور انحراف فرمان موعود سے حقیقتاً انحراف فرمان
مخبر سے ہوا رجا تمام اہل سنت و جماعت الخ **ہدایت** اگرچہ جواب اسکا اوپر کے
ابواب مین بہ بسط تمام بیان ہوا علی الخصوص شیخ اکبر کا اعتقاد باب اول عقیدۂ ششم

۲۷۵

ہین اور احادیث و آثار وغیرہ باب سوم اور اسی باب کی ابتدا مین گذرا اگر بیان ہی
مسطور کی جو رہی مع اشارات چند دلایل لکھی جاتی ہی یعنے خلاصہ شیخ اکبر رح کے فصوص شریف
اور شرح مقاصد و مواقف بلکہ تمامی کتب صوفیہ و کلامیہ وغیرہ کا یہہ ہی کہ ولی نبی کے
درجے کو نہین پہنچنے کا سبب یہہ ہی کہ نبی خلیفۃ اللہ مبعوث من اللہ ہونے سے اسکو
بواسطہ ملک یا بیواسطہ تنزیل احکام دینی و تعلیم اسرار ذات و صفات الہی خاصتہ ہوتی ہی
کہ عصمت اسکے علم و عمل مین لازم ہی بخلاف ولی کے کہ اسکو بغیر وساطت نبی کے کوئی بات
حاصل نہین ہوتی علم و عمل اسکا ظنی ہی کہ اسنے یہہ کیسے نہین لکھا کہ مہدی موعود بھی مثل اولیا
مین داخل ہونے سے کسی نبی کے درجے کو نہین پہنچتے ہین بلکہ مہدی موعود خلیفۃ اللہ مبعوث
من اللہ معصوم عن الخطا سید امت محمدیہ ہونے پر بسبب کہ ان احادیث صحیحہ صریحہ وارد ہونے سے
اصحاب و اہل بیت و تابعین و اولیاء کبار وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس جناب کو
ہمارے امام کے ظہور ہونے تک انبیا کے طور سے ذکر کئے ہین نہ صرف اولیا کے چنانچہ
جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ فرماتے کہ مہدی کے اصحاب پہ نہ اول والے
سبقت کرینگے نہ آگے آنے والے انکو پہنچینگے جب اصحاب مہدی اگلون کے برابر اور
پچھلون سے بہتر ہوئے تو مہدی کہ جنکے سبب سے انکو وہ مرتبہ ملا ہو کیا رتبہ نہ رکھینگے اور یہہ کلام
مرتضوی تفسیر اس حدیث کی ہی جو رسول فرماتے میری امت کے تین طبقے ہین اونین
دوسرے طبقے والے کہ جن کا مہدی ہووےگا سب سے زیادہ ثواب و مرتبہ حاصل کرینگے
اور یہہ حدیث اس آیت کا بیان ہی کہ اللہ تعالی فرمایا فسوف یاتی اللہ بقوم الآیہ اور
سوف استقبال بعید پر دلالت کرتا ہی اور بیان اس آیت کا کہ اللہ تعالی فرمایا و
آخرین منہم لما یلحقوا بہم اسکا بیان باب سیوم دلیل یازدہم مین ہوا اور کعب الاحبار نے

فرمایا میں کہ سنا تھا میں بھی دیکھتا ہوں مہدی کا ذکر یہی ہیں کہ اسکا حکم ہے عجب کیا
لیتے مطلق چنانچہ رسول اللہ یہی بیان ہی فرماتے ہیں اماما باقر رض فرماتے ہیں کہ
مہدی اپنے آگے کے بدعات اور مجتہدوں کے اختلافات یون اٹھا دینگے جیسا رسول
اللہ اپنے آگے کے اختلافات کو دفع کیے گویا مہدی موعود اسلام تازہ بنا دینگے یہہ
اس حدیث کی تفسیر ہی کہ رسول فرماتے مہدی آخر زمانے میں دین کی درستگی کیلئے
قایم ہوگا جیسا میں اول زمانے میں قایم ہوا ہوں اور یہہ حدیث نقل ہی کی گئی کہ فرماتے مہدی سے
دین کمال کو پہنچیگا اور انکے سوا بہت احادیث و آثار باب سوم میں مذکور ہیں پس روایت
ابن سیرین بھی اسی قبیل سے ہی کہ اسکو بہت احادیث شاہد ہیں جیسے رسول اللہ مہدی کو
نام اور شکل اور اخلاق اور دین کی مرد و درستگی وغیرہ میں اپنے برابر فرماتے اسی لئے
اکثر اکابرین علماء حدیث انکی روایت کو بصحت و اعتبار بلا تعرض و انکار نقل کئے مگر ہم
مانند ابن حبان کے انکو بھی بن قتل کیے مجروح تے اور انکے کلام کو صاف وضع ابن سیرین
لکھدیتے کیونکہ یہہ امر ابن حبان کے مقولے سے سخت تر ہی اسی لحاظ سے مسعود لکھا ہی
کہ عدم تعرض مستلزم صحت کو نہیں الخ اسی سے مسعود کی چوری ظاہر ہی بااین ہمہ مصنف
عرف وردی سے لکھے گو کہ اوہی فرض کر لیا چہ نسبت خاک را بعالم پاک لکن معلوم رہے
کہ منکرین مہدی کا قول مانند قول منکرین رسول کے اس امر میں غیر معتبر ہی فاما مجتہدین
اور اماموں وغیرہ نے اس اعتقاد پاک کی تحقیق و تشدید کے طرف اس لئے متوجہ ہوے
کہ ہر خلیفۃ اللہ کے حسبہ کا اعتقاد اسکی ذات کی تصدیق کے مانند اسکے ظہور و دعوے
و بیان کے بعد واجب ہوتا ہی نہ قبل اسکے جیسا ہمارے رسول کی ذات و مراتب کی
تصدیق امم سابقہ پر فرض نہ تھی اسی لئے کتب سابقہ میں تم کا مذکور نہیں بلکہ حقیقت

یہہ ہی کہ بلند مرتبے والے کا حال نیچے والون پر بکمال انکے بیان کے صاف نہین کھلتا اور مسود
بھی تعرف وشرح تعرف سے یہی لکھا ہی آخر شیخ کا یہہ فرمان بھی دلالت کرتا ہی کہ کہ ان
مہدی کے اصحاب کا حال مین اللہ تعالی سے ادب کے سبب پوچھ نہ سکا اب باقی رہا
یہہ شبہ کہ بعض احادیث وآثار وغیرہ مین لفظ خلیفہ فقط مذکور ہی اس سے عیسیٰ مراد ہین یا
مہدی موعود علیہما الصلوۃ والسلام اسکا حل آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی اور مسود ہمارے
رسول اللہ خاتم الانبیا کی فضیلت کے دلایل بیان کیا سو بھی اُسکی کور باطنی پر دال ہین کیونکہ
اللہ تعالی جسکی شان مین فرمایا قد جاءکم من اللہ نور اور رسول فرماے اول ما خلق اللہ
نوری اور فرماتے انا من نور اللہ کل شئی من نوری پس مظہر وحدت ذاتیہ باری عز اسمہ
اُنکی حقیقت ہی اور سب عالم علوی وسفلی آپ کے مظاہر اسی لئے فرماے انا احمد بلا میم
ایسا ہی خاتم الاولیا بھی چنانچہ اسکا کچھ بیان باب اول عقیدۂ دہم ویازدہم اور اسی
باب سے اسی مطلب کی ابتدا مین لکھا گیا پس معلوم رہے کہ جو شرف ذاتی خاتم الانبیا کے لئے
ثابت ہی خاتم الاولیا کو اُس مین شرکت ہی چنانچہ فصوص مین شیخ اکبر رح فرماتے ہین
کہ خاتم ولایت محمدی کو خاتم الرسل کے ساتھ اتحاد حقیقی ہی اور اُسکے شارعین بھی اسی
امر کے قایل ہین اور فصوص فتوحات کے کئی مدت بعد اس دعوے سے لکھے ہین کہ
یہہ کتاب بجنسہ رسول اللہ کی عطا کئی گئی ہی فص شیثیہ مین فرماتے ہین ولیس ہذا العلم جامی
لکھے ہین الذی یعطی صاحبہ السکوۃ بالاصالۃ شیخ فرماتے ہین الا لخاتم الرسل وخاتم الاولیا
ومایراہ جامی رح فرماتے ہین ای مایری ہذا العلم ولا یشہود دمایاخذ اور شیخ محب اللہ
الہ بادی نے لکھا ہی نیست این علم ومعرفت باصالت واستقلال مگر مرخاتم رسولان
وپیغمبران را چہ غیر آن از انبیاء ودیگر مشاہد حق ومراتب آن نباشند مگر از مشکوۃ خاتم

الرسل کو جدا ثابت ہیا طن خود و اسم الیشان غوض اسم خاتم الرسل باشد کہ اسم اعظم باشد
و ہمچنین حال خاتم الاولیا چنانکہ گفت و خاتم الاولیا یعنی دیگر خاتم الاولیا را چیزے عطا نشد
تعالی معلوم خواہی نمود چہ غیر او از اولیا مشاہد حق نیست مگر از انعام خاتم الاولیا چہ رب او
نیز اسم اعظم و جامع باشد بخلاف اولیاء دیگر بلکہ رسل نیز نمی بینند مگر از مشکوٰۃ خاتم الاولیا
و از مقام او چنانکہ خواہی شنید و اگر دل و جان داری خواہی دریافت **بیت** تو نامی کردہ
دلرا و جانرا تو زدل بگذشتہ جانرا چہ دانی گر شیخ رح فرماتے ہیں احد من الانبیاء والرسل
جامی رح لکھتے ہیں من حیث انہم اولیاء لا من حیث انہم انبیاء و رسل فان ہذا العلم لیس
من حقایق النبوۃ شیخ رح فرماتے ہیں الا من مشکوٰۃ الرسول الخاتم جامی رح من حیث ولایتہ
شیخ رح ولا یراہ احد من الاولیاء الا من مشکوٰۃ الولی الخاتم جامی رح التی ہی جہۃ باطنیۃ الرسول
الخاتم شیخ رح حتی ان الرسل ایضا جامی رح من حیث انہم اولیاء شیخ رح لا یرونہ متی
راوہ الا من مشکوٰۃ خاتم الاولیاء جامی رح التی ہی مشکوٰۃ ولایۃ الرسول الخاتم والالم یصح کلا
الحصرین معا حصر رویۃ المرسلین اولا فی مشکوٰۃ خاتم الانبیاء وحصرہا ثانیا فی مشکوٰۃ خاتم الاولیاء
فمشکوٰۃ خاتم الانبیاء ہی الولایۃ الخاصۃ المحمدیۃ وہی بعینہا مشکوٰۃ خاتم الاولیاء لانہ قائم
بمظہریتہا خلاصہ اس عبارت کا یہ ہے کہ کل اولیا انبیاء و رسولان خاتم الولی کے استفاضہ
سے اللہ تعالی جل شانہ کی معرفت و دیدار کا علم حاصل کرتے ہیں کہ یہ علم بالاصالت و
استقلال سوائے خاتمین کے دوسرے کو نہیں اور فی الحقیقت ہر دو خاتم ایک ہیں کیونکہ یہ
خاتم الولی ولایت خاصہ محمدیہ کا خاتم ہونے سے مشکوٰۃ اس خاتم الولی کا عین مشکوٰۃ خاتم
النبی ہی اگر کوئی کہے کہ خاتم الولی خاتم النبی کے خزانچی ہیں یا ظل جواب یہ خلاف قرار داد
شیخ ہی کیونکہ شیخ رح فرماتے ہیں فالمرسلون من کونہم اولیاء لا یرون ما ذکرناہ جامی رح

من العلم الذی تعطی صاحبه المسکوۃ شیخ رح الا من مشکوۃ خاتم الاولیا فکیف من دونہم

من الاولیا وان کان خاتم الاولیا جامی رح بحسب النشاۃ العنصریۃ شیخ رح تابعا فی الحکم لما جاء

الالہی شیخ رح لما جاء بہ خاتم الرسل من التشریع فذلک جامی رح ای کونہ تابعا بحسب النشاۃ

العنصریۃ شیخ رح لا یقدح فی مقامہ جامی رح الذی یقتضی التبوع بحسب حقیقتہ شیخ رح ولا

ینا قض ما ذہبنا الیہ جامی رح من ان المرسلین لا یرون ہذا العلم الا من مشکوۃ خاتم الولایت

شیخ رح فانہ من وجہ جامی رح ہو کونہ ولیا تابعا بحسب النشاۃ العنصریۃ شیخ یکون انزل

جامی رح مرتبۃ من الرسول الخاتم من حیث رسالتہ شیخ رح کما انہ من وجہ جامی رح وہو کونہ

جہتہ باطنیۃ الرسول الخاتم باعتبار حقیقتہ شیخ رح یکون اعلی جامی رح مقاما منہ بحسب نبوتہ

وظاہریتہ شیخ رح وقد ظہر فی ظاہر شرعنا ما یوید ما ذہبنا الیہ جامی رح من ان الفاضل یجوز

ان یکون مفضولا من وجہ شیخ رح فی فضل عمر جامی رح علی ابی بکر رضی اللہ عنہما خلاصہ یہ کہ

یہہ ہی تمامی رسل بسبب ولی ہونیکے اس فیض کو خاتم الولی سے لیتے ہیں تو اولیا جو ان سے

کم درجے والے ہین کیونکر نہ لین اگرچہ خاتم الاولیا اپنے ظاہری وجود کی صورت سے

حکم الہی مین خاتم الرسل کا تابع ہی مگر ولیا ہی خاتم الرسل بھی ظاہری وجود کی صورت سے

خاتم الولی کا تابع ہی پس یہہ بات موجب ضرر و نقصان نہین کیونکہ ہر دو مظہر تابع ہین

اپنی حقیقت کے کہ وہ ولایت ہی جیسا کہ ظاہر شرع مین بھی ایسا ہی ہوا کہ بدر کے قیدیون

کے باب مین عمر رض کو ابی بکر صدیق رض پر فضیلت ہوئی اگرچہ حقیقۃ ہر دو بزرگوار رسول

کی شرع کے تابع ہین مگر یہان فضیلت علم معرفت ذات و صفات و روحیت الہی مراد ہی

نہ علم شرایع چنانچہ شیخ رح فرماتے ہین وانما نظر الرجال الی التقدم فی رتب العلم باللہ سبحانہ

جامی رح لا فیما عداہ فانہ شیخ رح ہنالک جامی رح ای فی رتب العلم باللہ تحقیق شیخ رح مطلبہم

جامی رح الذی هو یعرف تقدمهم وتاخرهم شیخ رح واما حوادث الاکوان جامی رح کی تابیر تحلل
وامثاله شیخ رح فلا تعلق لخواطرهم جامی رح بها لدناءتها بالنسبة الی هممهم العالیة فهو کانوا فیها
انزل درجة ممن عداهم لا یقدح ذلک فی کمالهم شیخ رح فتحقق ما قلناه جامی رح من علو مرتبة
خاتم الاولیاء فی العلم بالله بحسب حقیقته وانه لا یقدح فیه نزول مرتبته عن الرسول الخاتم بحسب
نشاته العنصریة حیث یکون تابعا له من حیث نبوته فان قیل متبوعیة خاتم الاولیاء لخاتم
الانبیاء فی حقایق الولایة تقدم فی رتب العلم بالله لا فی العلم بحوادث الاکوان فکیف
یصح ما ادعاه الشیخ رح من متبوعیة خاتم الولایة لخاتم الانبیاء فان خاتم الانبیاء متقدم فی کل
فی رتب العلم بالله قلنا هی فی الحقیقة عبارة عن متبوعیة حقیقة ولایته المطلقة لولایته المشخصة
بعد نشاته العنصریة وان شئت تحقیق ذلک فاستمع لما نتلو علیک اعلم ان الحقیقة المحمدیة
مشتملة علی حقایق النبوة والولایة کلها فاحدیة جمع حقایق النبوة ظاهرها واحدیة جمع حقایق
الولایة باطنها فالانبیاء من حیث انهم انبیاء مستمدون من مشکوة نبوته الظاهرة ومن حیث
انهم اولیاء مستمدون من مشکوة ولایته الباطنیة وکذا الاولیاء التابعون یستمدون من
مشکوة ولایته فالاولیاء والانبیاء کلهم مظاهر لحقیقته الانبیاء لظاهر نبوته والاولیاء
لباطن ولایته وخاتم الاولیاء مظهر احدیة جمع لحقایق ولایته الباطنة والاستمداد من
مشکوة خاتم الاولیاء بالحقیقة هو استمداد من مشکوة خاتم الانبیاء فان مشکوته بعض
من مشکوته فلا استمداد بالحقیقة الا من مشکوة خاتم الانبیاء وانما اضیف الاستمداد
الی خاتم الاولیاء باعتبار حقیقته التی هی بعض من حقیقة خاتم الانبیاء ومعنی استمداد
خاتم الانبیاء منه بحسب ولایته استمداده بحسب النشاة العنصریة من حقیقته هی بعض من
حقیقته وذلک الولی الخاتم مظهره وهذا بالحقیقة استمداد من نفسه لا من غیره والله اعلم

بالحقایق خلاصہ اسکا یہی کہ اور یہ جو شیخ رحمہ فرماتے ہیں خاتم الرسل ہی خاتم الاولیا سے
اخذ علم کرتے ہیں اس سے مراد علم معرفت صفات و ذات و وحدت الٰہی ہے نہ احکامی علم
ظاہر شرع جیسا کہ اسکی شرح میں محب اللہ الہ آبادی نے لکھا ہی یعنے غیبت نظر در وحدت ایشان
وحدت در ایشان مگر پیروی تقدم در مراتب علم تجلی اجمالی و اسما و صفات او دے انجاست
مطلب و مقصد عرفاء کرام ہر چہ ہمگی ہمت کاملان بر آنست کہ معرفت ذات و صفات و مراتب
تنزلات و امتیاز میان مراتب جمال و جلال حاصل شود کہ کار ایشان عبودیت باشد نہ
عبادت ہر چہ تعلق بجوارح دارد آنگوآن باز نجاست پس اس صورت میں مرتبے کی بلندی حقیقتا
خاتم الولی کو ثابت ہوئی اگرچہ بحسب تشخص و نشات عنصری اخذ علم شرایع میں خاتم الولی نبوت
خاتم النبی کے تابع ہیں یعنے حقیقت محمدی ہے کہ جسکو برزخ جامع جوہر اول تعین اول عقل اول
روح الارواح وغیرہ نام ہیں کہ شان میں اسکی رسول اول ما خلق اللہ روحی اور اول
ما خلق اللہ نوری فرماتے اور وہ حقیقت تمامی حقایق نبوت اور کل حقایق ولایت کو شامل ہی
نبوت اسکا ظاہر ہی سو خاتم النبوت من حیث التشخص عنصریہ اسکے خاتم ہیں اور ولایت
اسکا باطن سو اسکے مظہر خاتم الاولیا ہیں من حیث وجود عنصری اور افضل و مفضول
ہونا اور تابع و متبوع ہونا ایک دوسرے کا آپس میں من حیث التشخص و نشات عنصریہ
ہی ورنہ فی الحقیقت خاتمین کو اتحاد ذاتی ہونے سے استمداد خاتم الولی کے مشکوٰۃ سے
عین استمداد خاتم النبی کے مشکوٰۃ سے ہوا کیونکہ خاتم الولی اور خاتم النبی ہر یک من حیث
التشخص اپنی حقیقت کے بعض ہیں جیسا ہر یک عمرو بکر سے من حیث التشخص حقیقت
انسانیہ کا بعض ہی نہ یہ کہ عمرو شخص بکر کا کسی وجہ بعض ہو یا بکر شخص عمرو کا پس عمرو نے انسانیت
حقیقت انسانیہ سے استمداد کیا تو گویا عمرو سے ہی کیا اگر بکر بھی اپنی حقیقت سے فیض پایا

ہو رہا ہے باعتبار حقیقت محمد یہ کے فیض لیا ہی جگہ اولی جہت سے منسوب کی گئی
اکمل کی طرف ہے حسب اشعار و اشارہ ہی جو یا ہی ہے باں جو فرمایا کہ استمداد
خاتم النبی کا بحسب نشأت عنصریہ ہی خاتم الاولیا کی حقیقت سے کر وہ بعض ہی خاتم
النبی کی حقیقت کا بہ نسبت اپنے مظہریت کے اپنی نشأت عنصریہ کے اور اس حقیقت
کا خاص مظہر اکمل وہی ہی مثلاً عمرو کہ انسان کا بعض ہی جگہ بکر پر انسان کا اطلاق
حقیقۃً کریں تو عمرو کو اسکے تحت میں بطور بعضیت ذکر کرنا واجب ہی ایسا ہی کہ شیخ رح
فرماتے وہو حسنۃ من حسنات سید المرسلین کہ بیان خاتم النبی کے لئے کثرت اور خاتم الولی
کے لئے وحدت بیان کرینگا سبب یہہ ہی کہ نبوت عالم طرف کی جہت ہونے سے مظہر
کثرت اور ولایت خاص اللہ تعالیٰ طرف کی جہت ہونے سے مظہر وحدت ذاتیہ بادی
عز اسمہ ہی پس یہہ دونوں جہت حقیقت محمدیہ کے ہیں جنکا ذکر اوپر مقصد الاقصیٰ عزیز
سے بھی ہوا اسی لئے شیخ رح فرماتے ہیں فان قلت ما اشرت بہ قد حصل لک العلم النافع
محب اللہ الہ آبادی اسکے نیچے لکھتے ہیں یعنے پس اگر فہمیدی ای طالب اسرار چیزی کہ
اشارت نمودم و قبول کردی کہ انبیا ازین راہ کہ اولیاء اللہ باشند نمی جنبید حق تعالیٰ
را مگر از مشکوۃ خاتم الولایۃ پس بتحقیق حاصل شد مر ترا علم نافع در دنیا و آخرت یا مگوی
کہ فہمیدی چیزیکہ اشارت کردم بسوی آن کہ خاتم الولایت عین خاتم النبوت باشد کہ ظاہر
میشود تا بنا برای بیان اسرار و معارف چنانچہ ظاہر شد اولا برای بیان احکام و شرایع
پس بتحقیق حاصل شد مر ترا علم نافع در ہر دو سرا پس آپ خاتم النبی کا خاتم الولی سے استمداد
فی الحقیقت اپنی ذات سے ہوا نہ غیر سے کیونکہ دوسرے انبیا اولیا کی نبوت و ولایت
عوارضات سے ہی نہ ذاتیات سے بخلاف خاتمین کے علیہم الصلوۃ والسلام اور ادم سے

۲۸۴

یعنی تک کہ بنایت نشان دیکھ کر بنائے گا کہ اب بنا کر حقیقت محمدیہ سے ہی بنی ہیں جی

چنانچہ شیخ نے فصوص میں لکھا ہے کہ وکل نبی من لدن آدم الی آخر نبی ما منہم احد یاخذ النبوۃ الا

من مشکوٰۃ خاتم النبیین وان تاخر وجود طینتہ فانہ بحقیقتہ موجود وہو قولہ کنت نبیا

وآدم بین الماء والطین وغیرہ من الانبیاء ما کان نبیا الا حین بعث وکذلک خاتم

الاولیاء کان ولیا وآدم بین الماء والطین انکا خلاصہ یہی ہے کہ سب نبیوں کو آدم سے

عیسیٰ تک کہ پھر تشریف لائینگے سب کو انہیں کا فیض پہنچا ہے مشکوٰۃ حقیقت محمدیہ سے کہ انہیں

قبل وجود عنصری خاتم تھی یا باطنا اور بعد ظہور نشاء عنصری ظاہرا و باطنا کیونکہ جناب

سید کائنات حقیقۃً قبل خلقت آدم اپنی نبوت سے موجود تھے اور اب بھی موجود

ہیں الیا ہی قیامت تک بھی رہینگے بخلاف دوسرے انبیا کے کہ وہ سب بعد وجود

عنصری وحصول شرائط نبوت وولایت متصف وما مور ولایت و نبوت سے

ہوئے ہیں اور ویسا ہی خاتم الاولیا بھی ولی تھے کہ آدم ہنوز پانی مٹی ہی میں تھے لیکن

اس حقیقت سے ظاہر کے مظہر خاتم النبی اور باطن کے مظہر خاتم الولی ہیں محب اللہ

الہ آبادی نے لکھا ہے مثل رسول خاتم خاتم الاولیا باشد چو بود وے ہست خاتم الاولیا

ولی و حال آنکہ آدم صفی ابو البشر میان آب بود و خاک بخلاف غیر خاتم الاولیا چنانچہ

مثنوی وار این قول موحی ہست لبوی یا نکاد ہر دو خاتم یعنے از روے حقیقت کے اور

آخذ فیض حق جانب اللہ بلا واسطہ خاتم الاولیاء ہی جیسا اوپر معلوم ہوا اور شیخ کے

اس قول کے نیچے جو اور پر فرمائے ہیں لما مثل النبی النبوۃ بالحائط الخ محب اللہ الہ آبادی

یوں لکھتے ہیں در این قول تا آخر اشارت ہست لبوی فرق میان نبوت وولایت و

تساوی خاتم النبوت وخاتم الولایت در اخذ فیض از حق ...

اور شیخ رح فرماتے ہین من کون اللہ سبحانہ تسمی بالولی الحمید جامی رح اسکے پیچھے لکھتے

ہین ولما ذکر ان المرسلین من حیث کونہم اولیاء لا یرون ما یرون الا من مشکوۃ

خاتم الاولیاء وکان مظنۃ ان یتوہم ان ہذا المعنی انما یصح بالنسبۃ الی من عدا خاتم الرسل

دفعہ بقولہ شیخ رح فخاتم الرسل من حیث ولایتہ جامی رح المقیدۃ الشخصیۃ شیخ رح نسبتہ

مع الخاتم للولایۃ جامی رح من حیث انہ مظہر لحقیقۃ ولایتہ الخاصۃ او المطلقۃ شیخ رح

نسبۃ الانبیاء والرسل معہ جامی رح ای مع خاتم الولایت فکما ان الرسل یرون ما یرون

من مشکوتہ کذلک خاتم الرسل یری ما یری من مشکوتہ التی ہی مشکوتہ فی الحقیقۃ وانما

یصح ان یری خاتم الرسل ما یری من خاتم الولایۃ شیخ رح فانہ جامی رح ای خاتم الرسل

شیخ رح الولی جامی رح باعتبار باطنہ شیخ رح الرسول جامی رح باعتبار تبلیغ الاحکام

والشرایع شیخ رح النبی جامی رح باعتبار الانباء عن الغیوب والتعریفات الالٰہیۃ

ولکن بوساطۃ الملک شیخ رح وخاتم الاولیاء الولی جامی رح باعتبار باطنہ شیخ رح الوارث

جامی رح خاتم الرسل فی شرایعہ واحکامہ فالوراثۃ فیہ بمنزلۃ الرسالۃ شیخ رح الآخذ من

الاصل جامی رح بلا واسطۃ فیصح ان یاخذ منہ من یاخذ بواسطۃ شیخ رح المشاہد للمراتب

جامی رح العارف باستحقاق اصحابہا لیعطی کل ذی حق حقہ شیخ رح وہو جامی رح

ای خاتم الولایۃ مع رفعۃ شانہ کما ذکرناہ شیخ رح حسنۃ من حسنات سید المرسلین محمد مقدم

الجماعۃ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ جیسا خاتم الانبیا کے مشکوۃ سے سب انبیا اولیا وغیرہ علم

اسرار دیکھتے ہین ایسا ہی خاتم الانبیا خاتم الاولیا کے مشکوۃ سے دیکھتے ہین کس لئے

کہ خاتم الانبیا کو فیض واسطے سے پہنچتا ہی اور خاتم الولی کو بلا واسطہ پس ضروری

کہ جسکو واسطے سے فیضان علمیہ ہو بلا واسطہ فیض لینے والے سے اسکو حاصل کرے

۲۸۵

اسی لئے عبارت خاتم الرسل کی بہ نسبت رسالت ہی کی ہے کیونکہ خاص ذات باری سے اس علم
کو حاصل کر کے بندوں تک احکام پہنچانے والا ہی ہے بخلاف اس کے خاتم الاولیا کہ جس
کی عبارات بیان سے ... سے مجتبی شانات عنصریہ خاتم الاولیا بعض میں حقیقت محمدی کے
جیسا خاتم الانبیا من حیث وجود عنصری اپنی حقیقت کے لحاظ سے بعض میں لکھی ہے جو کہ فصوص
سلیم ہی بغور ملاحظہ کریں کہ شیخ اکبر اور جامی رحمہ وغیرہ کیا فرماتے ہیں جبکہ اس قاضی
عبارت کا حاصل یہ ہی کہ علماء ربانی کے نزدیک شرف و فضل قرب ہی اللہ تعالی
کی ذات و صفات کے علم پر ہو وہ خاتم الاولیا کو بے واسطہ غیر بالمشافہ جناب باری
عز اسمہ سے حاصل ہوتے ہیں حقیقت محمدیہ کا حصہ ہی نہ شخص محمد مصطفی کا علیہما الصلوۃ
والسلام فاما اس حقیقت کے ظہور کا پہلا تعلق مظہر نبوت ہے کہ اس حقیقت کا ظاہر
ہی ہو کر اسی سے مسمی اور مشار ہوا جب دوسرا تعلق مظہر باطن ہے کہ ولایت ہی ہوا تو
واجب ہوا کہ اول کو بہ نہج کلیت ذکر کرے ثانی کو اسکی بعضیت کے طور پر ذکر کریں
مثلا ہم کسی حیوان کو مشخص کر کے تعریفات حیوانیہ اس سے معلوم کریں تو انسان کو
اسکے بہ نسبت بطور جزئیت یاد کرنا واجب ہوگا اگرچہ انسان بہ نسبت اسکے اشرف

و افضل ہی جناب شیخ عبد الرزاق کاشی رح تاویلات میں ام حسبت ان اصحاب الکہف
والرقیم الآیہ کے نیچے لکھتے ہیں اذ المتاخر بالزمان والظہور ای الوجود الحسی ہو الحائز
لصفات الکل وکمالاتہم کالانسان بالنسبۃ الی سائر الحیوانات ولہذا قال کان
بنیان النبوۃ قد تم و بقی منہ موضع لبنۃ واحدۃ فکنت انا تلک اللبنۃ وقد اتفق الحکماء
والالہیۃ من قدماء الفرس ان اربات العقول والارواح علی مراتبہم فی التنازل
تتضاعف اشراقاتہا فکل ما تاخر فی الرتبۃ کان حظہ من اشراقات الحق وانوارہ

وسبحات السنية اوجه من اشراقات انوار الرسالة اظهر وازيد فكذا في الزمان

فهو الخاتم لتمام صفات الحق وكمالات الحقانی فهو جامع لما فيهم وكمال الكامل

بالاولية ... الانبياء فكما ان ... اشرف ... فهو من بينهم مقدم عليهم

بالشرف والفضيلة اور اسکے بعد ایک بحث طویل بیان کرکے آخر مین لکھتے ہین

وباعتبار ظهوره من حيث مكانته وسبقه في القدم واستقاع درجة كماله وفضيلته كان اقدمهم

وادومهم وافضلهم كما قال اول ما خلق الله نوري وكنت نبيا وادم بين الماء والطين

فهو متقدم عليهم بالرتبة والعلية والشرف والفضيلة ومتاخر عنهم بالزمان بجسمه و

البشر والصورة الزمانية الحاصل فاما خاتمين کو بحسب نشات عنصریہ آخر ہونے بلحاظ

نزول کے ہی لاکن من حيث الحقيقة سابقا ہونے سے تساوی فی الخاتمین کا اعتقاد

واجب ہوا جیسا لاریب فیہ کے اور ان ربکم الذی خلق السموات والارض الآیہ

کے اور بھی ان ہی معنی پر ... مولانا محمود وا کے ... عبد الرزاق کاشی اور محمود

تبریزی گلشن راز مین اور شارح اسکے مفاتیح الاعجاز مین اور صاحب مقصد الاقصی

سعد الدین حموی سے اور شیخ اکبر رح فصوص مین اور مولانا جامی رح نقد النصوص مین اور

محب الله الہ آبادی فصوص کی شرح مین لکھے ہین خلاصہ اس تمام تقریر کا یہہ ہی اگرچہ

ہمارے رسول الله گو کہ بہ نسبت فرزندی آدم کے جزو ہین مگر جزو المجموع اور فرع الفروع ہین

جیسا انسان بہ نسبت جوہر و حیوان کے مگر کوئی یہہ نہیں کہہ سکتا ہی کہ آنحضرت آدم

سے اور انسان جوہر و حیوان سے مرتبے مین کمتر ہین کیونکہ کل جزو سے اور اصل

فرع سے اعظم ہی پس ایسا ہی خاتم الاولیا بھی اگر کوئی کہے کہ شیخ اکبر رح خاتم الاولیا

کو خاتم الانبیا کے خزانچی مقرر کئے ہین تو ہم کہتے ہین شیخ اکبر رح فرماتے ہین جیسی نسبت

سب انبیا کو خاتم الانبیا کے ساتھ ہی ہو لیکن نسبت خاتم الانبیا کو خاتم الاولیا کے
ساتھ ہی ہی اگرچہ مراد فی قدس سرہ شیخ اکبر رح کے خاتم الاولیا خاتم الانبیا کے خزانچی تو خبر
تو خاتم الاولیا سب نبیون کے خزانچی مقرر ہوے علیہم الصلوۃ والسلام یہہ مطلب کبھی
خواب مین بھی شیخ اکبر رح کو نہ سوجھا ہو شیخ تو فرماتے ہین من حیث التشخص ہر ایک کو فضل و
وتبدل ہی اور من حیث الحقیقت اتحاد گر مثال بتانے خانعت ہین تنبیہہ اس
بیان مین کہ خاتم الاولیا کا ذکر قرآن وحدیث مین ہی اور وہ خاتم الاولیا جو خاتم النبی
سے مشارکت حقیقی رکھتے ہین مہدی موعود ہین نہ عیسی علیہما السلام اس مین چند حکمت

حکمت اول

ہین خاتم وختم ولایت کا ذکر قرآن وحدیث مین کنایہ رہنے کے
اسباب ہین اول ولایت مانند مادہ کے ہی اور نبوت مانند صورت کے ثانی ولایت
متعلق ہی حقیقت محمدی سے اور نبوت تشریعی وجود عنصری محمدی سے علیہ الصلوۃ
والسلام ثالث ولایت مظہر وحدت ہی اور نبوت مظہر کثرت پس کثرت کے ظہور کے
وقت واجب ہی کہ وحدت پوشیدہ رہے اگرچہ کثرت کو بغیر وحدۃ وجود نہین رابع
ولایت امر باطنی ہی اور اللہ تعالی کی جانب کا جہت اور نبوت امر ظاہری ہی اور
عالم طرف کا جہت پس جب تک ظہور دور نبوت تھا اسکا اخفا واجب رہا کیونکہ ایک
شی کا ایک وقت مین دو جہت مخالف سے مامور وموصوف ہونا ممنوع ہی چنانچہ نصوص
مین جامی رح فص شیثیہ سے ہو حسنۃ من حسنات سید المرسلین کی شرح مین فرماتے ہین

لانہ حین کان ظاہرا بالشریعۃ فی مقام الرسالۃ لم یظہر ولایتہ بالاحدیۃ الذاتیۃ الجامعۃ
للاسماء کلہا الیوم فی اسم الہادی حقہ فبقیۃ ہذہ الحسنۃ یعنی ولایتہ باطنۃ حتی تظہر فی مظہر
الخاتم للولایۃ الخ اسکا خلاصہ یہہ ہی جناب رسالت جبکہ مقام رسالت مین احکام شرایع

پہنچانے کے لئے مامور تھے اور یہی خاص ولایت کو قائم رہنی چاہئے جب کہ طلوع شمس
تا اسم ہادی کا اصل ظہور کمال ولایت کے خاتم میں ہو خاص ولایت محو علم
شہود و رویت الہی ہونے سے ابدی ہی اور نبوت تشریعی بیان احکام و شرائع
رہنے سے منقطع پس خاتم اجراء احکام کے لئے جب دربار عام کرے اخفاء اسرار
واجب ہی چنانچہ فصوص کے فص شیثیہ سے فان الرسالۃ والنبوۃ الخ کی شرح میں جامی
لکھتے ہیں منقطعان بانقطاع موطن التکلیف بل بانقطاع الرسول الخاتم عن ہذہ
الموطن فکیف یستند الیہ ما لا ینقطع والولایۃ لا تنقطع ابدا فانہا من الجہۃ التی تلی
الحق سبحانہ وہی باقیۃ دائمۃ ابد الآبد و اکمل مظاہرہا خاتم الاولیاء فلہذا استندت
الربوبیۃ المشار الیہا الیہ الخ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ نبوت تشریعی و رسالت حکم پہنچانا ہی
کہ متعلق ہی حوادث اکوان یعنی دنیا سے کہ محل تکلیف ہی منقطع ہیں اور ولایت
شہود و رویت حق سبحانہ کا جہت ہونے سے ہمیشہ باقی ہی اور مظہر اکمل اسکا خاتم
اولیا ہونے سے یہہ رویت خاص اسیکے طرف نسبت کی گئی سادس نبوت باوجودیکہ
امر ظاہری ہی اسکے ختم و خاتم کو اللہ تعالی کتب سابقہ میں کہا گیا ذکر فرمایا ویسی انبیاء
سابقہ بھی پس ولایت کہ امر باطنی ہی قبل ظہور کیونکر صاف بیان ہوگی اور جبکہ وقت
ظہور ختم نبوت قریب پہنچا راہبوں پر یہہ بات بطریق مکاشفہ کھلی تھی ایسی ختم ولایت
کے ظہور کے قریب اولیاء اللہ پر اس امر کا کشف ہوا جیسا آفتاب کے طلوع کے
قریب شفق پھولنے سے اہل بصیرت آفتاب کے باہر آنے کو سمجھ لیتے ہیں اور بے
تو پکارے رأیت الشمس لا ضوء لہا کے خیال میں رہتے ہیں چنانچہ عبد الرزاق
کاشی وغیرہ اولیاء اللہ سے اوپر معلوم ہوا اب چند آیات و حدیث اس قبیل کے

لکھے جاتے ہین حدیث یقیم امر ہذہ الامۃ کما فتح ہذا الامر بنا ارجوان یحییہ اللہ

بنا حدیث یختم اللہ بہ الدین کما فتح بنا الخ حدیث یقوم بالدین فی

آخر الزمان کما قمت بہ فی اول الزمان ان تینون کا خلاصہ یہہ ہی کہ رسول اللہ

فرماتے ہین مہدی میرے سر کا دین کو قایم کریگا کہ اسی سے دین ختم ہوگا پس یہہ اشارہ

ختم ولایت پر ہی یعنے نبوت آپ سے جیسی ختم ہوئی ویسی مہدی سے کہ اپنے آل مین

ہی ولایت ختم ہوگی کس لئے کمالیت دین وہی ہی کہ نبوت اور ولایت دونو ختم

ہو جاوین چنانچہ عبد الرزاق کاشی قدس سرہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

کے نیچے لکھتے ہین ای فی مقام یحب علی الکل حمدہ وہو مقام ختم الولایۃ لظہور المہدی

فان خاتم النبوۃ فی مقام محمود من وجہ بوجہۃ کونہ خاتم النبوۃ وغیر محمود من وجہ بوجہۃ

ختم الولایۃ فہو من ہذا الوجہ فی مقام الحامدیۃ فاذا تم ختم الولایۃ یکون فی مقام محمود

من کل وجہ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ مقام محمود تمام وجہ سے مقام ختم ولایت ہی کہ وہ

مہدی سے ہوگا اور چند آیات مسود خود باب سیوم دلیل یازدہم مین ذکر کیا ہی

ان سے بعض لکھے جاتے ہین قولہ تعالی قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا

ومن اتبعنی یعنے بتبعیت عطف مین واجب ہی کہ تابع ومتبوع کے لئے ایک ہی نسبت

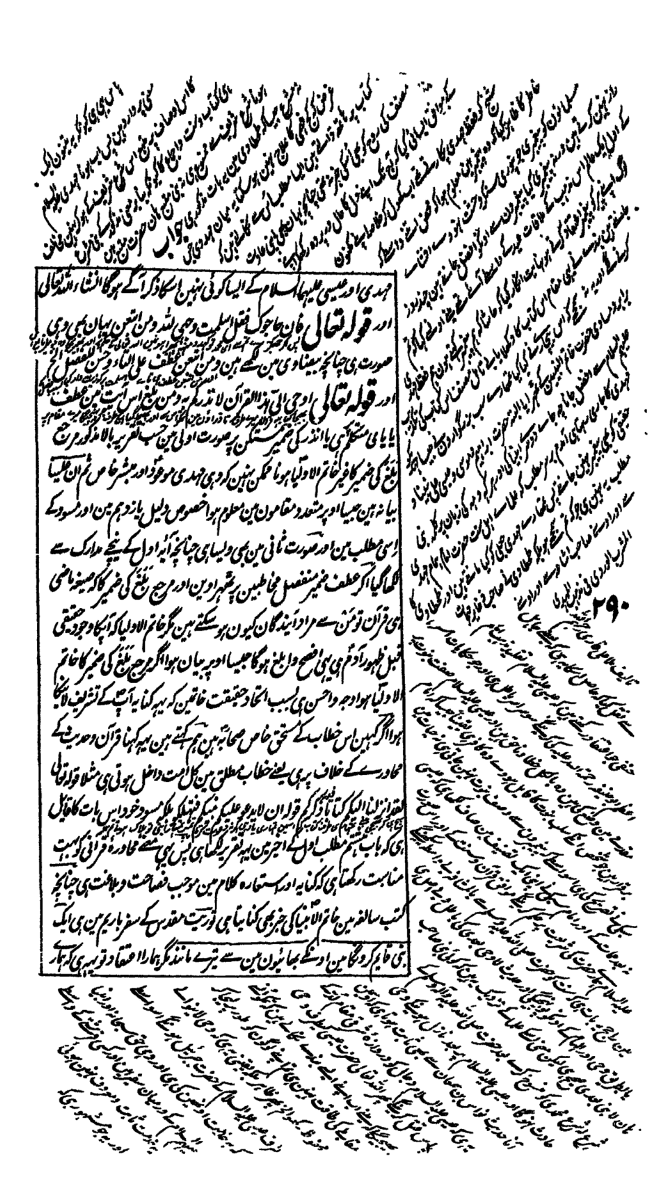
مقصود رہے پس چاہیے کہ تابع ومتبوع کی دعوت من جانب اللہ یقینی ہو کیونکہ

من اتبعنی کا ادعوا پر ہی مدارک مین لکھے ہین من اتبعنی عطف علیہ ای ادعوا الی اللہ

انا ویدعوا الیہ من اتبعنی او انا مبتدا وعلی بصیرۃ خبر مقدم ومن اتبعنی عطف بیان علی

انا یخبر ابتداء بانہ ومن اتبعہ علی حجۃ وبرہان لا علی ہوی یعنے متبوع اور تابع کی دعوت

اللہ تعالی کے حکم سے ہی نہ اپنے قیاس واجتہاد سے پس اس امت مرحومہ مین سوائے



مہدی اور عیسی علیہما السلام کے ایسا کوئی نہیں اسکا ذکر آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی
اور **قولہ تعالی** فان حاجوک فقل اسلمت وجہی للہ ومن اتبعن بیان بھی وہی
صورت ہی چنانچہ بیضاوی مین لکھے ہین ومن اتبعن عطف علی التاء وحسن للفصل الخ
اور **قولہ تعالی** اوحی الی ہذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ اس آیت مین عطف
یا یائی متکلم کی یا انذر کی ضمیر مستکن پر صورت اولی مین حسب القرینہ بالا مذکور مرجع
بلغ کی ضمیر کا غیر خاتم الاولیا ہونا ممکن نہیں کروہی مہدی موعود اور مبشر خاص ثم ان علیا
بیانہ ہین جیسا اوپر متعدد مقامون مین معلوم ہوا خصوص دلیل یازدہم مین اور مسودہ کے
اسی مطلب مین اور صورت ثانی مین بھی ویسا ہی چنانچہ آیہ اول کے نیچے مدارک سے
لکھا گیا اگر عطف ضمیر منفصل مخاطبین پر ٹھہراوین اور مرجع بلغ کی ضمیر کا کہ صیغہ ماضی
ہی قرآن تو مَن سے مراد آیندگان کیون ہو سکتے ہین مگر خاتم الاولیا کہ آپکا وجود حقیقی
قبل ظہور آدم ہی یہی افصح وابلغ ہوگا جیسا اوپر بیان ہوا اگر مرجع بلغ کی ضمیر کا خاتم
الاولیا ہوا وجہ واحسن ہی بسبب اتحاد حقیقت خاتمین کہ یہہ کنایہ آپ کے تشریف لانیکا
ہوا اگر کہین اس خطاب کے مستحق خاص صحابہ ہین ہم کہتے ہین یہہ کہنا قرآن وحدیث کے
محاورے کے خلاف پر ہی یعنے خطاب مطلق مین کل امت داخل ہوتی ہی مثلا قولہ تعالی
لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم قولہ ان لا یدعو علیکم منکم فیتلا بکم ملکم مسود خود اس بات کا قایل
ہی کہ باب ہشتم مطلب اول کے آخر مین یہہ تقریر لکھا ہی پس یہی معنے محاورہ قرآنی کو بہت
مناسبت رکھتا ہی کہ کنایہ اور استعارہ کلام مین موجب فصاحت وبلاغت ہی چنانچہ
کتب سالفہ مین خاتم الانبیا کی خبر بھی کنایا ہی توریت مقدس کے سفر باریم مین ہی ایک
نبی قایم کرونگا مین اونکے بھائیون مین سے تیرے مانند مگر ہمارا اعتقاد تو یہہ ہی کہ ہمارے

نبی خاتم الانبیا سب عالم کے سردار ہین اور دوسرے انبیا آپ کے نایب جیسا اسکا ثبوت
فرمان خاتم النبی سے ہی ویسا ہی فرمان خاتم الولی بھی مرتبۂ خاتم الولی کے ثبوت مین ہی
حکمت دوم اُس خاتم ولایت کی تخصیص کے دلایل مین جو خاتم نبوت سے
مشارکت و مماثلت حقیقی رکھتے ہین اول حقیقت محمدیہ سے کل عالم کو فیضان وجودی
و علمی وغیرہ ہوتے اور جو ولایت کہ باطن حقیقت محمدیہ ہی اسکا خاتم غیر عیسیٰ ہونے پر
اتفاق جمہوری دوم عیسیٰ اس ولایت مطلقہ کے خاتم ہین کہ جسمین سب اولیا انبیا
بقدر استعداد اپنے بذاتہ شریک ہین اور یہہ ولایت وجود عنصری سے ہر یک کے متعلق
ہی و صفا اسی ولایت کے بہ نسبت ہمارے امامؑ فرماے کہ مین نبی پہ فضل نہین رکھتا ہون
جیسا مسود کی بدخلقی ہفتم مین مذکور ہی سوم ولایت جو باطن حقیقت محمدیہ ہی خاصہ خاتم
الانبیا ہی ذاتاً اسکو بہ نسبت ولایت عامۂ بالا مذکور مقیدہ اور بہ نسبت ولایت مشخصہ
و صغیرہ خاتمین مطلقہ بھی کہتے ہین کہ تمام اولیا انبیا کی ولایت اسیکا پرتو ہی اسی سبب
ہمارے امامؑ فرماے کہ ایمان اس بندے کا عین ایمان رسول اللہ ہی چنانچہ اسی باب
کے مطلب اول مین اسکا اشارہ ہوا چہارم جناب خاتم الانبیا اپنی ولایت مشخصہ کے
بہ نسبت ولایت خاصۂ مذکورہ سے فیض لیتے ہین نہ اُس ولایت مطلقہ سے کہ جسکے خاتم
عیسیٰ ہین اگر ایسا ہو دو قباحت ہین ایک یہہ کہ آپ محتاج غیر کے ہوئے دوسری
یہہ کہ آپ سے فقط فیض نبوت دوسرے انبیا کو پہنچنا لازم آتا ہی نہ فیض ولایت
پنجم عیسیٰ کو خاتم الانبیا سے مغایرت تامۂ ظاہری ہی کہ دلیل ہی مغایرت باطنی پر ششم
خاتم ولایت خاصۂ محمدیہ جامع جمیع اخلاق محمدیہ ہوکر ہمنام خاتم الانبیا ہونا ضروری ہی
ہفتم رسول اللہ مہدیؑ کو امور ظاہری و باطنی مین اپنے برابر فرماے نہ عیسیٰ کو جیسا

ابتدا کتاب سے یہان تک مذکور ہوا ہشتم تخصیص اسم مہدی سے ظاہر ہی کہ مظہر اسم ہادی
خاصتاً و استقلالاً وہی ہی اور دوسرے اولیا انبیا وغیرہ اسکے مظاہر بخلاف خاتم
النبی اسی لئے اولیاء کبار کا قرار داد ہی کہ خاتم ولایت خاصۂ محمدیہ موصوفہ محمد مہدی ہین
علیہما الصلوۃ والسلام انہم بعضے عیسیٰ کو اور بعضے شیخ اکبر رح یا کوئی عرب معاصر شیخ کو
خاتم اس ولایت کے جانتے سو وہم باطلہ ہی کیونکہ ماخذ ان امور کا عبارت فتوحات
ہی سو ایسے تناقض و اختلافات ظاہرہ کے باعث قابل اعتبار نہین یعنے شیخ اکبر رح سے کیسے
عالم ربانی ایک کتاب مین ایک امر کو تین طور مخالف سے کیون بیان کرینگے دہم
فرمان مدعی امر متنازع فیہ بعد اثبات دعوی بدلایل اخلاق و آثار و معجزات وغیرہ حکم
قطعی ہی یازدہم اتفاق اجماع اصحاب مدعی موصوف بھی دلیل قطعی ہوگا کہ وہی.
لب اللباب امت مقبولہ محمدیہ ہین پس اب معلوم رہے کہ قرآن و حدیث مین ذکر خاتم
الاولیا کا ایسا ہی جیسا آیات کتب سالفہ اور اقوال انبیاء ماضیہ مین خاتم النبی کا ذکر ہی
علیہما الصلوۃ والسلام مگر جناب ختم الانبیا کے مومنین کو منکرین کہیے یہود و نصاری اولا اور
جناب پاک مین کہے ساحر او مجنون بلکہ اب بھی کہتے ہین چنانچہ تفتیش الاسلام ہدایۃ المسلمین
وغیرہ مین عیسویون نے لکھا ہی کہ جناب ختم الانبیا کو صرع کی یعنی مرگی کی بیماری تھی پس
معراج کا بیان کرنا اور وحی آنی کی خبر دینا اُسکے شاخین ہین کہ اونت سر کے چلانے تھے انتہی
خلاصتاً اور آیات قرآنی پر بھی کئی اعتراض واہیہ کئے ہین کہ مسود بھی اُنہین کی پیروی
کرکے فرمان جناب امام پر فضل رسول اللہ کے دلایل سے چھٹی دلیل مین اعتراض واہیہ
کرکے کہتا ہی کہ زعفران زار کی تاثیر رکھتی ہی یعنے عبارت اور لکھا ہی رجاب سنئے
مہدی متنازع فیہ کے قرآن کا حال الخ ہدایت اگرچہ یہ خادم الفقرا باب اول

شانزدہم مین اسکا بیان بدلایل واضح کر چکا ہی کہ یہہ نہ قرآن ہی نہ وحی بلکہ مانند حدیث
کے ہی اور تعلیم الہی جیسا آدمؑ کے لئے اللہ تعالی فرمایا علم آدم الاسماء کلہا یعنے تعلیم
کیا آدمؑ کو نام تمام کے اور خضرؑ کے لئے فرمایا تعالی شانہ علمناہ من لدنا علما یعنے
تعلیم کئے ہم نے اُسے اپنے پاس سے علم با این اسمین یہہ عبارت قال الامام المہدی
صلی اللہ علیہ وسلم بندگمیانؒ صاحب عقیدۂ شریفہ کی ہی کہ ایک طفل مکتب نشین بھی
سمجھ سکیگا اور وہان سے فرمان امامؑ کا تابع محمد رسول اللہ تک پھر وہان سے عبارت
صاحب عقیدۂ شریفہ کی آخر تک رضی اللہ عنہ اور یہہ فرمان امامؑ مانند اس حدیث
کے ہی جو مشکات مین مسلم کی روایت سے باب فضایل رسول اللہ مین ہی اور
یہہ خادم الفقرا اسکو عقیدۂ شانزدہم مین ذکر کیا بلکہ ایسے بہت احادیث ہین اور اقوال
اولیاء اللہ بھی فاما تصحیح اسکی یہہ ہی جدید علمت کا مفعول ہو کر منصوب ہی اگر
موافق تیرے ہی سجہ مسود کے واسطہ کی صفت ہو تو اسمین بھی ہے تانیث واجب تھا
اور وہان الف ہونیکا سبب یہہ ہی کہ الف اول کا ماقبل اور الف ثانی مفتوح ہونے سے
نکالا گیا اسکے نکالنے کی تحقیق اگر منظور ہو تو اتقان کے تینتیسوین نوع مین دیکھ لیوے
اور عالم علم الکتاب مین علم سے مراد نکتہ ہی کیا مسود ابتک العلم نکتہ بھی کہین ہین سنا
یعنے عالم نکتۃ الکتاب اب عطف ایمان کا بھی کتاب پر زیبا تر ہی ویسا ہی مبین الشریعۃ
و الرضوان بھی فاما رضوان کی حقیقت مومنونکو منکشف ہوتی ہی کہ وہ اسکے مستحق
ہین نہ منکرین کیونکہ یہہ حق دار غضب و نیران کے ہین پس ہر کس آنداند کہ برای الست
اب یہان سمجھنے کی بات ہی کہ ایسی عبارت فصیح و بلیغ کو کہ الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ
یعنے مشبہ فرہی کو مخفی کرکے مشبہ بہ کو ظاہر کرنا بہت مناسب مقام صراحت سے ہوتا ہی

کہ یہی داب اہل بلاغت ہی اسکو پر تکلف و سخافت اور بے موقع محض قرار دینا
ہجاجت و رعونت ہی مثل مشہور ہی کہ دیوانہ ہر ایک کو دیوانہ سمجھے مگر افسوس مسود
کی اس جرات پر کہ باوجود اس بے علمی و کج فہمی کے کیا زور و شور سے مقابلے کو موجود
ہین شاید دوسرے علما نے اسی حوصلے پر اس امر کا حوالہ آپ پر بتایا کہ اُسکا یہہ نتیجہ
پیش آیا چنانچہ اس ماجرے کو اپنی سواد کے جو سواد الوجہ فی الدارین جسکا مال ہی باب
دوم مین فخریہ انچالیسوین صفحے پر لکھا ہی اور اس حمق پر آپ دروغ گوئی مین بھی
یکے ہین اگرچہ بہت مقام آپ کی جھوٹ کے اوپر بیان ہوے علی ہذا القیاس یہان
بھی دلیل مفتتم مین تحفضایل کے حوالے سے کیسا بڑا جھوٹا بہتان کیا تحفضایل کی عبارت
یہہ ہی ایک روز در اجماع خود بعد نماز ظہر نشستہ بودند کہ پیش شاہ نظام میان عزیز
محمد بدخشانی عرض کردند کہ میان جی این نقل چہ نسبت کہ در روز حشر خدایتعالی بی بی مریم
و آسیہ را بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم جفت کردہ دہد صحیح است فرمودند آری درست است در
روز قیامت حضرت رسول اللہ و مہدی مراد اللہ علیہما السلام ہر دو بر یکی مرکب
نوری کہ صورت او چون فیل باشد و نامش محمودہ بود آب یہان بغور ملاحظے کی
جاے ہی کہ نکاح اُن بی بیون کا محمد مصطفی کے ساتھ تحفضایل مین بیان ہوتے
پر مہدی کے ساتھ لگا دیا اور یہہ واقعہ قبل فیصلے حشر و نشر و میزان کے ہی نہ قیام
اسکے ازان قبیل بیان ہاتی بھی یعنے مرکب نوری کہ اُسکی شباہت ہاتھی سے بتاے
ہین بتاتے ہین جیسا رسول ﷺ معراج کی رات کے احوال مین سدرۃ المنتہی کے پتونکی
شباہت ہاتی کے کان سے فرماے ہین چنانچہ جلالین مین بھی شیخین کی روایت
سے انہ ہو السمیع البصیر کی تفسیر مین لکھا ہی اور مقام محمود کے حصول کا استکمال موقوف

ختم ولایت پر ہی جیسا کہ تحقیق صاحب تا[م] ولایت ہے سو اسکا ذکر قریبا اوپر ہوا
اور شیخ اکبر رح بھی یون ہی اس آیت کی تفسیر مین لکھے ہین انتہی اور یہ بھی اسی مطلب
دوم کے اعتراضات کے جوابات مین گلشن راز اور مفاتیح الاعجاز اور فصوص
لنصوص وغیرہ سے اور باب اول عقیدہ ہجدہم کے جواب مین عزیز النسفی قدس سرہ
کی مقصد اقصی سے ثابت ہو چکا کہ یہہ خاتم الاولیا حقیقۃ باطن خاتم الانبیا اور مہدی
ہین پس ہر شرف ذاتی مین اتحاد لازم آیا اور قیام مقام محمود کا شرف بھی ازان قبیل
ہی جیسا اوپر معلوم ہوا مگر مسود ہمارے رسول اللہ صلعم کی نبوت سب نبیون کے برابر
اور آپ کو اپنا مرتبہ مدت تک معلوم نتھا کر کے دلایل فضل رسول اللہ صلعم سے دلیل
ششم مین جو لکھا ہی سراسر بداعتقادی اور خلاف عقیدۂ اہل سنت وجماعت
ہی چنانچہ نصوص مین جامی رح لکھتے ہین معنی قولہ کنت نبیا انہ کان بالفعل عالما
بنبوتہ یعنی رسول اللہ صلعم کو عالم ارواح مین اپنی نبوت معلوم تھی ایسا ہی خاتم الاولیا
بھی انتہی خلاصۃ اور شواہد النبوہ کے مقدمے مین حدیث کنت نبیا وادم بین الماء
والطین کے نیچے لکھے ہین کہ سب انبیا آنحضرت صلعم کے نایب ہین بلکہ اپنے عقیدے
مین جو مشہور عقاید جامی سے ہی یون ہی لکھے ہین اور مسود کے دوسرے واہیات
جو دلایل فضل رسول اللہ صلعم مین لکھا ہی صاف امت عیسوی کی پیروی ہی کہ لنتبعن الخ
رسول اللہ صلعم فرماے یعنے دین حق کی تحقیق کے چالیسوین صفحہ پہ لکھا ہی جب بہشت
کا حال بنجانا تو عرب کی خواہش کے موافق عورتین باغچہ شراب اونٹ گھوڑے
نوکر چاکر کا وعدہ بتایا انتہی خلاصے کا **بیت** چشم بداندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر تا یہان تک شیخ اکبر اور دوسرے اکابرین اولیا کی تحقیق

اور مسودہ کے دو ہرے وابیات کا رد وجواب **اب ان تین مضمون**

وغیرہ کا بیان ہی جو ہمارے امام سے مروی ہین اعوذ باللہ من الشیطان

الرجیم معلوم کرین کہ احکام ظاہر شرع مین علما و مجتہدین کے خلاف کا حصر محال

ہی چہ جائیکہ عرفاء کرام کہ اہل باطن ہین انسے علماء رسوم کو مخالفت ہنوا اسکی تحقیق

اوپر مقامات کثیرہ مین ہوئی خصوصا باب اول عقیدہ شانزدہم اور باب دوم کی

ابتدا مین مثلا امام اعظم رح مقتدی کو قرأت قرآن مکروہ فرماے اور امام شافعی

فرض چہ جائیکہ سنت و مستحب فرض ہو جاوے یا بالعکس بلکہ آپس مین ایک طبقے کے

قیاس مین جو مومن ہی دوسرے کے نزدیک کافر ہی ابس بیان شریعت تازہ نہین

بلکہ شریعت محمدیہ کی تحقیق و تکمیل و توضیح ہی یعنے قرآن وحدیث کا بیان رجا

اب سنئے کہ فرقہ مہدویہ النخ **ہدایت** یہہ نماز رسول اللہ بھی بسبب ولایت

سے متعلق ہونگے چھپا کر پڑے ہین مشکوٰۃ کے باب قیام اللیل فی شہر رمضان

مین ہی عن ابی ذر رض قال صمنا مع رسول اللہ فلم یقم بنا شیئا من الشہر حتی بقی

سبع فقام بنا حتی ذہب ثلث اللیل فلما کانت السادسۃ لم یقم بنا فلما کانت

الخامسۃ قام حتی ذہب شطر اللیل فقلت یا رسول اللہ لو نفلتنا قیام ہذہ اللیلۃ فقال

ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف حسب لہ قیام لیلۃ فلما کانت الرابعۃ لم یقم

بنا حتی بقی ثلث اللیل فلما کانت الثالثۃ جمع اہلہ ونساءہ والناس فقام بنا حتی

خشینا ان یفوتنا الفلاح قلت ما الفلاح قال السحور ثم لم یقم بنا بقیۃ الشہر رواہ

ابوداود والترمذی والنسائی وروی ابن ماجہ نحوہ الا ان الترمذی لم یذکر ثم لم

یقم بنا بقیۃ الشہر خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ رسول اللہ تیئیسوین[۲۳] پچیسوین[۲۵] ستائیسوین[۲۷] رات

رمضان مین نماز پڑھے مگر ستاویسوین کو اپنے لڑکے بالے عورت مرد سب
مومنون کو جمع کرکے اتنے وقت تک نماز ادا کئے کہ راوی فرماتے ہین ہمکو
سحری کے چھوٹ جانیکا گمان ہوا چنانچہ اللہ تعالی بھی فرماتا ہی حتی مطلع الفجر
یعنے قدر کی رات کا شرف صبح صادق تک ہی اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ روایت کئے ہین کہ انکے کتب صحاح مین داخل ہین اس
حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول رمضان کی ستاویسوین شب اپنے سب لائق
اور مومنین کو مع عورات بکوشش طلب کرکے یہہ نماز ادا کئے مگر چھپانے کا حکم
ہونے سے نہین ظاہر کئے جیسا مشکوۃ کے باب لیلۃ القدر مین ہی عن ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ اعتکف العشر الاول من رمضان ثم العشر الاوسط فی قبۃ ترکیۃ ثم
اطلع راسہ فقال انی اعتکفت الاول والتمست ہذہ اللیلۃ ثم اعتکفت العشر الاوسط
ثم اوتیت فقیل لی انہا فی العشرۃ الاواخر فمن کان اعتکف معی فلیعتکف الاواخر
فقد اریت ہذہ اللیلۃ ثم انسیتہا وقد رأیتنی اسجد فی ماء وطین من صبیحتہا فالتمسوہا
فی العشر الاواخر والتمسوہا فی کل وتر قال فمطرت السماء تلک اللیلۃ وکان المسجد علی عرش
فوکف المسجد فبصرت عیناے رسول اللہ علی جبہتہ اثر الماء والطین من صبیحۃ احدی وعشرین
متفق علیہ خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ رسول اللہ رمضان کے مہینے مین اعتکاف کرکے
فرماے کہ مین لیلۃ القدر کی تلاش کیا تو مجھے بتاے اور بھلا دیئے اور دیکھتا ہون
مین کہ اس رات مین نماز پڑھا ہون اور زید بن ثابت رضنے روایت کیا کہ رسول
اللہ سے رمضان کی ایک رات اصحابؓ نے باتفاق نماز شب پڑھنے عرض کیا تو
فرماے ڈرتا ہون مین کہ تمپر فرض ہو جاوے اور تم پڑھ نسکو دونون حدیث مین

بخاری اور مسلم کو اتفاق ہی ان حدیثوں سے چند امر ثابت ہوتے ایک یہہ کہ
خاص ستاویسوین رات کی نماز کو بھی بتکلیف عورت مرد کو جمع کرنا دوسرا فرمانا
کہ ڈرتا ہون نہین تم پر فرض ہو تیسرا تلاش کیے بعد اسکا حصول اور اسکا اس رات نماز
پرہنا یہہ امر دلالت کرتے ہین حقیقت وجوب پر چوتھا کشف اسکا بتلاش بیان
کرنا پانچوان فرمانا کہ پھر بھلادے چھٹا بے تعین طاق راتون کا اشارہ کرنا
یہہ امور دلیل خفی ہین ورگرنہ کونسی عبادت ہی کہ اس جناب سے باقی رہی یہہ
ہزار مہینونکا ثواب رکھتی ہی **تیس فرضون کا اثبات** قرآن و حدیث
سے فرض اول تصدیق مہدویت جناب سید محمد بن سید عبد اللہ جونپوری
علیہ الصلوۃ والسلام اسکی دلیل یہہ ساری کتاب ہی خصوص باب سوم کا جواب
دوم جناب موصوف کے منکر کو کافر جاننا اول کے دلایل مین اسکے دلایل ہین سوم
تسویہ ہمارے امام کا جناب رسالتمآب سے علیہما الصلوۃ اکملہا اگرچہ اسکے دلایل
بھی ابواب سبعہ ماسبق مین کئی جاے بیان ہوے فاما باب ہشتم کا جواب اسکا اثبات
ہی چہارم جناب ممدوح کو بیواسطہ جناب باری جل جلالہ سے تعلیم ہونا باب
اول عقیدہ شانزدہم کے جواب وغیرہ مقامون مین اوپر ثابت ہونیکے قطع نظر
باب ہشتم کا جواب اسکی دلیل ہی پنجم اور ششم مین چہارم ہین ہفتم کا ثبوت بھی
باب اول عقیدہ شانزدہم اور باب سویم دلیل ہفدہم کے جواب کی ابتدا مین ہوا
بلکہ اوپر اکثر مقامون مین یعنے مہدی کی عصمت نصی ہی اور دوسرے سب کو خطا
جائز ہی ہشتم کے ثبوت کو اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلیٰ بس ہی نہم دلیل اسکی فرمان مہدی موعود
ہی کہ اس گروہ مبارک کو بطفیل ہمارے امام کے سب میسر ہین چنانچہ اللہ تعالی نے

۲۹۹

فرمایا فالذین ہاجروا واخرجوا الآیہ دہم اسکا ثبوت باب اول عقیدۂ پانزدہم کے جواب سے ہوچکا یازدہم باب اول عقیدۂ یازدہم کا جواب اسکا ثبوت ہی دوازدہم ہفتم سے متعلق ہی سیزدہم چہارم سے ثابت ہوچکا چہاردہم چہار اماموں سے کسی ایک کی اتباع خاص نکرنا چہارم و ہفتم سے متعلق ہی پانزدہم کا ثبوت باب سوم دلیل پانزدہم سے ہوچکا شانزدہم مین پانزدہم ہی کہ یہہ متعلق ہین فرمان مہدی سے ہفدہم باب اول عقیدۂ دوازدہم اور باب سوم دلیل شانزدہم کے جواب سے ثابت ہوچکا ہجدہم کا جواب باب ہفتم سے فافہم نوزدہم اسکے دلایل بہت ہین ایک انسے قولہ تعالی من قتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا الآیہ ہی اس آیت مین خصوصیت مسلمان کی ہی کیونکہ کافر تو مومن کو قتل کرے یا نکرے ہمیشہ دوزخ مین رہیگا چنانچہ اسکے اوپر سے بہی قاتل مقتول دونون مسلمان رہنا مذکور ہی اسکی تفسیر ابن عباس یون فرماے ہین لاتقبل توبۃ قاتل المومن عمدا پس توبہ کا قبول و عدم قبول مسلم گناہ گار کیلئے ہی نہ کافر کے ایسا ہی بیضاوی مین ہی رسول اللہ فرماے ہین لزوال الدنیا اہون علی اللہ من قتل امرء مسلم یون ہی مدارک مین ہی بستم اسپر بہی بہت دلایل ہین ان میں سے یہہ بہی ہی قولہ تعالی من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہا وہم فیہا لایبخسون اولئک الذین لیس لہم فی الآخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیہا وبطل ما کانوا یعملون بست و یکم بہی متعلق بستم ہی کہ رسول فرماے ہین ترک الدنیا راس کل عبادۃ بست و دوم و بست و سوم کے دلایل باب اول عقیدۂ یازدہم مین گذرے بست و چہارم کی دلیل قولہ تعالی قل اللہ ثم ذرہم چہوڑنا دو طور پر ہی ظاہری جیسا رسول اللہ غار حرا مین تشریف رکہتے تہے باطنی وہ کہ فرماے اکر مین

کسی سے دوستی رکہتا ہی بکرہ سے رکہتا مگر اللہ تعالی کی محبت دوسرے کی جگہ نہین چہوڑی ہی کیمیا کے اصل عزلت مین ہی بیست وپنجم کے بہت دلائل ہین انمین

ایک قولہ تعالی واذکروا اللہ فیاما وقعودا وعلی جنوبکم اسکا بیان مسود کی بست ویکم دوازدہم اور شانزدہم مین بہی ہوا ہی بیست وششم ہفدہم سے متعلق ہی بیست وہفتم کا ثبوت متعلق ہی باب سوم دلیل شانزدہم سے اشکال نہم کے جواب کو تامل

بیست وہشتم کی دلیل قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ہی حسینی مین اس کے نیچے بحر الحقایق سے نقل کیا ہی کہ اللہ تعالی فلاح چار امر مین بند کر دیا اول تو ایمان ثانی تقوی کہ منبع اعمال صالح واخلاق حسنہ ہی ثالث وسیلہ ڈہونڈہنا وہ افنا ناسوت ہی بعالم لاہوت مین رابع جہاد یعنے اسکو ایسا نابود کرنا کہ بجز خدا کے کچھ موجود نرہے انتہی ملخصہ

بیست ونہم توبہ قبل یاس یعنے مرنیکی بیہوشی کے آگے اسکی دلیل یہہ ہی قولہ تعالی وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون سیٔم کی دلیل خود مسود کتاب مردودہ مین مصنف رسالہ سید میرانجی کے جانب سے نقل کیا ہی اور عشر کی

فرضیت اس آیت سے ثابت ہی قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باخذیہ الا ان تغمضوا فیہ واعلموا ان اللہ غنی حمید الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا واللہ واسع علیم جاننا چاہیے کہ یہہ خرچ زکوۃ سے زیادہ فرض ہی سبب بطور تاکید حکم ہوا کہ شیطان اس خرچ سے روکنے کو فقیری سے ڈراتا ہی

اور کئی جاے مذکور ہوا کہ امر عبادت مین افادہ فرضیت کا دیتا ہی پس یہہ فرض

مذکورہ قرآن و حدیث کا بیان ہی نہ تشریع تازہ کا لشان رجا پچھلا فقرہ دعا کا الم

ہدایت سب اللہ تعالی کے خلیفون نے یون ہی دعا مانگے اور منکرین اسیطور

کہے مگر اللہ تعالی اس حق کا ثبوت دشمنون سے کرواتا ہی یعنے مسود ہیر کا متعصب

آدمی دعا کی مقبولیت کا مقر ہوا حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ جب دعا کا بعض مقبول

ہونے کے آثار ظاہر ہون تو بعض باقی بھی مقبول ہی کتاب الفوایدکے اٹھاونوین

فایدے مین سرخسی نے لکھا ہی روی الاحمد بن حنبل فی مسندہ عن انس بن مالک

انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ فقال یارسول اللہ ای الدعاء افضل قال ان تسال

ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ من الغد فقال یارسول اللہ ای الدعاء

افضل فقال ان تسال ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ثم اتاہ من بعد فقال

یارسول اللہ ای الدعاء افضل فقال ان تسال ربک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ

ثم اتاہ فی الرابع فقال یارسول اللہ ای الدعاء افضل قال ان تسال ربک العفو والعافیۃ

فی الدنیا والاخرۃ فانک اذا اعطیتہا فی الدنیا ثم اعطیتہا فی الاخرۃ فقد افلحت یہ

عجب ہی اللہ بعض دعا کو قبول کرے اور بعض رد اسکے دلایل بہت سے ہین مگر

یہان اسی پر اقتصار ہوا رجا مانند روز روشن کے فہم ہدایت

اندھون کو روز روشن کب نظر آتا ہی سچ ہی ہمارے امام کی مہدویت مانند

روز روشن کے ہی کہ ظاہر مبین مراد اللہ و مراد رسول اللہ آپ ہی ہین اور

آپ کا دعوی یہی تھا کہ مین تابع تام رسول اللہ ہون اور قرآن سے احکام ولایت

مراد اللہ اور احادیث سے مراد رسول اللہ بیان کرنا میرا کام ہی اور ویسا ہی ہوا

کہ آپ کا فرمان بیان کلام اللہ اور کلام رسول اللہ ہی پھر شریعت تازہ کہان کہ

مسودے کے خاتمے کی ہدایت

ناسخ شریعت محمدیہ ہوا اسکا ثبوت اوپر اکثر مقاموں میں ہو خصوصاً باب اول عقیدہ
شانزدہم باب سوم دلیل یازدہم میں
رجا معنی ختم ولایت الم لغت عرب میں ختم کے معنی بند
اور پورا ہونے وغیرہ اور اصطلاح میں کاملیت دین کی ہی سو کمال تکمیل احکام و
بیان ظاہر شرع کہ نبوت اور رسالت سے متعلق ہی خاتم النبی سے اور پورا ہونا ظہور
و تعلیم باطن نبوت و شرع کا کہ حقیقت ولایت ہی خاتم ولایت محمدیہ سے ہوا کہ خاص
باطن خاتم الانبیا ہی علیہما الصلوة والسلام یہی ہی کاملیت امامت بنی آدم و اتمام حقیقت
خلافت دایرہ عالم ہی یعنے ابتدا اور انتہا دایرے کا ایک ہی نقطے پر ہوتا ہی جیسا باب ششم
مطلب دوم میں گلشن راز و مفاتیح الاعجاز اور تاویلات وغیرہ سے معلوم ہوا کہ یہی
خلاصہ شیخ اکبر رح کے کلام کا بھی ہی چنانچہ فصوص اور اسکے بعض شرحوں سے اوپر ذکر ہوا
اور منزلت و تخصیص خاتم الاولیا بھی قریب اوپر بیان ہو چکی اب جو کچھ اسکے خلاف
ہی وہ شیخ رح پر افترا ہی اور فتوحات کی بگڑ آت بھی باب سوم دلیل ہشتم وغیرہ
مقاموں میں مذکور ہوئی کہ فتوحات قابل استدلال نہ رہے۔ حمد بے پایاں و شکر
فراوان یا ناصر المومنین تیری جناب کبریائی کو سزاوار ہی کہ بکمال عنایت لم یزلی رد مجوب
ہو یہ مہدویہ مولفہ ابو رجا حسب استرضا اُسکے از ابتدا تا انتہا لفظاً لفظاً جیسا ان
ہیچمدان بہ نسبت علماء گروہ مہدی موعود آخر الزمان علیہ الصلوة فی کل الحین والاوان سے
لکھوایا ویسا ہی اس رسالے کے ناظرین کو توفیق تصدیق خاتم الاولیا نصیب
اگر منکر ہین اور تحقیق تعلیم اسرار عطا کر اگر معتقد ہین خصوصاً ابو رجا کو کہ سبب اس
رسالے کے تالیف کا وہی ہی کیف یہدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانہم اور اس بندہ گناہ گار

اس رسالہ کا جب انشی امان و حصول

ہمارے امام کے منکرین ہیں سے یہ ہی کہ ہمیں معلوم ہوسکے کہ انکے علامات ہیں جو احادیث

و اقوال علماء سلف وغیرہ وارد ہیں مشاہدہ و موافق ہیں یا معارض و مخالف اگر صورت

اولی ہو پیش کریں ورنہ بصورت ثانی ہیں ہمارے امام کی تصدیق مانند خاتم الانبیاء

کے ہوگی لیکن خاتم الانبیا کی سچائی کے معجزات باہرہ شاہد ہیں خصوص کلام اللہ

ہم کہتے ہیں اگرچہ اسکا جواب اس رسالہ کے باب دوم کی ابتدا وغیرہ مقاموں میں

مفصلا گذرا یہاں بھی اتنا معلوم کریں کہ منکرین کہتے ہیں بعد رسالتماب کے انکے

معتقدوں نے بنالیا ہی جیسا تم ہمکو کہتے ہیں اور قرآن کی فصاحت و بلاغت پر تمہاری

کتابوں کے حوالے سے سیکڑوں اعتراضات کئے ہیں کہ انسے ایک عماد الدین عیسوی

بھی ہدایت المسلمین وغیرہ میں لکھا ہی اور آپ بھی سمجھتے ہو اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال

جب آیا احتمال تو باطل ہوا دلیل لینا اگر کہو گے انکے احتمالات کے رد ہوچکے

ہم کہتے ہیں کہ تمہارے احتمالات کیا مردود نہیں ہوے اگر کہو گے کہ تمہارے

امر سے بکے اور بھی متعدد لوگ مہدویت کا دعوی کئے ہیں اور انکے معتقدین

مرسے بکے دلایل پیش کرتے ہیں ہم کہتے ہیں نبوت و رسالت کا دعوی بھی بہت

لوگ کئے ہیں جیسا مسیلمہ کذاب وغیرہ بلکہ ایک عورت نصرانیہ بھی نبوت کا دعوی کرچکی

ہی اور آج انکے معتقدین بھی موجود ہیں جیسا آتش پرست کہ زردہشت کو اپنا پیغمبر جانتے

ہیں اسکا جو تم جواب دوگے ہمارے طرف سے اپنے واسطے خیال کریں اگر کہوگے

تمہارے امام نے باوجود تسلیم ختم نبوت و رسالت خلاف شرع محمدی چند احکام اختراع کئے

ہیں اور اخلاق بھی انکے خلاف شرع ہیں ہم کہتے ہیں اگرچہ اسکا جواب بھی اسی رسالہ کے